Courtesy Prof Shahid Amin. Digitized by eGangotri

Courtesy Prof Shahid Amin. Digitized by eGangotri

Courtesy Prof Shahid Amin. Digitized by eGangotri

بعون صانع بیچون و مکان فضل خلاق زمین و زمان

رسالۂ نادر عزیز الوجود طریقہ آموز اذکار و اشغال و مراقبہ و مکاشفہ اہل اللہ کی سند و یادگار مسمی بہ

رہبر راہِ حق
با مجموعہ رسائلِ دیگر

مثنوی تحفۃ العاشقین

مثنوی گلشن بلبل

رہبر راہ حق خاص تالیف جناب حاجی محمد نور دار خان صاحب مرحوم جاگیردار اجگروٹی مع رسائل مشمولہ دیگر

مطبع نامی منشی نولکشور واقع لکھنؤ میں مزین بہ طبع ہوا

Courtesy Prof Shahid Amin. Digitized by eGangotri

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

ہر بنی آدم و فرد انسان کو چاہیے کہ اس کلمۂ واجب التعظیم ولازم التکریم کو دل کی آنکھ مین مثل
مردمک یعنے پتلی کے نگاہ رکھے اور خطرات توہمات کو دل حق منزل سے مٹا کر نظر انتباہ کی رکھے
تاکہ نزدیکان خدا اور سیدگان قادر بیہمتا سے ہو اور راہ حاصل ہونے اُس رتبۂ عالی کی یہ ہے **رباعی**
مستان جام عشق کہ لاف از فنا زنند × جان میدہند وخیمہ بملک بقا زنند × مردان راہ فقر زمیخانہ الست
جامی چو در کشند دم از مصطفا زنند × ترجمہ **اصل قطعہ فارسی مندرجہ کتاب** جو مست
جام عشق کے مارین فنا سے لاف × دے کرکے جان جاتے ہین ملک بقا کو صاف × وہ مرد راہ
عشق کی بھٹی پاک سے × پی پیالہ کرتے ہین بسر مصطفے طواف × پس اگر ذوق ہے تجھے ایسے عل مشکل
سے تو کلمہ جلبلیہ کو پڑھ اور سُن نہ دل سے اے بھائی زبان سے صرف کلمہ پڑھنے سے کچھ فائدہ
نہین ہے بطور عادت بلکہ اُس کسب کو کوشش کر بعبادت جس سے جمال پاک کلمہ سے تیری
چشم دل مُنور ہو یہ کام عاشق صادق کا ہے نہ ہر خار وخس کا **ابیات** نہین یہ کام دعوی سے
ہو حاصل × مگر جس دل مین ہووے عشق واصل × نہین یہ کام دعوی سے نکلتا × ارے جا عشق کا
دم دل مین بھر لا **بیت** اے بدعوی نیے برآید کار × رو بمعنی دمے زعشق برآر ×
ترجمہ جسے اس رہ مین ہو شوق ومحبت × اسی کا کام دل حاصل ہو جھٹ پٹ × واسطے حصول مطلب
طالبان صادق کے چند نکات لکھے جاتے ہین کہ چلنے والے اس راہ دشوار گزار کے ہرگز نہ بھٹکین اور اک
اس دریائے ناپیدا کنار کے عاجز ہو کر ہاتھ پیر نہ پٹکین اللہ تعالی اثر اس تحریر کا دل محبان ثابت قدم پر غالب
لاوے کہ کار رفاہیت انکا بن جاوے **بیت** رہبر راہ حق ہے نام اسکا × باب نو اسمین ہین پر از معنے ×
جو کوئی اسکی رہ مین رکھے قدم × شاہد عیش پاوے وہ ہمدم × غوطہ خور دریا مین غوطہ مارکر
موتی نکالتے ہین ناواقف دیکھنے والے حیرت سے سر مارتے ہین اسرار الٰہی سے کوئی واقف نہین

Courtesy Prof Shahid Amin. Digitized by eGangotri

ہوسکتا اگر ہوتا ہی تو اسی کہنے سننے کی برکت سے اس لیے یہ رسالہ تصنیفات امان اللہ دوثانی ونیز سیّد عبد الجلیل رحمۃ اللہ علیہ و دیگر کتب وغیرہ سے اور جو کچھ کہ مجھکو مرشدون سے پہونچا تھا اسمین سے انتخاب کرکے موقع بموقع ہندی زبان مین اس خاکسار فقیر حقیر ہیچمدان زردار خان عفی اللہ عنہ ولد سیف دار خان ناغر شاخ فرید خانی جاگیر راج کرولی نے سنہ ۱۲۹۳ ہجری ماہ جمادی الاول مین تحریر کرکے اوپر نو باب کے منقسم کیا باب ۱ اول دربیان ابتداے ظہور باب ۲ دوم دربیان تلاوت قرآن باب ۳ سوم دربیان تلاوت وجود مجمل باب ۴ چہارم دربیان سوال طالب باب ۵ پنجم دربیان حل مسئلہ باب ۶ ششم دربیان مراقبات باب ۷ ہفتم دربیان مشاہدات باب ۸ ہشتم دربیان مقامات باب ۹ نہم دربیان رموزات تاکہ محب صادق اس راہ کے ہر ایک باب سے لذت جداگانہ پاوین اور شوق اس دولت غیر مترقبہ کے حاصل ہونے کا صفحہ دل مین النقش کالحجر رکھین اب گوش ہوش سے سُن اور نظر لطف وعطائے خالق خطاپوش عذرنیوش پر رکھ

باب اول بیچ بیان ابتدا ظہور کے

اے بھائی روز ازل سے ذات پاک وحدہ لاشریک لہ اُسے کہتے ہین با آرام تمام مقام لامکان مین شراب استغنائی پی کر قیام رکھتی تھی یکایک عشق نے مثل قطرہ باران اُس ذات مستغنی الصفات پر اثر کیا اُس سے جوش ہوا چاہا اُسنے کہ اپنی ذات وصفات کو ظاہر کرے تب اول اپنی ذات سے نور محمدی علیحدہ کیا اور اُسکی دید سے آپ عاشق اپنا ہوا کہ جس سے صفت شاہد و محب و محبوب و طالب و مطلوب ظاہر ہوئی اور اُس اپنے نور محبوب محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے طرح طرح کی نئی مخلوقات کونین مین جن وآدمی وغیرہ پیدا کیے جیسے کہ تخم پنبہ پانی سے قطرہ باران کے سب اجزاے برگ وشاخ وگل وبار اپنے مین نشو ونما کرلاتا ہی اور اُسکے پھل سے روئی نکلکر پارچہ ہاے ہر قسم بنتے ہین لیکن اصلیت ظہور سب کا وہی تخم ہے ویسے ہی مظہر خاص اس انسان کا وہی ذات پاک ہی حدیث کَمَا فِی عَیْنِ النَّوَاۃِ نَخْلٌ جس طرح بیج کے پیٹ مین مغز ہے کہ اس مغز سے سب اشیاء کا ظہور ہی اگر اس بیج کے دو ٹکڑے کر ڈالو تو وہی مغز اصلی اُسمین دیکھنے مین آوے اُسی طرح ذات پاک انسان مین ہے اگر انسان کوشش کرے تو اپنے مین اُس مغز اصلی کو مجرد پاوے اے طالب غفلت سے ہوشیار ہو اور خواب بیخودی سے بیدار ہو یہ مت سمجھ کہ مین بیداری مین کار دنیا کرتا ہون اور جو کچھ کرتا ہون اچھا کرتا ہون کہ اسی واسطے بزرگون نے کہا ہی بیت کار دنیا چیست بیکاری ہمہ چیست بیکاری گرفتاری ہمہ ترجمہ کار دنیا کیا ہی بیکاری تمام ٭ کیا ہی بیکاری گرفتاری تمام ٭ اے بھائی ایک خواب

Courtesy Prof Shahid Amin. Digitized by eGangotri

وہ ہے کہ آدمی سوتے ہین رات کو اور جاگتے ہین صبح کو بزرگ لوگ اس تمام عمر کو ایک خواب شمار کرتے ہین بلکہ خواب بیخودی اسکا نام رکھتے ہین یہ سب لوگ کہ جو دنیا مین آئے ہین کاروبار فاسدہ ولایعنی مین مشغول ہین اور جس کام کو کرتے ہین اسکے حاصل ہونے سے خوشوقتی و خوشی اُنھین ملتی ہے یہ نہین سمجھتے اور اپنا بھید نہین کھولتے وہ نہین جانتے ہین کہ سوا اس عالم کے کوئی عالم اور بھی ہے جہان جانا ہے جسوقت کہ وہ رقیب آسمان سے نازل ہوتا ہے اور جان نکالتا ہے تب جاگتے ہین اور آنکھین کھولتے ہین اور یہ جتنے کام یہان جیتے جی عیش و خوشی وغیرہ جو کیے ہین اسوقت مانند خیالات معلوم ہوتے ہین جیسے کہ رات کو آدمی سوتے ہین اور ہر طرح کے خیالات دیکھتے ہین اور اتنا ہی اسوقت معلوم ہوتا ہے کہ ایک خواب ہمنے دیکھا ہے خواب غفلت مین سوے ہوے تھے افسوس کہ کچھ کام نہ نکلا لیکن وہ افسوس کچھ فائدہ نہین دیتا پس فکر اسوقت کرنی چاہیے تاکہ کچھ ہاتھ آوے اے صاحب ہمت جو کچھ گزرا اسوقت خیال کر کہ اسقدر عمر تیری گزری جو جو کام و فعل نیک و بد اور عیش تونے کیے ہین دیکھ تو تجھے مانند خیالات خواب معلوم ہوتے ہین پس اب بھی جاگ اور وہ کام کر تاکہ مرتے وقت تجھے حسرت نہو اور اپنے اوپر ماتم کر اسوقت انگلیان حسرت کی دانتون سے نہ کاٹے کسواسطے کہ فوت وقت سخت زیادہ ہے فوت روح سے اسمین مفارقت خالق ہے اور اسمین مہاجرت خلق سے لیکن راہ حاصل ہونے مراد کی اس طرح پر ہے کہ پہلے صورت اپنے مرشد کی ایسی نظر مین بااطمنان رکھے کہ جسوقت آنکھ بند کرے وہی صورت ظاہر مین دکھلائی دے اور رفتہ رفتہ وہی صورت بول اُٹھے اور جو مطلب چاہے اُس سے پوچھے جواب باصواب حاصل ہووے بعد ازان ایسا ہو جاوے کہ خود صورت مرشد بن جاوے اور دوئی بیچ کی چھوٹ اور بھاگ جاوے اور یکتا ہو جاوے اُسی کو فنا فی الشیخ کہتے ہین بعد ازان برکت صحبت مرشد سے صورت حضرت محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خواب بیداری مین دیکھے گا اُس صورت مبارک کو ایسا بغور دیکھے کہ وہ جمال مبارک نظر مین کھپ جاوے رفتہ رفتہ وہ بھی باتین کریگا لیکن اسوقت کمال عاجزی و نامرادی ظاہر کرے کہ اُسی مین رضامندی انکی ہے بعد ازان اُسی ذات رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بقا سمجھکر اپنے تئین فنا کرے اُسے فنا فی الرسول کہتے ہین بعد اسکے صورت اسم اللہ کا تصور کر کے اُسے حاصل کرے کہ اُسے فنا فی اللہ کہتے ہین بعدہ پھر مقام محمدی پر آوے طالبان حق بعضے پہلے فنا فی اللہ ہوتے ہین بعدہ فنا فی الرسول اُن کو سالک کہتے ہین اور اگر طالب خود ہی شاغل ہو تو ان تینون مرتبون سے ایک ہی حاصل کر سکتا ہے اور اُسی مقام پر رہتا ہے آگے نہین چل سکتا کیونکہ اپنے اختیار سے گذر جاتا ہے اور بے اختیاری حاصل ہوتی ہے اُس سے شکستہ پا ہوتا ہے اور اُسی مین آرام پاتا ہے لیکن تینون مراتب ایک ہین اگر فنا فی الرسول

Courtesy Prof Shahid Amin. Digitized by eGangotri

ہوا تو وہی اور اگر فنا فی اللہ ہوا تو وہی اور اگر فنا فی الشیخ ہوا تو وہی مطلب اپنے مین علیحدہ کر لے سے ہی
لیکن اگر مرشد مرید کو فنا فی الرسول کر کے چھوڑ دے تو بہتر ہے چاہئیے کہ بیچ مین ادھورا نہ چھوڑے
دوسرا طریق یہ ہی کہ صورت اپنی اچھی طرح دیکھکر نظر مین رکھے یہ بات آئینہ مین یا آفتاب مین دیکھنے
سے حاصل ہوتی ہی اور یہ کسب نقشبندیہ ہی اور بہتر ہے اسمین گانا سننے سے خلل پڑتا ہی اور کسب بیرونی
جُبّہ ہی کہ حضرت رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حضرت صدّیق اکبر کو ملا اور اُنسے سلسلہ نقشبندیہ
جاری ہوا پس سب مریدون و طالبون کو اس سلسلہ کے حق حضرت صدیق کا اتحاد رکھنا چاہئیے اور اسمین بہبودی
اپنی سمجھین اور اشغال درونی و اسرار باطنی حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو حاصل ہوئے ہین اور اُنسے سب
بزرگان چودہ خانوادون کو واسطہ بواسطہ پہونچتے آئے ہین پس حق اُنکا سب مریدون و طالبان چودہ خانوادہ
پر ثابت ہی کیونکہ پیران پیر مین چارون یارون کو دوست برحق جانکر اپنے پیر کی جناب مین اعتقاد باندھنا و مراد
مانگنا بُرائی نہین ہی بلکہ عین بہتری ہی و باعث حصول مراد برائی اُسکے خلاف مین ہی کہ یہ توفیق اللہ تعالی کسی بندہ
کو نہ دے اے محب اس راہ مین پڑنا بہت سعادت ہی اگر منزل پر پہونچے راہ مین مر جاوے شہید اکبر ہووے
فقرا نہین جانتے ہین منزل پر پہونچنا لیکن جان اپنی اسی راہ مین دیتے ہین فرد کشتگان خنجر تسلیم را ٭ ہر زمان
از غیب جانے دیگرست شعر آرزو دارم کہ خود را بر خدا قربان کنم ٭ تا مگر روزے بہ پرسد آنکہ قربان شد کہ بود بیت
کشتگان خنجر تسلیم کو ٭ ہر گھڑی ہی جان تازہ غیب سے شعر دل مین یہی خواہش ہی کہ قربان خدا ہون ٭ شاید
کہ کبھی پوچھے ہوا مجھ پہ فدا کون ٭ اس راہ مین شوق و محبت چاہئیے اگر راہ مین مر جاوے بخت پاوے اے
عزیز آخر مرنا ہے کچھ کام نہین آئیگا الا یہی عشق و محبت الٰہی اور اس راہ مین کچھ خبر طالبون پر زیادہ فریفتہ نہین ہے
سوا اس عشق و محبت کے جو شخص کہ درد عشق مین بیمار کیا جاوے اجر جبریل اس کا مدار ہے اس درد کی
جسنے لذت پائی ہی سب لذت فاسدہ کو اُسنے چھوڑا ہے اور جو چکھتا ہے وہی معلوم کرتا ہی جسطرح کسی کو جو دیوار
قہقہہ پر سوار ہوتا ہے اُسے ہی اُس کا حال معلوم ہوتا ہی۔ اور جو بے ہمت دیوار کے پاس جا کر
لوٹ آتے ہین سوار نہین ہوتے اُنھین کیا معلوم صاحب وہان کا حال اہل ہمت و جوان مرد سوار
ہوتے ہین اور نہایت خوش وقتی سے عالم ناقص پر ہنس کر چلے جاتے ہین اور پیالہ شراباً طہورا نوش کرتے
ہین حقیقت اسکی یہی عشق ہی عاشق مثل باز بلند پرواز کے ہے دیوار عشق پر سوار ہو کر پیالہ شراب خالص
نوش کرتا ہی اور بے ہمت مثل مکھی کے بے پر ہین مکھی بے پر کی طرح انکا جینا معلوم بلکہ معدوم موہوم

باب دوسرا بیچ بیان تلاوت الوجود اور تلاوت القرآن کے

اے بھائی یہ وہ قرآن ہے جسکی تلاوت بادشاہ لوگ کرتے ہین اور جو کچھ قرآن مین ہی وہ بدن مین آدمی

Courtesy Prof Shahid Amin. Digitized by eGangotri

کے ہے اور جو آدمی کے بدن مین کہا جاتا ہی وہی قرآن مین ہی **اول بیان وجود جان** گو کہ بدن مین آدمی کے سات چیزین ہین جو بدن مین ملی ہین خاک و باد و آب و آتش و دود و برزخ و نور و ذات اور ہر سات سے سات جنس بدن مین ظاہر ہین **اول علامت خاک** مقام اسکا سپرز یعنے تلی ہی اس مقام کا سردار جبرئیل ع ہی علامت اسکی گوشت و پوست و استخوان و عروق و بال و ناخن و جھلی ہی **دوسری علامت باد** مقام اسکا شش یعنے پھیپھڑا ہی سردار اسکا اسرافیل ع ہی ہلنا اور کانپنا اور سانس پھولنا وقت موت اور گرمی کے و انگڑائی و ڈکار و ہوائے گوز اس سے متعلق ہین **تیسری علامت آتش** مقام اسکا زہرہ ہے یعنے پتا اس مقام کا سردار عزرائیل ع ہی کھانا پینا و سونا اسی سے ہے و کاہلی و سستی و ملولی اور ہاتھ پیر کا کھینچنا اس سے متعلق ہی **چوتھی علامت آب** مقام اسکا جگر و استخوان اس مقام کا سردار میکائیل ع ہے اس سے پیشاب اور خلا اور خون اور آب منی اور آب دہن اور پانی آنکھونکا اور کانونکا پانی یعنے چرک گوش متعلق ہے **پانچوین علامت روح** کہ اسکو روح طبیعی نام رکھتے ہین یہ ناف سے تعلق رکھتی ہی اور غذا رگون مین پہونچاتی ہی اور کھانے سے قوت پکڑتی ہی درد بدنی اٹھانا اور لذت آرام پانا اور بیٹھنا اور اٹھنا اور چلنا اور دیکھنا اور جستجو کرنا اسی سے ہے حاصل ہونے سے اس ارواح کے آدمی اولیا ہوتا ہی اور نزدیکی خدا ملتی ہی **چھٹی علامت نور** اسکو روح حیوانی کہتے ہین مقام اسکا دل ہین ہی خواہش بڑھنے کی رکھتی ہی اور سب اعضا کو زندہ رکھتی ہی اس سے خیال و فکر و تصور و وہم دوڑنا اور خوش ہونا اور غم پڑجانا تعلق ہی اس ارواح کے حاصل ہونے سے طالب واصل حق ہوتا ہی اور کوشش کامل کرنے سے عین حق ہوجاتا ہی جیسا کہ کہا ہے **بیت** چشم دل چون باز شد معشوق را در خویش دید × عین دریا گشت چون بیدار شد چشم حباب × **شعر** آنکھ دلکی جب کھلی معشوق اپنے مین ملا بلبلا جب جاگ اٹھا خود عین دریا ہوگیا × **ساتوین علامت ذات** کہ اُسے روح نفسانی کہتے ہین مقام اسکا مغز سر یعنے بھیجا ہی اس سے کہنا اور سننا و سونگھنا اور دیکھنا و عقل و تمیز و لذت زبان متعلق ہی اس روح کے حاصل ہونے بھی لوگ واصلان حق سے ہوتے ہین لیکن جو اسرار مغز مین ہی وہی دل مین بھی ہی جیسے کہ اللہ و محمد علیہ السلام دونون ایک ہین ویسے ہی مغز و دل ہی مغز مقام ذات ہی جیسا بیچ کلام مجید کے ظاہر کیا ہی نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْہِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ اور دل مقام محمدی ہی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اَنَا مِنْ نُوْرِ اللّٰہِ وَ کُلُّ شَیْءٍ مِنْ نُوْرِیْ اور جو ارواحین طبیعی کہنے مین آئین وہ بندۂ خدا و امت محمدی کہ اُسکے حق مین کہا ہے قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّیْ سوائے انکے ایک شخص اور بدن مین ہی جسکا نام نفس امارہ ہی لیکن وہ جنسیت نہین رکھتا ہی لوگ کہتے ہین کہ فلان فقیر نے نفس امارہ اپنے بدن سے نکال لیا مثل بچۂ کنجشک خانگی یعنے چڑیا کے

Courtesy Prof Shahid Amin. Digitized by eGangotri

بعضے کہتے ہین مثل کرفس یعنے مولی کے بیج کے تھا یہ لفظ محض خلاف ہی عوام کو چاہیئے کہ ایسا نہ سمجھین
کیونکہ لوگ چورون و بدکار آدمیون کو مار ڈالتے ہین اور قصاب لوگ گائے بیل وغیرہ حلال کرتے
ہین اور گوشت قیمت سے بیچتے ہین اگر نفس مذکور جنسیت نہین رکھتا ہوتا البتہ نکل آتا اُنہین سے اور
اُسے باتے اس سے جاننا چاہیئے کہ نفس مذکور جنسیت نہین رکھتا ہی بیان اسکا یہ ہے کہ اس بیان مین
جو آگ اربعہ عناصر سے ہے اُسی نے نفس امارہ نام پایا ہی اُسکو خداے تعالی نے اپنی قدرت کاملہ سے آدمی
کے بدن مین داخل کیا ہی اگر اُسے داخل نہ کرتا تو یہ خواہش کھانے پینے کی بھوک و پیاس نہین ہوتی تب
قوت و شہوت بھی ہوتی پس یہ پیدائش دنیا اُٹھ جاتی اسواسطے ضرور تھا کہ اُسے بدن مین داخل کیا
اور جس فقیر نے نفس امارہ اپنے کو نکالا تھا وہ اُسنے ایک شعلہ گرمی کا نکالا تھا جس سے بدن اسکا
ٹھنڈا پڑ گیا تھا تب اُسپر عتاب ہوا کہ اُسے لے کہ ہمنے اپنی کمال قدرت سے داخل کیا ہی اسی بات پر کہا ہے
کہ کسی مشایخ کو دفع کرنا نفس کا ممکن نہین ہوا کیونکہ اُسکے پیدا کرنے مین حکمت حکیم ہے لیکن اسکے زہر کے دفع
کرنے مین کوشش کر جس سے اُسکے زہر سے ضرر نہ پہونچے اور جنس مذکور یعنے نفس امارہ اور ارواحون پر
غالب نہو جسوقت کہ یہ نفس اور ارواحون پر غالب ہوتا ہی ہر ایک روح سے اپنی خصلت ظاہر کرتا ہی یعنے
ارواح طبیعی سے جسکا تعلق ناف سے ہے قوت اور شہوت اور ارواح حیوانی جو دل مین ہی گھمنڈ اور کینہ اور
حسد و بغض و غصہ و غرور اور ارواح نفسانی کہ مقام اسکا مغز مین ہی بُری باتین کرنا و سننا و بدنظر و بدزبان و خندہ و قہقہہ
ظاہر ہوتا ہی اور اگر ارواح اس نفس پر غالب ہوتی ہین اور یہ مغلوب ہوتی ہی تو ہر ایک روح اپنی خصلت ظاہر
کرتی ہی جیسے کہ روح طبیعی سے بندگی و غربی و بردباری اور روح حیوانی سے عشق و محبت الٰہی اور ہر ایک
پر رحم اور روح نفسانی سے خوشبوئی اور خوش مقام و خوش آواز تماشا سے خوش کی خواہش
ہوتی ہی اور قوت و شہوت گرمی سے تعلق رکھتی ہی جسوقت کہ نفس امّارہ عاجز و ناچیز ہوتا ہی دل پر
غالب آتا ہی یہ سب چیزین گرمی دل سے کہ جوہر اصلی ہی پیدا ہوتی ہین اور بھوک و پیاس و شہوت
اس حالت مین بزرگون کے اختیار مین رہتی ہی اور یہ تینون روحین جو کام کرتی ہین تینون ایک
ہوکر کرتی ہین اس سے عوام کو معلوم نہین ہوتا ہی کہ بدن مین تین روحین ہین اسواسطے ضرور ہوا بیان اسکا
اسوجہ سے لکھا جاتا ہی تاکہ ہر ایک کو معلوم ہو جاوے اے بھائی سمجھ کہ وقت راہ چلنے کے ہر ایک
کام اپنا علیحدہ کرتے ہین یعنے چلتے وقت قدم کا پہلے پڑنا کام روح طبیعی کا ہی اور روح حیوانی
کہ مقام اسکا دل ہی فکر خانہ داری و کارہاے دنیوی خواہ دینی مین رہتی ہی وہ راہ مین نہین رہتی بلکہ ایک ملک
سے دوسرے ملک کو نکل جاتی ہی اور روح نفسانی کہ مقام اسکا مغز سر ہی پیر کو کانٹے و گڑھے و لکڑی و پتھر و آگ

Courtesy Prof Shahid Amin. Digitized by eGangotri

دہانی وغیرہ ہر طرح آسیب سے نگاہ رکھتی ہی اُسی طرح جس کام مین کہ ہاتھ پیر ہلتے ہین وہ کام روح طبیعی
کا جان اور تجویز فکر اس کام کی جو دل مین آتی ہی وہ کام روح حیوانی کا سمجھ اور آنکھ کے دیکھنے سی جو کام
ہووے وہ فعل روح نفسانی کا ہی یہ بیان تلاوت الوجود ہی جسوقت کہ مرشد حال پر طالب کے مہربان ہوتا ہی اسوقت
ان مقامات سے طالب کو آگاہ کرتا ہی اور نظر سے دلکی آنکھ کے طالب کو یہ سب دکھلائی دیتا ہے بعد
اُسکے طالب محو اسمین محو ہو جاتا ہی اور دیکھتا ہی جیسے کہ لوگ قرآن مجید کا مطالعہ کرتے ہین اور پڑھتے پڑھتے
انتہا تک ختم کر ڈالتے ہین ویسے ہی طالب کو آگاہ کرے اور پتہ دے اور مرتبہ مراد کو پہونچا دے لیکن مرشد
کامل چاہیئے تب ان مقامات سے طالب کو آگاہ کرے اور پتہ دے اور مرتبہ مراد کو پہونچا دے جیسے کہ
لکھا ہے یہ سب باتین نظر دل و دیدہ سے دکھلائی دیتی ہین والا نہ سب مشائخ و بزرگ اسمین سے
صرف ایک مقام حاصل کرتے ہین کوئی روح طبیعی اور کوئی روح حیوانی اور کوئی روح نفسانی اور اگر کوئی انسے
کچھ سوال کرتا ہے موافق اپنی سمجھ اور حاصل کے نشان دیتے ہین اور اگر اُن کے حاصل
سے مختلف سوال ہو تب اُسکا کچھ نشان نہین دے سکتے لیکن اس راہ مین طالب کامل کو چاہیئے
کہ تلاش کرے البتہ مرشد کامل ملے کیونکہ کوئی ملک و شہر بدون مردان خدا نہین ہے اور نہ ہوگا جو
کوئی تلاش کریگا البتہ ملیگا کہ برکت انکی صحبت سے مراد اُسکی حاصل ہو جائیگی اور راہ حاصل
ہونے ارواحون کی یہی ہے جو کہی گئی اور سب ذکرون سے ایک ذکر خفی ہی کہ مرشد کامل فرماتا ہے
اور حدیث نبوی بھی اسمین ہے اَفضَلُ العِبَادَۃِ الذِّکرُ الخَفِی اسکی برکت سے یہ روح طبیعی کہ جگر و ناف
سے تعلق رکھتی ہی و بندہ خدا و اُمت محمدی اس مقام سے خلاصی پاتی ہی اور جہان چاہے پہونچ جائے
علامت اسکی یہ ہی کہ سب عضو عضو سے فقط اللہ سنائی دیتا ہے سر سے لیکر پیر کے انگوٹھے تک اور
رگ رگ و رویان و بال بال ذکر اللہ مین رہے ہین اسی بات پر کہا ہے **رباعی** کسے گوید کہ عاشق
بے نماز است * وجود عاشقان کلی نماز است * نماز زاہدان سجدہ سجود است * نماز عاشقان ترک
وجود است * **ابیات** کہے کون ہے کہ عاشق بے نماز ہے * وجود عاشقان خود سب
نماز ہے * نماز زاہدان سجدہ سجود ہے * نماز عاشقان ترک وجود ہی * ابتدا مین روح مذکور مقام
ہوا مین ورزش سے آتی ہے اسوقت بندہ اپنی نیند مین ایسا دیکھتا ہے کہ ہوا پر سوار ہو کر جاتا ہے
اور پانون زمین پر نہین گرتا ہی وہان سے روح مقام آگ مین آتی ہی وہان اندھیرا دکھلائی دیتا ہے
خفا ہو کر فی الفور وہان سے روح نکلتی ہی کہ وہان ایک لمحہ رہ نہین سکتی وہان سے پانی کے مقام
پر آتی ہی اور وہان صورت اصلی اپنی دکھلائی دیتی ہی کہ وجود خاکی وہی ہی کہ اس مقام پر ہمیشہ رہتا ہے

Courtesy Prof Shahid Amin. Digitized by eGangotri

بعد اُسکے دل کے نزدیک پہونچتی ہی اور پھر مغز مین اسوقت نزدیکی حاصل ہوتی ہی اسی کو نزدیکی خدا کہتے ہین اور اسی جگہہ پر کہا ہے فرد مردان خدا خدا نباشند ٭ لیکن ز خدا جدا نباشند شعر مردان خدا خدا نہین ہین ٭ لیکن حق سے جدا نہین ہین ٭ جو شخص اس شغل مین کامل ہو ولی اللہ ہو احضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ جو اس مقام پر نہ پہونچاوے اسکو مرید نہ کرنا چاہیئے بیت میان عاشق و معشوق رمز یست ٭ کرام کاتبین را ہم خبر نیست ٭ شعر میان عاشق و معشوق جو اک رمز ہے ٭ ہین کرام کاتبین بھی اس سے بالکل بیخبر ٭ برکت ذکر و دھیان فرمائے ہوے مرشد سے پردۂ دل کھل جاتا ہی اُسوقت اسم اللہ نظر آتا ہے اور دل روشن ہو جاتا ہی تب طالب واصل حق ہوتا ہی اور ساتون آسمان سے یہ آواز آتی ہی وصل الحبیب الی الحبیب بیت قطرہ اندر بحر گردد ناپدید ٭ کے توان اورا جدا از بحر دید شعر قطرہ کہ دریا مین ملکر کھو جائے ٭ کب اسکو جدا دیکھ سکین دریا سے ٭ اس شغل سے آدمی صاحب کمال و صاحب مقام ہوتا ہی درجہ صاحب کمال کا صاحب حال سے بڑھکر ہے یہ کسب حضرت قادری ہے اسمین گانا اگر ہو بہتر ہے تعریف و ثنا دوست کی کرتا ہے اور اگر نہو تو بھی خوشتر کہ دوست سے شامل و کامل ہی اور سب پر قدرت رکھتا ہے اور بحکم خداے بے نیاز و کریم کارساز حاکم سب شغلون پر ہے علامت اُسکی یہ ہے جسکی نظر اُسپر پڑے وہ اُسکا تابعدار ہو گرمی شغل سے پردہ مغز کھل جاتا ہی بعدہ قطرۂ ترش مغز سے ٹپکتا ہی دل پر بعدہ قطرۂ تلخ دل سے ٹپک کر گرتا ہی اور دل اس سے روشن ہو جاتا ہی اور مغز سے آواز ہو ہو کی نکلتی ہے یہی فضل ہی اسی کو حضرت حافظ نے دیوان مین فرمایا ہی شعر کس ندانست کہ منزلگہ معشوق کجا است ٭ اینقدر ہست کہ بانگ جرسے می آید ترجمہ شعر کسی نے بھی نہ جانا یار کا گھر کس جگہہ ہے اور کہان پر ہی ٭ بجز اسکے کہ آواز جرس آتی ہے کانون مین ٭ جسوقت آدمی کمالیت کو پہونچے اُسوقت سردی و گرمی و مرنا و مارنا اور بھوک پیاس کچھ نہین رہتی یہ تینون روحین مغز مین داخل ہوتی ہین اس بدن کو چھوڑ دیتی ہین یا اس سے کچھ تصدیعہ نہین ہوتا اسکو موتوا قبل ان تموتوا کہتے ہین اور عرش و کرسی و لوح قلم اور جو کچھ قدرت آفریدگار مین ہے سب کو اپنے مین دیکھتا ہی اور آنکھین سرخ رہتی ہین جو کچھ چاہتا ہی بحکم خدا سے کرتا ہی جسوقت چاہے مر جائے جسوقت چاہے جی اُٹھے یہ صفتین صاحب مقام کو حاصل ہوتی ہین اور یہ عاشق آواز کا ہے اس سے گانا انکے لئے فرض ہے یہ کسب حضرت چشت کا ہے اسکو حبس گیر کہتے ہین اس سے آدمی صاحب حال ہوتا ہی اشارہ اسی کسب کا یہ ہے بیت چشم بند و گوش بند و لب ببند ٭ گر نہ بینی سر حق بر من بخند شعر آنکھ بند کر کان موند اور منھ کو بس ٭ گر نہ دیکھے سر حق تو مجھ پہ ہنس ٭

Courtesy Prof Shahid Amin. Digitized by eGangotri

واے اوپر حال ان لوگون کے قطعہ اے دل تو دمے مطیع سبحان نشدی ٭ وز کردن کار بد پشیمان نشدی ٭
زاہد شدی و شیخ شدی و دانشمند ٭ این جملہ شدی ولے مسلمان نشدی شعر اے دل تو کبھی مطیع سبحان ہنوا
اور کرکے بُرے کام پشیمان ہنوا ٭ زاہد بھی ہوا شیخ بھی اور عاقل بھی ٭ یہ سب تو ہوا و لے
مسلمان ہنوا ٭ اے بھائی دنیا جاے آزمایش ہر نہ کہ جاے آسایش آدمی اُسدن کو یاد نہین لاتا ہے
کہ خدا سے جان بطریق قرض حسنہ مانگ کر وعدہ کیا ہر کہ اس مدت مین تیرا قرض ہم ادا کرینگے اور دنیا مین
آلودہ ہونگے اب کہ یہان دنیا مین آئے اس دنیا کے کامون اور تماشون مین فریفتہ ہوکر
خدا کو اور اسکے قرض کو بھول گئے اس راہ مین کوئی قرض فرزندان آدم پر نہین ہی بجز جان کے کہ
پہلے وعدہ سے قرض خواہ کو ادا کرنا چاہیئے اگر کوتہ اندیشی کو کام کروگے تو بزرگی نہ رہیگی اور وعدہ پر
ایسا رقیب خدا بھیجیگا کہ چھاتی پر بیٹھکر جان لیویگا ہر چند واویلا و عاجزی و زاری کروگے کچھ پیش نہ جائیگا
رقیب مذکور ایک لمحہ **توقف** نہ کریگا اسوقت یہ عزت و آبرو نہ رہیگی پس چاہیئے کہ اب اطاعت اسکے
حکم کی کرو اور اس طرح سے جان دو کہ کسی کو خبر نہو **فرد** ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق ٭ ثبت است
بر جریدۂ عالم دوام ما **شعر** ہرگز نہین مرتا ہی جو زندہ دل ہی عشق سے ٭ دنیا کے دفتر مین لکھی اسکے لیئے ہے دائمی ٭ اور اُسی جگہ پر یہ
کہا ہے **بیت** در کوی تو عاشقان چنان جان بدہند ٭ کانجا ملک الموت نہ گنجد ہرگز ٭ **شعر** تیری گلی مین
عاشق دیتے ہین جان اس ڈھب ٭ خود موت کا فرشتہ پاوے وہان گذر کب ٭ اگر اس طور پر دیگا ہرگز نہ مریگا اَلَا اِنَّ
اَوْلِیَاءَ اللّٰہِ لَا یَمُوْتُوْنَ بَلْ یَنْتَقِلُوْنَ مِنْ دَارٍ اِلٰی دَارٍ سمجھ اے بھائی جو چیزین کہ بدن مین تھین بہ تفصیل
کہنے مین آئین اور بیان تلاوت القرآن اگرچہ ضرور تھا لیکن واسطے عام آدمیون کے مثال دیجاتی ہے
یہ سبب بھی قرآن مین کہا جاتا ہے علامت خاک غلاف و چمڑہ جلد و کاغذ و اہار و کاغذ و رستی یعنے دھاگا
وغیرہ علامت باد قرآن سے روان ہوتا ہے اور زیر و زبر و پیش و مد و تشدید و جزم و نقطہ و علامت آتش
مثل جواب و سُستی آیہ و مطلق و رکوع و ربع و نصف و ثلث و تمامیت سیپارہ علامت آب شنائی
و شنگرف و سپیدہ و زنگار و آب طلا و آب نقرہ اور تین چیز اور جو بدن مین ہین روح و نور و ذات
اسمین بھی جان اور ہر سا تو نکی سات سات علامت یہان بھی لکھی جاتی ہین سمجھ کہ روح طبیعی قرآن مین
حرف ہین علامت اسکی یہ ہے اوّل سننا دوسرے پڑھنا تیسرے سکھلانا چوتھے دیکھنا اور حرف حرف کے
پانچویں اسکا آداب بجالانا چھٹے اسکو عزیز رکھنا ساتوین اسکو اپنے پاس رکھنا اور مثل روح حیوانی اسکے
معنی ہین اُسکی سات علامت یہ ہین یاد رکھنا اور صحیح کرنا معنی کا اور یقین لانا اور ظاہر کرنا آدمیونسے
اور وعظ کہنا اور صدق پر دل باندھنا یعنے خدا کو ایک جاننا اور محمد علیہ السلام کو برحق سمجھنا اور مثال روح

Courtesy Prof Shahid Amin. Digitized by eGangotri

نفسانی کی عمل کرنا اور شوق پیدا کرنا اور مرشد کامل کو ڈھونڈھنا اور حکم شریعت بجالانا اور ٹرنا طریقت مین اور پہونچنا حقیقت پر اور حاصل کرنا معرفت کا اور ڈوب جانا وحدت مین اسطرح سے مرتبہ بمرتبہ منزل بمنزل طالب اپنی مراد کو پہونچتا ہے

باب سوم دربیان تلاوت الوجود مجمل

چاہیئے کہ دل سے پڑھے تاکہ کچھ بزرگی و نفع اسکا تو جانے یہ خاک و ہوا کہ اربعہ مین سے ہے اور روح طبعی کہ ہوا باطنی ہی یہ سب دل سے تعلق رکھتی ہین اور آگ کا تعلق روح حیوانی سے ہی یعنے نور محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ دل مین گرمی رکھتا ہی وابستہ یعنے ملا ہوا روح حیوانی سے ہی اور پانی روح نفسانی سے علاقہ و رشتہ رکھتا ہی کہ مقام مغز سر مین ہی اور وہ بھی سرد ہی اور مٹی یعنے خاک باطنی نہین ہی مگر ایک شکل خدا کے پہچاننے والون کے دلمین پیدا ہوتی ہے اگرچہ سب آدمیون کے دلمین مقرر ہی اور خاک ظاہری اُسی صورت کی شکل رکھتی ہی اور تینون روحین دلمین ایک ہوئی ہین معلوم چاہیئے کرنا کہ ارواح طبعی ساتھ تمام بدن و اعضا کے محکوم دل کی ہی دل جس جگہ چاہے لے جائے اور جہان چاہے بٹھلائے اور جو کام ہاتھ اور پاؤن سے تعلق ہی اور اُسنے لیتا ہی اور رنج و راحت مین شریک ہی اگر کوئی آن پڑے تو اسکا علاج و دفعیہ چاہتا ہے اور ارواح ذاتی بھی اُسکے شامل ہین جیسے کہ پیشانی و آنکھ اور دل جب ایکجا ہوتے ہین تب کچھ دیکھا جاتا ہی اگر دل کہین اور رہو تو پیشانی اور آنکھ سے کچھ نہین سوجھتا ہی اسیطرح کہنے و سننے وغیرہ اور سب کا مومنین سمجھنا چاہیئے جیسا کہ حضرت رسالت پناہ صلعم جامع جمیع مراتب قادر کل موجودات پر ہین ویسی ہی بدن مین یہ دل ہی کیونکہ مقام محمدی علیہ السلام ہی اور مغز و دل ایک ہین بدن مین اثر رکھتے ہین جسطرح کہ اللہ و محمد کل موجودات مین ہین اور کلام مجید مین یہ آیت اس کی خبر دیتی ہی ان اللہ علی کل شیٔ قدیر ٭ اور حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی اسمین ہی - انا من نور اللہ وکل شیٔ من نوری ابیات

الا یا عشق را کردی زبہر خود ز خود پیدا ٭ بصورت دیگرے گشتی وگشتی بہر او شیدا ٭ جمالت با کمالت شد ہویدا کامل اکمل ملک عرش و فلک ارض و بحر کردی از و پیدا ٭ ز افلاک و قمر شمس و دران لوح و قلم ثابت ٭ از و در وادی بیضا منور شد از و بینا بعالم ظاہر و باطن چو کردی قادر مطلق ٭ ز احدیت شدہ احمد ز احمد گشتہ اش احدا ٭ صلواۃ اللہ علیہ وآلہ ہم سزاوار ازل گفتی ابد گوید و خواہی گفت تا ابدا ٭

نظم

خدا تو نے کیا عشق آپسے اپنے لیے پیدا ٭ بنا تو دوسری صورت اور اسپر آپ ہو شیدا ٭ ترا نور جمال پاک جب کامل ہوا روشن ٭ زمین عرش و ملک نکلے اسی سے اور یہ دریا ٭ ہوے افلاک و مہر و مہ مع لوح و قلم ثابت ٭ اُسی مین سے ہوا اُس سے ہی روشن وادے بیضا ٭ بنایا تو نے جب عالم کو ظاہر اور باطن مین ٭ ہوا یکتائی سے احمد اور احمد سے ہوا احدا ٭ درود اللہ کا اُن پر اور آل انکی پہ لائق ہے ٭ کہا تو نے ازل کھووے ابد کہتا رہے ابدا ٭

Courtesy Prof Shahid Amin. Digitized by eGangotri

پس اس مقدمہ سے ثابت ہوا سب وہی ہی اسمین شک نہین ہی یعنے ہمہ اوست یہ معما لکھا گیا ہے سب
لوگون پر واضح ہوگا اگرچہ سلب اسکا کسی نے دریافت نہین کیا ہی کہ یہی عین وصل ہی من عرف نفسہ
فقد عرف ربہ جسنے کہ پہچانا اپنے آپکو تحقیق پہچانا خدا کو اکثر لوگ پڑھنے سے اور سننے سے ایسی احادیث وآیات
کے بدون عمل اپنے کو واصلان حق سے کہتے ہین اور سمجھا ہی اور فقراے ناقص خلق کو گمراہ کرتے ہین اور انصاف
وبندگی خدا سے باز رکھتے ہین اور اپنی بزرگی ومصاحبت ظاہرا حاصل کرتے ہین اور بعضے فاضل جاہل
دہری ایسا چاہتے وکہتے ہین کہ ایسے خدا کو قبول کرنا وہ نہ کرنا برابر ہے اور اسی راہ سے کہتے ہین
کہ کچھ نہین ہے اور کوئی اُن فقیرون اور فاضلان بجاہل سے تکرار نہین کرتا ہی جیسا کہ ایک مرید نے اپنے پیر سے
سوال کیا کہ اگر سب وہی ہے تو مین بھی وہی ہون وہ جو چاہتا ہی کرتا ہی مین جو چاہتا ہون کیون نہین ہوتا اور
جو شخص کسی قید مین پڑجاتا ہی پھر آپ کیون نہین نکل سکتا یہ کیا سبب ہی اس کے جواب مین مرشد نے
مرید کو واسطے شغل کے حکم دیا کہ اس سے معلوم ہوجائیگا اور کچھ نشان نہ بتلاسکے اور کہا کہ نفسی
شغل فرمائے ہوے مرشد سے بعد محنت بہت کے مقصد حاصل ہوجاتا ہی لیکن اگر یہ مدعا ہے کہ اسوقت
نشان ملجاوے تو سمجھ ان اللہ علی کل شی قدیر پس جسطرح کہ یہ آدمی تمام اعضا اپنے پر تبدبر محیط ہے اور
مقامات بدن کے اوپر لکھ آئے کہ مغز سر ودل وناف ہی اور تینون دل مین ایک ہوتے ہین اور جو کچھ قدرت
خدائی مین ہی وہ سب انسان مین ہی وہ کل ہی اور یہ اسکا جز ہے پھر جو کچھ قوت وتوانائی ذات آدمی مین ہے
وہ اُسکے بازو مین نہین ہی اور جسقدر بازو مین ہے موافق اسکے ہاتھ مین نہین ہے اور جو ہاتھ
مین ہے وہ اُنگلی مین نہین ہے اگرچہ انگلی بھی تیری ہی ہی اگر انگلی پتھر کے نیچے آجاوے آپ سے
نہین نکل سکتی جبتک کہ تمام بدن کا تیرے بوجھ اسپر نہوا اور دوسرا ہاتھ اُسکی مدد کو پہونچے کہ اُس پتھر کو
اٹھا کر اُنگلی کو اسکے نیچے سے نکالے اسیطرح جب اللہ تعالے احوال اپنے بندہ پر توجہ کرتا ہی اور دوسرا بندہ خاص
اسکی مدد کو بھیجتا ہی تب وہ اُسے قیود ظاہری سے خلاص کرتا ہی اسیطرح مقدمہ خواہش وتمنا وآرزو حکایت
ایک مرشد نے اپنے مرید کو واسطے سیر ملکون کی بھیجا تھا کہ جس جگہ تو پہونچے وہان مشائخون و فقیرون سے یہ بھی سوال کر کہ ہمہ اوست
موافق آیات واحادیث ومطابق قول بزرگون کے ثابت ہی پس بندگی کسکی کرنی چاہیے اور دوزخ کس کے
واسطے پیدا کیا ہی وہ مرید اندھا جہانتک اور جس طرف تک جاسکا پھر کر اپنے پیر کی طرف لوٹ آیا اور کہین
کسی کا کچھ نشان نہ پایا اتفاقاً حضرت سید امان اللہ دوشانی سے ملاقی ہوا اور یہی سوال کیا انھون
نے اسکو نشان دیا اے طالب مولی تو بھی جان جیسا کہ انسان اپنے بدن مین سوائے اپنے
نہین ہی اور سب بدن ہاتھ سر آنکھ منھ وغیرہ سب اسکے حکم مین رہتے ہین اسی طرح انسان کو چاہیے

Courtesy Prof Shahid Amin. Digitized by eGangotri

کو حکم و بندگی اپنے خداے پاک مین رہے اور ایسا نہ کرے جیسا کہ اعضا لڑکون کے اُنکے حکم مین
نہین ہوتے ہین لڑکا کسی طرف چلتا ہی ہاتھ خواہ پانوٗن اسکا آگ مین گر پڑتا ہی اور آگ اُنکی آنکھ
مین اچھی معلوم ہوتی ہی اور وہ جل جاتے ہین اسی طرحکے کام جو خلاف شرع ہین مانند آگ کے ہین نادان
و کوتہ سمجھ والون کے دیکھنے مین اچھے دکھلائی دیتے ہین لیکن جس کسی نے کہ اپنے تئین اُس آگ
مین ڈالا وہ جل جاویگا اور خدا کو کچھ اُسکی پروانہ ہوگی دیکھو زمین کے حالات پر کہ کس قدر آدمی اسمین
تنور و چولھے و بھٹی بناتے ہین اور زمین کو جلاتے ہین اور کنوین حوض و تالاب زمین کو کھود کر بناتے ہین
لیکن زمین کو کچھ پروا اسکی نہین ہی جسقدر زمین مین چولھا ہے اسیقدر جل جاتی ہی اگرچہ بدلا گناہون کا اسمین
ہوتا ہی اور مصیبتون مین جو گرفتار ہوتے ہین وہ شامت اسی کی ہوتی ہی لیکن عوام کو آزر وموتی ہی ان
سب سے کہ انکی سمجھ مین نہین آتا ہی لیکن جاننے والا بوجھتا ہی اور خاص اور نزدیکان خدا کو اسی گھڑی اور
اسیوقت معلوم ہوتا ہی بہت لوگ ایسی ہونگے جنکی عمر نے وفا نہ کی اور تلافی گناہون کی اُنسے نہوئی اور اس جہان سے
چلے گئے اور چلے جائینگے افسوس صدہزار یعنے لاکھ افسوس یہ لوگ دنیا کے غیر صلاحیت و پرہیزگاری کے سب کام اور تردد
واسطے زیادہ ہونے نزدیکی و عزت کے کرتے ہین اور یہ نہین جانتے کہ جڑ عزت کی صلاحیت و پرہیزگاری ہی دولت و
قابلیت پر منحصر نہین ہی اسی سبب سے خداے تعالے اپنے بندون کو نظر رحمت سے دیکھتا ہے اور
رسول اللہ صلعم و بزرگ لوگ دوست رکھتے ہین یعنے صلاحیت وتقمی سے اور اُسی برکت سے اس
دنیا مین آنکھون مین سب لوگ کی پیار اور بزرگی پانے والا اور مقرب ہوتا ہی جسوقت اس دنیا سے
جائیگا وہان سے عزت پائیگا یعنے عقبی مین بھی آبرو ملیگی نہین تو جسوقت شامت گناہون کی پہونچیگی
خرابی و پشیمانی مین پڑیگا اسی حالپر بزرگون نے کہا ہی بیت جان بجانان دہ وگرنہ از تو بستاند اجل * خود تو
منصف باش ایدل این نکو یا آن نکو * شعر جان دے معشوق کو خود ورنہ موت آلیتی ہی * خود تو منصف
ہو کہ وہ بہتر ہے یا اچھا یہ ہے حکایت ایک دہریہ کو مذہب والے سے اتفاق پڑا سب باتون سے قائل
ہوکر آخر کو یہ سوال کیا اگر ہمہ اوست یعنے سب وہی ہی تو کیفیت ایک آدمی کی دوسرے آدمی پر کیون چھپی
رہتی ہی اسکا جواب اسطرح دیا گیا کہ تیرے بدن مین سواے تیرے دوسرا نہین ہے بائین ہاتھ کی ہتھیلی کی
اُنگلی مین درد ہو جاوے اور وہ کوئی کام نہ کر سکے تو اسکا حال معلوم ہو جاتا ہے تیرے داہنے ہاتھ
کو کیون اسکی کیفیت نہین معلوم ہوتی اور یہ ہاتھ بھی کام کرنے سے کیون بیکار نہین ہوتا اسی طرح
احوال بندہ کا خداے پاک کو معلوم ہوتا ہی دوسرے آدمی کو نہین معلوم ہوتا تب وہ دہریہ خدا اور
رسول پر ایمان لایا بتوفیق اللہ تعالے یہ نکتے اسی واسطے داخل کیے گئے کہ بہت سے آدمی ایسی سمجھ سے

Courtesy Prof Shahid Amin. Digitized by eGangotri

خوف دوزخ سے نڈر ہو کر کہ سوائے خدا کے دوسرا نہین ہی اور مین نے بھی یہ نکتہ جان لیا اور وصل حاصل کر لیا
کہ مین بھی دوسرا نہین ہون سوائے خدا کے ایسی سمجھ سے غضب الٰہی سے نڈر ہو کر گناہون پر باندھتے ہین
اسواسطے فقیر بہ عاجزی و منت یہ کہتا ہی کہ جس کسی کے ہاتھ مین رسالہ پہونچے اپنے پاس لکھ رکھے اور عجم سے عرب
اور مشرق سے مغرب تک سب صوبجات مین لیجاوے اور جو ہو سکے تو اورون کے پاس آپ پہونچاوے
کہ اسمین بڑا اجر اُسے ملیگا اور نہایت دینداری ہے کسواسطے کہ شاید کسی اہل دل نے حاکمون مین سے
اگر ہاتھ انصاف سے اُٹھا لیا ہووے اس لکھے ہوے کو پاوے اور دیکھے اور اسکے سبب سے آرام خلق خدا کو
پہونچائے اور حاکمون پر فرض بھی ہی کہ اپنے نائبون کے پاس پہونچادین کیونکہ وبال آزار پہونچانے خلق کا اُسکی بھیجنے
والے پر جسکی وہ نیابت کرتا ہی پہونچتا ہی بس چاہیئے کہ وہ خود بری الذمہ ہو جاوے اور خوشی حضرت محمد مصطفٰے
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کرے اور مقدمہ دوا یسے ہی پانچوین باب مین لکھے گئے ہین انکو جاننا چاہیئے اور
اگر کوئی شخص غریب بیدولت کو ایسا عقدہ مشکل پیش آوے اس سے وہ بھی نشان حاصل کرے اور ان کیطرح
بندگی و عبادت خدا سے باز رہکر اپنی عاقبت کو خراب نہ کرے جیسا کہ ہمہ اوست دونون جہان مین ہی رنج و آرام
بھی دونون جہان مین ہی سمجھ کہ اگلے بزرگون نے ایسی محنتین کسواسطے کین اور اسقدر خون جگر کیون کھایا کہ وہ
بڑے عاقل اور جاننے والے غیب کے تھے اسی کو سمجھنا چاہیئے اور کمر کار نیک پر باندھنی چاہیئے اگرچہ وسیلہ
بڑا بھاری ہی اس والی کی شفاعت سے ہم گنہگارون کی گردن سے طوق گناہون کا نکل گیا لیکن ہم لوگون
کو بھی چاہیئے کہ جسمین رضامندی ان کی ہو بتوفیق اللہ تعالے کوشش کرین تاکہ روز قیامت
آنحضرت سے شرمندگی نہ کھینچنی پڑے اور راہ حاصل ہونے کی یہ ہے توفیق اللہ رفیق ہووے
اگر کوئی چاہے اسی نکتہ سے مطلب حاصل ہو جاوے اور اس تلاوت وجود مفصل و مختصر کو
یاد کرکے اسی راہ سے کہ کچھ پر وہ اسمین نہین رہا ہے خطرۂ غیر سے باز رہے اور رنج اور درد آدمیونکا
اپنے اوپر اٹھاوے اور آرام و آسایش لوگون کی اپنے اوپر مقدم سمجھے اور سب کو اپنے
مین دیکھے اور سب مین اپنے کو جانے تاکہ بفضل خدا سے ظاہر و باطن یکسان ہو جاوے اور بدون
مرشد کے مقام اعلی حاصل ہو اور اگر تجھ سے ہو سکے دم کو قید کرکے ناف سے اللہ سمیع اور دل پر
اللہ بصیر اور مغز مین اللہ علیم کے اور پھر سر سے سانس کو اسی کلمہ کو کہتا ہوا ناف مین لاوے
اور اسی طرح ناف سے مغز تک سانس کو کھینچے اور اتارے ان تینون مقامات سے بھی کشود کار
ہوگا اسکو سہ پایہ کہتے ہین لیکن اس شغل کو مرشد درکار ہی کیونکہ اس راہ مین کانٹے و
گڑھے اور راہ مارنے والے زبردست ہین اور کئی عمل ایسے ہین کہ لکھنے مین نہین آسکتے ہین مرشد

Courtesy Prof Shahid Amin. Digitized by eGangotri

کامل سے حاصل ہو سکتے ہین اور سن کہ یہ تین خدمتین خدائی طرفسے مقرر ہین کار دنیا کار طریقت و کار
شریعت ان مین سے جو تجھ سے ہو سکے بادیانت و امانت ادا کرنا چاہیے لیکن نتیجہ ہر ایک خدمت کا
علیحدہ درجہ رکھتا ہی جو شخص کہ ان تینون سے باز رہ کر اپنے نفس کے کام مین گرفتار رہی اُسپر خدا اپنا
غضب نازل کرتا ہی یبغض السیات الفارغ اور سب کام و فعل مین عذاب و ثواب شریک ہین اور
یہ نیت سے تعلق رکھتا ہے اگر نیت جانب حق ہی عین ثواب ہی اور اگر نیت جانب نفس ہی محض عذاب ہے
الا کئی عمل مثل بدکاری اور جوا کھیلنے وغیرہ کے کہ جنسے غفلت اور فراموشی حاصل ہوتی ہی اُن اعمالون مین
کچھ راہ صواب نہین ہی اور نہ کسی بزرگ سے ایسی عمل ظاہر ہوے ہین لیکن جو شخص راہ طریقت مین پڑا ہوگا طبیعت
اُسکی ہر ایک کام مین جانب حق ہوگی نہین تو یہ کام بڑا بھاری مشکل ہی کیونکہ نفس امارہ ہر ایک آدمی پر غالب
ہی اور خطرہ نفس سے تعلق رکھتا ہی اور وہ خطرہ نفس نیت کو بھی شامل کر کے اپنی طرف کھینچتا ہی اور جسوقت
انسان طریقت مین پڑ جاتا ہی اسوقت دل نفس پر غالب آتا ہی اور ذہن بھی دل سے تعلق رکھتا ہی اور یہ ذہن خطرے
طالبونکو وقت مشاہدہ عاجز کرتا ہی اور صورت کو نفس باندھنے نہین دیتا اور طالب ذہن کو نفس سے رجوع کرتا ہی جسوقت تک
کہ خطرہ غالب ہی وہ اُسے اور طرف لیجاتا ہی اور جبکہ ذہن خطرہ پر غالب ہوا اُسوقت ذہن نیت کو حق کیطرف لیجاتا ہی نماز
وغیرہ سب کامون مین ایسا ہی ہوتا ہی جبکہ کثرت شوق سے ذہن طالب خطرہ پر غالب آتا ہے اسوقت نفس کا
مشاہدہ بندھ جاتا ہی اور جو کام و فعل کہ اُس سے ظاہر ہوتا ہی طرف حق ہوتا ہی اس خطرہ کو بھی آدمیون نے
نہین پایا کسی نے چار خطرے کہے ہین اور کسی نے دو خطرہ مگر جان تو کہ ایک ہی خطرہ ہی اور ایکسے ہی ذہن دونون
ایک ہین ہندو لوگ اُسے سرت و چیست نام رکھتے ہین اور وہ بھی جان نہین سکتے سرت ذہن ہے اور
چیست خطرہ جیسے کہ نفس و دل اور کفر اور اسلام اور بُرا و بھلا اسی طرحسے یہ بھی ہین اگرچہ ہندو لوگ بھی
اس کسب سے سیر آسمان و بر روے زمین کی کرتے ہین اور اسکو غنیمت جانتے ہین لیکن جس جگہ مقصد اصلی ہی بدون
وسیلہ محمد صلعم نہین پہونچتے ہین اور ناچیز مرتے ہین پس سب کو چاہیے کہ دل کو نفس پر غالب کرین اور ذہن
کو خطرہ پر تاکہ ایمان آور حقیقی ہو جاوین اور پیارا سب کا تمام بھید اور کیفیت بدن یعنے وجود کے راز
پہچانتے خدا کا ہی لکھی گئی لیکن حقیقت اس سانس کی آتی جاتی ہی از روے ادب قلم مین نہین لا سکتے
کہ لائق سننے اور پڑھنے ہر کسی کے نہین ہی اسکو برتن اور انسان چاہیے جسمین یہ سما سکے اور اُسے کو
کہا جاوے مثال اس مقدمہ کی اگلے باب مین معلوم ہوگی

باب چہارم دربیان سوال طالب

ابتدا مین طالب صادق کو شوق الٰہی پیدا ہوتا ہی اور خدا کو ڈھونڈھتا ہی اور پاس مشائخون اور

Courtesy Prof Shahid Amin. Digitized by eGangotri

بزرگون کے جاتاہی اور سوال کرتاہی کہ خدا کہان ہی اور کیساہی اسکے جواب مین ڈھونڈھنے والے کو وہ لوگ اشغال و شغل الٰہی مین مشغول کرتے ہین اسکی برکت سے وہ ڈھونڈھنے والا حقیقت الٰہی کو اپنی نظر سے دیکھتاہی لیکن مدعا ڈھونڈھنے والے کا یہ ہوتاہے کہ اسوقت انسان ملے اس مدعا کو ڈھونڈھنے والے کے تئین کوئی نہین پہونچاتاہے کیونکہ وہ بات جیبت مین ادا نہین ہوسکتا اور کہنے مین نہین آسکتا اس واسطے ضرور ہوا اس سمجھنے کے لیے کچھ لکھنا جان تو اے بھائی جیسا کہ دریا پانی کا ہی اور اُس دریا مین تمام جانور مچھلی وغیرہ ہین ویساہی یہ دریاے وحدت ہی اور یہ دریا دونون جہان ہین اور اسمین تمام جن و آدمی وغیرہ اٹھارہ ہزار عالم ہی اور پانی کے دریا مین مچھلیان اس کنارہ سے اُس کنارہ کو جاتی ہین اور کوئی جگہ پانی سے خالی نہین پاتی ہین اور مچھلیون کو چلنے سے پانی مانع نہین اور پتھر و لکڑی وغیرہ پانی مین مچھلیون کو دکھائی نہین دیتاہی اور جو کچھ سوجھتاہی ہی تو اُسکو وہ سوائے پانی کے اور نہین جانتی ہین ویسے ہی اس اٹھارہ ہزار عالم مین یہ انسان جس جگہ جاوے سب جگہ جاوے سب جگہ خدا کو موجود دیکھنے والا سمجھے اور دریائے وحدت یہ تمام دونون جہان ہین جیسا کہ کہاہی رباعی

ہرگز نہ کند آب حباب اندر یخ × یا آنکہ کند نقش حباب اندر یخ × حق بحر حقیقت است و کونین درست × چون یخ بمیان آب اندر یخ × نظم برف مین پانی نہین بنتاہی ہرگز بلا × یا کہ بُلبُلے کا نہین جمتاہی یخ مین نقشا × خالق سے بحر حقیقت کا و کونین اسمین × آب مین برف ہی اور برف مین پانی جیسا × قدرت خدا کی

سب جگہ بھری ہوئی ہے جیسے کہ اس دریا مین پانی ہی اس دریا مین ذات پاک بزرگ و برتر ہے ہر ایک کو دکھلائی نہین دیتی کمال قدرت اپنی سے اس ذات بیچون و بیچگون و بے شبہہ و بے نمون نے نام پایا ہی جسوقت تک کہ یہ پردہ منھ پر انسان کے ہے اُسکو حیوانات مین گنتے ہین کیا ہوا جنسیت و صورت انسان کی ہوئی خدا کے مرد اس صورت کو کچھ اعتبار نہین کرتے ہین ان کے نزدیک آدمی وہ جو خصلت نیک رکھتا ہو یعنے طالب راہ حق ہو صورت والے کو وہ لوگ آدمی نہین جانتے کہ صورت کام نہین آتی ہی جیسے کہ لوگ گانؤن مین رہتے ہین شہر والے ان کو مثل حیوانات جانتے ہین فقیر لوگ ویسی ہی تمام آدمیونکو گنتے ہین سبب اسکا یہ ہی کہ فقیرون نے وہ پردہ اُٹھا ڈالا ہے یعنے غیریت کا اپنے کو اور خدا کو دونون ایک ہین پہچانا ہے سب آدمیون کو چاہیئے کہ کوشش کرین تو فضل الٰہی سے انسان ہو جاوین جیسا کہ کہاہے بیت ما ز دریائیم و دریا عین ماست × این سخن داند کسے کو آشنا است × شعر ہم ہین دریا سے و دریا عین ہم × اسکو وہ جانی کہ جو ہو آشنا × بیت امروز این جمال تو بے پردہ ظاہر ست × در حیرتم کہ وعدۂ فردا برائے چیست بیت

Courtesy Prof Shahid Amin. Digitized by eGangotri

دیگران را وعدۂ فردا بود ٭ عاشقان را نقد ہم اینجا بود ٭ بیت بے پردہ یہ جمال ترا آج ظاہر ہے ٭ حیرت مین ہون کہ وعدۂ فردا ہی کس لیئے ٭ بیت وعدۂ فردا ہے غیرون کے لیئے ٭ عاشقونکو نقد دل یان بھی ملے ٭ اور راہ حاصل ہونے مطلب کی یہ ہی مصرع راضی برضا باش و قانع بہ قضا ترجمہ راضی بہ رضا ہے و قانع بہ قضا ٭ پردہ دوئی کا اٹھا اندر و باہر ایک ہو جا جو کچھ کہ ہے وہ دونون جہان مین اور سوائے اُسکے اور وجود کہائی دے سبکو ایک جانے اور ایک دیکھے فاینما تولوا فثم وجہ اللہ ولیکن یہ کام عقل و تمیز سے نہین حاصل ہوتا ہی کیونکہ عقل علم کے پڑھنے سے زیادہ ہوتی ہی العلم حجاب الاکبر کہ کہا ہی اور اسکے حاصل ہونے کی راہ دو طرح پر ایک صحبت سے مرشد کی دوسرے اگر مرشد دور ہو تو اپنے نفس سے مخالفت کرے یعنی متابعت نفس نہ کرے اُسکے خلاف کرے اس سبب سے خدا اوپر بندہ کے مہربان ہووے اور پردہ اسکے منھ سے اُٹھالے کسواسطے کہ اپنے نفس کی سبب سے یہ بندہ خدا سے دور پڑتا ہی افسوس ہزار افسوس تمام آدمی واسطے زیادتی عقل کے بہت روپیہ خرچ کرتے اور ہزارون تصدیعات اپنی جان پر کھینچتے اور رات دن خون جگر کھاتے ہین اور علم حاصل کرتے ہین اور اس سے اپنے کو صاحب عقل و صاحب سمجھ اور فاضل یعنے بزرگ و عالم یعنے جاننے والا سب علم کا اور عاقل یعنے صاحب تمیز و شعور کہلواتے ہین اور بعد اسکے اور ونکو عقل دیتے ہین اور تعلیم کرتے ہین اور آپ ایسی عقل نہین رکھتے کہ اپنے دشمن کو پہچانین اے بھائی کوئی تیرا دشمن نہین ہی مگر یہی نفس تیرا اور اسی کے سبب تو خرابی مین پڑا ہے اور پڑتا ہی اور اسکو تو تندرست رکھتا ہی اگر ایک دن بھوکا رہتا ہی واسطے اپنے نفس کے خدا سے بیزار ہوتا ہی اور نفس کو خوش رکھتا ہی اور اپنے نفس سے ہرگز بیزار نہین ہوتا ہی کہ اسمین خوشی خدا کی ہی پھر کس طور سے خدا تجھپر مہربان ہووے اور تجھے نعمت ہمیشہ کے لیئے بخشے حکایت ایک بادشاہ اپنی ملک مین بادشاہی کرتا تھا ایکدن تمام عالمون اور فاضلون اور مشائخون یعنے بزرگان جال و قال کو بلوایا اور کہا کہ تم لوگ روزینے اور جاگیر اور دیہات پاتے ہو اور کہاتے ہو مجھ کو بتلاؤ کہ مین بہشت مین جاؤنگا یا دوزخ مین نہین تو مین تم سب کو قتل کرتا ہون یہ سب لوگ اس فکر مین ہوئے مگر کسی کو جواب نہ آیا ناچار ہو کر وعدہ کیا کہ ایک ہفتہ مین ہم جواب اسکا دینگے بادشاہ نے قبول کیا اور سب کو رخصت کیا سب لوگ بعضے اپنے گھر و نمین آکر فکر مین اور بعضے شہر بشہر اور گانون گانون گھومتے تھے کہ کوئی فقیر اور بزرگ ایسا ملے کہ جواب اس سوال کا دیوے ایکدن اُن مین سے ایک کو حضرت شیخ سعدی شیرازی رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات ہوئی اُسنے اُن کی خدمت بابرکت مین اظہار اس معاملہ کا کیا وہ اسکے ساتھ بادشاہ

Courtesy Prof Shahid Amin. Digitized by eGangotri

کے سامنے آئے بادشاہ نے وہی سوال اُنکی خدمت مین بھی کیا شیخ صاحب نے فرمایا کہ تمنے کبھی
اپنے نفس کے ساتھ مخالفت کی ہی بادشاہ نے بعد تھوڑی دیر کے زانوے فکر سے سر اُٹھا کر کہا
کہ ایکدن مین نے مخالفت نفس کی ہے شیخ صاحب نے فرمایا وہ کیونکر بادشاہ نے جواب دیا
کہ ایکدن مین بھوکا تھا کھانا مین نے مانگا جب کھانا آیا مین نے نہ کھایا اور ایک فقیر کو بھجوا دیا تو
شیخ صاحب نے کہا تو بہشت مین جاویگا کما قال اللہ تعالی ونہی النفس عن الھوی فان
الجنة ھی الماوی ای بھائی فقیر لوگ تمام عمر اسی طور خون جگر کھاتے ہین اور اپنے نفس کیساتھ لڑائی
کرتے ہین قطعہ نفس گبر سرکش است وکشتن گبران روا است + تا نکشندہ نفس چون میرد بجز مردار نیست
گر حیات خوب خواہی نفس را گردن بزن + زانکہ کس از وے قوی تر دشمن دیندار نیست + ترجمہ
قطعہ نفس اک کافر ہی سرکش قتل کافر ہے روا + ہے سوا مردار سے بے نفس مارے جو مرا + زندگی چاہیے
جو اچھی مار گردن نفس کی + اُس سے بڑھکر کوئی دشمن ہی نہین دیندار کا + اس سبب سے خدائے تعالے
ایسی قوت دیتا ہی کہ آدمی نفس پر غالب آتا ہی وبیزار ہوتا ہی کما قال اللہ تعالی وما ابرئ نفسی ان
النفس لامارة بالسوء الا ما رحم ربی ان ربی لغفور رحیم جسوقت کہ کمال کرم کرتا ہی اپنے مین ملا لیتا ہی
اور بندہ وصل الحق انا الحق کہنے لگتا ہی اگر تو ایسا نہین کر سکتا ہی تو دو چار مرتبہ نفس کو زیر کر کہ بادشاہ ہو جاوے
اور نفع اسکا معلوم کر اگر ہمیشہ ایسا کریگا تو مرتبہ ولایت کا پاویگا اور پردہ حجاب کا اُٹھ جاویگا اور وصل
حق ہوگا طریق شغل زبان ودل سے لا آلہ کہکر بند کرلے اور دل سے خطرہ خودی اور سب کامونکو خطرات
جو متعلق یہ محسوسات ہین دور کرے ایسا کہ بھول جاوے کہ کچھ نہین ہی بعد تھوڑی دیر یعنے ایک ساعت کے
الا اللہ کہکر آنکھ کھولے اور سب کو موجود جانے تو یہ درجہ حاصل ہووے کہ جسوقت لا آلہ کہے
آدمیون کی نظر سے غائب ہو جاوے اور جسوقت الا اللہ کہے سب کو دکھلائی دے اور یہ عمل نفی واثبات
کا ہی واسطے گناہون کے توبہ واستغفار بیچ درگاہ خدائے بخشنے والے کے خوش وقبول ہی قولہ تعالے
وھو الذی یقبل التوبة عن عبادہ ویعفوا عن السیات ویعلم ما تفعلون ہ
دیگر آنکہ یعنے دوسرے یہ کہ واسطے گناہون کے توبہ واستغفار بہت اچھا ہی اگر بڑے گناہ بھاری ہون
توبہ استغفار کرے اور اپنے نفس کو تنبیہ پہونچاوے کہ یہ نفس عاجز ہو جاوے اور غلبہ نہ کرے
تب خدائے بزرگ وبرتر بخشتا ہی اور سوائے ان دو راہ کے پردہ دور نہین ہوتا ہی اور فضل
خدا اسکا چاہیئے اور یون تو سب آدمی کہتے ہین کہ سب وہی ہی یعنے ہمہ اوست اور ہندو لوگ
بھی یہی کہتے ہین کہ ہمہ اوست اس کہنے سے کیا ہوتا ہی اور مرشد بھی پہلے دن فرماتا ہی جیسے کہ لڑکے

Courtesy Prof Shahid Amin. Digitized by eGangotri

کو مکتب میں الف سکھاتے ہیں اگر اسی سے مطلب حاصل ہو جاوے تو فقیر لوگ ایسی کد و کاوش محنت اپنے اوپر نہ کھینچیں اے بھائی کہنے و سننے سے مطلب نہیں نکلتا ہے اس راہ میں پردے بہت ہیں مرشد کامل چاہیئے کہ نشان دیوے نہیں تو ہندو لوگ بھی کہتے ہیں کہ ہمہ اوست اس کہنے سے کیا ہوتا ہے **فرد** سینہ آئینہ گر کنی ز طعام * یابی اسرار الٰہی انعام * شیخ سعدی شیرازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں **شعر** اندرون از طعام خالی دار * تا درو نور معرفت بینی * **ترجمہ نظم** جو تو کھانے سے کرلے سینہ کو آئینہ مثال * پاوے انعام اسکا اسرار الٰہی کو تو حال * پیٹ کی اندر تو کھانے سے خالی گر رکھے * تب تو دیکھے معرفت کی روشنی کو اس کے بیچ

باب پنجم دربیان حل مسئلہ

سب لوگ کہتے ہیں و جانتے ہیں کہ جو کچھ خدا چاہتا ہے وہ کرتا ہے لا تتحرک ذرۃ الا باذن اللہ اور دوسری جگہ کہا ہے جف القلم بما ھو کائن **مصرع** نگردد قلم زانچہ گردانده اند **ترجمہ مصرع** قلم جو پھیر چکا ہے تو پھر نہیں پھرتا * اور یہ بھی کہتے ہیں کہ بندہ فاعل مختار ہے یہ تینوں باتیں آپس میں مخالف رہتی ہیں اگر آپس میں سے ایک ثابت کرے تو اور دو جھوٹھ ہوتی ہیں اگر کسی کو باطل سمجھ تو گناہ کبیرہ حاصل ہوتا ہے اور اسکو کسی نے تحقیق نہیں کیا ہے افسوس کہ لوگ کہتے ہیں کہ یہ مسئلہ مشکل امام اعظم اسکو حل نہ کر سکے واللہ اعلم بالصواب اور سننے سے اس بات کی سب لوگ معذور ہیں اور کوشش نہیں کرتے ہیں اور اسکو حل نہیں کرتے ہیں یعنے اس مسئلہ کی باریکی کو نہیں کھول سکتے اور نہ اسے پہونچتے ہیں مسئلہ کے پیچھے مثل معما و چیستان کے سر مارتے ہیں اور اپنی آپکو پریشان کرتی ہیں اور اسکے اصل مقصد پر سمجھ و فکر و عقل کو نہیں دوڑاتے اور اس گنج بیش قیمت بلکہ بے انتہا قیمت کو میدان سے لے نہیں جاتے ای بھائی فضل خدا سے واسطے سمجھنے اور ڈھونڈنے والوں کے لکھا جاتا ہے اگرچہ کچھ بھی عشق کا بیج تیرے دل کے کھیت میں پڑا ہے تو یہ پانی کھینچ کر اس بیج پر ڈال تاکہ سبز ہووے اگر کوشش کمال کریگا پھل لاوے گا اور اس کی لذت کو تو کھاوے گا اللہ تعالے سب بندوں اپنے کو اس سے خوش دل رکھے ای بھائی سب آیتیں قرآن مجید کی اور تمام حدیثیں پیغمبر علیہ السلام کی اور کل قول بزرگوں کے برحق آمنا و صدقنا واترنا اور آیات کا اور فرمایا ہوا اس مالک دو جہان کا اور درود اللہ کا اوپر اسکے اور سلام بغیر حکمت خالی نہیں جف القلم بما ھو کائن اسواسطے فرمایا ہے کہ کام دنیا کا اوپر قسمت کے چھوڑو اور کام آخرت کا آگے لو یعنے حتے الوسع اسکا سر انجام ہر وقت مدنظر رکھو اور جو ہو سکے اسے کرتے جاؤ غافل نہ رہو بیوقوفوں نے دنیا کے کاموں کو آگے لیا ہے اور عاقبت کو

Courtesy Prof Shahid Amin. Digitized by eGangotri

قسمت پر چھوڑ بیٹھے ہین اور بندہ کو فاعل مختار اسواسطے فرمایا ہی کہ عاجزی و غریبی کو آگے کرکے عمل نیک
کرے تو خدا ے تعالے اچھی جگہ لیجاوے اور اچھے کام اُس سے کراوے اور لوگ کام نفع دنیا کے عمل مین
لاتے ہین اور اون کو نقصان پہونچاتے ہین اور بُرے کام کرتے ہین اُسوقت اوپر حدیث لا تتحرک ذرۃ الا
باذن اللہ کے پر نظر کرتے ہین کہ مین کچھ نہین ہون جو کچھ کرتا ہی وہ کرتا ہی یہ کمال بے وقوفی ہے امام اعظم
صاحب نے فرمایا ہی کہ اختیار اپنا ہیچ کسی کام کے نہین دیکھتا ہون واقعی وہ مقرب آنحضرت کے تھے
اور وہ ہیچ اختیار مولا کے تھے اور یہ مثل دنیا مین بھی ہی جیسے کہ خدمت مین ہر ایک بزرگ کے
کئی خادم و مرید ہوتے ہین اسمین جو سچے اعتقاد کے اور نزدیک ہوگئے اپنے اختیار سے گذر جاتے
ہین اور موافق مرضی مرشد کے کاروبار کرتے اور حکم ہادی کو اسی وقت بجا لاکر حاضر ہوتے ہین اور باقی خادم و
مرید داخل عوام الناس ہین پس امام اعظم صاحب نے اپنے اوپر نظر کرکے فرمایا تھا عوام الناس پر نظر
نہین کی تھی اب تو سمجھ کہ اگر بندہ فاعل مختار نہوتا تو کوئی گناہ بندہ پر ثابت نہوتا اور قیامت کے روز
باز پرس نہوتی اور یہ سلطنت و بادشاہی مقرر نہین ہوتی یہ بادشاہ اسواسطے مقرر ہوے ہین کہ غریبون پر
کوئی زبردستی نہ کرے اور ظلم نہ پہونچاوے اور جو شرع کے خلاف ہین وہ کام نہ کرسکے کوئی شخص
کیونکہ قیامت کے دن بادشاہون سے یہ باز پرس سب سے پہلے ہوگی اب تو جان جیسے کہ یہ چھوٹا عالم و بڑا عالم
ہی جو کچھ قاعدہ اس جگہ ہے ویسا ہی وہان ہی چنانچہ بادشاہ حقیقی احمد بے میم ہے اور یہ بادشاہ نائب
اسکا ہے جو کچھ روزینہ لوگون کا کرتے ہین موافق تصدیق کے پروانہ مع شرط خدمات تنخواہ کے
لکھا جاتا ہی اسی موافق چٹھی روپیہ کی پاتے ہین سواے اسکے ایک دام و درم نہین پاتے ہین اس جگہ
پر کہا ہے مصرعہ نگردد قلم زانچہ گردانده ترجمہ پھرے نہ اُس سے قلم جو پھر اچکا ہے تو + اور
نوکر کو واسطے کام خدمت کے بھیجتے ہین وہان جو کچھ اُسکے دلمین آتا ہی وہ کرتا ہے اگر موافق مرضی
اور حکم آقا اپنے کے کام و محنت و تردد ظاہر کیا اور اپنے آرام پر نظر نہ کی اور ہمیشہ آقا کو اپنے
سے راضی رکھا البتہ ایک وقت آقا بھی اس پر مہربان ہوگا اور عنایت کریگا اور اضافہ دیگا
اور اگر اپنے مالک کے کہنے کو بھول گیا اور متابعت و فرمان برداری اپنے نفس کی کی اور عیش و آرام
مین پڑگیا تو عتراض مین آکر خرابی مین پڑے گا اگر خواہش و مرضی بندہ کی طرف کامون نیک
کے ہووے اُس کو خداے تعالے اُٹھا کر نیک جگہ لیجاتا ہے اور اس سے نیک کام
ظہور مین لاتا ہے اور جو نیت و خواہش بُرے کامون کی طرف ہووے تو از روے
غضب کے اسکو بُری جگہ لیجا کر فعل بدکا مرتکب کراتا ہے یہ بادشاہ موافق کام کے نتیجہ دیتے ہین او

Courtesy Prof Shahid Amin. Digitized by eGangotri

اور خداوند بزرگ وبرتر وبرکت دینے والا موافق نیت وخواہش کے پھل دیتا ہی اگر بندہ فاعل ومختار نہوتا کوئی گناہ ثابت نہوتا اور یہ سلطنت بھی نہوتی بلکہ اترنا انبیاء وکتب سماوی کا بھی لازم نہ ہوتا موافق لا تتحرک ذرۃ الا باذن اللہ وجف القلم بما ھو کائن ۔ کاروبار جاری ہوجاتا اور کوئی شخص کرنے سے فعلہاے خلاف شرع کے لوگون کو منع کرتا تو دعوی خدائی کا اسپر ثابت ہوجاتا کہ یہ مقدمہ عین کفر ہے دہریے لوگ اپنی تقریر سے شرع والے آدمیون سے مکابرہ یعنے بحث و تکرار کرتی ہین اور کہتے ہین کہ جو یہ حدیثین صحیح ہین تو ہم لوگون کو اور اورون کو برے کام کرنے سے کیون منع کرتے ہو یہ کہو کہ یہ حدیثین جھوٹی ہین کوئی شخص انکے عہدہ سے برہنین آتا ہے یعنے اُنسے نہین جیت سکتا ہی اور چپ رہجاتا ہی بلکہ ان باتون کے سننے سے بہت سے آدمی اپنے کو گمراہ کرتے ہین اور عاقبت اپنی برباد کردیتے ہین پس مطلب یہی ہی کہ بندہ مختار غریبون پر ظلم نکرے اور اور کام خلاف شرع کے نہ کرسکے حشر کے یعنے قیامت کے دن بادشاہون سے بھی پوچھا جائیگا کہ عدل وانصاف ایک گھڑی کا اور عبادت سو برس کی برابر ہی یہ بزرگی تمام وبخشش سب چیز کی بادشاہان عادل کیواسطے ہی حاصل کلام یہ ہے کہ کوشش کر اور ایسا مت کر کہ فلانے فقیر وبزرگ نے ایسی نعمت حاصل کی ہی اور مین عاجز وغریب ہون یہ بات نا سمجھون بد عقل اور کم ہمتون کی ہی اس جگہ ہمت پر کار فرما ہو کیونکہ جو ہاتھ وسر اور دل اور تمام اعضا تجھکو دیے ہین ویسے ہی فقیرون وبزرگون کو دیے ہین انھون نے بھی کوشش ومحنت کی اگرچہ انکو درجہ پہلے دن پیدایش سے تھا کہ اُس سے اولیاء وغوث وقطب ہوے مگر بہت سے آدمی انکی خدمت کے سبب سے درجہ کمالیت کو پہونچے اور انھون نے اپنی مراد حاصل کی ہی اگر تو بھی کوشش کرے البتہ ہوجاویگا خداے تعالے نے بہت محنت کسی کی ضایع نہین کی ہے جیسی محنت ومزدوری کریگا ویسا ہی نتیجہ پاویگا اور قرآن مجید مین خبر دیتا ہی یمحوا اللہ ما یشاء ویثبت یعنے بھول مت جاؤ خدا تعالے جس چیز کو چاہتا ہی ثابت کرتا ہی اور جس چیز کو کہ چاہتا ہی مٹاتا ہی یعنے اگر قسمت نیک ہو اور آدمی برے کام کرے تو اس قسمت کو مٹا کر اُسکی جگہ اچھی قسمت ثابت کرے اور اگر قسمت بری ہو اور آدمی نیک کام کرے تو اُسکو مٹا کر اسکی جگہ اچھی قسمت ثابت کرکے دیوے اس سے سمجھو کہ بہت سے آدمی اس دنیا سے اپنا نقصان کرکے جاتے ہین اور جاوینگے اور بہت سے لوگ فائدہ حاصل کرکے گئے ہین اور جائینگے لیکن عقلمند آدمی کو چاہئیے کہ تردد کمال کرے کہ اس کلمہ شریف کو اپنی آنکھون مین مثل پتلی کے نصب کرے یعنے ٹھہراوے اور مردون مین وہی مرد ہی جو کوئی کہ دونون جہان کی لذت سے فرد ہے یعنے تنہا ہی غرض کہ جسنے سب لذتون کو چھوڑ دیا بلکہ مٹا دیا اور آپ اکیلا رہ گیا اے دوست

Courtesy Prof Shahid Amin. Digitized by eGangotri

اپنی جان کو دوست مت رکھ جبتک کہ دوست ہاتھ لگے اور راہ حاصل ہونے ملاقات معشوق کی یہ ہے
کہ جو کچھ تیری آنکھ مین اچھا معلوم ہو اُسپر عاشق مت ہو لیکن عاشق اُس جگہ کا ہو کہ وہان تو پہونچ نہ سکے
جیسے کہ مجنون و فرہاد وہیان ہوسے ہین پہلے ابتدا مین عشق ظاہری اُنھون نے کیا بعد اسکے بہ سبب نہ
پہونچ سکنے کے وہان تک ہاتھ عشق ظاہری سے اٹھا کر ساتھ عشق حقیقی کے ہاتھ پہونچایا اور مراد حاصل
ہوئی لیکن یہ راہ بہت کٹھن و کڑی ہے اسمین نفس واقعی مرجاتا ہی شغل دوسرا وہ ذکر ہے کہ جو سانس
اندر جاتی ہو اُس سے لا الٰہ کہے اور جو باہر آتی ہو اُس سے الا اللہ کہے اور بعضے کہتے ہین کہ ایسا کرتے ہین
جو دم باہر آتا ہو اُس سے اللہ کہے اور جو اندر جاتا ہے اُس سے ہو کرتے ہین یہ راہ نگاہ رکھنے سانس کی ہی
اور اسکو پاس انفاس کہتے ہین دوسرا ذکر زبان بند کرکے کہ دل مین اللہ اللہ کہتا رہے اور
دوسرا وہ ذکر ہی کہ تلی برابر ناف کے بائین طرف ہو اُس سے لا الٰہ کہے اور دل سے الا اللہ اور جگر
سے محمد اور ناف سے رسول اللہ کہے ان طریقون سے بھی کلمہ بزرگ نصیب عین ہوتا ہے یعنے
آنکھو مین جگہ پکڑتا ہی اور کھپ جاتا اور نہایت درجہ نصیب ہوتا ہی افسوس ای بھائی عمر آدمی کی تھوڑی
ساٹھ ستر برس تک ہوتی ہی جو ہیچ عیش اور خوشی اور کامون دنیا کے گذرے گی وہ گذر جائیگی اور عشق الٰہی
مین محنت و درد ہی تو بھی گذر جائیگی لیکن یہ ایک درد تحفہ ہی جس کسی نے لذت اس درد کی پائی ہی ہرگز
اس درد کے گھیرے سے باہر ہونا نہین چاہتا ہی اور آرام و دلجمعی ہمیشہ کی حاصل کرتا ہی اے بھائی حقیقت مین
اسی کام کو حق الٰہی کہتے ہین اگر اس حق الٰہی کو ادا کریگا تو اس حق مین حق سب کا ادا ہو جائیگا نہین تو کسی کا
حق ادا نہین کرسکتا ہی نہین سنا ہی تو نے حکایت ایک لڑکا تھا نیک بخت خدمت مان کی بہت کرتا تھا ایکدن
رات کیوقت اُسکی مان کو پیاس معلوم ہوئی لڑکے سے پانی مانگا لڑکا اپنی مان کی آواز سنکر چارپائی سے
اسیوقت اُٹھا اور پیالہ پانی کا بھر کے ہتھیلی پہ رکھکر اپنی مان پاس پہونچا اور دیکھا کہ مان سوتی ہی جگایا نہین
اسی جگہ کھڑا رہا کیونکہ از روے ادب جگا نہ سکا تمام رات گذر گئی اور صبح ہوئی مان نے اپنی آنکھ کھولی تو
دیکھا کہ لڑکا پیالہ پانی کا بھر کے ہاتھ مین لیے کھڑا ہی کہا کہ ای فرزند تو اسیوقت سی کہ مین نے مانگا تھا کھڑا ہی لڑکے
نے کہا کہ ہان اسی طرح تمام عمر اپنی مان کی خدمت اُسنے کی تو بھی حق مادری اُس جوان سے ادا نہوا
ای بھائی اُس آدمی سے کہ حق مانکا ادا نہوا حق اور تمام لوگون کا یعنے مان اور باپ اور بی بی اور
لڑکا اور بھائی اور لڑکی اور حق ہمسایہ وغیرہ کس طور سے ادا ہوگا اُس لڑکے مذکور نے اسس عمر مین
کچھ حق خدمت خدا کا بھی ادا کیا تب اس سبب سے مان کے حق سے ادا ہوا اسکواسطے کہ یہ سب تمام
حق اوپر اس بندہ کے خدا نے مقرر کیے ہین اور حق اپنا علحدہ مقرر کر رکھا ہی آداب حق النبی فقیر لوگ

Courtesy Prof Shahid Amin. Digitized by eGangotri

جانتے ہین کہ اُس حق کے ادا کرنے سے حق یعنے خداے عزوجل مہربان ہوتا ہی اور مرتبہ بہت دیتا ہے اور حق سب کا اُس بندہ کو بخشش یعنے معاف کر دیتا ہی چاہیئے کہ حق حقیقت ادا کرکے غریب و بیچارون پر مہربانی کرے کیونکہ یہ بھی عبادت اور بدلہ بڑا رکھتی ہی لیکن جسوقت کہ ان کامون سی تجھے فراغت ہووے اور رات ہو جاوے اسوقت مین کچھ کام دنیا کا نہین ہوتا ہی تھوڑا بہت شغل طریقت بھی تو کر تا رہ قصہ مختصر یہ ہی کہ اگر تجھ سے ہو سکے تو کر نہین تو خداے بزرگ و برتر بے پروا ہی اور اختیار ہاتھ مین مختار کے ہے اور پہچاننا اور دریافت کرنا بھی ایسی باتون کا فضل آلہی سے تعلق رکھتا ہی قصہ مختصر یہ ہے اور حضرت سید مذکور نے بیچ حقیقت تمام عذاب و ثواب کے دو عمل عذاب اور دو ثواب اور دو فرض اور دو سنت قرار دیے ہین جو کوئی دعوی انسانیت رکھتا ہو اسپر قدم مضبوط رکھی یعنے اسپر ثابت قدم رہی اور عمل کرے تو نتیجہ نیک پاوے بیان دو عمل ثواب ایک جبر کرنا اپنے نفس پر دوسرے پرورش کرنا دوسرون کے دلکا بیان دو عمل عذاب ایک تابعداری اپنے نفس کی دوسرے آزردہ کرنا یعنے دکھانا اور ستانا اورون کے دل کا دو فرض یہ ہین ایک عشق و محبت آلہی دوسری فکر و تردد و رنج ذکر آلہی مین دو سنت یہ ہین ایک چھپانا عیب کو آدمیون کے دوسرے بھول جانا اپنی سخاوت و احسان کو جو کسی کیساتھ کیا ہو چاہیئے کہ احسان کرنا اپنے مقدور بھر کسی سے تو دریغ نہ رکھے جو کوئی ان آٹھ عمل کو بجا لاے وہ مرد واصلان یعنے پہونچے ہوے اور ملے ہوے خدا سے ہو جاوے اور جو کوئی ان سب آٹھ عملون سے ایک عمل اپنے اوپر ثابت کرے وہ مرد بہشت مین جاوے اور جو بہشت مین نہ جاوے چنگل اُسکا میرے دامن پر ہووے بیان آٹھون خصلتون کو نثر کا نظم مین دو ثواب اور دو عذاب اور فرض دو سنت ہین دو ✻ ہو اگر عاقل تو گوش دل سی تم اُسکو سنو ✻ دو ثواب ہین وہ کہ جنسے حق مین واصل ہووے تو ✻ گر عمل ہو تیرا اپنے خوب جان اے نیک خو ✻ اولاً تو نفس امارہ اپنے جبر کر ✻ دوسرے اورونکے دلکے پالنے پر کس کمر ✻ دو عذاب ہین وہ کہ اُنسے ہر دم اپنے کو بچاؤ ✻ ورنہ دوزخ کی مصیبت مین تو ہوگا مبتلا ✻ ایک تابعداری اپنے نفس کی مذموم تر ✻ دوسرے اورون کے دل کو رنج دینا ہی مضر ✻ اور دو فرضونکو بھی بتلاؤن تجکو میری جان ✻ ایک ہی عشق آلہی دوسرا اپنے ذکر آن ✻ اور دو سنت کو بھی تو کان رکھکر مجھ سے سن ✻ ایک تو عیبو نکو لوگون کے چھپانا ہمہ تن ✻ دوسرے احسان و بخشش کو تو اپنی بھول جا ✻ گر کیا تو نے کسی کا ہووے احسان ہی بھلا ✻ گر یہ آٹھون خصلتین تیرے عمل مین ہون مدام ✻ واصل حق ہووے تو حاصل ہون تیرے سب مرام ✻ گر ہون سب سے ایک بھی اپنے مین جو ثابت کرے ✻ سچ سمجھنا وہ بھی ہوگا بہشتی جب مرے ✻ گر بہشتی وہ نہو یہ قول میرا اُس سے ہے ✻ حشر کو وہ میرا دامنگیر ہو بے ریب رہے ✻ اور اکثر آدمی دعوی محبت آلہی کا کرتی ہین اور سب طرح سے نفع و نقصان کو اپنے سمجھی

Courtesy Prof Shahid Amin. Digitized by eGangotri

ہین اور کلمات عاشقانہ پڑھتے ہین اور جانتے ہین کہ سب سے یہ بہتر ہے اور اُسپر عمل نہین کرتے ہین اور
حیلہ وبہانہ علائق یعنے گھر والونکو بیچ مین لاتے ہین پس حیلہ وبہانہ کرنا سبب انکی اپنی نفسانیت کا ہی ورنہ سب
بزرگ لوگ قبائل رکھتے تھے اور ہمت کو کام فرماتے تھے اور اس دنیا سے سرخرو گئے ای عزیز ہمت
بڑے بڑے کام کرسکتی ہی البتہ برکت دینے والا بزرگ و برز صدقے مین اپنی حبیب کے درود اللہ کا
اُن پر ہو اور سلام سب بندون کو اپنی توفیق وہمت بخشے تو کام دنیا کا اور دین کا دونون سہل
ہو جاوین اُسکے احسان اور کمال بخشش سے جو کوئی اُس راہ مین فنا ہوتا ہے
حق تعالے اُسپر رحم کرتا ہی

باب ششم در بیان سیر مراقبات از رسالہ من تصنیف عبد الجلیل رحمۃ اللہ علیہ

مراقبہ اول اہل مراقبہ کو چاہیئے کہ فکر وحدت اور کثرت کی بیچ تمثیل بسم اللہ کے تمام کرے جیسا
کہ مقصود بسم اللہ کا واحد ہی اسی طور ذات باری تعالے کو جانے مثال الفاظ بسم اللہ الآخرت حضرت
مخلوق کا جانے یعنے خدا ہے کہ کتنے لباس پہنکر دروازہ پر جیسا کہ ایک عارف کہتا ہی بیت
آن بادشاہ اعظم دربستہ بود محکم * پوشیدہ دلق خلقت ناگاہ بر در آمد ما عبد یقول بسم اللہ
الرحمن الرحیم یذوب الشیطان کما یذوب الرصاص فی النار اسبات سے ہے
مراقبہ دوم الم لیکن اہل مراقبہ کو چاہیئے کہ ہر سہ حروف الم سے نعمت معلوم کرے جیسا کہ میم سے
مظہر مخلوق کا خیال کرے اور لام سے رسول اللہ اور الف سے اللہ خیال کرے اور ان تینون کو
اپنے وجود مین حرکت پاوے جیسا کہ اجزاء اپنے کو بمثال مظہر کے مخلوق جانے اور جملہ وجود اپنے کو
رسول جانے اور روح اپنی کو ذات حق تعالے جوان تینون نعمت کو ایک دیکھے بلاریب و
شک صفات ساتھ ذات کے محو ہووے اور جزو کل ہو بیت ذات وصفات ہر دو بہ مقصد یکے
بود * بمثال موج دریا اصلش یکے بود * کہ طالبش کہ بیند بوجود خویش مطلق * آدم رسول مولی ہر سہ
یکے بود اُس وقت الم ذالک الکتاب لاریب فیہ ھدی
للمتقین الذین یومنون بالغیب معلوم کرے یعنے الم وہ کتاب توحید ہے
کہ نہین ہی جھوٹھ اُس کتاب مین اور راہ دکھلائی گئی ہے خاص متقیان کو وہ کہ ایمان لائے
ہین خداے تعالے پر ساتھ غیب کے یعنے بہ ثبوت خدا اپنے کو فنا کیا وہستی ونیستی کو
سہو کیا ہے مراقبہ سوم فاینما تولوا فثم وجہ اللہ یعنے جس جگہ کہ جانے اور ایک دم آدمی
بس اُس جگہ جاوے خداے تعالے ہی لیکن اہل مراقبہ کو چاہیے کہ بیچ شمع معنی اس آیت

Courtesy Prof Shahid Amin. Digitized by eGangotri

کے خدا کو پروا نہ کرے اور جو بے پروانہ ہو پروانہ ہو جیسے پردہ دوئی مین ہی جبکہ دوئی گئی لاپرواہوا
کہ الفقر لا یحتاج الی اللہ اسبات سے ہے مراقبہ چہارم ونحن اقرب الیہ من
حبل الورید خداے تعالے فرماتا ہی کہ مین قریب تر ہون طرف تمھارے شہرگ گردن
تمھاری سے لیکن اہل مراقبہ کو چاہیے کہ قوت آیۂ مذکورہ سے پیرہن ہستی اپنی کو پھاڑے اس سے
کہ سبحانہ تعالے شہرگ گردن سے نزدیک تر ہو پس طالب معلوم کرے کہ مغز مطلق اسکا ہی اور جو
مغز مطلق اسکا ہے پس یہ وجود پیرہن اسکا ہی یعنے مغز و پوست مین تصرف اسکا ہی بیت اوست
مغز جہان جہان ہمہ پوست × خود چہ مغز چہ پوست خود ہمہ اوست × مراقبہ پنجم وفی انفسکم افلا
تبصرون خداے تعالے فرماتا ہی کہ مین تمھاری ذات مین ہون لیکن تم نہین دیکھتے سو اہل
مراقبہ کو چاہیئے کہ صلاحیت معنی اس آیت مذکورہ سے گھر ہستی اپنی کو سنوارے ایسا کہ جس جگہ بادشاہ
نزول کرے غوغا عمر و زید کا نہ رہے مشہور ہی مصرعہ ہر جا کہ سلطان خیمہ زد غوغا نہ خاند عام را × غوغا
عمر و زید عالم مین ہرگز نہین ہی لیکن طالب سالک پندار ہستی اپنی سے یہ اور یہ ہو دیکھتا ہے بے یسمع وبی
ینطق وبی یبصر وبی یاکل وبی یشرب مراقبہ ششم ونحن اقرب الیہ
منکم ولکن لا تبصرون حقتعالے فرماتا ہے کہ مین نزدیک تر ہون طرف تمھارے
تمسے ولیکن تم نہین دیکھتے سو اہل مراقبہ کو چاہیئے کہ حرارت معنی اس آیت مذکورہ سے آپکو جلادے جیسا کہ قاعدہ
ہی کہ جو شی آگ مین داخل ہوتی ہی تو وہ بھی آگ ہو جاتی ہی پھر جو اس آگ کو ڈھونڈھو کسی جگہ نہ پاؤ بجز
اپنے اسواسطے یہ اشارہ ہی کہ مین نزدیک تر ہون طرف تمھارے تم سے مراقبہ ہفتم وھو معکم
اینما کنتم یعنے وہ خدائتعالے واحد ہر دم تمھارے پاس ہی جس جگہ پر کہ تم ہو پس اہل مراقبہ کو لازم
ہے کہ سوزش معنی اس آیت مذکورہ سے آپکو جلادے جیسے کہ ہر شے کان نمک مین پڑتی ہی اسکا نمک ہو جاتا
ہی بعد ازان جو اس شی کو خود تلاش کرے تو نہ پاوے بجز نمک بیت چشم ہمہ افتاد و جود م حک شد ×
ہر چیز کہ در کان نمک رفت نمک شد مراقبہ ہشتم وللہ ما فی السمٰوات وما فی الارض
وکان اللہ بکل شئ محیطا جو چیز کہ آسمان و زمین مین خاص اس خداے پاک و برتر کی ہی اور خدا ہر ایک
چیز مین گرفت کرنے والا ہی مگر اہل مراقبہ کو چاہیئے کہ جوش و خروش معنی اس آیت مذکورہ سے آپکو
فراموش کرے جیسا کہ حقتعالے کو بجز اپنے کسی جگہ نہ دیکھے اور جو آپ مین پاوے تو دیکھتا ہی مانند
دریا کے مالا مال اندر اور باہر اور تحت و فوق مین بکھڑا ہوا ہے وجود ہا بارش بمثال حباب کے ہین جو حباب
پانی کو ڈھونڈھے سواے اپنے کسی جگہ نہ پاوے اور جو آپ مین پاوے تو جس طرف دیکھتا ہے پانی ہی

Courtesy Prof Shahid Amin. Digitized by eGangotri

پانی نظر آتا ہی پس اشارت وللہ مافی السموات والارض کی اس معنی سے سمجھنا چاہیئے مراقبہ
نہم لا الٰہ الا ھو یعنے خدا ہے موجود نہین ہی کوئی آدمی سوا ے اُسکے مگر اہل مراقبہ کو چاہیئے کہ تصرف
سے بہ فہمید گی معنی اس آیت مذکورہ کے اسباب ہستی اپنی کا باندھے ایسا کہ دو بادشاہ ایک ولایت
مین نہین سماتے ہین بیت درملک وجود گویا تو باش بامن × کاشفتہ بود کار ولایت بدوتن ×
مراقبہ دہم کل من علیھا فان ویبقیٰ وجہ ربک ذوالجلال والاکرام یعنے کہ جو آدمی اس عالم
ظہور مین آیا ہی وہ فنا ہونیوالا ہے ذات پروردگار باقی رہیگی مگر اہل مراقبہ کو چاہیئے کہ تلوار معنی اس
آیت مذکورہ سے آپکو وہ قتل کرے اور بدون تیغ قتل ہو شہید ہوا اور جو شہید ہوا من قتل فانا ولیہ
کا اسکے اوپر مکشوف ہوا مراقبہ یازدہم ان اللہ کان علیکم رقیبا یعنے خداے تعالے اوپر تمھارے
نگہبان ہی پس کچھ دغدغہ نہ چاہیئے جو کہ صانع اوپر صنعت اپنی کے عاشق ہوا ہی پس اس صفت سے کرشمہ
معشوق کا پاوے تا کہ عاشق و معشوق ایک ٹکڑا ہوں اور اضافت عاشق و معشوق کی درمیان سے اُٹھے
جیسا کہ تھا ویسا ہی ہو حب المومن من الایمان مراقبۂ دوازدہم واذکر ربک یعنے یاد کر اپنے
پروردگار کو یہانتک کہ آپکو فراموش کرے لیکن اہل مراقبہ کو چاہیئے کہ حکومت معنی اس آیت مذکورہ سے آپ کو
فراموش کرکے دوئی درمیان سے اٹھاوے حدیث محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم من عرف اللہ کل لسانہ
حال اپنا دیکھے اور اسکے معنے اس طرح پر ہین کہ اپنے پروردگار کو یاد کر کہ جسوقت ہوسکے اور جو آپکو فراموش
کرے پس معلوم کر کہ یاد کرنا اپنا گویا یاد کرنا خدا کا ہے اور فراموش کرنا اپنا فراموش کرنا خدا کا ہی
اور جو آپ کو فراموش کیا گویا خدا کو فراموش کیا حدیث محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
من عرف اللہ لا یقول اللہ مراقبہ سیزدہم لو کان فیھما اٰلھۃ الا اللہ لفسدتا اگر ہوتی
دو خدا آسمان و زمین مین سوائے ایک کے تو تحقیق فساد ہوتا لیکن اہل مراقبہ کو چاہیے کہ معنی
اس آیت مذکورہ کو بغور سمجھکر ڈھول ہستی اپنی کا پارہ پارہ کرے کیونکہ شریعت مین
بجانا ڈھول خودی کا حرام ہے اگر نوبت شاہانہ بجاوے مبارک ہے اسلیئے کہ اہل اللہ کو بجانا تاج کا ہی
جیسا کہ اسمین حضرت خواجہ حمید الدین ناگوری فرماتے ہین بیت گفتگوے انا بحالت کشف × ہر کہ
گوید از وخدا بود × حاصل اندر زبان استغراق × شاہد روح جز خدا نبود × مراقبہ چہاردہم یفعل اللہ
مایشاء ویحکم مایرید یعنے کرتا ہی خدا تعالے جو چیز کہ چاہتا ہے اور حکم کرتا ہے جس چیز کو کہ چاہتا ہی
لیکن اہل مراقبہ کو چاہیے کہ شجاعت معنی آیت مذکورہ سے اپنی حرکت کو باندھے جیسے کہ دریا غلبہ
کرتا ہی اور اپنے مین سوائے خدا کے نہ پاوے مثل ہے کہ جسوقت دریا جوش کرتا ہی تو دریا و نہر ایک ہوجاتا ہے

Courtesy Prof Shahid Amin. Digitized by eGangotri

اور حرکت نہر کی بیچ دریا کے نہایت ہوتی ہی سالک کو جو دریا و نہر معلوم ہو جاوے اس وقت
اعوذ بک منک کہکر اٹھے الآن کما کان جودہ مراقبہ پانزدہم رب السموات والارض
وما بینہما الرحمن لا یملکون منہ خطابا یعنے اللہ تعالے صاحب آسمان و زمین کا اور جو کچھ
کہ درمیان آسمان اُنکے ہے ہیگا کوئی آدمی بے فرمان اُسکے بات نہین کہہ سکتا ہی لیکن اہل مراقبہ کو
چاہئیے کہ غوغاے بانگ احدیت اس آیہ مذکورہ سے اپنے کفر کو توڑے اسوقت مسلمان حقیقی ہو ہرگز آس پاس اضافت
کے نہ پھرے حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہی السلامتہ فی الوحدۃ والآفات بین الاثنین
کے مثل احوال اسکا ہو مراقبہ شانزدہم وقل جاء الحق وزھق الباطل بفحواے معنی اس آیت مذکورہ کے
کلفت دیو ہستی کی اُٹھاوے کہ انی انا اللہ لا الہ الا انا آیا ہی جو اوپر ہر کمال کے پہونچے اسوقت بیخبری
جڑ سے اکھڑے جیسا کہ حدیث نبوی ہی موتوا قبل ان تموتوا اور یہ حال اسکے اوپر ظاہر ہو مراقبہ ہفدہم
ونفخت فیہ من روحی خدا تعالے فرماتا ہے کہ پھونکی مین نے وجود آدم مین روح ذات اپنی سی پس اہل مراقبہ
کو لازم ہی کہ تصور اس آیت پر کرکے بیاد خدا مشغول ہووے یہانتک کہ کسی جگہ آپکو نہ دیکھے جیسا کہ باز بے
مکان و بے نشان ہی کہ مکان و نشان اپنا آپ ہوتا ہی اور جبکہ بے خود ہو خدا ہوا اور حدیث نبوی ہی انا احمد
بلا میم چنانچہ بحسب فحواے آیت مذکورہ کے ہی مراقبہ ہژدہم لیس کمثلہ شی وھو
السمیع البصیر یعنے اُس خداے واحد کے مانند کوئی چیز نہین ہی اور وہ خدا شنوا اور بینا
ہی لیکن اہل مراقبہ کو چاہئیے کہ سنئے یعنے یکتائی آیت مذکورہ سے دوتائی کو ترک کرے اور جبکہ دوتائی
ترک ہوئی تو تمام جگہ ذات واحد نظر آوے دوسری دکھائی نہ دیوے اس معنی سے اشارت
لیس کمثلہ شیٔ وھو السمیع البصیر کہ ثانی نہ رکھے اور جو رکھے تو ایسا ہی کہ مانند نہ رکھے
مراقبۂ نوزدہم وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون خدا تعالے فرماتا ہی کہ پیدا نہین کیا
ہمنے جن و انس کو مگر واسطے عبادت اپنی کے اے پہچاننا لیکن اہل مراقبہ کو چاہئیے کہ تازیانہ معنی اس
آیت مذکورہ سے مرکب خودی اپنے کو میدان معرفت مین مارے تاکہ ماندہ نہو اور جو ماندہ ہو معلوم ہو
کہ معدوم ہوتا ہی جو جانے کہ معلوم ہو علم سے معدوم یعنے معصوم ہو حدیث نبوی سنو کہ الصوفی
لا مذھب لہ جواب اسکا ہو مراقبۂ بستم ان اللہ یحب المتوکلون جاننا چاہئیے کہ خدا تعالی متوکلون
کو دوست رکھتا ہی مگر صاحب مراقبہ کو لازم ہی کہ سنئے کشف معنی اس آیت مذکورہ سے آپکو مفلس کرے
یعنے خزانہ مرادات کا خزانہ ہستی اپنی سے اٹھا دے کہ ہرگز اپنے ساتھ نہ لاوے حقتعالے اوپر اسکے
کہے من لہ المولی فلہ الکل اسکے سپرد کرکے اور باران رحمت لے سپر برساوی اسوقت زمین خشک

Courtesy Prof Shahid Amin. Digitized by eGangotri

سنری انا الحق کی نکالے اور یہ کہے بدیت ہر گیا ہے کہ از زمین روید ہ وحدہ لاشریک لہ گوید مراقبہ نسبت
ویکم فاذکرونی اذکرکم خدائتعالے فرماتا ہی کہ یاد کرو تم مجکو مین یاد کرون تم کو لیکن اہل مراقبہ کو چاہیئے
کہ فرمان معنی اس آیت مذکورہ سے یاد خودی کی فراموش کرے اسوقت ساتھ خدا کے واصل ہو پس یاد
کرنا بندہ کا کیا ہی کہ خود کرے جیسے کہ آگ موم کو آگ کرتی ہی اور یاد بندہ کی خدا کو ایسی ہی کہ آپ کرے
جیسا کہ موم آپکو بیچ شمع کے شمع کرتا ہے فہم من فہم مراقبہ نسبت دوم ففروا الی اللہ خدائتعالی
فرماتا ہے کہ بھاگو میری طرف لیکن اہل مراقبہ کو چاہیئے کہ طلب سرعت معنی اس آیت مذکورہ سے بے سر
دوڑے جیسے کہ قطرہ باران کا ابر سے طرف دریا کے جاتا ہے فہم من فہم مراقبہ نسبت وسوم ہو الاول
والآخر والظاہر والباطن وہو بکل شئ علیم خدائتعالی اول ہی اور آخر ہے اور ظاہر ہے اور باطن
ہی اور ہر چیز کو جانتا ہی لیکن اہل مراقبہ کو چاہیئے کہ آموزی معنی اس آیت مذکورہ سے آپکو ہستی سی بیجان کرے
اور جسوقت کہ آپکو بیجان کیا جگہ اسکی لامکان ہوئی جیسا کہ نمک پانی مین اور جبکہ وجود نمک کو پانی مین
تلاش کرے کچھ نہ پایا جاوے چنانچہ سلطان العارفین بایزید بسطامی نے فرمایا ہی کہ جسوقت آپکو ڈھونڈھتا ہون
مین خدا کو پاتا ہون مین اور جو خدا کو ڈھونڈھتا ہون نہین آپکو پاتا ہون عزیز میرے سالک کو دریائے توحید سی ایک موج
پہونچتی ہی کہ ہستی اپنی سی جاتا ہی اور تجلی صفات فنا و بقا کی اور اسکے اوپر طلوع کرے کبھی ساتھ بقا کی آتا ہی اور کبھی ساتھ
فنا کے آتا ہی جو کمالیت کو پہونچتا ہی بطور معصوم کے ہوتا ہی نہ فنا رہتا ہی نہ بقا مراقبہ نسبت وچہارم ان اللہ
علیم بذات الصدور خداے تعالے جاننے والا ہی بالذات سینہ ہا کا اور بقول لے جاننے والا ہے
بذات خود احوال سینہ ہا کا لیکن اہل مراقبہ کو چاہیئے کہ سننے کشف معنی اس آیت
مذکورہ سے کثافت ما و منی کی اپنے سینہ سے حمام یکتائی مین غسل دیوی اور غسل مین تین چیز فرض ہی اول
پانی منھ مین کرنا دوم پانی ناک مین کرنا سوم تمام بدن کو تین مرتبہ دھونا اور پانی منھ مین کرنا ایسا کہ
دم چیزوی نہ مارے اور پانی ناک مین پہونچانا اسواسطے کہ بو خودی کی نہ پکڑے اور تین مرتبہ بدن کو
مالش کرنا مرتبہ اول مین حرص و ہوا کو دھونا ہی اور مرتبہ ثانی دوئی کو دھونا اور مرتبہ ثالث ہوا سے دھونا
ہے جو اسطرح غسل بجالاوے پاک ہو غسل فرض یہی ہی کہ ما و منی مین آپ سے دھووے اور جاننا
چاہیئے کہ دھونا ما و منی کا پاکی بدن ہی اور دھونا ما و منی کا خلاصی دام ہے اور جو دام سے خلاص
ہو ساتھ اصل اپنی کے پہونچے اور جو ساتھ اصل اپنی کے پہونچا اسنے انی اعلم بذات الصدور کی
بانگ ماری مراقبہ نسبت وپنجم ان اللہ بصیر بالعباد جاننا چاہیئے کہ خداے تعالے بینا
ہے اوپر بندون کے لیکن اہل مراقبہ کو چاہیئے کہ صلابت روزن محل سلطانی معنے اس آیت مذکورہ

Courtesy Prof Shahid Amin. Digitized by eGangotri

سے آپکو باادب نگاہ رکھے اور بجز خود راست وچپ وتحت وفوق کیطرف نہ دیکھے جیسے کہ سیاست
سلطانی کی ضرب سخت ہے راست وچپ کے دیکھنے سے راضی نہیں ہوتا بارگاہ سلطانی مین نظر
اپنی طرف چاہیئے یا سلطان کیطرف تاکہ سلطان ہو اور راضی ہو اور جو راضی ہوا اُسکو اپنی نزدیک
بلاوے جو نزدیک جاوے تو دیکھے کہ دونون ایک ذات آدم ہین جیسے کہ آئینہ مین صورت نظر آتی ہے اور جو
آئینہ مین صورت بالیقین تحقیق ہوا ایسے ہی لعرے مارے بیت خود بخود بیند وخود می کند یا خود کلام مدعا ذاتی
رانیست دیگر جز خدا و والسلام مراقبہ نسبت ششم ان اللہ سمیع علیم جاننا چاہیئے کہ خدا
تعالے شنوا و دانا ہے لیکن اہل مراقبہ کو چاہیئے کہ ماسوی سلطان معنی اس آیت مذکورہ سے اسم خودی کا
زبان سے دور کرے جو اسم خود کا زبان سے دور ہوا اسوقت بادشاہ اُسکو اُٹھاوے اور ایسی جگہ پہونچاوے کہ بجاے
اپنے اسکو بٹھاوے اور جبکہ بادشاہ کی جگہ بیٹھا ملک مین حکومت اپنی دیکھی اور جو حکومت اپنی دیکھی مستی
احدیت پر شب وروز گوش مارے لمن الملک الیوم للہ الواحد القہار جو شہر
احدیت مین تخت گاہ کیا تو لازم ہے کہ عدالت کرے یعنے مستحق کو ساتھ حق کے پہونچاوے
حق آنکھون کا کیا ہے کہ عالم کو مثل صورت آئینہ کے جانے وحق بینی کیا ہے کہ اسم کسی غیر کا نہ کہے
اور حق گوش کا کیا ہے کہ اسکو رغبت غیر کی نہو یعنے بجز سننے و منہ معشوق دیکھنے کے راضی نہو
وحق ہاتھ کا کیا ہے کہ سواے اپنے نہ پکڑے اور حق پائون کا کیا ہے کہ بیخود ہو جاوے اور حق سر
کا کیا ہے کہ ذکر کیا کرے واما بنعمت ربک فحدث شاہد اس بات کا ہے
مراقبہ نسبت وہفتم ان اللہ علے کل شیٔ کلیم یعنے خدا تعالے ساتھ ہر چیز کے کلام کرنیوالا
ہے لیکن اہل مراقبہ کو لازم ہے کہ سننے نغمہ معنی اس آیت مذکورہ سے آپکو بیج رقص کے لاوے
یہانتک کہ پیرہن ہستی اپنی کا پارہ پارہ کرے اور دستار زمین پر مارے سر ایک طرف اور
پائون ایک طرف اور خود ایک طرف اور جو ہوش مین آوے وہی آواز نغمہ کی گوش و دل مین
خیال رکھے خواہ عشق خواہ فسق خواہ نیک خواہ بد کچھ اُٹھے وہی جانے جو اوپر اس عمل کے عامل
ہو عین آواز ہو جب کہ عین آواز ہو گیا دیکھے کہ جو کچھ کہے خود ہے سواے آواز خود
دوسری نہین سلام احدیت سے بانگ مارے انی علے کل شیٔ کلیم مراقبہ نسبت وہشتم
ان اللہ علی کل شیٔ شہید یعنے جاننا چاہیئے کہ خدا تعالے اوپر ہر چیز کے گواہی دیتا ہے لیکن اہل
مراقبہ کو لازم ہے کہ سننے گواہی معنی اس آیت مذکورہ سے آپکو خود ہی بے دعوے کرے کہ قضیہ
خصومت دوتائی سے پاک ہو کر یکتا ہوا اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ

Courtesy Prof Shahid Amin. Digitized by eGangotri

اوپر زبان حال اپنی کے پڑھے مراقبہ بست و نہم ان اللہ علی کل شئ قدیر جاننا چاہیئے کہ
خداتعالے اوپر ہر چیز کے قادر ہے لیکن اہل مراقبہ کو چاہیئے کہ قدرت معنی اس آیت مذکورہ سے
تدبیر کو دور کرے اور آپ کو تقدیر شمار کرے بطور سیپ کے کہ سیپ مین موتی دریاے تقدیر سے
بتدبیر ہوا اُسوقت اسرار اندر اسکے پیدا ہوا اور جو اندر اُسکے اسرار پیدا ہوا سیماھم فی وجوھہم من اثر السجود
کی ہر صدف مین تجلی ہوا اور جسوقت اسرار کمالیت کو پہونچے صدف سے باہر آوے اور اُس حالت مین جگہ
اسکی مساوی ہو خواہ دریا خواہ خندق یا گلی مین ہو اور جس جگہ پہ رہے بطور خود رہے کوئی جگہ
اس پر غالب نہ آوے بلکہ وہ سب پر غالب رہے اور جو اہل مراقبہ ساتھ اس مقام کے پہونچے
ہستی معدومی ان اللہ علی کل شئ قدیر سے نعرہ مارے مراقبہ سی ام ومکروا ومکر اللہ واللہ
خیر الماکرین یعنے فریب کیا ہو اُس خدا سے اور خداتعالے بہترین فریب کنندگان ہی لیکن اہل مراقبہ کو چاہیئے
کہ کرشمہ معشوقی معنی اس آیت مذکورہ سی آپکو بیچ عشق خدا کے گرو ہیاتنک کہ نیک و بد و خوشبوئی و بدبوئی و دشنام
و قرآن اسپر رکھین تبفرقی پس تفرقی نہ کرے اُس سے کہ یہ تمام مکر ہاے خدا ہی جو تمام مکرہاے خدا ہی اگر خود
انا الحق کہے وہ بھی برحق ہی اور اُسپر کوئی نقصان نہین آتا ہی جیسا کہ جوش و خروش عشق مین کہتا ہی قال النبی
صلی اللہ علیہ والہ وسلم ان اللہ لا یواخذ العشاق بما عہدھم مراقبہ سی و یکم ھو اللہ
الواحد القہار یعنے خداتعالے ایک اور قہار ہی مراد قہار سی کیا کہ اپنے ملک مین بجز اپنے دوسرے کو نہین چھوڑتا
ہی لیکن اہل مراقبہ کو چاہیے کہ قہر سلطانی معنی اس آیت مذکورہ سے اپنے ملک کو ترک کرے اور ایسی ملک
مین جاوے کہ بوے ملک خودی کی آوے جو بوے ملک خودی کی نہین آئی مانند پھول کے ہوا اور جبکہ مثل گل
کے ہوا باران رحمت نے اسپر برسنا شروع کیا اسوقت اسین سی شجر اسرار کا نکلا اور جب کہ درخت اسرار کا ساتھ کمال
کے پہونچا جب اوپر ہر شاخ کے نظر کی اُن ہر شاخ کو مانند اپنے دیکھا اور جب ہر طرف مانند اپنے
دیکھا ہستی احدیت سے نوبت سلطانی بجائی او معنی ان اللہ ھو الواحد القہار کے
اُسپر ظاہر ہووے مراقبہ سی و دوم ان اللہ یحب المطہرین یعنے خداے تعالے دوست
رکھتا ہی پاکون کو لیکن اہل مراقبہ کو چاہیئے کہ اشارت پاکی اس آیت مذکورہ سے آپکو خودی اپنی
سے پاک کرے پاکی کیا نفی اثبات کو دور کرے اور مثل طالب و مطلوب کے اُٹھے اور مطلق
پاک ہوا اور پاکی سے نعرہ بیباکی کا مارے کہ الطالب بری الطریق دیکھے مراقبہ سی و سوم
ان اللہ یحب الصابرین خداے تعالے دوست رکھتا ہے صابرون کو لیکن اہل مراقبہ کو چاہیئے
کہ لجام اس آیت مذکورہ سے مرکب ہارونی اپنے کو قید کر کر اور واسطے جرنے زراعت مرادات

Courtesy Prof Shahid Amin. Digitized by eGangotri

کے جانے نہ دیوے سوائے راہ نیستی اور راہ نیستی کیا کہ رہنے اور باہمین نہ بچھڑے تاکہ مرکب خودی و
خودنمائی کا قید مین آوے اور عزت قید ہارونی سے بے قید ہوا اور نعرہ معدومی کا مانند معصومی کے
نکلے الصوفی لامذھب لہ مراقبہ سی وچہارم ان اللہ یحب المتقین جاننا چاہئیے کہ خدا
تعالے دوست رکھتا ہے پرہیزگارون کو لیکن اہل مراقبہ کو چاہئیے کہ پرہیزگاری معنی اس آیت مذکورہ سے
خودی اپنی سے پرہیز کرے کہ بوے خودی وخودنمائی کی نہ آوے اگر ایسی ہی پرہیزگاری بجالاوے جگہ اسکی بیجگہ
ہوا اور جبکہ جگہ اُسکی بے جگہ ہوئی اس حال مین نعرہ حیرانی کا مکان لامکان سے مارے ماعرفناک
حق معرفتک مراقبہ سی وپنجم ولا تلقوا بایدیکم الی التھلکۃ خدا تعالی فرماتا ہے نہین لٹکاؤ دستہا
اپنے طرف ہلاکت کے لیکن اہل مراقبہ کو چاہئیے کہ یہی معنی اس آیت مذکورہ سے ہاتھ اپنے کو دریاے
ہلاکت خودی مین نہ ڈالے کسواسطے کہ دریاے خودی بدتر ساتون دوزخ سے ہے اسواسطے محقق تمام اور عارف
مقام فرماتے ہین بیت گر ترا حالی بماند از خودت ہفت دوزخ بر برآید از ہدت پس فرض ہوا کہ امر خدا
کا بجالاوے دولت وخودنمائی کو دور کرے اور جبکہ خودی سے بیخود ہوا اسوقت ہلاکت دوزخ خودی سے خلاصی
اور رضوان بقامین پہونچے یعنے ہمیشہ رہے اور فراغت سے نعرہ خوشی کا مارے لیس فی الجنۃ خوردو لا نوم ولا غسل
ولا زمہریر الا اللہ مراقبہ سی وششم ان اللہ علی کل شیٔ کلیم خدا تعالی اوپر ہر چیز کے کلام
کرنیوالا ہے لیکن اہل مراقبہ کو چاہئیے کہ خزانہ علاج معنے اس آیت مذکورہ سے دوا اسکا دے کہ مرض بشریت وخودبینی
کا دور ہو اور اگر کھانا جانے تو اس طریق سے کھاوے کہ اول ماسوی اللہ کا پرہیز کرے بعدہ دارو
اللہ کی کھاوے کہ اثر پذیر ہو اور جبکہ دارو موثر ہوئی معذوری جاوے اور خوشی ہو اور
جس حال کہ مین خوشی کل ہوئی خزانہ خودی اور دو تائی سے غلبہ فرحت کل سے نعرہ زنان
آوے واللہ ان اللہ انا اللہ مراقبہ سی وہفتم واللہ علی کل شیٔ وکیل یعنے خدا اوپر ہر چیز
کے تدبیر کرنیوالا ہے مگر اہل مراقبہ کو لازم ہے کہ اپنی تدبیر سے باز رہے اور بفراغت تمام آپ کو
خدا کے سپرد کرے جو ایسا مدبر اسکے سر پر ہو پس تدبیر خود خام ہے چاہئیے کہ تدبیر اپنی اُسی کے اوپر
موقوف رکھکر بالو معصوم رہے الصلوۃ والسلام مراقبہ سی وہشتم اللہ نور السموات والارض
یعنے تجلی خداے تعالی کی آسمان وزمین مین ہے اہل مراقبہ کو چاہئیے کہ تجلی معنی اس آیت مذکورہ سے
آپکو مانند موسیٰ کے پست کرے یہانتک کہ بیہوش ہو جاوے اور کوہ ہستی خودی وخودنمائی کا سوختہ ہو
اسوقت سرمہ ہوا اور جبکہ سرمہ ہوگیا قبولیت اُسکی آنکھ اولیا و انبیاء اور خاص وعام مین پہونچا اور
جو آنکھو نمین پہونچا دروازہ تجلی جشان کا اُسپر فتوح ہوا کہ ایسا کسی جگہ نہ پایا جاوے بدرجہ سکینی کے پہونچے

Courtesy Prof Shahid Amin. Digitized by eGangotri

اور درجہ مسکینی ایک مقام ہی کہ اُس مقام کو سرور کائنات نے جو التجا کیا جیسا کہ کہا اللھم احینی مسکینا
وامتنی مسکینا واحشرنی فی زمرۃ المساکین مراقبہ سی ونہم قل الروح من امر ربی
خدا تعالے فرماتا ہی کہ کہہ اے محمد روح امر پروردگار کی ہی اہل مراقبہ کو لازم ہی کہ امر معنی اس آیت مذکورہ
سے موت غفلت اپنی کو مانند عیسی کے زندہ کرے جیسے کہ روح امر خدا ہی جو روح امر خدا ہو کیونکہ امر
خدا سے جدا ہوا اور جبکہ امر خود خدا ہو ج واج ہووے مدہ خ ساتھ ج کے ہو جلالیت سے جاوے
غربت نقطہ میم کی سوختہ ہو وہ خداے تعالے رحمن الرحیم نقطہ شفقت کا اسکے سر پر رکھے بھر خ ہو
پس جوہر عقل شعور دان ہو وہ ایسے صاحب سے کہ رحمن و رحیم ہے ہرگز نہ بھاگے اور اگر بھاگے تو
سواے اُسکے ملک کے اور جگہ کہاں پاوے پھر شرمندہ ہوتا ہی بہتر یہی ہی کہ خ سے ہرگز ج کیطرف توجہ نکرے جو ساتھ
ج نہ آوے کام اسکا کشادہ ہو اور آواز دریاے عرفان ہمارے سے نعرہ مارے واستقم کما امرت
مراقبہ جہلم الم یعلم بان اللہ یری مما نشہ کون خداے تعالے فرماتا ہی کہ مین جانتا ہون اُس چیز کو کہ شرک
کرتا ہی فلانا ساتھ اُسکے اہل مراقبہ کو چاہئیے کہ سنے پنداری معنی اس آیت مذکورہ سے خانمان اپنا مع خودی
وخود نمائی اپنی کے آگ مین جلاوے کہ بساط خانہ ہستی مین بال کے برابر نرہے اور جبکہ بال کے برابر نہ رہا مفلس ہو
اور جو مفلس ہوا اسوقت ہوا اسوقت المفلس فی امان اللہ پس المفلس فی امان اللہ ہوا تو
صحن شفقت اس پروردگار مین بطور معصوم بازی کرنیوالا ہوا اور جو معصوم صفت ہو خدا تعالے اُسپر
کرم فرزندی کا فرماوے قولہ تعالی المال مالی والفقراء عیالی مراقبہ جہل وہم انہ یعلم الجھر
وما یخفی یعنے خدا تعالے جانتا ہی آشکارا اس چیز کو کہ پوشیدہ ہی اہل مراقبہ کو لازم ہے کہ فر سلیمانی
معنی اس آیت مذکورہ سے دیو ہستی وخودی وخود نمائی اپنی کو مسلمان کرے کہ ظاہر و باطن اُس کا ہو
تسلیم باطن کی کیا یعنے بے یقین ہو کہ نہ غیر جانے اور عین جانے اور تسلیم ظاہر کہ کچھ مفید ہو یعنے کوئی
کام کوئی چیز سے انکار نہ کرے اسوقت تسلیم ظاہر و باطن کی ہوا اور جبکہ تسلیم اسکی حاصل کی میدان
احدیت مین چوگان ارادت سے گیند سر اپنے کو آگے ڈالے کہ ساتھ حال کے پہونچا دی
اور جو کوئی بحال مین پہونچے نعرہ لا آلہ کا مارتا ہوا اٹھے مراقبہ جہل و دوم یسبح للہ
ما فی السموات وما فی الارض یعنے یاد کرتی ہی خاص اس خداے تعالے کو جو چیز کہ آسمان
اور جو چیز کہ زمین مین ہی لیکن اہل مراقبہ کو چاہئیے کہ غوغاے معنی اس آیت مذکورہ سے آنکو
نے ونا کے مانند فراموش کرے جو ایسی فراموشی حاصل کرے منہ اسکا ساتھ منہ نا کے
پہونچے اسوقت کیا دیکھے کہ درونی ونا ے ایک آواز ہی اگرچہ اسم نی ونا ے کا ایک ایک ہی جو اس مقام کو

Courtesy Prof Shahid Amin. Digitized by eGangotri

پہونچے نعرہ الا اللہ کا کہتا ہوا اُٹھے مراقبہ چہل و سوم ۴۳ واما بنعمت ربک فحدث یعنے صبر کر اُس پر
کہ جو نعمت خداے تعالٰے نے تجھپر عطا کی ہے اہل مراقبہ کو لازم ہے کہ سخاوت معنی اس آیت مذکورہ سے بخل
خودی اپنی کو ترک کرے کہ سخی ہوا اور بخل کیا ہے خزانہ ہستی کی محافظت کرے اور سخاوت کیا ہے خزانہ ہستی و
خودی اپنی کو چھوڑے اور برباد کرے جو خزانہ ہستی و خودی اپنی کا برباد دیا تو چورون و خطرات حرص و ہواے
ہوس سے فارغ بیٹھے اسوقت جان نفسانی کو کہ خودی و خودنمائی ہے اور اوپر تخت ربانی کے بیٹھے غیب سے
اور مانند بادشاہ کے نعرہ انصاف کا مارے اور کہے البخیل عدو اللہ ولو کان زاھدا والسخی حبیب
اللہ ولو کان فاسقا مراقبہ چہل و چہارم ۴۴ ونہی النفس عن الھوٰی فان الجنۃ ھی الماوٰی یعنے
جو کوئی باز رکھے نفس اپنے کو حرام اور گناہ اور ہواے حرص سے پس جگہ اسکی بہشت مین ہو لیکن اہل مراقبہ کو لازم
ہے کہ باز داشت اس آیت مذکورہ سے آپکو دوزخ ہستی و خودی و خودنمائی سے باز رکھے کہ بہشت ہستی
مین پہونچے اور جو بہشت ہستی مین پہونچا شہبازہ عالم غیب ہوا اور لامکان مین پرواز کرے اور جبکہ لامکان
مین پرواز کر نیوالا ہووے وجود خود کو معشوق اپنا دیکھے اور آپ اُسکا عاشق ہوا اور حرارت عشق سے نعرہ عاشقی
کا مارے ساتھ معشوق کے اور کہے محمد رسول اللہ مراقبہ چہل و پنجم ۴۵ فادخلی فی عبادی وادخلی
جنتی یعنے خدائتعالی فرماتا ہے کہ اے بندگان میری طرف آؤ کہ تم کو داخل کرون بہشت مین لیکن اہل مراقبہ کو چاہیے
کہ محفل مین صدق کے ساتھ آوے بندہ ہوا اور بندہ کیا کہ اپنا اختیار نہ رکھے اور جو اپنا اختیار رکھے بندہ نہین
ہے بلکہ بیچ مراد کے بندہ ہوا ہے اور جسوقت کہ بندہ مراد کو کھولے اسوقت بیچ بہشت کے نامرادی آوے
اور پھل درخت طوبی کا کھاوے جب لایموت ہوا اور دریاے معرفت مین موج مارے اور جب کہ
دریاے معرفت مین موج مارے لے لا الہ الا الحق مراقبہ چہل و ششم ۴۶ علم الانسان
مالم یعلم یعنے سکھلایا خدائتعالے نے آدم کو جو کہ نہین جانتا تھا لیکن اہل مراقبہ کو چاہیے کہ مدرسہ
استاد مین معنی اس آیت مذکور کے آوے اور کتاب لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی آگے رکھے
اور استاد سبق دیوے کہ نہین ہے کوئی بجز ذات واحد کے بعد لازم ہے کہ عقدہ محمد رسول اللہ کا اُستاد
سے حل کرے جو استاد بکرم خویش جواب راست فرماے خدا و محمد کو مثل برف و آب کے جانے
اور وجود برف اپنے کو دریاے احدیت مین ڈالے جبکہ دریاے احدیت مین پڑا اسوقت خداوند
محمد کو مانند موج دریاے موّاج کے اپنے مطالعہ سے پاوے اور جو مطالعہ غلبہ کرے اس وقت
ذوق مستی و عشق و محبت اوپر زبان کے ظاہر کرے بیت ہر یک وجود برف است روح است ہمچو آب
اندک تفکرے بکن و باز را بجواب ؁ علم الانسان مالم یعلم اس معنے سے ہی مراقبہ چہل و ہفتم ۴۷

Courtesy Prof Shahid Amin. Digitized by eGangotri

لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون خدائے تعالے فرماتا ہے کہ ہرگز نیک کام کو نہین پہونچو گے جبتک خرچ نہ کروگے وہ چیز جسپر محبت زیادہ رکھتے ہو لیکن اہل مراقبہ کو چاہیئے کہ غنیمت معنی اس آیت مذکورہ سے آپکو غنی مطلق کرے غنی مطلق کیا کہ نہ آپ رہے اور نہ خدا جبکہ کوئی نہ رہا احتیاج اُٹھی اور بے احتیاج ہوا اور احتیاج دوئی کی حالت مین ہوتی ہے جبکہ ایک ہوا احتیاج کہان رہی غنی کل ہوا پس غنیمت کل سے جز داُسکو اوپر کل کے پہونچاوے اسوقت کہے ھو الغنی وانتم الفقراء مراقبہ چہل و ششم قل ھو اللہ احد اللہ الصمد یعنے کہہ اے محمدؐ کہ خدا تعالے ایک ہے اور پاک ہے لیکن اہل مراقبہ کو چاہیئے کہ دریاے احدیت معنی اس آیت مذکورہ سے وجود خودی اپنے کو دیکھے یہانتک کہ اغراق ہو کچھہ نہ رہے نہ اول نہ آخر نہ ظاہر نہ باطن نہ وحدت نہ کثرت جو خودی وخودنمائی سے کچھہ نہ رہا اُسی وقت پاک مطلق ہوا اور جبکہ پاک مطلق ہوا ان اللہ ہو الاحد الصمد کہتا ہوا اُٹھے مراقبہ چہل و ہفتم الحمد للہ رب العالمین یعنے سپاس وستایش خاص اُس خدا کو ہے کہ وہ خداے پروردگار کل جہانیان کا ہے لیکن اہل مراقبہ کو چاہیئے کہ خرمن ثنا معنے اس آیت مذکورہ سے آپکو ثناگوئی حق تعالے مین مستغرق کرے یہانتک کہ مو سے مو سے اپنے ثنا حق تعالی کی سنے جو ایسی ثنا میسر آوے حرف علت کا درمیان سے اُٹھے اور جبکہ حرف علت کا درمیان سے اُٹھا خداے تعالے نے اپنے کرم سے علم احدیت کا کھڑا کیا اور جو علم احدیت کا کھڑا ہوا اسوقت خودی اپنی سے گذرا اور جملہ خدا ہوا اور جو جملہ خدا ہوا ملک لایزالی کی بساط اپنے مین دیکھے اور جسوقت ملک لایزالی کی اپنی بساط مین نظر آوے مستی عشق سے احدیت خود بخود پڑھنا قبول کرے الحمد للہ رب العالمین الرحمن الرحیم مالک یوم الدین تا آخر مراقبہ پنجاہم احد لیکن اہل مراقبہ کو چاہیئے کہ معنی لفظ احد پر غور کرے اور معنی احد کے دو ہین کہ سب وہی ہے جو جملہ اسکو جانا پس جبکہ کچھہ نہ رہا مطلق بالیقین ہوا جو ہمیشہ

ذکر ندا باسم یاد کردن

مجکو یہ ترکیب درویش باعمل جناب عبد الوہاب خان صاحب ولد الف خان صاحب مرحوم قوم تاغر شاخ یونس خانی کہ ان سے مجکو نہایت اعتقاد ہے بلکہ ان کو فقیر بجاے مرشد کے جانتا ہے آپ نے فرمایا کہ تو اس طور سے ذکر خفی کیا کر چنانچہ وہ یہ ہے کہ اول داہنے نتھنے کو داہنے ہاتھ کی انگشت شہادت سے بند کرے اور بائین نتھنے سے دم اینچے اس صورت سے بروقت کشش دم اول کے اپنے کو خم کرے یعنے جھکے بعدہ ناف سے دم اینچے اور دماغ کو جانے دیوے اور بوقت کشش دم زبانکو تالو سے لگائے جبتک ذکر کرے زبان کو خم رکھے اسمین ایک بھید ہے اور بروقت کشش کرنے دم کے جیسے کہ جھکا تھا ویسا ہی اٹھنا

Courtesy Prof Shahid Amin. Digitized by eGangotri

آئے جب جانے کہ کل دم آلیا یعنے کل دماغ مین پہونچ گیا اسوقت انگشت دور کرے لیکن زبان بدستور
ختم رہے اور ذکر اللہ کرے یعنے قلب پر زور دیکر قلب سے ذکر کرے گویا اسوقت آپکو گم کرے طالب کو چاہیے
کہ دو دو چار چار گھنٹہ و یا کم وبیش فاصلہ سے ذکر کرے جسقدر شوق رکھیگا اسیقدر فوائد عظیم حاصل ہونگی
اول سات مرتبہ ایک دم کی کشش مین قلب سے ذکر اللہ کرے اور ایسی ہر روزہ ایک ایک ذکر بڑھاتا جاوے انشاءاللہ
عرصہ ایک سال کامل یا کم وزیادہ ایام مین قریب چالیس پچاس ضرب بہ کشش ایکدم حاصل کرے گا
اور اس کام کے واسطے گوشہ تنہائی چاہیئے ویا منھ پر نقاب ڈال لیا کرے اور جہان چاہے وہان یہ ترکیب
کر لیا کرے عرصہ سال مین ذکر کامل ہو جاویگا اگر ابتدا اسکی موسم سرما مین کرے تو نہایت مناسب ہے
کس لیے کہ یہ گرمی لاتا ہے اور جو بوقت تہجد ذکر کیا کرے تو بہت ہی خوب ہے اور اسوقت ذکر تاثیر زیادہ رکھتا ہے
اور یون تو خیال ذکر کا ہر ساعت و ہر لحظہ قلب سے جاری رکھے اور ہر وقت قلب پر نگاہ رکھے کسی وقت
تصور سے خالی نرہے اور قلب کو ایسا دابے جیسے مرغی انڈا اپنا دابتی ہے خدا نے چاہا تو ایام سرما مین ہی طالب
کو اسکا لطف حاصل ہوگا لیکن عشق اسکا شرط ہے بدون عشق کچھ نہین ہوتا ہے چنانچہ اس بارہ مین کیا اچھا
کسی استاد کا شعر صادق آیا ہے شعر جس دل مین کہ عشق کی بنیاد نہو + گر خانہ خدا ہو تو آباد نہو ٭ عشق
کیا عمدہ شی ہے بدون اسکے کچھ حاصل نہین ہوتا ہے اگر مجازی ہو تو بھی بہتر ہے ہزار برس کی عبادت عشق
کے ایک لمحہ کی تڑپ کے برابر ہے اسکا مزہ تو انکو خوب حاصل ہے جو عاشق صادق ہین ہم ایسے کو اسکا
کیا مزہ ہے چنانچہ یہ شعر کسی استاد کا اپنے حسب حال ہے ٭ شعر بوالہوس سود تجھے عشق سے کیا ہوتا ہے ٭
ہڈیان کھا کے کہین سگ بھی ہما ہوتا ہے ٭ اور بدون مرشد کوئی شی حاصل نہین ہوتی ہے تاہم اپنی
جانب سے اسکی چھیڑ چھاڑ چلی جاوے بقول استاد بیت چھیڑ خوبان سے چلی جاوے اسد ٭ گر نہین
وصل تو حسرت ہی سہی ٭ بقول شخصے کہ پیسے جاوے دال نہین تو دلیا سہی بہرحال مرشد کی جستجو
رکھے جوینده یابنده وہ کون شی ہے کہ جسکو بشر ڈھونڈھے اور وہ دستیاب نہو جنکی اچھی قسمت
ہوتی ہے اُن کو کم محنت مین یا بدون محنت کے دستیاب ہو جاتی ہے اور بدون محنت
کے بھی ملجایا کرتی ہے مگر اُسکا مرتبہ کم ہوتا ہے کیونکہ بدون مشقت کے جسکو خزانہ میسر آتا ہے
وہ نہایت ہی بیدردی سے اسکے اسراف مین مشغول ہوتا ہے اس لیے کہ اسکی قدر سے واقفیت نہین
رکھتا ہے اور جسنے کہ محنت سے بہم پہونچا کر ذخیرہ کیا ہو اُسکو اسکی قدر خوب معلوم ہوتی ہے
اور ایسا بھی ہوتا ہے یعنے اکثر قسمت والون کو دیکھا اور سُنا کہ جسقدر وہ خرچ کرتے ہین اس سے
زائد اُن کو خداوند کریم پہونچاتا ہے اللہ تعالے جل شانہ نے ایسے شخص پیدا کیے ہین

Courtesy Prof Shahid Amin. Digitized by eGangotri

کہ جنکی تصنیفات سے بندہ نے اس رسالہ کو تحریر کیا ہے لیکن ایسے بہت کم ہوتے ہین اور یہ قاعدہ کلیہ ہے
کہ جمع کرنے اور پوشیدہ رکھنے خزانہ کا دستور ہے کہ اسکو پوشیدہ رکھا جاتا ہی جو پوشیدہ نہ رہیگا تو
رائیگان جاویگا جہانتک ممکن ہو پوشیدہ رکھے اور قاعدہ یہ ہی کہ جبتک دانہ غلہ وغیرہ زمین مین پوشیدہ
نہ کیا جاوے نہ اگیگا اور جو دانہ کہ باہر زمین کے رہ جاویگا وہ ہرگز نہ اگیگا پس جہانتک ہو سکے اس
راز کو پوشیدہ کرے اور اس راز کو وہ ظاہر کریگا جو کچھ سرمایہ نہ رکھتا ہو بلکہ اسکو ایمان جانے کا خوف
ہے ویادہ شخص ظاہر کریگا جو خزانہ بے انتہا رکھتا ہو اسکو کچھ خوف نہین جو پوشیدہ کرے اور وہ پوشیدہ
کرنا گناہ جانتے ہین جاے غور ہے کہ جسکو شارع نے پوشیدہ کیا تو پھر پوشیدہ کرنا لازم آیا اور
شرم درویشی کیا ہے لفظ ظن کا پختہ کرے یعنے خیالات کا جو کہ صحیح ہین اور ظاہرا انکا کہنا کفر
عاید ہوتا ہی اس ظن کو اپنے خیال و ذہن مین پختہ کرے کسی نوع دل کے اندر شک و شبہہ نہ رکھے غرضکہ
یہ معاملہ متعلق مقسوم سے ہے بدون مقسوم و مرشد کامل حاصل ہونا انکا دشوار ہی مگر ہان ایسی تصنیفات
اور صحبت درویشون سے شوق بڑھتا رہیگا اگر عشق رہا تو مرشد رہنا بھی ملجاویگا کیونکہ اللہ تعالیٰ
کسی کی محنت رائیگان نہین جانے دیتا ہی طالب لوگ اول اپنے کو کافر کہلاکر مسلمان ہوتے ہین اسکا
مزہ تو وہی خوب جانتے ہین جو کہ اس راز سے واقف ہین ہم جیسے کیا جانین جو سہواً بھی اس راہ پر
قدم نہ رکھا اور جس نے اپنی عمر مین جو کھانا کہ نہ کھایا ہو اور اسکا ذائقہ اُس سے پوچھا جاوے پھر بھلا
وہ کیا بیان کر سکتا ہے نہین ہرگز نہین کریگا بلکہ کوئی اُسکے ذائقہ کی تعریف کریگا تو ہنسی و
مذاق مین اڑاویگا بلکہ اُسکے کہنے کو لغو جانے گا بموجب شعر جسے عشق ہوتا ہی حق کا عطا ہو اُسے
لوگ کہتے ہین یون باؤلا ہو ذاکر کو لازم ہے کہ گوشہ تاریک مین بیٹھکر ذکر حق مشغول ہو ہر وقت نماز
آپ کو گم کرے اور اللہ تعالیٰ کو قائم کرے یعنے کل شے مین اُسی کی موجودگی جانے اور اُس حدیث
شریف پر نگاہ رکھے قلوب المومنین عرش اللہ تعالے جبکہ قلب مومنین کا عرش ہے
تو خیال کرے کہ اسکے اندر بلا شبہہ اللہ تعالے ہی اسوقت اُسکو ظاہر کرے آپ کو گم کرے یعنے
ساجد و مسجود اسی کو تصور کرے جو تجکو خطرات آوین انکو مت روک آنے دے اگر روکے گا تو تیرا
نفس تجھ سے ضد کریگا ہر وقت ضد کے وہ غالب آویگا کیونکہ اگر کوئی بشر محبت کیساتھ اُسکو
دباوے تو نہین دبتا ہے پس یہی مناسب ہی کہ آنے دیوے اور اپنے مطلب سے کام رکھے
گو خطرات مذکورہ خود بخود رفع ہوجاوینگے جسطرح کہ تیرا اشتیاق بڑھتا جاویگا اسیطرح یہ زیر ہوتا جاویگا
جانب خطرات کے دلکو مطلق رجوع نہ کرے آنے دیوے انکار و کنا اچھا نہین ہی کس لئے کہ روکنے سے فتور

Courtesy Prof Shahid Amin. Digitized by eGangotri

زیادہ پیدا ہوگا اور ہر وقت نماز تہجد کے سجدہ گاہ سے دو تین ہاتھ اونچے ایک مقام پر نگاہ رکھے بلکہ ہر نماز مین اسکا خیال رکھے انشاءاللہ تعالے بعد چند روز انوارات سرخ و زرد و سبز یعنے عیسائی و موسائی و محمدی نظر پڑینگے اور گاہ گاہ گریہ و گاہ خندیدگی آویگی اب آگے اس سے مرشد سے راستہ ملیگا میرا منھ اس لائق نہین جو لعل اُگلے یہ تو ایسا منھ ہے کہ جس سے امورات خرافات ظہور مین آتے ہین یہ جو رقم ہوا سنا سنایا بزرگون اور درویشون سے جو کچھ اسوقت یاد آیا اور مناسب معلوم ہوا تحریر کیا لیکن یہ سب عشق سے تعلق رکھتا ہے عشق پیدا کرے تو سب حاصل ہو سکتا ہے اور بہ طفیل حضرت عشق کے مرشد بھی ملجاتا ہے اور اللہ تعالے نے اس دنیا کی بنا عشق ہی پر رکھی ہے کوئی شے عشق سے خالی نہین ہے ہر ایک شے مین تعشق موجود ہے کسیکو کچھ عشق اور کسی کو کچھ عشق غرضکہ ماہ سے تا ماہی عشق سے معمور ہے یعنے ایک مخلوق اسکے فرشتے نوری ہین اُنکی عبادت پر ہے بلکہ انکی خوراک بھی یہی ہے انکو عشق عبادت کا ہے لیکن جو عشق کہ آدم کو یعنے تڑپ اور بیقراری مثل سیماب کے عطا کی وہ فرشتونکو بھی نصیب نہین ہے اسی کے ہی باعث آدمی کا رتبہ فرشتون سے زیادہ ہوا اللہ جل شانہ نے اگرچہ محبت اور عشق اکثر مخلوق کو عطا کیا لیکن جیسا کہ سوز عشق بشر کو عطا کیا ہے ویسا کسی کو نہین اور اسی باعث اپنا خلیفہ فرمایا یہ خلیفہ کا لفظ بہت وسیع ہے شرح اسکی کثیر ہے اور بھید بہت چنانچہ فرمایا۔ کہ حملہا الانسان انہ کان ظلوما جہولا بقول حافظ ؎ آسمان بار امانت نتوانست کشید + قرعۂ فال بنام من دیوانہ زدند + اس جگہ ظلوما جہولا کا لفظ عجب اسرار کا ہے اور کمال پیار کا ارشاد ہوا ہے تو صاف جای غور ہے کہ جب وہ ایسا مالک الملک قدیم لایزال ذات منزہ بیچون و چرا وحدہ لاشریک ایسی عنایت فرماوے تو اس بشر ضعیف البنیان سے اسکا کیا بدلا ادا ہو سکے مگر صوفیہ کرام ایسا فرماتے چلے آئے ہین کہ اسکا بدلہ کچھ ہے تو قدرے قلیل جان اور روح ہے یعنے روح سے ذکر کرے اور جان کو تصدق کرے اور اپنے کو گم کرے اور حق کو ظاہر کرے بقول مولانا روم ؎ تو مباش اصلا کمال اینست و بس + تو درو گم شو وصال این است و بس + یعنے اپنے کو نفی کرے اور اسکا اثبات کرے اور اپنا کام اور تمنا کچھ نہ رہے بقول حافظ ع مرا کارم زخود کامی بہ بدنامی کشید آخر + اور نفی اثبات کا یہ سبق ہے کہ لا الہ الا اللہ یعنے نہین کوئی معبود سواے اللہ کے تو جبکہ یہ مقصود اپنا اللہ کو کرچکا تو پھر غیر سے مدد کیا ضرور ہے خواہ اپنے دست بازو ہون چنانچہ قولہ تعالے ایاک نعبد و ایاک نستعین تو یہ اقرار چند بار ہر روز کرتا ہے اور توڑتا ہے تو اسلام کامل کہان درویشی تو چیز دیگر ہے بقول شخصے شعر وصال اسکا عوض جان کے میسر ہو غنیمت ہے + متاع حسن جانان جان دینے پر بھی

Courtesy Prof Shahid Amin. Digitized by eGangotri

سستی ہی × مطابق اسکے جیسا کہ مولانا محمد رمضان صاحب فرماتے ہین ے روئی کان احمدی پلیتم کو مت تیاگ × سر کے ساٹنے رب ملے تو بھی دھن دھن بھاگ × بقول حافظ ے حضوری گر ہمی خواہی ازو غافل مشو حافظ + متی ماتلق من تہوی دع الدنیا و اہملہا × بقول شاہ بوعلی قلندر صاحب ے ہمچو پروانہ بسوزی بال و پر × کی شوی ہم رنگ آتش سربسر × اور حذائے عزوجل کے مخلوقات بہت ہین ازانجملہ ایک مخلوق اس دنیا کو بھی تصور کرے مجھ سے ایک صاحب فرمانے لگے کہ اللہ تعالیٰ کے بہت مخلوقات ہین مثل اس دنیا کے اور اللہ تعالے ہر روز ایک قیامت برپا کرتا ہے جسمین حساب کتاب اپنی مخلوقات کا کرتا ہی جن و بشر کے واسطے ایک روز قیامت کا مقرر ہے اور ہونا اسکا ضرور ہی برحق اور اسی سبب ہمارے دلون پر ہول و دہشت طاری ہی مگر اللہ تعالے کو اُس روز کی شرم ہی اپنا فضل و کرم صادر کریگا بیت ہرگاہ بودم در عدم گفتم مرا پیدا مکن × از خود تو پیدا کردۂ خود کردہ را داری چیار اور ایک روز یہ بھی ہو جاویگا اگر کوئی صاحب یہ طنز کرین کہ امر بھلا کب قیاس مین آتا ہی کہ قیامت کے دن تو بڑے ہونگے یعنے ایکدن ایک سال کے برابر ہوگا اور دوسرا روز مثل ششماہ اور کوئی ہفتہ کے مانند باقی برابر ہونگے بھلا اس صورت مین ہر روز ایک قیامت کے ہونے کا کب گمان ہو سکتا ہی اسکا یہ جواب ہی کہ غور کرو کہ آنحضرت صلعم کو عروج معراج ہوا تو آسمان کے عجائب و غرائب کی سیر مین کسقدر عرصہ گذرا تھا اور اس دنیا مین آپکو اسقدر عرصہ ہوا کہ بستر کی گرمی بھی موجود تھی اور زنجیر حجرہ بھی حرکت کر رہی تھی اسلیے یہ مقام چون و چرا کا نہین ہے بجز خاموشی و سکوت کے اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک قطار شتران کی ایک سوزن کے ناکے مین سے جاتے دیکھی آپ فرمانے لگے آمنا و صدقنا اسکی شان سے یہ امر کچھ بعید نہین ہی کیا عجب ہی ایسا ہی ہو کیونکہ ثابت ہوتا ہی کہ جس روز آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کو معراج نصیب ہوئی اسوقت آسمان پر بنی مقبول نے ایک ایک قطار شتران کی مع بار صندوق تھا جاری دیکھ کے آنحضرت صلعم نے حضرت جبرئیل علیہ السلام سے پوچھا کہ یہ کب سے جاری ہی اور کہان جاتی ہی حضرت جبرئیلؑ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ اسکا علم مجکو بھی نہین ہی جسوقت سے حق تعالی نے اپنی قدرت کاملہ سے مجکو پیدا کیا ہی جب سے اس قطار کو اسی طرح روان دیکھتا ہون اسوقت حکم دار شاد باری ہوا کہ ہم کو اسکے جاری کرنے سے ایک بھید یہ بھی تھا کہ نبی آخر الزمان عنقریب معراج آسمان پر تشریف لاوینگے اور کل آسمان کے عجائب و غرائب کی سیر کرینگے ازانجملہ ایک اسکی سیر بھی ہی جب اسکا راز منکشف ہوگا پھر حکم رب الجلیل ہوا کہ انمین سے ایک شتر کو پکڑ لاؤ اور اسکو بٹھلاؤ اور جو صندوق گران اُس کے ہر دو جانب بار ہین اُن مین سے ایک صندوق کہ جسپر قفل ہے اور کلید

Courtesy Prof Shahid Amin. Digitized by eGangotri

اسکی بسم اللہ ہی کھولو چنانچہ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے حسب الحکم رب العزت ایک شتر کو قطار مین سے بٹھلایا اور ایک صندوق کے قفل کو کنجی بسم اللہ الرحمن الرحیم سے کھولا تو اندر اُسکے ہزار ہا بیضہ مانند مرغ کے تھے اور ہر ایک بیضہ پر قفل تھا بموجب حکم اُن مین سے ایک بیضہ کا قفل بسم اللہ کہکر کھولا تو دیکھا اندر اسکے دانہ خشخاش ہین اور ہر ایک دانہ پر قفل لگا ہے اُس ایک دانہ کے قفل کو بھی بموجب حکم کے حضرت جبرئیل نے بسم اللہ کہکر کھولا تو ایک دروازہ نظر پڑا اور اندر اُسکے ایک میدان ہی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اس دروازہ کے اندر تشریف لے گئے اور بموجب آبادی اس دنیا کے آبادی دیکھی آپ کا گذرا ایک شہر کے اندر ہوا ایک جگہ پر مجمع مردمان کا نظر پڑا اُس طرف کو تشریف لے گئے وہان ایک عالم درس دے رہا تھا اسوقت وہ عالم یہ بیان کرتا تھا کہ اللہ تعالی کی قدرت کا بھید کسی نے نہ پایا اور نہ پاوے گا اللہ تعالے نے ایک دنیا کی بنا اس طور پر رکھی ہی یعنے اول پانی ہی اور بالا اسکے ایک کلوخ گل ہے اور اُس گل پر اپنی ایک مخلوق کو اپنی عبادت کے واسطے پیدا کیا ہے اور وہان پر نبی آخر الزمان پیدا ہوے ہین اور انکی شان مین خود خداے تعالے فرماتا ہی لولاک لما خلقت الافلاک غرضکہ آپ کی تعریف بیان کرتا تھا کہ اہل مجامع نے تکرار کرنا شروع کی کہ حضرت یہ خیال مین نہین آتا ہی کہ پانی کے اوپر مٹی قائم رہے اور اُسپر آبادی ہو اسوقت حضرت نے فرمایا کہ اے لوگو کہنا اسکا راست تصور کرو فی الحقیقت اُس مخلوق کی آبادی کلوخ گل پر ہے اور اُس مخلوق کا نبی آخر الزمان مین ہون جب وہان کے مجمع کو یقین واثق آیا اس لیے اوپر کا قول صادق آتا ہی البتہ بھید آلہی کسی نے نہین پایا اور نہ پاویگا اسکی کچھ انتہا نہین ہے جسطرف بنظر تعمق دیکھو اُسکی قدرت موج زن ہی بشر کا کیا امکان جو چون وچرا کرے اب یہ حسب فرمودۂ حضرت حافظ جی صاحب کے بیان کیا جاتا ہی ہدایۃ النبی قادری مرحوم باشندۂ گوالیار ولد سید چراغ الدین جد بزرگوار انکے محمد اسمعیل خان عرف نواب دلاور خان ناغر بعہد سلطان بہلول لودی ولایت سے ہند مین تشریف لائے اور وہ دادا بھی جد امجد راقم ہذا کے ہوتے ہین اسوقت ہمراہ اُنکے قوم سید بھی تشریف لائی تھی اُنمین سے چند خانہ اس قوم بزرگوار کے آجتک ہم لوگون کے ہمراہ کر دلی مین ہین والد انکے سید چراغ الدین مرحوم جبکہ قصبہ سیل گڈھ واگذاشت ہوا یہ صاحب سیل گڈھ سے گوالیار تشریف لیگئے تھے اُس جگہ بزمرہ سواران نوکر ہو گئے اسواسطے بود وباش اپنی گوالیار مین اختیار کی یہ صاحب یعنی حافظ ہدایۃ النبی قادری درویش باکمال وخدا پرست گذرے ہین انکو فیض حضرت جی گوالیاری جو کہ حضرت جی سنگڑی مشہور ومعروف ہین پہونچا اور ان سب سے طالب جناب عبدالوہاب خان صاحب ہین اب جو کہ تحریر ہوتا ہے یہ تصنیف

Courtesy Prof Shahid Amin. Digitized by eGangotri

سید حافظ جی صاحب کا قول جاننا چاہیئے حضرات صوفیہ نے تین مقام مقرر کیے ہین احدیت۔ وحدت
واحدیت۔ و باہوت ولاہوت۔ وجبروت۔ وملکوت۔ وناسوت۔ بھی کہتے ہین۔ اور حقیقۃ الحقائق
ومعرفت وطریقت وشریعت بھی نام ہین اور بیچ اصطلاح ہندی کے ہوا وآب وخاک ہی جانو کہ احدیت
مرتبہ ہی کہ بے علمی وبیرنگی ونیستی وغیب وسہو وغفلت خود اینچ ہے اور واسطے خود مراد اس سے ہی
اور وحدت مرتبہ علم کا ہی کہ پہچاننا وجاننا وسمجھنا اپنا آپ مین ہی واحدیت مرتبہ مراتب علم اور
روح ودل سے ہے اور جان کہ بے علمی تیری بیچ تیرے مرتبہ ذات کا ہی کہ اپنے مین آپ ہمیشہ محو وبیخود
وغائب وفراموش ونسیان وسہو وغافل ونادان ہوتا ہی تو تجکو چاہیئے کہ ہردم اس مرتبہ سے آپکو آگاہ
رکھے اور جو اس مرتبہ کا شغل تو کرے تجکو تعلیم کرو نمین اول رات کو باوضو قبلہ کیطرف منھ کرکے دوزانو
بیٹھ کہ تیرے پاس کوئی نہ آوے یعنے دروازہ حجرہ کا بند کرکے آپ کو بہمہ وجوہ خاموش مثل بت ہوکر
بموجب شعر حضرت مرشدی ومولائی جناب حضرت صاحب قدس اللہ سرہٗ شعر تو اسکی بزم مین خاموش
رہ جون بتکدہ مین بت ٭ مقام اے یار یہ کھلتا نہین بتلا ہی حیرت کا ٭ بیٹھے تو اور آنکھ کو چیندے بیچ
مشاہدہ بیرنگی کے بند رکھے بشرطیکہ پلک برہم نہ مارے اس حالت مین آنکھ بند کرے جیسا کہ بیچ آنکھ
کھولنے کے آنکھ بیچ مشاہدہ ذات کا رکھتا ہوا ور باطن مین اُسی طریق بیچ ذات کے رکھے اور ذکر سوائے
مشاہدہ تا نام اللہ زبان پر نہ لاوے صرف خاموش رہے بموجب شعر حضرت جی رحمۃ اللہ علیہ کے شعر یاتو غنیمت
ہے یا ہے بے ادبی ٭ یار وست نام لیا کرو خدا کا ٭ بیچ اثر خاموشی کے ایسا مصروف ہو کہ سوای خاموشی
وانوار لطیف آپ مین خیال وقیاس ووہم وگمان نہ پیدا ہو تجکو چاہیئے کہ ایسے انوار لطیف اپنی بین قرار دے
تاکہ تو نہ رہی وصرف انوار لطیف مین جسوقت کہ تو کثرت اس شغل کی کرے مقام حیرت کا بیچ حیرت کے کھلنے والا
ہوا اور ہمیشہ صرف متحیر آپ مین رہے اُسوقت کہ تو آپ مین نہ رہے تمام عالم نظر مین خواب وخیال کے پائید
دکھلائی دے تو حق مین اور حق تجھ مین ہو بموجب شعر حضرت مولوی معنوی شعر تو در وگم شود وصال اینست وبس ٭
تو مباش اصلا کمال اینست وبس ٭ یہ طریق شغل پانے کا ہے اور صاحب اس
شغل کا خوش رہتا ہے یہ شغل منتہی کا ہے نہ مبتدی کا **شغل دوم مرتبہ وحدت**
کہ اُسکو مرتبہ علم کا کہتے ہین وہ صرف آتا ہی جو تو چاہتا ہی کہ بیچ شغل اس مرتبہ کے مشغول ہو تو
چاہیئے کہ رات کو یا دن کو حجرۂ تنہائی مین بدوزانو روبہ قبلہ بیٹھے حواس ظاہری وباطنی اپنے کو آپ
مین جمع کرکے ہر طرف سے دروازہ بند کرے اور علم کو آپ مین رکھکر اور آپکو اپنے مین پہچانکر
معرفت کو آپ مین دیکھے اور آپکو حق مین جانے اور اپنے اسم ذات یعنی اللہ کو اپنے سامنے مخاطب

Courtesy Prof Shahid Amin. Digitized by eGangotri

کرے یعنی آپکو اللہ اللہ کہے تو اور اسم اپنے کا بھی اسم حق جانے جو آپکو حق جانے اسم اپنے کو بھی حق جان
کہ کثرت اس شغل کی کرے انوار معرفت و شناسائی و لذت و حلاوت تجھ مین پیدا ہو تجھکو نام حق مینے
دانی کا چھپا ہوا پوشیدہ لذت و سرور پیدا ہوا اور تجکو محو و مستغرق کرے اور حیرت ساتھ تیرے منھ مین
دکھلاوے بموجب شعر حضرت جی کے شعر علم کو اپنی طرف علم کو رکھ اپنے رجوع ٭ تا حقیقت مین تجھے
روح کی حیرت ہووے ٭ کیا کہون مین مذاق و حلاوت اسکی بیان نہین ہو سکتی بموجب شعر حضرت جی
قدس اللہ سرہ کے شعر تجھ سے ہرگز رکھون نہ پوشیدہ ٭ حال دل گریبان مین آوے شغل سوم مرتبہ واحدیت
کہ اسکو ذکر روحی و قلبی بھی کہتے ہین اول تجکو طریق ذکر روحی کا یاد دلاؤن بعدہ ذکر قلبی کا لکھون گا اگر ذکر
روحی کرے تو حجرہ مین تنہا دو زانو بقبلہ بیٹھے اور پریشانی ہر طرف سے آپکو اپنے مین اکیسو جمع کرکے اور ساتھ اپنے مخاطب
ہو کہے روحہ روحہ و کلامہ کلامہ و علمہ علمہ و عملہ ذاتہ کی مجھ مین اور تمام عالم مین ذات حق کی محیط
ہے اس خیال و تصور مین آپ مین متوجہ رہے اور محو کرے اور جو اثر محویت اور انوار لطیف و سکر کے
تجھ مین پیدا ہون آپکو اُسمین محو کرے اور ہمیشہ نظر جان دار پر رکھے کیا انسان سے اور کیا حیوان سے
اور حرکات و سکنات ہر ایک کے پیش نظر تیرے آوے حرکات و سکنات حق دیکھنے اور جاننے
کے مانند کثرت اس ذکر کی کرے حرکات و سکنات تمام عالم کے بیچ نظر تیرے حق آوے چہارم
ذکر قلبی کرے چاہیے کہ جگہ تنہا مین دو زانو طرف قبلہ بیٹھکر ہر طرف سے آپکو یکسو کرکے خیال اپنے کو کہ مانند
بادبان و اسپ دوان کے ہو بیچ مقام دل کہ دو انگشت زیر پستان رکھے اور صورت دل کی خیال
نہ کرے صرف متوجہ رہے اور زبان دل سے ہمیشہ ساتھ اپنے گویا رہے بموجب شعر حضرت جی
قدس اللہ سرہ کے شعر برابر سو زبان کے یہ حدیث النفس ہی گویا ٭ دلا دعوی خموشی مین غلط ہی بے زبانی کا
جان مین ہزار ہزار خیال و خطرات پیش آتے ہین اور وہ زبان و دل ہے تجکو چاہیے کہ
روزن زبان و دل مین صرف اللہ اللہ کہتا رہے اور چشم و گوش کا مشا ہن
رکھے مگر آنکھ بند رکھے اور جبتک کہ حواس خمسہ ظاہری و باطنی سے متوجہ نہو فائدہ کامل نہ پاوے
مگر اول اندک آنکھ کھول کر یہ ذکر کرے جو اثر خاموشی و غشی و سرور تجھ مین پیدا ہو اسوقت آنکھ
بند کرکے ذاکر ہووے اور وقت آنکھ بند کرنے کے خطرات اور خیالات تیرے دلمین بہت پیدا ہون
تجکو چاہیے کہ علم اپنا دو قسم کرے ایک کو مائل ذکر رکھے اور دوسرے کو واسطے دفع کرنے خطرات
کے مقرر کرے جو کثرت اس ذکر کی کرے تیرے دلمین حیرت و ذوق و لذت و سرور و گریہ و
انوار پیدا ہون آپ کو اس مین مستغرق کرے بعد چندے شورش و گریہ و قہقہہ امن حال تیرے کا

Courtesy Prof Shahid Amin. Digitized by eGangotri

پکڑے اور تجکو جوش مین لاوے جسوقت کہ تیرا یہ حال ہو اسوقت جاننا چاہیئے اور یہ حال بغیر صحبت
مرشد کامل صاحب حال وقال و پشت و پناہی جذبی سعدی موحد تنہائی مین ہرگز ہرگز نہ کرے کیونکہ
کچھ حاصل نہوگا تجکو چاہیئے کہ اول صحبت مرشد مین ذکر کرے اور حاضر حضور اُسکے ہو تو اور حال
پیدا کرے تو بعدہ اگر تنہا کرے فائدہ پاوے جانمن مشکل ہی کہ یہ حال تجکو بدون توجہ مرشد موحد کے
حاصل نہوے بموجب شعر حضرت جی صاحب شعر تلاش اُسکی نہودیگی ہمتسے اے یارو ۔ تلاش اسکی
کرو جسنے کی ہو اُسکی تلاش ۔ پس جسوقت کہ لطیفۂ قلبی و روحی و سر خفی تیرے اوپر ظاہر ہوں اسوقت تیری نظر
مین انوار زرد و سرخ و سفید و سیاہ آوینگے اور خطرات و وسواس و خیالات و وہمات جاوید و ناقص و غنیمت
کے تجھ مین آوینگے یہ مقام نفس کا ہے اور خیالات نیک و توفیق طاعت و عمل خیر تجھ سے آوین یہ جگہ تیرے
قلب کی ہی و ذوق و لذت و حلاوت و معرفت خودی کی خود تجھ مین ہین اور یہ جگہ قلب اعلی تیرے کی ہی اور معرفت
حق ادا ایک ہونا اور رہنا تجھ مین یہ مقام تیری روح کا ہے نفس و قلب و روح و علم و بے علمی و خیال نیک
و بد و ذوق و حلاوت و خجالت و یکجائی سب تجھ مین ہی لیکن جبکہ تو ہی ہے تو تمام تجلیات ظاہری و باطنی
کا حجاب تجھ مین ہی جبتک کہ تو ایمان نہ لاوے مرتبہ تیرا ظاہر نہوگا چاہیئے کہ عادت تصور کی
ہمیشہ کرے کہ یار ہے اغیار نہین ہے آپ کو اور سب کو یار جانے و دیکھے جو چیز کہ آگے تیرے
ہو کیا انسان اور کیا حیوان اور کیا شجر اور کیا حجر سب کو یار دیکھے اور جانے بموجب شعر حضرت پیران پیر
سید فتح علی قدس اللہ سرہ شعر آن حقیقت راکہ در دیر و حرم جویند خلق ۔ آشکارا در در و دیوار می بینیم ما

باب ہفتم دربیان مشاہدات

دربیان مشاہدات یعنے روبرو ہونا ۔ یعنے جاننا علم کو مانند صورت آئینہ کے
مشاہدہ اول بسم اللہ الرحمن الرحیم دیکھے تمثیل بسم اللہ کیا مقصود واحد بصورت بسم و بصورت اللہ
و بصورت رحمن و بصورت رحیم ظاہر ہے اسی طور چار صورت عناصر اربعہ کی ساتھ پاک واحد کے جانے
اور جو عقل قرار قبول کرے غلبۂ شکر سے نعرہ مارے بیت ندیدم مطرب و ساقی ہمہ اوست ۔ خیال آب و
گل در رہ بہانہ است ۔ مشاہدہ دوم بعبارت دیگر ان اللہ لا ینظر الی صورکم ولا الی اعمالکم ولکن ینظر
الی قلوبکم و نیاتکم یعنے معلوم کرنا چاہیے کہ اللہ تعالے نظر نہین کرتا ہے طرف صورت تمہاری اور نہ طرف عمل
تمہارے کے و لیکن نظر کرتا ہی طرف دل اور نیت تمہاری کے مگر طالب مشاہدہ کو لازم ہی کہ اشارہ معنی اس حدیث
مذکورہ سے اعمال و صورت اپنی کو صورت ہستی کا پھونکے اور جبکہ صورت ہستی کا پھونکا ہستی آسمان و زمین
مین پرواز شروع کی اور جبکہ ہستی و خودی پر پرواز کیا آئینہ دل کا صاف ہو جو حقتعالے بنظر کرم آئینہ دل اسکا

Courtesy Prof Shahid Amin. Digitized by eGangotri

صاف کرے اُسوقت پھر اُسپر نظر کرم عنایت آلہی فرماوے جو نظر کرم وعنایت کی صفائی باطن سے آئینہ دل اپنے کو مانند صورت آئینہ کے دیکھے جب ذوق بینائی کے سے نعرہ یکتائی کا مارے اور کہے

مشاہدۂ سوم بعبارت دیگر

کنت کنزا مخفیا فاحببت ان اعرف فخلقت الخلق خدائیتعالی فرماتا ہے کہ تھا مین گنج پنہان مین پھر چاہا کہ پہچانا جاؤن مین پس پیدا کیا مین نے خلق کو تحقیق پہچانا گیا مین لیکن طالب مشاہدہ کو چاہیئے کہ اب ہی لشکر معنے اس حدیث سلطانی سے آنکھ نفسانی کو بند کرے کے تو غبار پریشانی کا نہ بھرے جو غبار پریشانی کا نہ بھرا اسوقت جمال سلطانی کا عیان ہوا اور آنکھ کھولی اور جبکہ آنکھ کھلی مساوی ہو روحانی ونفسانی جو مساوی ہوئی روحانی ونفسانی پس بیٹھے اوپر تخت ربانی کے اور جسوقت کہ تخت ربانی پر بیٹھا اوسوقت ذوق سلطانی سے کہے من رانی فقد رای الحق **مشاہدہ چہارم بعبارت دیگر** ان اللّٰہ خلق آدم علی صورتہ یعنے خدائیتعالے نے اپنی صورت پر آدم کو پیدا کیا لیکن طالب مشاہدہ کو چاہیئے کہ اپنے جمال جمال کو مشاہدہ حق کا دیکھے اور بلکہ ہر ایک وجود کو اسی طرح پر دیکھے جیسا اسمین تمام ہے اور ایک عارف مقام فرماتا ہے بیت گر تجلی خاص خواہی صورت انسان ببین ٭ ذات خود شد آشکارا اندران خندان ببین ہر ولی سالک طالب کو کہ ایسا مشاہدہ تحقیق ہو دریاے تحقیق سے بعالم تفریق آگاہی ہو نجاوے التوحید اسقاط الاضافۃ بقولے ضمیر طرف آدم کے ہے یعنے پیدا کیا خداے تعالے نے آدم کو بصورت اس آدم کے پس طالب مشاہدہ کو چاہیئے کہ اس معنی مین بھی جمال اپنے کو مشاہدہ حق کا دیکھے مانند خاتم کے اگرچہ بصورت خاتم کے ہین لیکن اسکی اصل مین تغیر نہین ہے جیسی کہ تھی ویسی ہی ہے بسبب صورت کے اضافت ظاہر ہوئی ولیکن اضافت بیانیہ ہے نہ کہ اضافت حقیقی فہم من فہم **مشاہدۂ پنجم بصورت دیگر** ان اللّٰہ جمیل ویحب الجمال یعنے خدائیتعالے نیک ہے اور نیک خصلتون سے محبت رکھتا ہے نیک خصلت کیا یعنے سیرت وصورت خودی وخودنمائی اپنی کو درمیان سے اٹھاوے کہ آئینہ دل کا صاف ہو جبکہ آئینہ دل کا صاف ہوا اس مقصد اپنے کا عکس آپ دیکھے اُسوقت دریاے مشاہدہ مین پڑے اُس حالت مین مراتب بی نی حسن کی صورت نرکھے اس کے معنی مین مولانا روم فرماتے ہین بیت اے قوم بحج رفتہ کجائید کجائید ٭ معشوق ہمین جاست بیائید بیائید ٭ آنہا کہ طلبگار خدائید خدائید ٭ حاجت بطلب نیست شمائید شمائید ٭ **مشاہدۂ ششم بعبارت دیگر** یا عبدی انا اقرب الیک منک خدائیتعالے فرماتا ہے کہ اے بندہ میرے مین نزدیک ہون طرف تمھارے تم سے لیکن طالب مشاہدہ کو چاہیئے کہ اشارہ معنی اس

Courtesy Prof Shahid Amin. Digitized by eGangotri

حدیث سلطانی سے وہم نفسانی کو حک کرے کہ مشاہدہ ربانی مین کچھ نقاب نہ رہے مانند حرف سیاہی
کے ہوجاوے یعنے خلقت حرف سیاہی سے ہی اگر حرف متاخر ہو تو بجز اپنے کسی کو معلوم ہووے اور
جانے کہ تمام حروفہا کتاب بمظہر نگذاشت سیاہی ہے اگرچہ ساتھ لکھنے نقش کے ہر ایک کا نام
علیحدہ علیحدہ رکھا گیا ہے جو طالب مشاہدہ اس تمثیل کو پاوے اس عالم مین جہاز اپنا کیا دیکھے کہ دریا ہے
جبکہ جانا دریا ہے پس موجہا مشاہدہ کی خود بخود اُسمین مارے اور جو خود بخود موجہا ہے مشاہدہ کی مارین
الانسان سری وانا سرہ کا خدا تعالی فرماوے کہ انسان راز میرا ہے اور مین راز انسان کا ہون مگر طالب
مشاہدہ کو لازم ہے کہ اشارت مولی نفی واثبات کو تصور کرے کہ لا الہ دوئی مین ہے اور اُس جگہ دوئی
نہین ہے پس مشاہدہ مشاہدہ نہین ہے مشاہدہ منقسم بعبارت دیگر لا الہ الا اللہ یعنے نہین ہے کسی چیز الٰہی
مین بجز اللہ واحد کے لیکن طالب مشاہدہ کو چاہیئے کہ معنی کلمہ طیب سے آپکو طیب کرے طیب کیا کہ برابر
ایک بال کے عزیز ہے جو بجز ذات واحد کے رہے موحد ہوا اُسوقت جسطرف کو نظر کرے اپنا مشاہدہ
دیکھے بہ حسب اس بیت کے بیت وجود محض مطلق را بہمہ جا ہر زمان دیدم + بہر سوے بہر
کوئے بہر مظہر عیان دیدم ہوا اے عزیز میری عبارت کی انتہا نہین ہے ہرچند کہ طول کیا جاتا اسواسطے
مختصر کیا گیا کس واسطے کہ جگہ اُس کسی کی ہے جسکو ایک حرف بس ہے پس و پیش راست و چپ تحت و فوق و در و
دیوار مین مشاہدہ در مشاہدہ یہ مضمون اس بیت کا ہے بیت در و دیوار در آئینہ شد از کثرت شوق + ہر کجا می نگرم روی ترا می بینم

باب ہشتم دربیان مقالات

سنو کہ ایک مقام ہے بیان اسکا کیا جاتا ہے کہ جو یہ ہمارے لایزالی بمکان لامکان سر مراقبہ مین
رکھتا تھا جیسا کہ بجز اپنے نہ رکھتا تھا اس مقام کا نام عارفون نے ہوت رکھا ہے اور جو بعلم اپنے آیا کہ خود بخود
اس مقام کا نام لاہوت ہوا اور جو سر اُٹھایا اور نظر آپ مین بڑی اجزاے وجود کو یک بیک مشاہدہ
کرنے لگا جب نام اس مقام کا جبروت رکھا جو ساتھ فنا اپنی کے آیا نام اُس مقام کا ملکوت ہوا
جبکہ لذت وجود کی آئی نام اس مقام کا ناسوت ہوا اور جس مقام مین کہ کھڑا ہوا اُسی نام
سے ہین اگر لذات فقط مین کھڑا ہوا اسکا نام غفلت اگر بیچ وصف کے جلوے علم الیقین
کہین اور جو مشاہدہ مین جاوے عین الیقین کہین اور اگر بخود کھڑا ہو حق الیقین کہین اور جو خود بخود ہے
حق الحق یہ چارون مقام تفرج گاہ اُسکے شاہد ہین حق الحق بالاخانہ کے مانند ہے اور حق الیقین مثل
گھر کی ہے اور عین الیقین مثل صحن خانہ ہے اور علم الیقین مثل دیوانخانہ ہے اور لذات وجودی مثل مطبخ خانہ
دکارخانہ کے ہے فہم من فہم اب بیان اس طرف کے مقامات کا سنو کہ جو ارواح

Courtesy Prof Shahid Amin. Digitized by eGangotri

پاک نے دریاے احدیت سے موج ارادت مین سر اُٹھایا ذات الف اپنے کو موج الف مین پایا ہر موج مین صورت الف الف کے مانند پائی اور ہر صورت مین خوبی الف الف کی دیکھی اور خوبی مین لذات الف الف کی چکھی جبکہ لذات الف الف کی چکھی شہر لذات مین متمکن ہوا اور جسوقت نغمہ حب الوطن من الایمان کا اسکے کان مین پہونچا دلمین اثر کیا مائل اصل وطن اپنے کی طرف ہوا اور کہا کہ کون سی راہ سے جاؤن مین چنانچہ عارفون نے دو راہ کی ہین ایک راہ تقدیر اور دوسری تدبیر راہ تدبیر مین چار منزل ہین شریعت[۱] طریقت[۲] حقیقت[۳] معرفت[۴] اگر چاہے کہ براہ چارون منزل کے تفرج کنان جاوے اول برزخ مرشد کو راہبر کرے اور توشہ یقین کا اور کمر صبر کے باندھ کر روان ہو جو منزل شریعت مین آوے چاہئیے کہ سینہ اپنے کو اوصاف ذمیمہ سی پاک کرے یعنے غفلت و خواب و طمع و خشم و کینہ و خیانت و زنا و دلی و کاہلی و تکبر و بخیلی و پندار و غیبت و حسد کو دل سی ترک کرے اکل الحلال و صدق المقال کا شیوہ اختیار کرے اور پانچ چیز پر استقامت کرے نماز و روزہ و حج و زکوۃ و کلمۂ طیب قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی خمسۃ چاہئیے کہ اس منزل مین مقام نہ کرے مسافر ہووے آگے منزل طریقت کی آوے جبکہ اس منزل مین پہونچے تھوڑی کوشش مین با اختیار ہو چنانچہ اس باب مین حافظ فرماتے ہین مصرع تکیہ بر تقوی و دانش در طریقت کافریست ہر چاہئیے کہ اس منزل مین مقام نہ کرے روانہ ہو تو نظر اوپر توکل کے ہو آگے منزل حقیقت کی آوے جو اس منزل مین پہونچے تمام حق دیکھے اور شوق مستی حق سے نعرہ مارے و کہے ما رأیت شیئا الا رأیت اللہ چاہئیے کہ اس منزل مین قیام نہ کرے روانہ ہو جیسا کہ حکم ہے السکون علی قلوب الاولیاء حرام آگے منزل معرفت کی آوے جو اس منزل مین آوے بخود دیکھے و بخود کہے و بخود سنے قال النبی علیہ الصلوۃ والسلام الشریعۃ اقوالی والطریقۃ افعالی والحقیقۃ احوالی والمعرفۃ وصالی اور راہ دوم تقدیر ہے اُس جگہ اختیار اپنا شرک ہی جب جگہ ہو اسی جگہ وطن اصلی ہی کیونکہ کاروبار خدا کا ہے دوسرے کسی کا نہین کہ اختیار کرے قال النبی علیہ السلام الاختیار شرم فہم من فہم

باب نہم دربیان رموزات

آغاز چار منزل یعنے شریعت و طریقت و حقیقت و معرفت جاننا چاہیئے کہ شریعت بمعنی لغوی شروع کرنا یعنے حق کی طرف رجوع کرنا جیسا کہ حضرت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم فرماتی ہین کہ پانچ چیز ہین اول کلمہ طیب کہنا دوم پنج وقتی نماز گذارنا سوم روزہ رکھنا چہارم زکوۃ دینا پنجم حج کو جانا اور ان پانچ چیز کے سواے درود ورخ ہے خود سردرعالم نے فرمایا ہے بنی الاسلام علی خمسۃ اشیاء جو ان پانچ

Courtesy Prof Shahid Amin. Digitized by eGangotri

چیز کو بجالاوے وہ اوپر ماہیت وحقیقت اُسکی مقید محرم وواقف ہوا اُسوقت مسلمان ہوا اور تمام ماہیت کا اُسکی بیان کیا جاتا ہے سنو رموز اول کہنا کلمۂ طیب کا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ جو طالب صادق ہو لا الہ الا اللہ کے کہنے سے ماہیت اور مقصد اسکا پاوے اور ایسا پاوے کہ بد نہ بد کی مثال ہو بیت عجب بد بود لے نابود نابود ٭ عجب شد مظہر ماہست ہم نیست ٭ جیساکہ اس باب مین کسی بزرگنے کہا ہے بیت فنا اندر فنا یعنی فنا است ٭ بقا اندر بقا یعنی بقا است ٭ جو سالک اس مقام پر پہونچے معنے یخرج الحی من المیت ویخرج المیت من الحی کے اُسپر ظاہر ہون اور فنا سے تمام مین آوے رموز دوم نماز کے گذارنے مین جاننا چاہیے کہ نماز گذارنا فرض عین ہی اور گذارنا دل و جان سے فرض عین ہی اور اگر بے ریا نماز گذارے اسلام اسلام مین ہی اور اگر گذارنا نماز بے ریا کا بھی دل وجان سے فرض عین ہی اور اگر باریا نماز گذارے کفر عین ہی اور گذارنا اسکا فرض عین ہی چاہیے کہ نماز بے ریا گذارے اور اسطرح گذارے کہ جیسا اس جگہ کہا ہی من اراد العبادۃ بعد الوصول فقد اشرک باللہ العظیم جو کوئی ایسی نماز گذارے اور ادا کرے یعنے کہ اسکو ظاہر ہون اُسوقت مصلی مسلم ہوا اور نماز اُسکی قبول ہووے اور جو قبول ہوئی اضافت اُسکو ہوئی واعبد ربک حتے یاتیک الیقین کی پائی مانند برف وآب کے اسوقت برف کیا اور آپ سالک ہوا سیراب یہان سے ہے کہ کہا ہے قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من عرف نفسہ فقد عرف ربہ جو سالک اس مقام پر پہونچے شراب لذت وحدت کی چکھے اس وقت معنے لا الہ الا اللہ کے اُسپر ظاہر ہون رموز سوم روزہ رکھنا معلوم ہوا کہ روزہ بمعنی راز ہے یعنے منھ باندھنا راز ہی کہ کہا ہے صوموا بروئیتہ عین ہے وافطروا بروئیتہ جان کہ روزہ رکھنا فرض یعنی رکھنا خود عین فرض ہی تحقیق اسی طور سے امنا وصدقنا جس کسی نے آپ کو عین درست پایا اسوقت عین آپ کو دیکھا کہ عین ہوا حدیث من رانی فقد رای الحق زبان سے کہے بیت چو او عین من و عین اویم ٭ انا الحق خویشتن را چون نگویم ٭ جیساکہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لو دایت دبی بربی جو سالک اس مقام پر پہونچے معنے اللہ نور السموات والارض کے اُسپر ظاہر ہون رموز چہارم زکوۃ کے دینے مین جاننا چاہیے کہ زکوۃ کا دینا فرض ہی یعنے اپنا فرض ہی جیسا کہ اللہ تعالی فرماتا ہی ان اللہ مع المتقین تحقیق اسی طور سے جس کسی نے آپکو کھو یا خدا کو پایا کہ کہا ہی اپنا نہ پانا پانا اُسکا اور نہ دیکھنا اپنا دیکھنا اُسکا ہی یہانتک کہ سالک آپکو خودی سے نہ اُٹھا سکے اگر زائد ہو تو مانند بربان کے ہو دنیادار قارون کے مانند ہو کہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا حب الدنیا راس کل خطیئۃ وترک الدنیا راس کل عبادۃ جو سالک یہانتک سیر توکلی تفرقہ اپنے کی سیر کرے

Courtesy Prof Shahid Amin. Digitized by eGangotri

اسوقت معنی انما الحکم اللہ واحد لا الہ الا ھو الرحمن الرحیم کے اسپر ظاہر ہون رموز پنجم
حج کے جانے مین جاننا چاہئیے کہ جانا حج کا فرض ہے یعنے جانا اپنا فرض ہے تحقیق اسی طور سے اپنے جانے
مین خدائی ہے اور اسکے جانے مین خود آئی ہے اور جس جگہ کہ خود آئی ہے خود نمائی ہے اور جس جگہ کہ خود نمائی
ہے جدائی ہے اور جہان کہ جدائی ہے بے نمائی ہے اور جس جگہ بے نمائی ہے یہ آیت اسپر نازل ہوئی ہے ومن کان
فی ھذہ اعمی فھو فی الآخرۃ اعمی واضل سبیلا چاہیے کہ وہ کام کرے کہ کوئی نہ کرے اور باری
کرے کہ کوئی نہ کرے اسوقت حج درست آوے اور مقصد راست دکھلائی دیوے جبکہ
سالک یہانتک کہ سیر کرے اسوقت معنی فاینما تولوا فثم وجہ اللہ اسپر ظاہر ہون رموز
ششم طریقت ہونے کے بیان مین جاننا چاہیے کہ طریقت کے معنی اصطلاحی مجاہدہ کرنا اپنے
نفس مین یعنے سہو کرنا نفس کو نفس مین سالک یہانتک سیر کرے کہ معنی والذین جاھدوا
فینا لنھدینھم سبلنا کے اسپر ظاہر ہون اور طریقت معنی لغوی راہ چلنا یعنی آپ مین جانا ہے
تحقیق اسی طور سے خدا کو پانا آپ مین ہے نہ آسمان مین اور نہ زمین مین جیسا کہ حدیث مین آیا ہے
القلوب بیت اللہ یعنے جسنے گھر کو پایا صاحب گھر کو پایا جسنے صاحب کو پایا پہچانا اور جسنے آپکو پہچانا خودی اپنی
عالم مین پائی اسوقت معنی کنت کنزا مخفیا فاحببت ان اعرف فخلقت الخلق کے اسکے
رموز ہفتم حقیقت کے بیان مین جان کہ حقیقت کے معنے لغوی حق ہونا اور اضافت لیجانا
اور بیعت پھاڑنا اور آرزو کرنا ہے جیسا کہ کہا ہے الفقر لا یحتاج سوی اللہ جو سالک اس
جگہ تک سیر کرے اسوقت معنی قل ھو اللہ احد کے آخر تک اسکو ظاہر ہون رموز ہشتم معرفت
کے ہونے مین جاننا چاہئیے کہ معرفت اسم ظرف ہے معنے اسکے پہچاننا یعنے تمام
جگہ پاک ذات واحد کی پانا اور اسمین ظہور کو مین طرح طرح غیر نگر یا حق دل کی ہے اگرچہ
صورتین مختلف دہشت ناک یا پاک پیش آوین خوف و ذوق نہ چاہیے احدیت مین محکم اس
جگہ تک ہے کہ کہا ہے الایمان بین الخوف والرجا جو سالک اس جگہ تک پہونچے معنے
الحمد للہ رب العالمین آخر تک اسکو ظاہر ہون بیان چار منزل کا دوسری طرح سنو
ناسوت وملکوت وجبروت ولاہوت رموز نہم لاہوت مین ہونیکی جان تو معنی لفظ
لاہوت کے یعنے نہین ہے وہ سوائے تیرے اگر کہین کہ سیر کیونکر اسکی ہوئی کلام کو رب العالمین
کے سنو کہ حضرت میران محی الدین کہا یا غوث الاعظم جسم الانسان ونفسہ وقلبہ وروحہ
وسمعہ وبصرہ ویدہ ورجلہ وکل ذلک اظہرت لہ بنفسہ لا ھو الا انا و

Courtesy Prof Shahid Amin. Digitized by eGangotri

لا انا غیرہ) جو سالک اس جگہ تک سیر کرے کتابت لوح محفوظ آیہ انی انا اللہ لا الہ الا انا کا اسکے اوپر
پوشیدہ نرہے رموز دہم جبروت مین ہونیکی یعنے مشاہدہ ہونا رب کا اس جگہ کہا ہے ما
رأیت شیئا الا و رأیت اللہ فیہ جو سالک اس جگہ سیر کرے معنے ان اللہ علی کل شئی محیط
کے اسکو معلوم ہو وین رموز یازدہم لاہوت مین ہونیکی یعنے پاک وصاف ہونا ما سوی اللہ
ہے ان اللہ جمیل ویحب الجمال بہمہ حال اللہ اللہ اللہ کہنا اور ہو ہو جاننا جیسا کہ کہا ہے
بیت ہر خیال غیر حق در دیوان ہد این ریاضت سالکان را فرض دان جو سالک اس جگہ تک
سیر کرے اس کو معنے وھو معکم اینما کنتم کے دکھائی دیوین رموز دوازدہم ناسوت مین
ہونا جان کہ ناسوت کے معنے غافل ہونا اور غفلت بد اور معنی آمد معنی بد اگر غفلت صفت کی گئی ہو
اوصاف ذمیمہ کے ساتھ وہ بمعنی بد ہے ان الانسان لفی خسر الا الذین امنوا وعملوا الصلحت
اسکے اوپر نازل ہوئی ہے اور اگر غفلت موصوف ہو باوصاف حمیدہ وہ بمعنی بد ہو یعنے جیسا کہ تھا
ویسا ہی ہو ایسا تھا کہ خبر وحدت وکثرت کی نہین رکھتا تھا اور شرک اور اضافت نہ رکھتا مطلق
تھا بلکہ بے یقین جیسا کہ اسلاف نے کہا ہے النہایۃ ھو الرجوع الی البدایۃ وہ مقام
باہوت ہی پس باہوت اور ناسوت دونون ایک جگہ ہوے جیسے کہ مجھے ظاہر ہوے کہ کہا ہی من
عرف ربہ کل لسانہ جو سالک اس مقام پر پہونچے وتیس ہزار کلام کہ عوام الناس محمد مصطفے صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوشیدہ تھے علم خود سے اسپر ظاہر ہون وجہ دوسری نہ جاننے ناسوت اور
جاننے ملکوت کی اور جبروت دیکھنا اور لاہوت ہونا اور ناسوت وباہوت مین گذرنا پھر ناسوت و
باہوت ایک ہوکے وجہ دوسری نہونے باہوت اور لاہوت مین ہونیکی اور جبروت مین دیکھ اور
ملکوت مین سننا اور ناسوت مین نہونا پھر ناسوت وباہوت ایک ہوئی وجہ دوسری ناسوت مین مانند
خواب کے اور ملکوت مین بیداری کے مانند اور جبروت مین پایا اور لاہوت مین خود پایا اور لاہوت مین بے یار
پھر ناسوت اور باہوت ایک ہوے عارف باللہ ہر چہار منزل مین مرکب ہے مانند جلوہ کی اور چار چیزین سب کے ہر
چہار صفت موصوف ہین صفت موصوف سے جدا نہین ہوتی ہے رموز سیزدہم ای عزیز حرف
کو ایک دیکھتا ہی تو مانند لام کے ہے اور ہین جان الف کی مانند ہی اور میم اسکا گفتگوی محمدی ہی اندر اسکے حرف اشارت مقامات
ہر طرف فہم من فہم رموز چہاردہم جو کوئی حقتعالے سے جدائی رکھے اسکے علم سے محروم رہا اور جو کوئی جدائی
سے محروم نہین ہوا اسکے بھید سے محروم ہے ای سالک جوان مردی چاہئیے نہ کہ غیر ہو اور عین کہ جلنے سے
راہ کے رہائی پاوے بیت ہجر تو مرا خوشتر از بودن وصلت عجز تو مرا بہتر از بودن قدرت ہد جینے

سلہ تحقیق مین اللہ ہون نہین ہے کوئی معبود مگر مین سلہ نہین دیکھا مین نے اللہ بیچ اس کے سلہ تحقیق اللہ اوپر ہر شئے کے گھیر والا ہی سلہ بزرگ اور دوست رکھتا ہے سلہ وہ ہر ساتھ تمہارے جہان ہو تم سلہ تحقیق انسان بیچ ٹوٹے کے ہین مگر وہ لوگ ایمان لائے اور عمل کیے نیک سلہ نہایت وہ رجوع ہر طرف شروع وہ سلہ جس نے پہچانا اللہ کو بس بند ہوتی زبان اسکی ١٢ ١٢ ١٢ ١٢

Courtesy Prof Shahid Amin. Digitized by eGangotri

کہ قدر عاجزی کی پائی منہ قدرت سے پھیرا جوہر عاجزی ایک جوہر ہے کہ جو ساتھ نامردی کے کھینچتا ہے
اور صلابت اسکی قدرت کی مراد کو پہونچاتی ہے رموز پانزدہم خدا کو ہم سے غیریت نہین ہے اگر ایکدم
آشنائی کا اس سے مارین ہم شرک دور ہوتا ہے اور راضی ہنون مین جبتک کہ یہ اور وہ وقت اُٹھے
قطعہ نہ ہر جائیکہ افلاس است جان راہ دل آن وقت است غربائے جہان راہ بگشتن از خودی ہم مومبود
تمنا ہم بریدن عشق جان او رموز شانزدہم ہر مسافر کو کہ شہر جان تک پہونچا اُسنے گھر کو کہ گم گیا تھا
اُسی گھر مین پہونچا لیکن وہ گھر نہ چاہیے کہ مسکن اپنا کرے بلکہ منہدم کرے رموز ہفدہم جو کوئی
کہ سر رکھے سر توحید سے محروم ہے رموز ہیژدہم اے عزیز ہرگز تعلیم اپنے ساتھ خدا کے
نہ پہونچے اور جو کہ تعلیم آپ نہ پہونچے ہرگز ساتھ نہایت کے نہ پہونچے رموز نوزدہم جو کہ
محجوب ہے خدا سے دور ہے اور جو کہ محجوب نہین ہے مغز معنی سے دور ہے رموز بستم
جو کہ بے خدا ہے غافل ہے کہ بے خدا ہو رموز بست و یکم جو کہ قدم نیستی پر مارے مشرک ہو جب تک
کہ نیست نہو عارف باللہ نہو رموز بست و دوم جو کہ اثبات پر ثابت ہے کافر ہے جب تک اثبات نہ کرے
لذت ایمان سے محروم رہے رموز بست و سوم جو کہ آپ کو خدا جانے کافر ہے جبتک کہ آپکو جدا نہ جانے
کفر سے باہر نہ آوے رموز بست و چہارم جو کہ راہ سے گمراہ ہے ہرگز مقام پر نہ پہونچے جب تک گمراہ نہو
مقام پر نہ پہونچے رموز بست و پنجم جو کہ دم آشنائی کا مارے غیر ہے جب تک کہ غیر نہو یار نہو رموز
بست و ششم جو کہ حضور نہین رکھے مطلقاً دور ہے جب تک دور نہو حضور نرکھین رموز بست و
ہفتم جو کہ خلق کو بے خالق دیکھے اسکو محقق نہ کہین رموز بست و
ہشتم جو کہ خدائتعالے کو اندر اپنے جانے مشرک ہے اور اگر اپنے باہر جانے مردود ہے رموز بست و نہم
جو کہ ساتھ خدا کے مشغول ہے نفسانی رکھے جبتک کہ نفسانی نہ کرے ہرزہ کہین رموز سی ام
جو کہ درم واسطے تلاش کے رکھے درہم ہے جبتک اور مطلوب کے نہ پہونچے قائم نہ کہین رموز سی
و یکم جو کہ مراد رکھے نامراد ہے جبتک نامراد نہو مراد کو نہ پہونچے رموز سی و دوم ایک مرد
ایک مدت تک آپ کو بیخود پہچانتا تھا جو خدا کو پہچانا کچھ نہ پایا رموز سی و سوم طالب سالہا
حقتعالی کی طلب مین تھا جبکہ حقتعالی کو شناخت کیا اسکا نام لینا غیرت آیا رموز سی و چہارم
جو آپ سے گیا مین کفر کیا مینے اور جو آپ مین آیا شرک دیکھا مین نے رموز سی و پنجم
جو بینا تھا مین کچھ نہ دیکھا مین نے اور جبکہ نابینا ہوا مین بینا ہوا مین رموز سی و ششم
ای جان میری خواب ہے جو کچھ کہ یقین کرتا تھا مین احوال تھا مین جو یقین سے ہوا مین اور گیا

Courtesy Prof Shahid Amin. Digitized by eGangotri

مین راست ہوا مین رموز سی و ہفتم جو کہ خدا کیساتھ ہستی رکھے اگرچہ گمنام ہی ہستی نہ رکھے ہمارا ست
نہو ہستی سے مست ہو رموز سی و ہشتم اے جان میری جو کہ خواب ہستی بیدار نہین ہی بے یار ہی جو کہ
رکھے اغیار ہی رموز سی و نہم وہ کوئی شخص کہ خانقاہ انا الحق مین بیٹھا ہی اسکے اوپر اعتکاف نامرادی
کا سنت ہے وما زاغ البصر وما طغے کی مراد پاوے رموز چہلم اے عزیز سنو کہ شرک تین نوع کا ہی
شرک جلی و خفی و اخفی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ شرک جلی ہی والا شرک خفی ہی واللہ شرک اخفی ہی
جو کہ جلی ہی شرک ناسوتی ہی اور جو کہ خفی ہی شرک ملکوتی اور جو کہ اخفی ہی شرک جبروتی ہی اور موسن حقیقت لاہوت
مین ہوتا ہی رموز چہل و یکم بندگی و بندہ ہونے مین بندہ وہ ہی کہ بند سے آپ توڑ اوے بیت
نہ او در بندوی باشد * ہمیشہ فرد خود باشد اگر او مرد خود باشد شعر نخواہد از کسے چیزے بسوزاند
تمنا را * دران وقتے بود بندہ اگر داند تمنا را * لیکن بندہ کو اپنی بندگی سے کام ہی نہ کہ چون و چرا در کار ہے
جو کچھ ہوتا ہی اسکے اوپر گلزار ہے اور جو کچھ کہ ہوا اسپر راضی ہوا اور جو کچھ ہوگا اسپر ناری ہو والا تمنا آزاری
ہوا اور اسمین سوزی و سازی ہوا اسوقت بندگی بندہ کی درست آوے یبنی اسرائیل اذکروا نعمتی
التے انعمت علیکم کے اسپر دکھلائی دین رموز چہل و دوم در بیان عشق جان کہ مراد عشق سے وہ
ہے کہ عاشق یہ معشوق اسکا ہی وہ جو درمیان بہانہ کے ہے بیت عشق ہمون عاشق و معشوق او *
عرف ہمون عارف و معروف او * جو کیا ہی مظہر واسطے دیکھنے اسکے خود آئینہ ہوا خود دیکھنے والا اسکا
جیسا کہ کہا ہے المومن مرأة المومن جسنے اس مقام کو پایا واللہ الغنی وانتم الفقراء اسپر ظاہر ہوے
رموز چہل و سوم در بیان موحد جان کہ موحد وہ ہی کہ بے نام و نشان ہی اور جو با نام ہی ہمیشہ
الآن کما کان اور طفولیت اسکی برہان بیت * نبیند خودی را نہ بیند خدا * نباشد وصالش
نباشد جدا * اور حضرت محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی من عرف اللہ
لا یقول اللہ سالک نے جو اس مذکور کو معلوم کر لیا لمن الملک الیوم للہ الواحد القہار
اسپر ظاہر ہووے رموز چہل و چہارم در بیان نفس جان کہ نفس کا دو وجہ پر نام رکھا ہو
بوجہ نفس اور اوصاف ذمیمہ کو کہین اور وہ یہ ہے شرک و بغض و نفاق و حسرت و حسد و حرص و
ہوا و پندار و جاہ و خود نمائی و ہستی اسی قیاس پہ ہر صفت ہوئی ہو جیسا کہ حدیث نبوی اقتلوا
انفسکم لسیوف المجاہدات والمخالفات کہ کہا ہے من قتل نفسہ عن فنا فانا دیتہ
سالک جو اسی مقام کو دریافت کرے ونہی النفس عن الہوی فان الجنۃ ہی الماوی
اسکو دکھلائی دے جبھی نفسی نفس کو کہتے ہین جیسا کہ نفس بیدار ہی پس جو کچھ کہ نفس سے آدمی نفس ہو

۴۷ ترجمہ نہ کجی کی آنکھ اور نہ حد سے گذری ۱۲ ۴۸ اور لا یعنی اے یعقوب کے بیٹو یاد کرو نعمت میری وہ نعمت کہ انعام کی مین نے اوپر تمھارے ۱۲ ۴۹ مومن آئینہ ہی مومن کا ۱۲ ۵۰ اور اللہ غنی ہے اور تم محتاج ۱۲ ۵۱ اب جیسا کہ پہلے تھا ۱۲ ۵۲ جسنے کہ پہچانا اللہ کو نہین کہتا اللہ ۱۲ ۵۳ کسکے ہی واسطے بادشاہی آج کے دن اللہ ایک کے ہے قہر کرنیوالا ۱۲ ۵۴ قتل کرو تم نفسوں اپنے کو ساتھ سرکشیوں اور تلواروں مجاہدوں کے اور مخالفت کے ۱۲ ۵۵ جو جسنے قتل کیا نفس اپنے کو فنا سے پس مین اسکی دیت ہوں ۱۲

۵۶ اور ڈر گیا نفس کو ہوا سے پس تحقیق بہشت ہی ٹھکانا اسکا ۱۲

Courtesy Prof Shahid Amin. Digitized by eGangotri

مثلاً جیسے کہ نیشکر سے نیشکر آتا ہی نہ کہ دوسرے سے کہ گندم سے گندم اور اسیطرح آدم آدم سے آتا ہی
علی ہذا القیاس شی شی سے آتی ہو نہ کہ دوسرے سے آتی ہو وہ کہ نفس بمنزلہ نفس ہو جو اس
مذکور کو دریافت کرلیا و لا تقتلوا النفس التی حرم اللہ الا بالحق ذالکم وصکم بہ لعلکم
تعقلون رموز چہل و پنجم دربیان قلب اس وجہ سے قلب کو قلب کہتے ہین
جان کہ قلب جب تک قلب امین ہو قلب ہے کبھی حاجت ہو کبھی ناظر ہے اور کبھی عاجز
ہو اور کبھی شاکر ہے اور کبھی خیر ہے اور کبھی شر ہے اور کبھی جاہل اور کبھی عالم اور کبھی بے اسکے
اور کبھی ساتھ اسکے اور کبھی باہر دونون سے جیسا کہ کہا ہے یا لیت ذلک محمد لم یخلق محمدا
سالک جو اس مذکور دریافت کرے معنے والقدر خیرہ و شرہ من اللہ تعالیٰ والبعث
بعد الموت کے اس پر ظاہر ہون بوجہ دوسرے قلب اکو قلب کہین یعنے قلب
احدیت قدم کے مانند محکم بند ہا ہوا ہے کہ غیرت احدیت اپنے سے کسی کو منہ نہین دکھلاتا ہی
لیکن آپ کو جیسا کہ کہا ہے لن ترانی دیکھ ہے کہان ڈھونڈہ اور کہان دیکھے
چنانچہ واقع ہوا ہے القلوب ھو اللہ ط جو سالک یہ مذکور معلوم کرے معنے لا
تفکروا فی ذاتہ کے اس پر ظاہر ہون رموز چہل و ششم در
بیان روح جان کہ روح بیچون و بیچگون و بے شبہ و بے نمون ہو نقلی لعقلا
جیسا کہ ہر چند فکر کرتے ہین کچھ دریافت نہین ہوتا اور نقلاً شریعت مین کہا ہو کہ بیچون و
بیچگون بے شبہ و بے نمون ہے پس یہ صفات ذات ہو جس جگہ کہ صفات ذات ہو وہ
یہی ذات ہو کہ حق تعالے نے حضرت میران محی الدین کو فرمایا جعلت الانسان
بمعطنی اور حضرت پیغمبر صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمائی ہو کہ اگر عوام الناس مین
کوئی نیک فہم رکھے وہ پاوے قل الروح من امر ربی اور اپنے اصحابون کو یہ ظاہر کیا ہے
کہ الروح ھو اللہ اور وجہ دوسری سنو کہ روح و قلب و نفس بیک زبان اسم ذات ہین کہ شیخ عطا
بموجب بیت کے فرماتا ہی بیت نفس و روح و عقل و دل جملہ یکیست ۰ ہمی ندانم تا اگر اینجا شکست
اور حضرت نظامی فرماتے ہین بیت ای عالم نادانی چندین بچہ میخوانی ۰ عالم کہ مفید است دانم کہ نمی
دانی ۰ سر سوے تو شد برفی در علم نحو صرفی ۰ معلوم نہ شد حرفی دہ علم کہ ربانی بد العاد
ھو الذی لا یعرف اللہ سواک جو سالک اس مقام سے واقف ہو ان اللہ
خلق آدم علی صورتہ اسپر ظاہر ہو رموز چہل و ہفتم دربیان بہشت جان کہ بہشت

Courtesy Prof Shahid Amin. Digitized by eGangotri

یگانگی مین ہی اس سے کہ بیگانگی سے باہر ہی جس جگہ کہ باہر یگانگی سے ہے تمام حال بیگانگی ہی
اور اس جگہ کام ساتھ ایک دیکھنے اور ایک جاننے اور ایک سننے اور ایک کہنا کہ حضرت جنید
بغدادی نے فرمایا ہی حدیث لیس فی الجنة رسول اللہ سالک جو اس مقام صید
مصطفے کو صید کرے لیس فی الجنة حورٌ ولا قصور ولا لبن ولا عسل ضاحکا
جو کہ اس مقام پر پہونچے اس کو ابدا ابد بہشت ہے آخر کیا ہوگا آپ بہشت
مین ہے جو سالک اس مقام کو اپنی جگہ کرے اسوقت آپ کو آئینہ کے مانند
دیکھے اللہ ولی الذین امنوا یخرجہم من الظلمات الی النور جب معنے ان الذین امنوا و
عملوا الصلحت لہم جنت تجری من تحتہا الانہار ذلک الفوز الکبیر
کے اُسپر منکشف ہون رموز جہل وہشتم دربیان دوزخ کہ دوزخ بیچ بیگانگی کے ہے
اس سے یگانگی اور جس جگہ کہ بیگانگی ہے بیگانگی ہے کہ حقتعالے نے فرمایا ہے انی بری
مما تشرکون جیسے کہ اللہ تعالے فرماتا ہے انی بری مما تشرکون جس کسی سے اللہ تعالے
بیزار ہوا اُسکو ابد الابد دوزخ ہے آخر کیا ہوگا نعوذ باللہ منہا اب دوزخ اور آگ
بیگانگی جلاتی ہے کسواسطے کہ حدیث یگانگی کی نہین سُنی تھی اس سبب سے سیاہی
آگ بیگانگی نے فراموش کیا یگانگی آگ دوزخ کو سیاہ رکھتے ہین اور سیاہی آگ
کی بیچ اسکے یگانگی یافتہ ہوا پس یہ حقیقت معلوم کر کہ مراد بہشت سے یگانگی ہے اور مراد دوزخ
سے بیگانگی ہے قال اللہ تعالیٰ والذین کفروا اولیاءہم الطاغوت یخرجونہم من النور
الی الظلمات اولئک اصحاب النار ہم فیہا خالدون بیت یکی را بہشت آن
بیگانگی دوزخ بدان ہ چون شدی واقف زہر دو ہر دو را زخود بران ہ اور بزرگون نے کہا ہی کہ کرنا
اپنا اوپر اپنے ہے جو سالک اپنے کیئے سے واقف ہو یہ آیت معلوم ہو قال اللہ تعالیٰ
ولا تلقوا بایدیکم الی التہلکة رموز جہل ونہم دربیان قیامت جان کہ قیامت بمعنے
اصطلاحی قطر ہوتا ہی اور وہ کھڑا ہوتا ہی کئی وجہ سے ایک ہر دم کفر اور جاتا ہی اور کھڑا ہوتا ہی دوم
ہر ساعت ہی اور اوپر جانے قلوب کے ہے کہ ہر ساعت اطراف مین قلت ہی سوم ہر روز ہے
اور وہ طلوع دن ہے کہ ہر روز طلوع کرتا ہی اور تمام عالم کو کاروبار مین مشغول کرتا ہی چہارم ایک دن
اور وہ خواہش وجود سے ہے ان ہر چہار وجہ سے اوپر تمام عالم کے مرکب ہے وجہ پنجم ایک وقت ہی اور وہ
جانا خودی کا ہے جو آپ سے گیا آپکو خدا سے پایا اور پھر اپنی خود کیطرف نہ دوڑا جیسا کہ سردار عالم نے فرمایا

ہر من مات فقد قامت قیامتہ جو سالک اس مقام پر پہونچے معنے کل من علیہا فان
ویبقی وجہ ربك ذو الجلال والاکرام اُسپر دکھلائی دین مقصود کلی ہیچ وجہ باپچوین کی
ہی ماوراے اسکے جو کچھ ہے بے مقصود ہی اور قیامت بمعنی لغوی قائم ہونا ہی تحقیق جسوقت سے
کہ حقتعالے ظاہر ہوا ہے اُسکی نہایت نہین ہی قیام اسکا ابدالآبد ہی جیسا کہ کہا ہی بیت قیامت
شدہ رفت آخر نخواہد آمد بہ باقی خیال عشق است ہر دم قیام دارد ہ جو سالک اس مقام پر
پہونچے معنے اللہ لا الٰہ الا ہو الحی القیوم تا آخر اُسپر ظاہر ہون رموز پنجاہ در بیان دنیا
جان کہ دنیا بمعنی دون ہی اور جو کہ کمینہ ہو وہ نجاست ہی اور محبت اُسکی کثافت ہے
کہ حضرت رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے الدنیا جیفۃ وطالبہا
کلاب سالک جو اس مذکور کو معلوم کرے معنے انما الحیوۃ الدنیا لھو ولعب
کے اسکو معلوم ہون پس فرض ہی کہ اس مقام سے گذرے ایسا گذرے کہ گذر جاوے اسوقت
معنی الصوفی ھو اللہ کے اسکو روشن ہون رموز پنجاہ و یکم در بیان دین جان کہ
دین بعضے دین ہی اور دین بمعنی عین ہی اور ناظر ہو بعین بے نقصہ پیا اپنے اوپر
رکھے دین من ناظر علی اللہ فہو محجوب عن حقیقتہ کہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے فرمایا ہی کہ طالب العقبی مؤنث پس طالب پر فرض ہی کہ اس مقام سے گذرے
کہ عین گذر جاوے جو عین ہوا اسوقت الآن کما کان اسوقت ظاہر ہو رموز پنجاہ و دوم
در بیان ذکر جان کہ ذکر بمعنی یاد کرنا حقتعالے کا غفلت سے ہے کہ کہا ہی فاذکرونی اذکرکم
کہ اسکا یاد کرنا دو نوع پر آیا ایک معنی دوم لفظ پس ذکر لفظی محروم سر سے ہے جیسا کہ کہا ہے
من یقول اللہ الفاظ ذاکر معنی محروم اسرار سے ہے اور نا محروم سر سے ہے کہ کہا ہے من یقول
اللہ معنی فھو محروم عن سرہ لا ھو میسر جیسا کہ کہا ہے کہ لو کان المذکور فھو مونث
لا ھو مذکر و لو کان المذکر فھو مذکر پس معلوم ہوا کہ یاد کرنے سے یاد کرنا ہی نہ کہ دستار
پیچ گردن کے بلکہ ہاتھ گردن سے تحقیق دور ہونا بیگانگی کا طالب نے جو اس مذکور کو دریافت کرلیا
معنے اذکر ربك اذا نسیت کے اُسپر معلوم ہون رموز پنجاہ و سوم در بیان فکر
فکر بمعنی دریافت یعنے دریافت کرنا اس دریاے وطن کا جو دریاے وطن کا دریافت کرلیا موتی
پایا مراد در سے وجود ہے اور مراد دریا سے موجود ہے طالب جسوقت دریا مین غوطہ مارے
اسوقت موتی پاوے بیت عجب دریا کہ در وے سہت پنہان ہ عجب در کہ دریا

نباشد ۔ جیسا کہ کہا ہے الانسان سری وانا سرہ جو سالک اس مقام پر پہونچے معنے لا تتخذوا
الٰھین اثنین کے اسپر ظاہر ہون **رموز پنجاہ وچہارم دربیان تلاوت کلام اللہ**
جان کہ تلاوت کلام اللہ کی سنت ہے اور دریافت کرنا اُسکا فرض ہے اور دریافت کرنا اسکا کیا ہے
یعنے تامل اور پر ظاہر کرنے اور اُس سے واقف ہونے کا تحقیق بیچ تامل کے ظہور اشارت
کا ہے اور اسے پڑھنے مین عبارت ہے اور جس جگہ کہ عبارت ہے باب اشارت سے ہے جیسا کہ حضرت
رسالت پناہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ الحافظ کالاعمےٰ
جس جگہ کہ اشارت ہے بصارت ہے اور جس جگہ کہ بصارت ہے حاضر ہے ورو برو ناظر ہے چنانچہ قاسم
انوار نے فرمایا ہے **بیت** در ہمہ جا از ہمہ روے تو در جلوہ گری است × مصحف روے ترا از ہمہ
رومی خوانم ۔ کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے افضل العبادۃ
تلاوۃ القرآن طالب جو اس مذکور کو دریافت کرلے گویا خزانہ غیب کا دریافت کیا اسوقت
معنی اقرأ باسم ربك الذی خلق خلق الانسان من علق اقرأ وربك الاکرم الذی علم
بالقلم علم الانسان مالم یعلم کے اُسپر ظاہر ہون **رموز پنجاہ وپنجم** اے عزیز بناء کلام اللہ تیس
حروف ہین اور شروع اسکا الف اور آخر اُسکا یا اور کچھ جانتا ہے تو کون تھا اور کون ہے تو اور کہان
تھا اور کہان سے آیا یعنے آپ کو دیکھکر احد وعشر ہے تو بلکہ اُس سے بھی گذر کہ دوئی نہ رہے **رموز
پنجاہ وششم دربیان علم** بمعنے جاننا مطلق جیسا کہ اس باب مین ایک بزرگ کہتا ہے **بیت**
آن شاہد لاہوتی در کسوت انسانی است × انسان شخصی ز ان شان نظرے کن × اور حضرت رسول
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ نوم العالم افضل من عبادۃ الجاہل جو طالب اس علم کو تحصیل کرے اُسکو
عالم العلما کہین العلم نکتہ کہ اسکو ہے اور کمال اُسکا وہ ہے کہ ذات اسکی ہے اور مطلق سے بے مطلق ہو جیسا کہ حضرت
میران محی الدین نے درگاہ رب العالمین مین سوال کیا کہ یارب ما علم العلم جواب آیا کہ یا غوث
الاعظم علم العلم ہو الجھل عن العلم جو سالک اس مقام کو پاوے اسوقت معنی ہو اللہ
الذی لا الہ الا ہو عالم الغیب والشہادۃ اسپر منکشف ہون **رموز پنجاہ وہفتم دربیان حلم**
جان کہ حلم بمعنے سلیم ہونا ہے ایسا سلیم ہونا جیسا کہ پانی بیچ پانی کے اتنا کہ تھوڑا اس سے
گرم کرین اور تھوڑا سرد پھر دونون کو ایک جگہ کرین اور گرم سرد سے بھاگتا ہے ورنہ سرد
گرم سے بھاگتا ہے اور دوسرے ہزار کوچہ پاک ونا پاک سے آتا ہے اور کوچہ اسلام وکفر سے
دریا مین جاتا ہے اور کچھ تمیز نہین ہوسکتا ہے کہ وہی ہے یا کہ دریا سے ہے جو کہ ایسا ہو

Courtesy Prof Shahid Amin. Digitized by eGangotri

وہ دریا ہوا سوقت معنے ھو الاول ھو الاخر والظاھر والباطن وھو بکل شئ علیم ۝
کے اسکو معلوم ہووین رموز پنجاہ وہشتم دربیان خلق وخالق جان کہ خلق خالق
سے ہے جیسے کہ موج دریا سے طالب جبکہ ان دونون کو تلاش کرے پانی پاوے کہ کہا
ہے لامر اللہ تعالےٰ جسوقت کہ طالب اس مذکور کو دریافت کرے معنے التعظیم
تخلقوا باخلاق اللہ کے اسوقت معلوم کرے رموز پنجاہ ونہم دربیان خلق یعنے
علم سے خلق کہ خلق سے تمام انبیاء واولیاء بیچ خلق کے ہوے جیسا کہ کہا ہے یا
احمد ادم علی ذکری یارب کیف علی ذکرک والھالک من الناس ہر سالک
کہ اس مقام کو معلوم کرے اسوقت معنی انا الموجود فاطلبنی تجدنی سے واقف ہو
رموز شصتم دربیان خاموش جان کہ خاموش ہوا ہو کہ کوئی دم نے فائدہ نہ گذارے اور
آپ کو میانہ رکھے یعنے آپ سے کچھ نہ کہے اور جو کچھ کہ کہے اُسی سے کہے کہ کہا ہے من
سکت سلم ومن سلم نجی ومن نجی فلہ الجنۃ ہر سالک کہ مذکور سے واقفیت حاصل کرے
خزانہ حق معلوم کرے اسوقت معنی ان اللہ علی کل شئ علیم کے اس پر منکشف ہون رموز
شصت ویکم دربیان قناعت قناعت وہ ہے کہ بے وجود بیٹھے نہ کہ با وجود مین
بیٹھے مراد بے وجود سے وہ ہے کہ آپ درمیان بہانہ کے جو کچھ کہ ہے وہ ہے کہ کہا ہے القناعۃ
کنز لا یفنی ابدا جو کوئی اس مذکور کو معلوم کرے اسوقت معنے ان اللہ یحب المومنین
کے اسپر ظاہر ہون رموز شصت ودوم بیچ بیان حجرہ مین بیٹھنے کے جان کہ حجرہ مین
بیٹھنا وہ ہو کہ آپسے ہجر کرے نہ کہ آپ کو چار دیواری مین حبس کرے جیسا کہ کہا ہے من حبس
فی اربعین معک کالطیر فی القفس ہر سالک کہ اس مقام کو معلوم کرے معنی ونفخت
فیہ من روحی کے اسپر ظاہر ہون رموز شصت وسوم دربیان تسبیح کہ تسبیح نہ وہ
ہے کہ دانہ ہاے چوب سے بنائی جاتی ہے باسم اللہ اللہ بلکہ التسبیح وہ ہے کہ تمام مظہر کو جانے
اللہ اللہ چنانچہ ایک چوب سے صد دانہ طالب اسوقت ہو کہ بناوے جیسا ایک بزرگ نے
کہا ہے بیت کہ بچشمان دل مبین جز دوست ٭ ہر چہ بینی بدانکہ مظہر اوست ٭ من علم حرفا فھو
المولےٰ جو طالب کہ اس مذکور کو پاوے اسوقت معنے افلا ینظرون الی الابل کیف
خلقت والی السماء کیف رفعت والی الجبال کیف نصبت والی الارض کیف سطحت
فذکر انما انت مذکر کے اسکو ظاہر ہون رموز شصت وچہارم دربیان مراقبہ

Courtesy Prof Shahid Amin. Digitized by eGangotri

قرب ہوتا ہی کہ تمام حال مین وہی ہی نہ کہ سر مانند فکر زدون کے ڈالے کہا ہے کہ من[۱] تقرب الی شبرا تقرب الیہ ذراعا جب کہ سالک اس مقام پر پہونچے اسوقت معنے لی مع[۲] اللہ وقت لایسعنی فیہ ملک مقرب ولا نبی مرسل اسکو معلوم ہون رموز شصت و پنجم دربیان مجاہدہ یعنے جہد کرنا اپنے نفس کے ساتھ جان کہ جہد وہ ہے کہ کچھ نہ کرے اور اگر کرتا ہی وہ جہد نہین ہے وہ فریب نفس ہی جیسا کہ کہا ہی الاختیار شوم جو طالب اس مقام پہ پہونچے اسوقت معنے وضع اللہ فہو خیر کے اسپر منکشف ہووین رموز شصت و ششم دربیان مشاہدہ یعنے روبرو ہونا جان کہ روبرو ہونا وہ کہ آپ درمیان بہانہ کے ہے اور تمام جہان عین العیان ہے جیسا کہ کہا ہے الم ذلک الکتاب لاریب فیہ ھدی للمتقین الذین یومنون بالغیب کی اسکو واقفیت ہو رموز شصت و ہفتم دربیان تقوی یعنے پرہیز کرنا وہ ہے کہ اپنی خودی سے پرہیز کرے نہ کہ آب و طعام سے پرہیز کرنا تحقیق جو کہ آب و طعام سے پرہیز کرے وہ پرہیز ہے جیسا کہ کہا ہے من تزھد بغیر علم تقدمات کافرا و مجنونا جو کہ آپ سے پرہیز کرنیوالا ہے وہ پرہیز ہے العلماء ورثۃ الانبیاء و جبکہ سالک اس مقام پر پہونچے حقیقت اللہ کی صید کرے اسوقت معنی ان اللہ علیم بذات الصدور اسکو معلوم ہون رموز شصت و ہشتم دربیان صلاحیت جان کہ صلاحیت وہ ہے کہ آپ سے روان ہے بے اضافت دوان ہی مانند پانی کے پانی مین دریاے وحدت کے روان ہی

بیت　صلاحیت ہمان باشد کہ باحق ہر زمان باشد ＊ نباشد بے خدا ہرگز ہمیشہ با خدا باشد ＊ اور کہا ہی من یقول الاضافۃ فی ذات المطلق فہو عامی لاہو صالح جو سالک کہ اس مقام پر پہونچے خم وحدت سے شراب طہورا پیوے سب معنی فمن[۶] کان یرجوا لقاء ربہ فلیعمل عملا صالحا ولا یشرک بعبادۃ ربہ احدا اسپر ظاہر ہون رموز شصت و نہم دربیان ہمت جان کہ ہمت وہ کہ دونون جہان سے مستغنی ہووے تارک ایمان و بے ایمان کا ہی اور فارغ نفس شیطان سے ہے اور صابر سبحان سے ہے ورحمن بیت ہر کہ صاحب ہمت آمد مرد شد ＊ ہمچو خورشید از بلندی فرد شد ＊ اور کہا کہ صاحب الھمۃ مستغنی عن الکل سالک جو اس مقام پر پہونچے معنے ازالۃ الفقراء فہو اللہ اسکو معلوم ہون رموز ہفتادم دربیان مسکنت مسکنت وہ ہی کہ تمام مقامات و کرامات سے سکونت کرے کسی وقت اوپر کسی جگہ کے رجوع نہ کرے بیت غیر صد بیچارگی گرد او ست آید مرد را ＊ آن زمان عشق را سوز و تمنا مرد را ＊ کہ کہا ہے اللہم احینی مسکینا

Courtesy Prof Shahid Amin. Digitized by eGangotri

واحشرنی فی زمرۃ المساکین جوکہ سالک اس مقام پر پہونچے اور ہستی اپنی سے نیستی کو مارے اسوقت معنی موتوا قبل ان تموتوا کے اُسپر ظاہر ہون رموز ہفتادو یکم دربیان رضا جان کہ رضا وہ ہے کہ بیچ تمام حال کے خدا سے راضی ہو یعنے ساتھ خدا کے راضی ہو اور ساتھ اپنے ناز کرے بیناز ی بیت نازو نیازی باخودی کردن تماشا خوشتر است ہر کہ وا اندا و تماشا دائما او خوشتر است ۱۲ اور یہ بھی کہا ہے الاخلاص بناء الایمان جو سالک اس مقام پر پہونچے بھر ایمان جانے اسوقت معنی رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ کے اسکو معلوم ہون رموز ہفتادو دوم دربیان ایمان جان کہ ایمان وہ ہے کہ آپ سے بے نشان ہو اور بیچ حال کے ناظر ساتھ سبحان کے ہے جیسا کہ کہا ہے سبحانی ما اعظم شانی جو طالب اس مقام پر پہونچے شراب طہور کی خم وحدت سے پیوے اسوقت معنی سبحان الملک الحی الذی لاینام ولا یموت کے اُسپر ظاہر ہون رموز ہفتادو سوم دربیان اخلاص جاننا چاہیئے کہ اخلاص وہ ہے کہ آپ سے خلاص ہو جیسا کہ برف بیچ پانی کے بیت اگر مرد واقف بود و بر وجود ۱۲ نگوید خدا ہم نہ گوید وجود ۱۲ اور یہ بھی کہا ہے کہ سیروا وافق المفردون جو سالک اس مقام پر پہونچے اسوقت معنی من عرف اللہ کل لسان کے اُسپر ہویدا ہون رموز ہفتادو چہارم دربیان استقامت یہ بمعنی قرار کرنے کے ہے اس باب مین ہے الاستقامۃ فوق الامامۃ جو طالب سالک اس مقام پر پہونچے اُسوقت سبح اسم ربک الاعلی الذی خلق فسوی والذی قدر فہدی والذی اخرج المرعی فجعلہ غثاء احوی اُسپر ظاہر ہون رموز ہفتادو پنجم دربیان توبہ جان کہ توبہ وہ ہے کہ آپ اختیار سے توبہ کرے بلکہ جو کچھ گذرا اسکے اوپر افسوس اور جو کہ کرتا ہے اسپر کوشش نہ کرے اندر اور باہر حق پوشش کا کرے جیسا کہ کہا ہے من ترک ذرۃ مما نہی اللہ تعالی خیر من عبادۃ الثقلین جوکہ اس مقام پر پہونچے پھل درخت طوبی کا چکھے اسوقت معنے ان للمتقین مفازا حدائق واعنابا وکواعب اترابا وکاسا دھاقا لا یسمعون فیھا لغوا ولا کذابا جزاء من ربک عطاء حسابا رب السموات والارض وما بینھما الرحمن لا یملکون منہ خطابا اُس پر ظاہر ہون رموز ہفتادو ششم دربیان شکر وشاکر ہونے کے جان کہ شاکر وہ ہے کہ اس کا شکر کرے نہ شکر شکر سے یعنے دل مین ایک جانے اور زبان سے ثنا پڑھے جانان ساتھ جانان کے جان ساتھ جسم کے جانے ایسے ہی مقصد معنی ساتھ لفظ کے پڑھے اور بغور تلاشش کرے ہر سر کو ایک جانے اُسکو شاکر کہین کہ کہا ہے یا عبادی مما اقرب الیک منک جو شاکر اس جگہ شکر بجالا کر آپ کو بجالاوے اسوقت معنی نحن اقرب الیہ من حبل الورید کے اُسپر ظاہر ہون

Courtesy Prof Shahid Amin. Digitized by eGangotri

رموز ہفتاد و ہفتم دربیان صبر و صابر ہونے کے جان کہ صبر وہ ہے کہ اس سے صبر کرے
نہ کہ دونون کو آپ مین دیکھے اور آپ کو ایسے ہی ہیچ وجود کے نزدیک جان کہ روبرو بیٹھے ایک اسکی
مردمک مین رہتا ہی اور دوسرا ہیچ مرد ہالک کے والعالم مراۃ العارف جو کوئی اس صبر
کو بجا لاوے اُسی کو صابر کہتے ہین کہ کہا ہے کل نفس واحد اسوقت یاایتھا النفس
المطمئنۃ ارجعی الی ربك راضیۃ مرضیۃ فادخلی فی عبادی وادخلی جنتی کے معنے اسپر ظاہر
ہون رموز ہفتاد و ہشتم دربیان توکل و متوکل ہونے کے جان کہ توکل وہ ہے کہ ملک سے توکل
کرے نہ کہ ملک و نصیب سے توکل نہ کہ کسب سے جو کوئی کہ ملک و ملک سے توکل کرے
اس کو کہین متوکل ورنہ متاکل رعیت نفس ہے نہ کہ صاحب نفس ہی اور کہا ہے
کن فی الدنیا کانك غریب او کعابر فی سبیل وعد نفسك من اصحاب القبور جو کہ ایسا متوکل
ہو وہ کلام حق تعالے نے حضرت میران محی الدین کہا ہے کہ اُسکو ظاہر ہوا اور وہ کلام یہی
قال لی عبادی سو النبیین والمرسلین لا یطلع علی ان ادجوںھم احد من اهل الدنیا ولا احد
من اهل الاخرة ولا احد من اهل النار ولا مالك ولا ارضا و ماخلقتهم للجنة
والنار ولا للثواب ولا للحور ولا للقصور ولا للغلمان فطوبی من امن منهم انکم یعرفهم
رموز ہفتاد و نہم دربیان تلقین یعنے تلافی کرنا ساتھ حقتعالے کے اسکا ملاقی کرنا دو نوع پر
آیا ایک یہ کہ طالب کو مشغول کرنا ساتھ الفاظ ملحوظ بصوم و صلوۃ و تہجد و اشراق و چاشت
و فی الزوال دوگانہ اور ہمیشہ با وضو رہنا کہ مقصد پاوے اور طرح دوسری یہ ہے کہ طالب کو شغل کرنا
بعیان ثابت یعنے مقصد جیسا کہ نہین ہی کوئی آدمی سواے مقصد کے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی من یرید ان یجلس مع اللہ فلیجلس مع الفقراء ومن یرید
ان یجلس مع الانبیاء فیجلس مع العلماء جب طالب تلقین ثانی کا فہم کرے اسوقت کان اللہ
ولم یکن معہ شیء اسپر ظاہر ہون رموز ہشتادم دربیان تصوف بمعنے صاف ہونا جان کہ صاف
ہونا کیا ہی کہ خود رہے نہ خدا اور نہ وصل رہے نہ جدائی لی مع اللہ وقت لا فیہ عبد ولا رب
لی مع اللہ جیسا کہ کہا ہے التصوف حال ولا لہ بیان رموز ہشتاد و یکم دربیان تجرید تجرید ایک ہے
ناظر علی اللہ و حاضر من اللہ جان کہ تجرید وہ ہوتا ہی کہ ہر طرف مولا کو دیکھو اور دنیا کو نہ چاہی یون
ہمیشہ مولا ناظر اسکا ہووے کہ کہا ہی ما زاغ البصر وما طغی ہر سالک کہ اسکے معنے دریافت کری
لا الہ الا اللہ اسپر ظاہر ہو رموز ہشتاد و دوم دربیان تفرید جان کہ بے نام و نشان

Courtesy Prof Shahid Amin. Digitized by eGangotri

ہی الاٰن کما کان **بیت** مگر تفرید آن باشد کہ سہو سہو خود باشد ہو ولے چون نیک مے بیند سہو سہو خود باشد*
اور کہا ہے التفرید الذی لایکون ثانی الاھو جو سالک اس کو دریافت کرے
اللہ اسپر ظاہر ہو رموز ہشتاد و سوم جس کسی کی نظر اوپر عرفان کے عارفان سے نہو رموز
ہشتاد و چہارم نظر اوپر مراد کے ہو دریاے مراد سے جرعہ نہ چکھا ہو رموز ہشتاد
و پنجم جو کہ منظور ناظر ہو حقیقت اسکی سے اندھا ہو رموز ہشتاد و ششم جو کہ علم
سے بے بہر ہو وہ عالم نہین رموز ہشتاد و ہفتم ہر عاشق کی نظر عشق پر ہو ابھی بہ کمالیت
عشق نہ پہونچا ہو رموز ہشتاد و ہشتم واصل کو ساتھ حقیقت کے کوئی گذر نہین ہی
رموز ہشتاد و نہم یافت اسکی وہ ہی کہ بے یافت ہو رموز نود ام جس کسی کی نظر اوپر رویت
کے ہو اندھا ہوا ور بینا اسوقت ہو کہ نابینا ہو رموز نود و یکم جو کہ دیکھنے سے
آنکھ بند رکھے آپکو کلفت سے باز رکھے رموز نود و دوم نفی و اثبات وجود سے ہے جو
وجود سے جاوے کچھ نرہے رموز نود و سوم خلق کو ساتھ خلق کے دیکھنا شرک ہی اور خالق
جاننا شرک ہی اور اخلاص وہ ہی کہ بے شرک ہو رموز نود و چہارم جو کہ ڈھونڈھے نپاوے
رموز نود و پنجم جو کہ کہے نہ جانے رموز نود و ششم جو کوئی دوڑے نہ پہونچے رموز
نود و ہفتم جو طالب مطلوب ہو مطلوب سے ہو رموز نود و ہشتم جو سالک منزل پر پہونچے منزل نہ دیکھے
رموز نود و نہم جو یقین کے ساتھ کمال کے پہونچے بے یقین ہو رموز صدم جو ایمان مسلم ہوا ایمان سے پھرے
رموز صد و یکم ایک بزرگ نے ساتھ سیاہی کے ملاقات کی اور پوچھا اے سیاہی کہا نسے کہانتک
ہوئی اور کہانتک پہونچی اُسنے جواب مین کہا کہ جو ملک عدم سے باہر آئی مین بیچ ولایت لاکے پہونچی
مین اور جتنی کہ پھری مین بیچ ملک لاکے لائی ہین*

اختتام کتاب

یا الٰہی بہ طفیل اپنے حبیب نبی کریم کے اس رسالہ کو مقبول فرما کر مجکو اور اُسکے ناظرین کو اس سے
بہرہ مند فرما یا اللہ تو غفور و رحیم ہی مین از سرتا پا گنہگار ہون مجکو اور میرے فرزندان اور خویش و
اقارب کو کونین مین با آبرو رکھیو اور بروز قیامت نامۂ اعمال دست راست مین دیجیو آمین رب العالمین

منقبت بجناب حضرت رسول مقبول صلعم

محمد تو نور خداے جہان ہی	یہ سب نور سے تیرے کون و مکان ہی	سراپا ہی تو نور اس صمدیت کا	یہ ظاہر عیان ہی کہ سایہ کہان ہی

Courtesy Prof Shahid Amin. Digitized by eGangotri

گذر کر کے ایکدم مین بعثت ہے اسمانکو
ولی جامہ بشری مین تقلید کی تھی
پیمبر نبی اور مرسل بہت ہین
تو لیسن وطہٰ حبیب اللہ
یہ ہے عرض میری نبی الکریم
نہین ناخدا ہے نہ حامی کوئی ہے
مین امت مین تیری گنہگار ہونگا
ملادے خدا سے بچا آفتون سے
پڑا اور یہ تیرے گنہگار زرداد

عرش پر تو پہونچا جہان لامکان ہے
جہان تو تھا پہلے وہانکا وہان ہے
ولیکن یہ رتبہ کسی کو کہان ہے
خدا کی خدائی مین یکتا نشان ہے
کہو یا تو امت کا پیارا کہان ہے
مگر مجھپہ بجلی کشادہ وہان ہے
بچائے تو لا اکہ تیری امان ہے
مجھے نفس دم دمہتا دی یہان ہے
شرم بانجھ گہی کی تجھی کو تو ہان ہے

فرشتونکے پر جس جگہ ہووین سوزان
یہ اسرار مخفی انسے کون پہونچے
سبھی منھ کو تکتے ہین تجھ ماہ رو کے
لکھون نعت کیا مین کہ بے حد ہے تو
مری ناؤ ٹوٹی پڑی منجدھار
مین تنہا غریب اور طوفان بہت ہین
لگا پار مجکو تو محبوب رب ہے
گنہگار امت کو اسطرح اجل

بشر کی یہ امکان و طاقت کہان ہے
فنا ذات حق مین شتم تشنہ جہان ہے
تو محبوب رب ہے شفیع بیکسان ہے
زبان و قلم مین یہ طاقت کہان ہے
شب تیرہ ہے اور بھنور بھی وہان ہے
یہ دریا عمیق اور کنارہ کہان ہے
سوا تیرے میرا ٹھکانا کہان ہے
مع بجون جاوے جو شیر غران ہے

ناظرین سے تمکین سے التجا رکھتا ہون کہ اسمین جس جگہ پر قصور دیکھین قلم اصلاح سے زینت بخشین اور اس عاصی پر معاصی کو بدعاے خیر یاد کرین تا کہ باعث میری مغفرت کا ہو

قطعات تاریخ مطبوعہ سابق از منشی سکھ لال صاحب متخلص بہ آہ ساکن رامپور روہیلکھنڈ

خان زردار خان چہ خوش مرد است
پیرو دین و حامی و حرمین

ہر کسی ہر او ثناخوان است
رہبر و شاہ راہ عرفان است
گفت سکھ لال آہ تاریخش

خوبرو نیکخو نکو طلعت
رہبر حق چہ نسخۂ خوش ساخت
عابدان را سبیل عرفان است
۱۲۹۳ھ

نکتہ چین نکتہ دان سخندان است
بہر ان یکجہان نخوان است

ایضاً

رہبر حق چہ خوش مرتب ساخت
آہ لاشد خیال تاریخش

خان زردار خان امیر زمان
ہر آن نسخۂ پسند جہان

رمزدان طریق عرفان ہست
ہاتفے گفت از سر الہام

پیرو دین و رہبر ایمان
قبلۂ فیض و کعبۂ ایمان
۱۲ ۹۳ھ

ایضاً

رہبر حق ساخت چون زردار خان

باکمال فکر از طبع رسا
ہاتفی گفت از سر کاخ برین

آہ شد آن نسخہ مقبول خالق
آفرین زردار خان را مرحبا
۱۲ ۹۳ ہجری

بہر تاریخش خیال آمد مرا

Courtesy Prof Shahid Amin. Digitized by eGangotri

بہ عون صانع مکین و مکان و فضل خلاق زمین و زمان

مثنوی نادر مضامین محتوی بر مطالب اہل تصوف ارباب اذہان دیقین مسمے بہ

مثنوی تحفۃ العاشقین

از انکشاف طبع روشن صاحب کرامات حضرت محمد عبد الصمد معروف بہ شاہ زینت خان مغفور

مطبع نامی منشی نولکشور واقع لکھنؤ مین بطبع لطیف مزین مطبوع ہوا

۱۹۳۷ء

Courtesy Prof Shahid Amin. Digitized by eGangotri

بسم الله الرحمن الرحیم

حمد نامحدود و درود نامعدود معبودی را سزا است که جان عارفان را گلزار عرفان ساخت و شجرهٔ
طیبهٔ شریعت و طریقت را بمؤدای اصلها فی الارض و فرعها فی السماء باوج کمال افراخت دردمندانش
ترنم این رباعی پرداخته رباعی عشقست که آن مغز دل و جان منست ٭ برگ من و عیش من و سامان منست ٭
رمزیکه توانم ز ثنایش گفتن ٭ این است که درد من و درمان منست ٭ و روح عاشقانش باین ترانه در ساخته
رباعی بی جاه و جلال کبریا میخواهیم ٭ نے درد ترا هیچ دوا میخواهیم ٭ هر کس ز در تو مطلبی میخواهد ٭ ما خسته دلان ترا
ترا میخواهیم ٭ جمالش را در هر ذره جلوه دیگر ست و نور ذاتش را همه اشیا مظهر بیت ناقص و کامل مبین اندر جهان ٭
مظهرش هر جزو هر کل می شود ٭ و تحیات وافیات و صلوة زاکیات محمودی را که ذات کامل الصفاتش نور الانوار است
و بهترین مظاهر پرده گار سینه پاکان از تربیت هدایتش معدن نور الهی و دل سالکان بتائید ارشادش مخزن اسرار
کماهی و رحمت و رضوان عربی بر دمندان آل و اصحاب والا شانش که پروانه جمال باکمال او و متادب بآداب خصال ما نعم
میگوید پشت بدیوار زاویه خمول ضراعت خاکساری مجمع منقصتهای بحید و عد محمد عبد الصمد عفا عنه الاحد که من
شکسته بال سرگشته آمال هتی مدید و زمانی بعید بمقتضای این بیت ٭ شوهدم پروانه تا سوختن آموزی ٭ با سوختگان بنشین
شاید که تو هم سوزی ٭ پروانه شمع دلان و سوخته وادی طلب حاصلان بودم سینهٔ بریان و دیدهٔ گریان

Courtesy Prof Shahid Amin. Digitized by eGangotri

در صحراے طلب پویان و صحبت کیمیا خاصیت سیما دلان جویان نه دل را ازین کار صبرے نه از سماے فیض صاحبدلی بارش ابرے تا اینکه بگوش دلم خبر رسید که مطلوب تو حاصل نتواند شد الا از افادات و افاضات رہنماے سالکین قدوة العارفین مخزن اسرار کماهی مطلع انوار آلهی هادی منازل طریقت بدرقهٔ مراحل حقیقت شاهباز اوج تجرید عنقاے قاف تفرید برگزیدهٔ اهل دل امام رهروان منزل وصل سر حلقه عاشقان دلفگار حضرت شاه نامدار که اکسیر سیماب دلان همگی اضطراب اند درونق بخش سرزمین پنجاب بمجرد شنیدن این خبر شوق انگیزے عالم برنگے دیگر و شوقم بیشتر از بیشتر گردید دلم برعزم جازم شد و در غایت شوق باین قطعه مترنم قطعه

آتش عشق کو که از اثرش	عقل آتش بدفتر اندازد	کو عقاب جنون که از ستمش	مرغ ادراک شهپر اندازد
مستی شور کو که نعرهٔ من	واعظان را ز منبر اندازد	دلم از زهد ورگذشت و کنون	طرح طور قلندر اندازد
عمر کو که داد روح دهد	هر نفس ستمگر اندازد	لشکر آراست نفس کافرکیش	تا به مشکل نگاه در اندازد
کو علی تا به قتل این کفار	شور الله اکبر اندازد	مستی عشق کو که از اثرش	عقل دستار از سر اندازد
یارب آن شاه نامدار کجاست	که دمش جان به پیکر اندازد	نفسی گر بجسم مرده زند	نعره اش قصر قیصر اندازد
نعرهٔ هو اگر زند در دل	گنبد چرخ اخضر اندازد	وقت آن شد که از کرم نظری	بر دل و جان مضطر اندازد
وقت آن شد که بر دل مرده	نفس روح پرور اندازد	واصف این ره آید که ز قدمش	تحفهٔ بس محقر اندازد
	یعنی این تنگدست در پایش	از تهی پائگی سر اندازد	

در راه آن مطلوب عاشقان دویدم و از حصول خدمت سعادت آئینش بمقصود دل رسیدم و از انجا که طبع من بر شیوه از خود رمیدگان مستانه و متوحش از خویش و بیگانه بود از صحبت خلق تجرد از یار و اغیار تفردمی جستم تعلیم و ارشاد را با من کارے و اندیشهٔ اخذ بیعت را در دلم بارے نمود آنجناب توجهی در دلم ریختند که به تعلیم آنچه در تست چرا نمی کوشی و از طالبان صداقت کیش ارادت اندیش چشم التفات چرا می پوشی در اشاعت این امر بجد باش و بر فیض مبداء فیاض معتمد بمقتضاے وجوب اطاعت امر خود را بکار اهل ارادت مصروف ساختم و طور قلندری و شیوه آزادی بر انداختم و خواستم که براے یاران محبان چیزے از آداب طریقت بر زبان آرم و به طرز مثنوی بیان نمایم و به تبیین آنچه ضروریات است گرایم تا دوستان را یادگار و اهل شوق را معین و دستیار باشد و این مثنوی را تحفة العاشقین نام نهادم و براے قبول دست دعا کشادم امید که صاحبدلان معنی بین و بزرگان کرم آئین چشم بر الفاظ و قوافی نه کشایند و به نظر عنایت منظهر بمعنی نمایند بالله التوفیق

بیده ازمة التحقیق

Courtesy Prof Shahid Amin. Digitized by eGangotri

آغاز مثنوی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دستگیری کیجیو میرے خدا	تا کوئی دم ہون نہ مین تجھسے جدا	دمبدم ہوتا رہون تجھپر فدا	آرزو تجھ سے یہی ہی اے خدا
ہو زبان پر ذکر دل مین ہو حضور	ماسوی تیرے یہ دل ہو سے دور	بی حضور دل نہ لون مین تیرا نام	جبکہ لون نہین ہون حضور دل تمام
ہر گھڑی ہر لحظہ ہو تیرا حضور	بی جہت بی کیف مجکو اے غفور	التجا کس سے کرون تیرے سوا	کون برلاویگا میرا مدعا
نور وحدت کردے مجھپہ آشکار	بس یہی ہی مدعا پروردگار	یہ دعا عاجز کی ہی کیجیو قبول	از براے آل و اصحاب رسول

بیان وحدت و گفتن نادر ولولہ اول سلوک

ماسوی تیری ہون خالی خیال	یان تلک ہستی کا رہنا ہی محال	معرفت کا جوش ہو منصور وار	پر نہ نکلے لفظ انا کا زنہار
جبکہ ظاہر راز لاہو اے عزیز	پھر کہان اثبات کا اسکو تمیز	بیشک اظہار یکی بھی ہی دوئی	مدعی یان پر نہین ممنوع تا کوئی
لا و الا سے بھی ہی نزدیکتر	پر نہین تجھکو خبر اے بیخبر	جسنے کی گفتار اسمین اے حبیب	وہ ہوا دونون جہان سے بے نصیب
کیونکہ ہی یہ خود پسندی ہوشکی	یہ نہین ہی بات وانکی جوشکی	گر نہین ہی وہم ہستی اے پسر	پھر انا سے کیا وہ تو تری بیخبر
جسکو ہو کچھ وہم ہستی کا گمان	وہ نہین عارف ہی ہر گز بیجوان	بلکہ اسمین وہم ہی شرک خدا	عین جانے وہم سے ہو کر جدا
وہم ہستی کا ہی بس ایسا حجاب	یہ نہ ٹوٹے وار بن عالیجناب	مولوی نے ملکہ اسمین یون لکھا	راز مخفی کل دیا سب کو بتا
وہم کی کیا بات ہی اے بیخبر	مولوی کے قول پر کر ٹک نظر	جملہ معشوقست عاشق پردہ	زندہ معشوقست عاشق مردہ
	چاہیے کرنا تجھے یان پر سکوت	یہ حدیث مصطفے سے ہی ثبوت	

حدیث شریف مَن سَکَتَ سَلِمَ وَمَن سَلِمَ نَجَی

من سکت کو دل سے پڑھ تو بیخبر	تجکو تا رمز خفی پر ہو تمیز	یعنے جسنے بند کی اپنی زبان	پا گیا اندوہ نکبا تھون امان
	دیکھ کیا فرماتے ہین عالیجناب	یعنے حضرت مصطفے اے فیضیاب	

حدیث شریف کلموا الناس بما یعرفون ودعوا ما ینکرون اتریدون ان یکذب اللہ ورسولہ

قول اسکے عقل پر کر اے جوان	تا نہو وہ راز حق سے بدگمان	دوسرا فرمان سن اس پاک کا	مرتبہ ہے جسکے باعث خاک کا

حدیث شریف من عرف ربہ کل لسانہ

جبکہ کھل جاتا ہی راز حق نہان	بند ہو جاتی ہی اسکی بس زبان	یعنے جسپر راز حق کا ہو ظہور	گفتگو سے وہ بشر ہی بس ہی دور
یاد رکھ اس بات کو ای جان من	خامشی اسکا ہے پر گویا سخن	یون کہو ہاتھونکو اپنے تم اٹھا	ماسوی اپنے تو ہولا سب مٹا

Courtesy Prof Shahid Amin. Digitized by eGangotri

سر بسر ہم نے ہین دیکھوں تیرا نور　دیکھ اسکو سوختہ ہوں مثل طور
نیست تیرے روبرو ہوں اسقدر　جیسے پیش شمس ہوتا ہی قمر

بس زیادہ تو نہ کچھ بولو کچھ کلام　نیست تو باقی خدا ہو والسلام
بھید یہ ہے فہم انسانی سے دور　چاہیئے خاموش رہنا ذی شعور

دیکھ فرماتے ہین دانائے علوم　مثنوی مین یعنی مولانائے روم
علم حق در علم صوفی گم شود　این سخن کے باور مردم شود

راز حق کا گر ہو طالب ای پسر　نیست کر ہستی کو جب ہو باخبر

دربیان انتشار دل و وسوسہ شیطان و باز داشتن ازو

غیر کا دلمین نہ آنے دی خیال　تاکہ ہووے نفس کا دل پایمال
غیرت ہے سدا انوار خدا　دور کر اسکو شتاب ای باصفا

یاد رکھ اس بات کو ای ہوشیار　جب تلک ہی غیر کب ہو وصل یار
یہ ہی کافر بلکہ اکفر ذی شعور　روز و شب رکھتا ہی حق سے تجکو دور

دیکھ فرماتے ہین یون اہل عمل　نفس نے ڈالا ہی دلمین کیا خلل
کاشکے ہرگز نزادی مادرم　تا نہ کردی کشتہ نفس کافرم

کاشکے ہرگز نہو دی نام من　تا نہو دی جنبش و آرام من
یون کرو ہر وقت حق سے تم دعا　تاکہ حاصل ہووے دلکا مدعا

نفس شیطان نے کیا ہمکو اسیر　تو چھڑا ہمکو ہمارے دستگیر
سخت تر دشمن ہی شیطان لعین　مکر سے ہم اسکے کچھ واقف نہین

جسکو ہم جانے کہ ہی بیشک بلا　اسمین کرتا ہی ہمین پھر مبتلا
یہ ہوا ہی ابتدا سے دو بدو　کیا بھلا ہم ہین یا اسکے روبرو

دام سے اسکے نہین کوئی بچا　ہو دی گر دہ لاکھ دانا پر پھنسا
کیونکہ بچتے مکر شیطان کی دقیق　کب بچین جبتک نہو دی تو رفیق

گر تو آگاہ اس سے بچا ای کریم　نا سمجھ لین مکر شیطان رجیم
گر کرین نیکی تو بد دیوی ملا　یا کرین کچھ بد تو کر دیوی بھلا

جسکا دشمن سخت ایسا ہو لعین　ماسوا تیری پناہ اسکو نہین
یا الٰہ العالمین بہر رسول　اس دعا کو کیجیو میری قبول

کنج وحدت کا ہے بین　بند رکھتا ہی جو چشم یقین
خودنمائی سے یہ پرہی بید گہر　ماسوا اپنے نہین کرتا نظر

اس سبب سے نور وحدت ہے چھپا　ورنہ دیکھو تو وہی ہی جا بجا
کونسا دل ہی کہ جسمین وہ نہین　پر نہین ہی چشم تیری نور بین

غور سے اس قول پر کر تو نظر　مولوی فرماتے ہین کیا باخبر
آنچہ تو گم کردہ رہ کنز کردۂ　ہست اندر تو تو خود را پردۂ

دربیان آیت نحن اقرب

پاسبانی دلکی کر تو اسقدر　ماسوائی حق کے نہ آوی کچھ نظر
غرق بحر وحدت ایسا ہو عزیز　تا نہو پھر این و آن کی کچھ تمیز

عارفان حق کی یہ ہی گفتگو　جبتلک تو ہی ہین ہی تو نہو
اسکو کہتے معرفت ہین عارفان　وہ عیان ہو تو نہان ہو ایجوان

سن یہ فرماتی ہین شاہ بو علی　محرم راز خفی و ہم جلی
تا تو ئی کے یار گرد دیار تو　چون بناشی یار باشد یار تو

جبتلک تو ہی نشان اسکا کہان　نیست کر ہستی کو تو پاوی نشان
گر تو پروانہ کی ہمت پر نظر　واصل جانان ہی جلکر سربسر

ہی یہ پردہ تجھ سے وای محبوب من　دور کر خود کو تو دیکھے ذوالمنن
وہ تو ہو نزدیک تو ہو اس سے دور　یہ عجب سے حال تیرا بے شعور

کیون پڑا ہی دور ہو نزدیک تو　دلمین اسکی کر ذرا تو جستجو
گرچہ ڈھونڈھی عرش سے تا فرش تو　راہ حق دلکے سوا پاوی نہین

کیونکہ رہ اسکی ہی دلمین اقرب ہا　دیکھ تو دلمین ذرا تو ہوشیار
دیکھ لے کیا لکھتے ہین مولوی　واقف ہر رمز و اسرار خفی

Courtesy Prof Shahid Amin. Digitized by eGangotri

	ای کمان از تیرہا پر ساختہ	صید نزدیکست و دورش ساختہ	

قولہ تعالیٰ نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيدِ

نحن اقرب کو نہیں سمجھا اگر	اسلیئے اس بھید سے ہے بیخبر	عقل ظاہر ہین تو کر تو دسے دور	دیکھ تو پھر ہر طرف اسکا ظہور
عقل جزوی عقل ظاہر ای جوان	عقل کلی عقل باطن بیگمان	عقل کلی تھی نبی مین بس تمام	دیکھ فرماتے ہین کیا خیر الانام

دربیان حدیث قدسی سَمْعُهُ الَّذِي يَسْمَعُ بِهِ

بعد فرض و واجبات ای والا مقام	عقل پر جو لوگ کرتے ہین دوام	حدیث قدسی مَا تَقَرَّبَ اِلَيَّ عَبْدِي بِشَيْءٍ اَحَبَّ	

اِلَيَّ مِمَّا افْتَرَضْتُ عَلَيْهِ وَلَا يَزَالُ عَبْدِي فَتَقَرَّبَ اِلَيَّ بِالنَّوَافِلِ حَتَّى اَحْبَبْتُهُ فَكُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِي يَسْمَعُ بِهِ وَبَصَرَهُ الَّذِي يُبْصِرُ بِهِ وَيَدَهُ الَّتِي يَبْطِشُ بِهَا وَرِجْلَهُ الَّتِي يَمْشِي بِهَا وَاِنْ سَاَلَنِي لَاُعْطِيَنَّهُ وَلَئِنِ اسْتَعَاذَنِي لَاُعِيذَنَّهُ وَمَا تَرَدَّدْتُ عَنْ شَيْءٍ اَنَا فَاعِلُهُ تَرَدُّدِي عَنْ نَفْسِ الْمُؤْمِنِ يَكْرَهُ الْمَوْتَ وَاَنَا اَكْرَهُ مَسَاءَتَهُ وَلَا بُدَّ لَهُ مِنْهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

حق نے فرمایا کہ اسکے دست و پا	کان اور چشم و زبان ہے برملا	یہ مجرد معنی لفظ حدیث	کچھ نہیں تاویل اسمیں اے حبیب
یہ حدیث مصطفے ہے تیغ لا	نیست کرتی ہے دوئی کو ای فنا	یون لکھا خاصان حق نے اسکا حال	فہم کر دلمین نہ کر کچھ قیل و قال
بحر وحدت مین ہے جو ہین جہان	یہ وہ لا ہے در وحدت بیگمان	لام مین جیسے الف ای بیخبر	اسطرح کثرت مین وحدت سر بسر
یعنی کثرت نیست ہے وحدت بقا	بے الف جیسے نہیں ہوتا ہے لا	لام لا الا آ الف ہے ای جوان	لا ہے کثرت وحدت الا بیگمان
لا فنا الا بقا اے زشت خو	ہو گی لا پھر دیکھ جانان سو بسو	پردہ الا ہے لا اے بیخبر	توڑ اسکو دیکھ الا سر بسر
عین کثرت مین ہے وحدت یون نہان	جسطرح ہوتی ہے گل مین بو نہان	بس ضمیر لا ہے لا معبود غیر	ہو گی حق مین توجہ ذرا کر دل کی سیر
لا کے قائل مشرکین ہے مرد دین	ہین مقر الا کے مومن بالیقین	اسلیئے واقع ہوا الا ای پسر	تا کہ ہووے کفر انسے دور تر
لا کو الا جانتے وہ بدنصیب	یہ تھا باعث کفر کا انکے حبیب	یعنی الا کو کیا لا سے نہان	اسقدر تھی محو لا وہ بدگمان
جو کرے الا کو لا اے بیخبر	وہ ہے کافر دین حق مین سر بسر	جو کرین لا سے لا کو بس نہان	وہ ہین ذات حق کی عارف بیگمان
انکی ضد مین جو ہوا کافر ہوا	انکی ضد مین مومن ظاہر ہوا	فرق حال کافر و مغفور کا	ہے یہی فرعون اور منصور کا
تھا انا فرعون سے لا کا بقا	تھا انا منصور سے لا کا فنا	دیکھ فرماتے ہین مولانا یہ راز	یعنی حضرت مولوی پاکباز
گفت فرعون انا الحق گشت پست	گفت منصور انا الحق او برست	این انا را رحمت اللہ ای محب	وان انا را لعنت اللہ در عقب
زانکہ او سنگ سیہ بود این عقیق	آن عدوئے نور بود و این عشیق	این انا گفت و زخود آزاد شد	وان انا گفت و زخود برباد شد
جیسے پیش مشرکین لا ہے نہان	ویسے نزد عارفان الا عیان	جیسے نزد مشرکین لا ہے عیان	ویسے نزد عارفان لا ہے نہان
لا کو لا جانین ہین مومن ای فنا	لیک الا سے ہوا لا کا فنا	یعنی الا کا ہے ابتر یہ اثر	غیر الا ہے نہین انکو خبر

ہم انسان سے شہ رگ گردن سے بھی زیادہ قریب ہین ۱۲ حدیث قدسی ہے کہ میرے بندے پر فرض کیا ہے اُس سے بڑھ کر کسی محبوب چیز سے میری طرف بندہ تقرب نہیں کرتا ہے اور نوافل سے پھر بندہ تقرب ہو جاتا ہے یہانتک کہ میں چاہنے لگتا ہون پس ہو جاتا ہون اسکا کان جس سے وہ سنتا ہے اور ہاتھ جس سے وہ پکڑتا ہے اور پاؤن جس سے وہ چلتا ہے اور اگر وہ مجھ سے کچھ مانگتا ہے تو مین اسکو یقیناً دیتا ہون اگر وہ پناہ چاہتا ہے تو پناہ دیتا ہون اور مجھکو کسی امر کے کرنے مین تردد نہین ہوتا جتنا مومن کی جان کا تردد ہوتا ہے کہ اس کو موت بری معلوم ہوتی ہے اور موت بھی اسکے لئے ضرور ہے ۱۲

Courtesy Prof Shahid Amin. Digitized by eGangotri

مولوی نے کیا تاسف سے لکھا
سنگ سے بھی ہے ترا دل سخت تر

سُن کے گر تجھپر ہو شق تو ہے بجا
پھر بھلا ہو تجکو کیا پتھر اثر

از جہ مہجوری و دوری ای فلان
چشم باطن مین نہین تیرے ہے نور

آہ از دست تو دارم صد فغان
پھر بھلا ہو کسطرح تجکو حضور

دربیان درست کردن دل بموجب حدیث

دل کو کر آراستہ ای مرد دین

ماسوی اسکے نہین ہے اہتمین
گر نہین دل پر ترے دین کا اثر

جو عمل ہے دل سے بس بہتر ہے وہ
کیسے ہون اعمال ظاہر معتبر

گر نہین دلسے تو بس ابتر ہے وہ

حدیث شریف اِنَّ اللّٰہَ لَا یَنْظُرُ اِلٰی صُوَرِکُمْ وَلَا اِلٰی اَعْمَالِکُمْ وَلٰکِنْ یَنْظُرُ اِلٰی قُلُوْبِکُمْ وَنِیَّاتِکُمْ

یون ہوا فرمان حق ای ہوشمند

ماسوی دل کی نہین ہمکو پسند

جو عمل دلسے نہین ہے سب تلف

لکھ گئے ہین سب بیان ہین سلف

حدیث شریف اِنَّ فِی الْجَسَدِ مُضْغَۃً اِذَا صَلَحَتْ صَلَحَ الْجَسَدُ کُلُّہٗ وَاِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ کُلُّہٗ اَلَا وَھِیَ الْقَلْبُ

بلکہ فرمایا نبی نے اسے دغل
ما برون را ننگریم و قال را
صاف دل کہتے ہین اسکو بالکل
پھر کرین جو کچھ کہ وہ ہے سب درست

جسکے دلمین ہے خلل سب مین خلل
ما درون را بنگریم و حال را
ماسوی حق کے نہو جسمین خیال
عشق حق سے وہ ہو جالاکت و چست

دیکھ فرماتی ہین مولانا ی دین
دل نہین جبتک ترا ہو با صفا
لینے جو کچھ ہو وہ ہو بہر خدا
ہر عبادت مین ہو پھر زنگ دگر

مومنونکو جس سے ہوتا ہے یقین
سب عبادت ہے تری بس ناروا
غیر سے دلمین نہو جو ن جرا
زنگ وہ عالم ہو جس سے بے خبر

دربیان ترجیح نماز اہل باطن بر نماز اہل ظاہر

انکی دو رکعت ہین تیری صد ہزار
اُنسے کیا نسبت ہے تجکو ای ذلیل
اُنکا سونا تیری بیداری سے بہتر
گر ہون آسودہ تو ہون شاغل بہ رب
لاکھون کا فر بہتر اس سے ہوگے
دیکھکر یہ انبیا کا معجزا
عشق حق سے منتشر ہو جسکا حال
اشقیا را دیدۂ بینا نہ بود
آب و خور پر انکی تھا انکو خیال
مغز باطن پر نہ کی انکے نظر

بلکہ بہتر اس سے بھی ای نابکار
تو انیس نفس وہ حق کی خلیل
روز و شب کا فرق ہے باہم گر
ہو اگر تو سنگ ہو ای بیادب
انبیا کو آپ ساجانا کیے
کہتے تھے یہ سحر ہے سب ملا
یہ کہین مجنون اسکو بد خصال
دید شان نیک و بد یکسان نمخ
یا لباس ظاہری پر دی خصال
مثل سنگ کے استخوان پر کی گذر
کیونکہ علم غیب ہے علم خدا

کیونکہ تو ہے اسم خوان ای بصر
تیرا ہمدم نفس شیطان لعین
گرسنہ ہون وہ تو ہون جبرئیل ور
ہین تری ہمشکل لیکن وہ عزیز
انبیا اور اولیا کو اسے بسر
ہو کرامت جب کسی سے ای عزیز
راست فرماتے ہین وہ عالیجناب
ہمسری انبیا سے یہ تباہ
یعنے جیسے وہ ہین ویسے ہم ہین سب
یہ نہ سمجھے دلمین ای بے بصر
غیر پر ہوتا نہین ہرگز یہ وا

وہ ہین بینا یہ سمجھی سر بسر
انکا ہمدم نور وحدت بالیقین
ہو اگر تو مثل سگ ہو بد شعار
بے ادب اس سے ہوا تو بے تمیز
کہتے تھے مجنون و ساحر یہ بتر
سحر سب جانا کیے یہ بے تمیز
یعنے حضرت مولوی ای فیضیاب
ہو گئے درگاہ حق سے رو سیاہ
پھر کہا نسے آیا انپر فضل رب
علم باطن سے نہین ہمکو خبر

قولہ تعالیٰ فَضَّلْنَا بَعْضَکُمْ عَلٰی بَعْضٍ

Courtesy Prof Shahid Amin. Digitized by eGangotri

نفظ فضلنا سے غافل ہیں لعین ، ہو گئے انفضال حق سے بے یقین
باوجود اسکے شقی و مرتدین ، مثل اسکے انکو جانیں بالیقین
دیکھ کیا نکتے ہیں وہ عالیمقام ، یعنے حضرت مولوی ہے نیکنام
یعنے صورت میں ہیں مثل ہمگر ، فرق ہے اخلاص میں لیکن بسیر

عقل کے نزدیک بھی ہے خود نصاب ، عمل کا ہونا ایک سا ہے محال
مثل ہے جو انہیں جانے جوان ، یہ شقاوت کا نشان ہے بیگمان
کار پاکان را قیاس از خود مگیر ، گرچہ ماند در نبشتن شیر و شیر
تیرے جو حسنات ہیں ابرار دہ ، سیئات انکے ہیں بیشک سب کی

قولہ تعالیٰ فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِنَفْسِهِ وَمِنْهُمْ مُقْتَصِدٌ وَمِنْهُمْ سَابِقٌ بِالْخَيْرَاتِ

یعنے ظالم مقتصد تم اے بسیر ، سابق الخیرات وہ ہیں سربسر
ہر شرف انسان کو از علم ادب ، بے ادب ہونے سے ہم پہ وبال
بے ادب ہوتی ہیں کب عالی نسب ، یعنے غالب نفس ہم پر بالکمال

حدیث شریف ظُنُّوا الْمُؤْمِنِينَ خَيْرًا

کیا نہیں ہے یہ حدیث مصطفےٰ ، ظن مومن کا ہو مومن سے بھلا
دوستی سے انکی جنت ہو نصیب ، دشمنی سے انکی دوزخ ہو حبیب
نفس نے لیکن کیا تمکو خراب ، حشر میں دیکھوگے تم اسکا عذاب

حدیث قدسی وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالَىٰ قَالَ

قَدْ مَنْ عَادَىٰ لِي وَلِيًّا فَقَدْ عَادَيْتُهُ بِالْحَرْبِ ، یون ہوا فرمان حق اے خوبرو ، جو لڑا اُنسے وہ مجھسے رشت غم

حدیث قدسی حُبُّ الْفُقَرَاءِ مِفْتَاحُ الْجَنَّةِ

دوستی ہے انکی جنت کی کلید ، یہ حدیث مصطفےٰ ہے اے سعید
بے ادب پر فضل رب ہوتا نہیں ، یاد رکھ اس بات کو اے مرد دین
کیا لکھا ہے مولوی نے دعظ و پند ، بے ادب کے حق میں سن اے ہوشمند
از خدا جوئیم توفیق ادب ، بے ادب محروم گشت از فضل رب
اب بیان کر فرق ان دونوں کا تو ، بے ادب اور با ادب کا ہو بجو
کیونکہ ہے وہ بے ادب اسکے سبب ، جانتا ہے میں بھی یہ کرتا ہوں سب
یہ نہ سمجھے بے ادب وہ بوالبشر ، کام وہ پر ہم نہیں دیتی بشر
لیک کھاوے تو مرض میں ابتر ، سم قاتل تجکو ہو اے بے خبر
تخم ہو برباد محنت رائگان ، پھر شجر کا ذکر کیا اے نیکدان

ہمنشین ہو ایکدم گر با ادب ، دیکھ کیا ہوتا ہے تجھپہ فضل رب
بے ادب تنہا نہ خود را داشت بد ، باز رکھی خلق کو از فضل رب
بے ادب تنہا نہ خود را داشت بد ، بلکہ آتش در ہمہ آفاق زد
ختم کر عاجز ادب کی گفتگو ، بے ادب سنتا ہے کب اے نیکخو
فعل دونون ایک کرتے ہیں مدام ، فرق اسمیں ہے نکال اے نیکنام
یعنے یہ جو دین کا کرتے ہیں کام ، مین بھی کرتا ہوں ادا اسکو تمام
یعنے جیسے ہو مرغن یہ طعام ، کھانے سے جسکے ہو قوت بس تمام
بلکہ جیسے تخم ہو اچھا بھلا ، پر زمین سخت میں بودے فنا
بس زمین دل ہے تری سخت تا ، دیکھ فرماتا ہے حق اے بے خبر

قولہ تعالیٰ ثُمَّ قَسَتْ قُلُوبُكُمْ مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ فَهِيَ كَالْحِجَارَةِ أَوْ أَشَدُّ قَسْوَةً وَإِنَّ مِنَ الْحِجَارَةِ لَمَا يَتَفَجَّرُ مِنْهُ الْأَنْهَارُ وَإِنَّ مِنْهَا لَمَا يَشَّقَّقُ فَيَخْرُجُ مِنْهُ الْمَاءُ وَإِنَّ مِنْهَا لَمَا يَهْبِطُ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ

وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ ۝ ، یعنے پتھر سے زیادہ سخت ہے ، دل جو تیرا دیکھ یہ بدبخت ہے

یس بعض ظالمین سے ہیں جو ... پر ظلم کرتے ہیں بعض میانہ رو ہیں اور بعض اسود نیک اطرف سبقت کرتے ... مومنین کو اچھا گمان کرو ... حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو کوئی میرے دوست سے عداوت کرتا ہے تو اس سے لڑائی کرتا ہوں ۱۲ بہت فقرا کی دوستی جنت کی کنجی ہے ۱۲ ... سخت ہو گئے تمہارے دل اسکے بعد تو وہ مثل پتھر کے ہیں یا اس سے زیادہ سخت اور پتھر وہ ہیں کہ ... نہرین ہیں بعض ... پھٹتے ہیں اور بعض ... پانی نکلتا ہے اور بعض خدا کے خوف سے گر پڑتے ہیں اللہ تمہارے کاموں سے غافل نہیں ۱۲

Courtesy Prof Shahid Amin. Digitized by eGangotri

یعنے بہتیں نہین ہین اس سے مدام — توبھی ہی کچھ چشم تر ای نیکنام
شق ہوکر آب ہوا نسے روان — خوف حق سی پھر گرین وہ بیگمان
سچ بتا ہوتا ہی کچھ دل پر اثر — نام حق سنتا ہی جب اے بیخبر
دیکھ توگرتے ہین یہ کوہ عظیم — تونہین گرتا ہی کیون مرد سلیم
کیونکہ ہی وہ خوف واحد پر اثر — پر نہین تجھپر اثر کیون بیخبر
خوف حق مین کچھ نہین گر قصور — لیک تیری دلمین ہی ای بی شعور
سخت دل تیرا ہی یعنے کالحجر — پھر بھلا ہو کسطرح تجھپر اثر
دیکھ فرماتے ہین یہ حضرت رسول — گوش دل سی سن اری ای بوالفضول

حدیث شریف وعن ابن عمر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا تکثروا الکلام بغیر ذکر الله فان کثرة الکلام بغیر ذکر الله قسوة للقلب وان ابعد الناس من الله القلب القاسی

قلب مین جسکے قساوت ہو بسر — وہ خدا سے دور از بس دور تر
قلب قاسی توڑ ای مرد خدا — نور وحدت دیکھ تو پھر جابجا
جبتلک قسوہ ہے تجھ مین ای جوان — گنج وحدت کا نہو تجھپر عیان
مولوی کی یہ ہدایت ہے اے پسر — سنئے اُسکو کر عمل ای بیخبر
صورت سرکش گدازان کن برنج — تا نہ بینی زیر او وحدت چو گنج
فرق تجھ مین اور انہین ہی عظیم — تو ہی با قسوت وہ ہین مرد علیم
لیک تو ہی چشم دل سی بے بصر — نور دل انکے سے تو ہی بیخبر
صاف دل روشن ہی وہ با آب و تاب — نور ایمان کی ہین گویا آفتاب
یعنے روشن دین ہی اُنسے ای جوان — لیک وہ ہین چشم تیر سی نہان
ہو زمین کی جسقدر ناپاک خاک — شمس کے پرتو سے ہو جاتی ہی پاک
آفتاب آسمانسے اے پسر — آفتاب معرفت ہی تیز تر
اُس سے جلتی ہی نجاست ظاہری — اس سی خبث باطنی ای متقی
وہ کرے ہی نور ظلمات زمین — یہ منور دل کرے ای نازنین
اسکا پرتو گر تو ای زشت خو — دین کا تو بھی ہو پھر اک ماہ رو
لیک تو خفاش ہی ای بدشعار — آفتاب معرفت سی تجکو عار
یعنے باطن کی نجات یہ تمام — اسکے پرتو سے جلے ای نیکنام
جانتا ہی کون ہی وہ آفتاب — جسکی یہ ہی گفتگو عالیجناب
دیکھ وہ ہی نور حق اور نور مبین — یعنے وہ ہی رحمة للعالمین
فیض اُسکا خاص ہی اک علم ہی — فرق اسمین مثل صبح و شام ہی
عام سی حاصل نجات نار ہی — خاص سی حاصل وصال یار ہی
عام کے حامل ہین عالم ظاہری — خاص کے ارباب باطن انکی کی
جوکہ دونون صنف سے موصوف ہو — عالم راسخ وہ تب معروف ہو
عام کو چاہیے تو پڑھ لی تو کتاب — خاص گر چاہے وسیلہ لے شتاب

دربیان آیت وابتغوا الیه الوسیلة

قوله تعالی یا ایها الذین آمنوا اتقوا الله وابتغوا الیه الوسیلة وجاهدوا فی سبیله لعلکم تفلحون

وابتغوا ہے حکم رب ای بیخبر — کیون ہی غافل اُس سے تو عالی گہر
جسقدر گذری ہین دین مین باخدا — بے وسیلہ سے جدا کوئی بتا
کیونکہ بے اسکے نہین ہو دل درست — گرچہ ظاہر ہو مگر باطن ہی سست

حدیث شریف انما الاعمال بالنیات

ظاہری پر حق نہین کرتا نظر — لیک نیت پر کرے ای بیخبر
اسلیے ہی واسطہ تجکو ضرور — تاکہ ہووے ہر عبادت مین حضور
اب حقیقت واسطہ کی سن جوان — تاکہ اُسکا بھید ہو تجپر عیان
یعنے رکھ تو واسطہ اس سی بسر — عشق حق سی جو جلا ہو سر بسر

Courtesy Prof Shahid Amin. Digitized by eGangotri

زاہدون کی قال پر مت کر نظر	اور مامن کو تو حاصل کر بسر	ہو تو لائق واسطہ کر اے جوان	جلد ہووے فائدہ پھر بیگمان
گر نہین تو اسکے لائق ای بسیر	واسطہ سے کچھ نہو تجھ پر اثر	بیشتر ہو صاف دل ای مرد دین	مثل پنبہ کے سبک ہو بالیقین
یعنی ایسا ہو کہ ہو آتش پذیر	جب تجھے قابل فیض کی ہو ای فقیر	بعد اسکے پیر کی کر جستجو	مثل شیشہ دل ہو جسکا ہو بہو
شمس وحدت سے ہو جسکا واسطہ	کر چکا حاصل ہو اس سے رابطہ	یعنی جب چاہے شعاع آفتاب	اور حرارت کرلے دل مین اکتساب
منتقل کرنے پہ قادر ہو مگر	شعلہ زن ہو غیر پر تا سر بسر	جب ملے ایسا تجھے کوئی بشر	پنبۂ دل کو تو اسکے نذر کر
ولیکن پھر کرو وہ شعاع آفتاب	ڈالے تل دلبر تری با التہاب	یعنی دلبر جب پڑے وہ تل بسیر	تو جلے پھر مثل پنبہ سر بسر
	پیر کی نسبت کا جب ہو یہ اثر	رابطہ رکھ پیر سے ای ذی سیر	

در بیان آیت کونوا مع الصادقین

قولہ تعالی یا ایہا الذین آمنوا اتقوا اللہ وکونوا مع الصادقین ۝

لفظ کونو دیکھ لے قرآن مین	حق نے فرمایا ہے انکی شان مین	کثرت و قلت نہو لیکن ذرا	دین مین ناقص ہین وہ انکی فنا
	رابطہ کیا ہے یہ عینک سے بسیر	نور وحدت صاف آتا ہے نظر	

قولہ تعالی ویتفکرون فی خلق السموات والارض ۝

لفظ فی خلق السما کہتا ہے حق	عالم راسخ سے پڑھ اسکا سبق	رابطہ کیا ہے دوا ہے ای بسیر	دے شفا دل کی مرض کو تو مگر
مانع وسواس ہے یہ رابطہ	ماسوی حق کے نہ دے یہ واسطہ	دیکھ فرماتے ہین کیا وہ پاکباز	یعنی حضرت مولوی اہل راز
ہیچ نکشد نفس را جز ظل پیر	دامن آن نفس کش را سخت گیر	ہے غذا یہ باطنی کی ای امام	نفس امارہ کو کردے یہ تمام
ہے غذا یہ جان و دل ہے ای بسیر	وہ غذا ہے مال و تن سی سر بسر	یہ غذا فی الوحدت ہے ای مرد دین	وہ غذا ہے اجتماع مومنین
وہ غذا ہو خنجر و تلوار سے	یہ غذا ہو دست بے ہتھیار سے	وہ غذا ہو بر زمین و بر نشان	یہ غذا ہے بر مکان لامکان
ظاہری سامان ہے ظاہر کا معین	باطنی کا باطنی ای مرد دین	علم اسکا اور ہے ای بے خبر	سن حدیث مصطفی یہ معتبر

حدیث شریف عن ابی ہریرۃ قال حفظت من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعائین فاما احدہما فبثثتہ فیکم واما الآخر فلو بثثتہ قطع ہذا الحلقوم یعنی مجری الطعام رواہ البخاری

جو ہریرہ کی روایت دیکھ تو	دیکھ کر خاموش ہو ای زشت خو	پائے مین نے علم دو حضرت سے آ	ایک کو مین سہی کر دو مین آشکار
یعنی وہ ہی علم ظاہر سر بسر	جو ہدایت تمکو کرتا ہون بسیر	دوسرے کا گر کرو مین کچھ بیان	نرخرا کاٹو مرا تم ای جوان
یعنی وہ ہی علم خاص اہل خدا	فہم مین کب غیر کے ہوئی فنا	کیا ہوا گر پڑھ لئے حرف کتاب	بے وسیلہ کے نہو تو فیضیاب
جسکو ظاہر ہو مگر باطن نہو	رہزن باطن ہے وہ ای نیکخو	یعنی فرماتے ہین مولانائے روم	مثنوی مین دیکھ لے یہ ہی عموم
علم رسمی رہزن ہر سالک است	این عقیدہ حنبل و ہم مالک است	ہر کہ او در بند قال و قیل شد	ہمچو فرعون غرق اندر نیل شد

Courtesy Prof Shahid Amin. Digitized by eGangotri

نوح دل از نفثۂ شیطان بشوی — ای مدرس درس عشقی هم بگوی
دل منور کن با نوار جلی — چند باشی کاسه لیس بوعلی
یہ ہی بس تعلیم حق ای بیخبر — مولوی کے قول پر کر تو نظر
علم حق وہ ہی کرے حق پر فدا — ماسوی حق کے کرو سکو فنا
دیکھ فرماتے ہین کیا وہ با خدا — مولوی معنوی با صفا

چند چند از حکمت یونانیان — حکمت ایمانیان را هم بخوان
علم باطن خاص ہی علم خدا — غیر کی شرکت نہین اسمین ذرا
این همه علمی ز تعلیم حق است — نی ز جد و جهد نی از سبق است
علم جسکو یہ ہی حاصل ای جوان — یعنی مومن خاص ہی وہ بیگمان
صاحب ایمان همان باشد همان — گر نباشد غافل از وی یکزمان

در بیان نماز کامل کہ عاشقان حق ادا میکنند

دیکھ یہ انکی نماز ای ذی سیر — حق سے واصل غیر سے ہین بیخبر
بعد اسکے جب پڑھین ام الکتاب — جلوہ گر ہو معرفت کا آفتاب
جب پڑھین اخلاص کو بصدق دل — نور وحدت سے وہین جاتی ہین مل
کیا لکھا ہے دیکھ تو ای بے نصیب — مولوی نے جو کہ دین کا ہے طبیب
جسکی ہستی نیست ہو پیش خدا — اسکو کہتے ہین ملائک مرحبا

جب کرین تکبیر اولی وہ تمام — نور وحدت دیکھ لیتین ہین تمام
دیکھ کر انوار اسکے ذی سیر — سوختہ ہوتی ہین عاشق سر بسر
یعنی ہستی نیست کرتی ہین عزیز — ماسوا حق کی ہین رکھتی تمیز
چونکہ با تکبیرها مقرون شوند — همچو قربان از جهان بیرون شوند
خوب سمجھا نا خدا کو ای بشر — ماسوا حق کی گیا سب سے گذر

حدیث شریف اَلصَّلٰوۃُ مِعْرَاجُ الْمُؤْمِنِیْن

یعنی یہ ہے وہ صلوۃ ای ذی سیر — جو کہ ہی معراج مومن سر بسر
سعی جو کرتا نہین اسمین بشر — وہ ہی بدتر خر سے احمق بیخبر
بار سے اسکے زمین و آسمان — کھینچتے ہین الامان والامان
خوف حق سے کوہ کی ہوتی تھی خاک — یعنی کپڑے پہاڑ ہوتی تھی چاک
ایکدن کا حال سن ای بیخبر — دل پہ تیرے تا ہو کچھ اس سے اثر
جب نکالین درد ہو انکی حبیب — دشمنونکی بھی نہو ایسا نصیب
درد تھا پایا تھی بلاے دو جہان — رنگ حضرت کا تھا اس سے زعفران
فکر کی سب نے نکالین جلد تر — پر نہو حضرت کو کچھ اس کی خبر
پیچھے سے اسکو لیا سب نے نکال — ہوگیا پھر سب مصلا خون سے لال
غرق کیون خون سے مصلا ہی سبب — دوستو اسکا بتاؤ تم سبب
دیکھ لیتے ہے صلوۃ با حضور — ہو مقلد اسکا گر ہی ذی شعور
کون سوتا کون اب بیدار ہے — سوز دل سے کون وتا زار ہی
یعنی ہین صدیق بعد انکی عمر — تیسرے حضرت علی والا گہر

اسکو کہتے ہین نماز با حضور — سعی کر اسمین اگر ہی ذی شعور
دیکھ فرماتے ہین یہ حضرت علی — گوش دل سے سن ذرا تو ای اخی
زرد ہو جاتا تھا رنگ مرتضی — جبکہ فرض و نفل کرتے تھے ادا
یون ادا کرتے تھے وہ شیر خدا — پنجگانہ بس صلوۃ ای باصفا
تیر تن مین چبھ گیا انکی جوان — جلد مین جاکر ہوا مطلق نہان
اس سبب سے دیر تک تھین کے بلا — شاہ بھی اس درد مین تھے مبتلا
دیکھکر عاشق ہوئی سب بیقرار — تیر انکے تھین انکی دلمین خار
فکر مین بھی تا ہوے وہ با نماز — اور گئے سجدہ مین با عجز و نیاز
جب ہے ہو فارغ وہ شاہ اولیا — یون کہا ہو ملتفت با اتقیا
پھر حقیقت سب نے کی سکی بیان — جب ہوا اس شاہ دین پہ عیان
ایک شب حضرت کو آیا یہ خیال — چلکے دیکھون اپنی امت کا مین حال
جب گئے مسجد مین دیکھے تین یار — عشق حق سے ہو رہی ہین بیقرار
یہ کھڑے تینون اکابر با نیاز — کرتے تھے اپنی ادا ان کی نماز

Courtesy Prof Shahid Amin. Digitized by eGangotri

اسقدر رتبے تھے وہ صدیق پاک	تر ہوئی تھی اشک سے اسکی کی خاک	شمع ساں جلتی کھڑی تھی وہ خموش	دیگساں نکلی مگر سینہ سے جوش
دیکھکر صدیق کا یہ وجد حال	خوش ہوئی اور کچھ نہ کی ان قیل وقال	یہ ندا آئی فلک سے ای رسول	درد دل انکا ہوا ہمکو قبول
کچھ طوالت پر نہیں ہمکو نظر	ہے مگر اخلاص پر عالی گہر	گر پڑھے اخلاص سے کوئی صلوٰۃ	ایک بہتر لاکھ سے ای نیکذات
یہ لکھا ہی دیکھ تو ای جانِ من	مولوی نے از برای مرد دن	پیش حق یک نعرۂ از روی نیاز	بہ کہ عمرے بے نیاز اندر نماز
یہ نہ حاصل تجکو ہوا ای بیخبر	تا قیامت ہو وسیلہ سے مگر	کیونکہ یہی راز دل ای مرد دین	علم سینہ ہے سفینہ یہ نہیں
	سوختہ دل سے ہو حاصل یہ ادب	یاد رکھ اس بات کو عالی نسب	

دربیان صحبت اولیاء وفضیلت آنحضرت

ایک ساعت صحبت دل سوختہ	تجکو کردے مثل گل افروختہ	دیکھ فرماتے ہیں مولانائے پاک	قدر جانے اسکی کب یہ مشت خاک
صحبت مردان اگر یکساعت است	بہتر از صد خلوت وصد طاعت است	سوختہ دل کون یعنی اولیا	انکو حاصل ہی ودادِ انبیا

حدیث شریف تَخَلَّقُوْا بِاَخْلَاقِ اللّٰہِ

	ہے تخلق پر عمل انکا قوی	دین حق کر دیکھ ہیں متقی	

حدیث شریف مَثَلُهُمْ كَمَثَلِ الْاَنْبِيَاءِ عُلَمَاءُ اُمَّتِیْ كَاَنْبِيَاءِ بَنِیْ اِسْرَائِيْلَ

	انبیا کے لفظ سے موصوف ہیں	عارف باللہ یہ معروف ہیں	

حدیث شریف اَصْحَابِیْ كَالنُّجُوْمِ بِاَيِّهِمُ اقْتَدَيْتُمْ اهْتَدَيْتُمْ

اقتدیتم سے مشرف یہ بشر	یہ مبصر اور سب ہیں کور وکر	نفس ہے مغلوب شیطان انسے دور	حق سے رکھتے دمبدم ہیں یہ حضور

قولہ تعالیٰ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا ۝

اسلیے فرماتا ہے رب جلیل	نیک ہے انکی رفاقت ای خلیل	کیا رفاقت یعنے ہے ظل اٰلہ	دور جو اس سے ہوا وہ ہے تباہ
انکی صحبت مردہ کو زندہ کرے	زندہ ایسا ہو نہ پھر ہرگز مرے	انکی صحبت دیو کو کردے ملک	ہے اثر صحبت میں انکی یاں تلک
انکی صحبت میں ہوں عالم جاہلان	یعنے وہ بہتر ہوں از صد عالمان	انکی صحبت میں نہیں آتا شقی	یہ خبر دی مصطفے نے ای تقی
گر تو چاہے ہمنشینی با خدا	ہمنشیں انکا تو ہو ای باصفا	دیکھ یہ فرماتا ہے حق ای حبیب	جو شکستہ دل ہوں انکی ہوں قریب
مولوی نے مثنوی میں یہ سخن	کیا لکھا ہے دیکھ تو ای جانِ من	ہر کہ خواہد ہمنشینی با خدا	او نشیند در حضور اولیا

حکایت حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ

شیخ کامل بایزید پارسا	مانگتے حق سے بدل تھے یہ دعا	وصل اپنا دے مجھے پروردگار	ہجر سے تیرے ہوں میں اب بیقرار
یہ ہوا فرمان حق ای بایزید	گرچہ محنت تیری ہے از بس مزید	پھر نہ ہووے وصل سے بہرہ تجھے	جب تلک لاوے نہ تو تحفہ مجھے

علامت خدا کی
ای خلق اختیار کرو ۱۲
علامت مثل
...مثل انبیا کے ہے
میری امت کے علماء
بنی اسرائیل کے پیغمبروں
جیسے ہیں ۱۲
علامت میرے اصحاب
مثل ستاروں کے ہیں
...کا اقتدا کروگے راہ
علامت

Courtesy Prof Shahid Amin. Digitized by eGangotri

یعنی وہ لاچیز جو مجھ بین نہو / دون تجھے وہ چیز جو تجھ بین نہو
تجھ سے سب شے جانتا ہون بجدا / تجھ سے کوئی شی نہین پاتا جدا
علم تیرے واسطے مین نے پڑھا / وعظ و پند اس سے سدا کہتا رہا
ہر بلا پہ صبر مین کرتا رہا / شکر تیری نعمتونکا بھی کیا
یہ بھی ہو توفیق تجھ سے ای الہ / ورنہ شیطان کردے اکدم مین تباہ
یعنی یہ اعمال جو تونے کیے / حور و غلمان اسکے بدلے مین لیے
سنکے یہ الہام رویا وہ فقیر / اور کہا دو علم اسکا دستگیر
پھر ہوا یون حکم رب دو جہان / گوش دل سی سن ذرا اک نکتۂ دلستان
دور کیا ہی وصل کا پیغام ہے / عجز کیا ہے وصل کا انجام ہے
کیست فرعون آنکہ او خود را بدید / کیست موسی آنکہ خود را دید
گر تو فریادی کنی یعقوب وار / تا بتو بوے رسد از نزد یار
تو ہے غافل تو حق سی بی بصر / پھر بھلا ہو کس طرح تجھپہ اثر

سنکے یہ الہام روئے زار زار / پھر کہا یون ای مرے پروردگار
روزہ رکھتا اور پڑھتا ہون صلوۃ / حج کرتا اور دیتا ہون زکوۃ
راتدن کرتا رہا مین تیرا ذکر / اور آنے دی نہین ہے کوئی فکر
مال و جان تجھپہ کیا مین نے فدا / پیروی سنت بھی مین کرتا رہا
کہہ چکے جب یہ از حق وہ باصفا / پھر ہوئی حق کیطرف سی یہ ندا
ان عباداتون سے ای عالی گہر / یان بھرے لاکھون خزانے سربسر
ہین نہین واقف ابھی سے کچھ ذرا / تو ہی مجکو دیتا اے رہنما
یعنی وہ ہی درد سوز و انکسار / ہم منزہ جس سے ہین ای باوقار
وصف ان دونون کا سن ہے باخدا / مولوی روم نے بھی ہے لکھا
دیدۂ یعقوب بلبند روے او / خویش را قربان کند بر بوے او
یوسف کنعان نہان در چاہ دل / تو ورا جوئی ہمین در آب و گل
ہر عبادت مین ہی یہ نقص عظیم / پر نہین واقف ہے تو مرد سلیم

در بیان نماز بحضور

جب کھڑا ہوتا ہی تو بہر نماز / سچ بتا ہوتا ہی کچھ دلمین نیاز
عشق حق سی دل جلی جیسی کباب / پاکہ جیسے برف پیش آفتاب
مولوی نے مثنوی مین ہی لکھا / پڑھ اسے گر ہے تجھے فہم و ذکا
ماسوا حق کے جو ہو دلمین خیال / بت ہی کچھ وہ کم نہین جب باکمال
بے حضور دل اگر ہووے صلوۃ

چاہیئے وقت نماز ایسا نیاز / جس سے حاصل دلکو ہو سوز و گداز
گر نہین کچھ خوف حق دلمین ذرا / پھر کہان تیری نماز ای بیحیا
بر زبان تسبیح و در دل گاو و خر / این چنین تسبیح کے دارد اثر
جبتلک اسکو نہ توڑیگا اسے پسر / نور وحدت سے رہے تو بے خبر
وہ نہین ہرگز صلوۃ ہے اک ذات

حدیث شریف لا صلوۃ الا بحضور القلب

کیونکہ یہ ہے بس حدیث مصطفی / بے حضور دل نہین ہوتی ادا
فکر باطل نے کیا تجکو تباہ / ہوگیا درگاہ حق سے روسیاہ
روز و شب کرتا ہے جسکی جستجو / تیرا تو اسمین ضرر ہی مو بمو
فخر دنیا پر کیا تو نے خیال / یہ نہ سمجھا دین مین ہے یہ وبال
علم وہ سیکھا کہ جس سے ہو وہم / اور جاہلین مولوی مجکو عموم
جو ملا ہے ملاوہ بار سول / فخر کرکے لگا مرد فضول

گر ذرا تو فکر باطل دلسے دور / تاکہ ہووے یہ نماز باحضور
کیا ہے باطل فکر ای مرد خدا / یعنی ہووے غیر حق جو مدعا
گفتگو مین عمر ضایع تو نے کی / راہ عقبی کی نہ تو نے دلسے لی
طالب شہرت رہا تو روز و شب / دل سے کچھ جانا نہ تو نے فضل رب
پر وہ دین مین ہو اور رونق بڑے / عالمون سی جا کے دی اپنی نظیر
یعنی وہ سیکھا کہ جس سے ہو نام / اور انکی سو طرح کا اس سے کام

Courtesy Prof Shahid Amin. Digitized by eGangotri

دربیان علم حقیقت

وہ نہ سیکھا چشم دل جس سے ہو وا
وہ نہ سیکھا ہیبت حق جس سے ہو
وہ نہ سیکھا جس سے ہو عشق آلہ
وہ نہ سیکھا جس سے ہو یاد خدا
وہ نہ سیکھا سینۂ احمد کا نور
وہ نہ سیکھا جس سے ہووے چشم تر
جہل وحدت کی نہ پی جسنے شراب
علم تو بیشک پڑھا تو نے حبیب
یعنے جیسے ہے وضو شرط صلوٰۃ
صد کتاب و صد ورق در نار کن
عمر را ضایع مکن در گفتگو
جہد کن تا تو بچشم دل عیان
مولوی گشتی و آگہ نیستی

تا قیامت کو نہ اعمی ہوں بھلا
ماسوا اپنی وہ دیکھے سب کو کھو
تا کہ ہو یہ نفس امارہ تباہ
تا رہوں میں دمبدم حق پر فدا
تا کہ ہووے یہ نماز با حضور
تا پڑے پھر روے جانان پر نظر
یا نہ کھائے نفس کافر کے کباب
علت غائی سے کیون ہے بے نصیب
بے نمازی کا وضو کیا نیک ذات
جان و دل را جانب دلدار کن
گفتگو چون پردہ ہای تو بتو
بے دلیل و بے بشارت بے بیان
خود کجائی از کجا و کیستی
علم سے تجکو جہالت ہو گئی

وہ نہ سیکھا خلق سے جو ہو نہان
وہ نہ سیکھا جس سے دنیا ہو ذلیل
وہ نہ سیکھا ہو ریا جس سے کہ دور
وہ نہ سیکھا عجب ہو جس سے عیان
وہ نہ سیکھا جس سے ہو عجز و نیاز
جسکے دلمین ہون مرض النسی نہان
پر حجی ہون یا کہ عالم بے بدل
علم ظاہر شرط باطن ای پسر
مولوی کی یہ نصیحت لے شتاب
بی نشان را کس نیابد از فصوص
پردہ ہای تو بتو در دم بسوز
ہر کہ روے یار دیوانہ دید
از خود آگہ چون نۂ ای مشعوف
عقل جو بھی نور میں وہ کھو گئی

قرب حق لیکن ہوا سے بیگمان
دین کے تا لوگ ہوں تجکو خلیل
تا کہ ہو اخلاص سے دلکو سرور
یعنے وہ جو اپنے دلمین ہے نہان
تا تکبر دور ہووے حیلہ ساز
نور وحدت وہ نہ دیکھے بیگمان
تف ہے دونون پر کہ یہ ہیں بے عمل
شرط بے مشروط باطل سر بسر
تا کہ ہووے دین کا تو آفتاب
ہم نیابد از فتوحات و نصوص
تا ببینی روے آن فیروز روز
ہم نہ بیند روی عقبی ای مرید
پس نیابد بر چنین علمت غرور

دربیان حقیقت جہل

جہل کیا ہے یعنے مس ہے اے پسر
جہل کو دے علم سے اپنے شکست
اسم اعظم کی تو دے بوٹی ملا
علم جسنے اسطرح روشن کیا
جو ملا اس سے ملا با مصطفے
جسکو دیکھو اس سے کچھ بھی بر خلاف
اینکہ می بینی خلاف آدم اند
گر نہیں ہے شرط دنیا بے ادب

تو ہوس ہے مگر ہے بے خبر
جب یہ ٹھوکٹ ہو تو دی اسکو شکست
عشق کی آتش سے دی تو پھر جلا
حکمت باطن کو اسنے کھو دیا
جو لڑا اس سے لڑا با مصطفے
وہ نہ عالم ہے عالم کا خلاف
نیستند آدم خلاف آدم اند
کیون نہیں کرتا بھلا حق کی طلب
کیونکہ اس سے ہر عبادت ہو ادا

اسکو زر خالص بنا رکھ اے جوان
بو لا اخلاق میں عالی گہر
جلکے جب یہ خاک ہوں سب اے پسر
دین احمد کا ہی بیشک ہے طبیب
کیونکہ ہے نائب نبی کا مرد دین
مولوی نے بھی لکھا ہے اے عزیز
علم اسکا شرط دنیا ہی عزیز
جسطرح اس شرط کو لایا بجا
گر نہیں ہے یہ تو گویا ہے قضا

یہ تو نسخہ یاد رکھ اے مہربان
کر توکل حکمت سخاوت کی مگر
تب یہ ہوں اکسیر اعظم سر بسر
جو پھر اس سے ہوا وہ بے نصیب
اسکی صحبت میں ہے رحمت بالیقین
مثنوی میں اسطرح ہے کر تمیز
اسلیئے دین سے رہا یہ بے تمیز
اسطرح مشروط کو بھی کر ادا

Courtesy Prof Shahid Amin. Digitized by eGangotri

دربیان نماز بے حضور

بلکہ فرمایا نبیؐ نے اے دغل — جسکے دلمین ہے خلل سب مین خلل
گر پڑھے کوئی نماز بے حضور — نور وحدت سے وہ ہوجاتا ہے دور

حدیث اِنَّ العَبۡدَ اِذَا قَامَ فَاِنَّهٗ بَیۡنَ یَدَیِ الرَّحۡمٰنِ فَاِذَا الۡتَفَتَ قَالَ لَهُ الرَّبُّ اِلٰی مَنۡ تَلۡتَفِتُ مَنۡ هُوَ خَیۡرٌ لَّکَ مِنِّیۡ اِبۡنَ اٰدَمَ اَقۡبِلۡ اِلَیَّ فَاِنِّیۡ خَیۡرٌ لَّکَ مِمَّنۡ تَلۡتَفِتُ اِلَیۡهِ الحدیث

یہ ندا اسوقت کرتا ہے خدا — کر ذرا انصاف دل سے بد نصیب
کیون نہین ہوتا ہے تو مجھ پر فدا — مجھ سے بہتر کون ہے تیرا حبیب
یعنے دلمین رکھتا ہے جسکا خیال — یہ فرشتے کہتے ہین عالی نسب
وہ ہی ہے معبود تیرا بد خصال — کیون رہا آداب حق سے بے ادب
کون بہتر مجھ سے ہے اے بے بصر — جسکی خاطر مجھ سے ہے تو بیخبر
جب نہین سنتا یہ بندہ وہ ندا — حکم حق ہوتا ہے پھر یہ برملا
اسکو کردو نور وحدت سے جدا — یہ ابھی قابل نہین ہے اسکے ہوا
یعنے ہو آداب حق ایسا بسر — بیخبر خدا دلپر نہو جس سے اثر

حدیث شریف قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَسَلَّمَ لَا یَقۡبَلُ اللّٰهُ صَلٰوةَ امۡرَاءٍ لَا یَشۡهَدُ فِیۡهَا قَلۡبُهٗ کَمَا یَشۡهَدُ بَدَنُهٗ وَاِنَّ الرَّجُلَ عَلٰی صَلٰوتِهٖ دَائِمٌ لَا یَکۡتُبُ لَهٗ عُشۡرُهَا اِذَا کَانَ قَلۡبُهٗ سَاهِیًا لَاهِیًا

دیکھ فرماتے ہین یہ خیر الورا — جسم و دل دونون ہون حاضر با خدا
۵۳
کیونکہ وہ ہی بیحجاب و جلوہ گر — اس نے مانا ہے اے بے خبر اے بے بصر
یعنے جیسے تن کیا ہے قبلہ رو — دل بھی ویسے کر خدا کے روبرو

حدیث شریف فِی الۡخَبَرِ اِنَّ الۡعَبۡدَ اِذَا قَامَ اِلَی الصَّلٰوةِ رَفَعَ اللّٰهُ تَعَالَی الۡحِجَابَ بَیۡنَهٗ وَبَیۡنَ عَبۡدِهٖ وَوَاجَهَهٗ بِوَجۡهِهٖ

وہ قریب اور بیحجاب در تو ہے دور — پھر بھلا کب ہو نماز اے بے شعور
جلوہ گر تو دیکھ وہ محبوب ہے — تو خودی سے اپنی پر محجوب ہے
سو سو جلوے خود کرے وہ با کرم — پھر بھی تو دیکھے نہ اسکو ایکدم
یہ ہوا القاب پھر بھی بیخبر — غور کر انصاف کر دلمین ذرا
نور افشانی کرین سارے ملک — کیا پڑھا اور کیا لکھا تو نے بھلا
آفرین دیوین تجھے وہ نہ فلک — جب وہ فرماتا ہے تجکو بت پرست
یعنے تو ہی بت پرست از خود پرست — نفس نے غارت کیا تجکو بسر

اَللّٰهُ اَکۡبَرُ

ذبح اسکو کرتی تکبیر خدا — یعنے تکبیر یہ ہین اے فتا
تن کو قربان کر تو اے مرد جلیل — مثل اسمٰعیل کے تا ہو خلیل

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

ہو تو بسم اللہ سے بسمل شتاب — تا شہادت کا ملے حق سے خطاب

سُبۡحَانَکَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمۡدِکَ وَتَبَارَکَ اسۡمُکَ وَتَعَالٰی جَدُّکَ وَلَا اِلٰهَ غَیۡرُکَ

پھر کھڑا ہو کر تو پڑھ حمد و ثنا — یہ دعا کر حق سے پھر با التجا

اَعُوۡذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ

میرا دشمن سخت بد کردار ہے — یعنے شیطان مانع انوار ہے
کر نظر مجھ پر ذرا میرے آلہ — تا نہ کردے یہ نماز ونکو تباہ

Courtesy Prof Shahid Amin. Digitized by eGangotri

جب کرے رحمت سے وہ تجھ پر نظر ۔ ماسوا حق کے نہو پھر کچھ اثر
حمد حامد محو با محمود ہوون ۔ عرض جوہر یعنے با مفقود ہوون
حمد حامد مین فنا ہو یہ جوان ۔ حمد ہو محمود مین پھر بیگمان

دربیان نماز کامل کہ حاصل نمیشود مگر بتوجہ مرشد کامل

لیک شرط اسمین ہے یہ ای نیکنام ۔ چشم روشن ہو مگر کوئی امام
جب یہ تیری ہو نماز با ادب ۔ یاد رکھ اس بات کو عالی نسب
دیکھ فرماتے ہین کیا وہ مولوی ۔ یعنے جو ہین مولوی معنوی
جون امام چشم روشن در صلوٰۃ ۔ چشم روشن باید اندر پیش راہ
این نماز آمد سلوک معنوی ۔ بے دلیل در نماز ست چون غوی
در شریعت ہست مکروہ ای کیا ۔ در امامت پیش کردن کور را
گرچہ حافظ باشد و چست و فقیہ ۔ چشم روشن بر اگر باشد سفیہ
کور را پرہیز نبود از قذر ۔ چشم باشد اصل و پرہیز و حذر
او پلیدی را نہ بیند در عبور ۔ ہیچ مومن را مبادا چشم کور
کور ظاہر در نجاست ظاہر است ۔ کور باطن در نجاست ابتر است
کور ظاہر کا سنا تو نے بیان ۔ کور باطن کا بھی سن اے نوجوان
وہ تو ہے معذور از طرف خدا ۔ تو نہین معذور اس سے ای فتا
کیونکہ اسمین تو مکلف ہے عزیز ۔ اس حدیث مصطفے سے کر تمیز
جبتلک تیرا نہین اسپر عمل ۔ کور ہے تو تجھ سے اے مرد دغل
کیونکہ وہ تو کور اور معذور ہے ۔ دیدہ و دانستہ تو تو کور ہے
یہ حدیث مصطفے ہے معتبر ۔ اس سے کیون غافل ہے تو ای بیخبر

بغیر ارکان صلوٰۃ ظاہری و اخلاص دل نماز کامل نمیشود

حدیث شریف العلم فریضۃ علی کل مسلم و مسلمۃ

دو طرح کا علم ہے تجھ پر ضرور ۔ حاصل اسکو کر اگر ہے باشعور
ایک تو ہے علم ارکان صلوٰۃ ۔ دوسرا اخلاص دل ای نیک ذات
ایک بھی ہو ترک اسمین سے اگر ۔ پھر کہان تیری نماز ای بیخبر
بیشتر کر تو عقاید کو درست ۔ بعد اسکے دین مین ہو چالاک و چست
کیونکہ ہے جسکے عقاید مین قصور ۔ دین حق سے وہ بشر از بس ہے دور
کر چکے کامل عقاید جب جوان ۔ بعد اسکے یاد رکھو اے [illegible]
امر حق کر عشق سے ایسا ادا ۔ جیسے ہو معشوق پر عاشق فدا
پر حذر ہو نہی سے تو اسقدر ۔ جیسے ہووے شیر سے بکری بسر
بلکہ زائد اس سے ہو تو اے جیسے ۔ کیونکہ ایمان سے کر یہ نصیب ہے
دشمن جان شیر گرچہ ہے جوان ۔ دشمن ایمان نہین وہ بیگمان
سب سے بدتر نہی دشمن ہے قوی ۔ یاد رکھ اس بات کو ای متقی

دربیان علم دین یعنی تفسیر و حدیث و فقہ و علم تصوف کہ ہمہ لازم و ملزوم اند

آئے ہم اسپر کرین تجھ سے بیان ۔ یعنے جس سے راز مخفی ہو عیان
ایک تو ہے علم ظاہر مرد دین ۔ دوسرا ہے علم باطن بالیقین
علم ظاہر کو تو کر دل کا رفیق ۔ روح کا کر علم باطن کو شفیق
جب کھلے یہ سر حق تجھ پر بسیر ۔ علم باطن سے ذرا ہو با خبر

قال مالک من تصوف ولم یتفقہ فقد تزندق و من تفقہ ولم یتصوف فقد تفسق و من جمع بینہما فقد تحقق

گرچہ ظاہر علم حاصل ہو عزیز ۔ پر نہووے علم باطن کچھ تمیز
یہ ہین دونون علم مثل جان و تن ۔ ایک بن دونون ہون ناقص جان من
جان بغیر جسم کب پکڑی قرار ۔ جسم ہو بیجان خراب اے دلفگار
جونہ جانے اسکو حق سے ہے وہ دور ۔ ہے یہ تمثیل شریعت ذی شعور

حکایت
علم فرض ہر مسلمان مرد و عورت پر ہے

حکایت
امام مالک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین کہ جس نے تصوف سیکھا اور فقہ نہ جانے وہ زندیق ہوا اور جس نے فقہ سیکھی اور تصوف نہ سیکھا وہ فاسق ہوا اور جس نے دونون کو سیکھا وہ محقق ہوا

Courtesy Prof Shahid Amin. Digitized by eGangotri

علم ظاہر اور باطن سے بسیر
شرع دونوں سے مرکب اے تقیا
ایک بھی گر ترک ہو تجھ سے بسیر
علم ظاہر ہے سبب باطن کا دوست
علم ظاہر فخر دے انسان کو
علم ظاہر سے گرے تو خاکپر
علم ظاہر مبدء کبر و حسد
علم ظاہر موجب کبر و ریا
دیکھ فرماتے ہین کیا ای بیخبر
علم باطن کیا ہی بس اخلاص دل
وہ ہی ہی علم خدا علم نبی
دیکھ فرماتی ہین حضرت مولوی
ماسوا اسکے نہ پڑھ تو ای بسیر

شرع احمد ہے مرکب سر بسر
ماسوا اسکے نہین ہر دو خدا
دین حق سے کچھ نہین تجکو خبر
علم باطن مغز اسکا ہی وہ پوست
علم باطن فخر دے ایمان کو
علم باطن سے اڑے افلاک پر
علم باطن معدن نور احد
علم باطن دافع انکا ای فتا
لیسے حضرت مولوی والا گہر
جس سے جاتا ہی خدا ہر اک سے مل
جس سے ہو مغلوب شیطان دنی
مثنوی مین اسطرح ہیرا ہے احی
تا کہ آوے نور حق تجکو نظر
فقہ کردی بند تیری گفتگو

ایک جان ہی ایک تن ہے بے نصیب
جو کہ منکر ایک سے بھی ہی حبیب
جسکو ظاہر ہو مگر باطن نہو
علم ظاہر سی ہو پس باطن درست
علم ظاہر نفس کو کردے بقا
علم ظاہر سے ہو حاصل قیل و قال
علم ظاہر علت دنیا و دین
علم ظاہر تجکو کردے بس تباہ
علم گر بر تن زنی مارے بود
جلتا ہی اخلاص سے نفس لعین
ماسوی اسکے نہین علم و عمل
علم دین فقہ است و تفسیر و حدیث
حذف ہو تفسیر کے پڑھنے سے آیات
تا عیان ہو خیر و شر پھر موجبہ

جان و تن بن النسبت کب ہو نصیب
وہ ہوا دونون سے منکر بے نصیب
اسنے اپنی عمر دی ناحق مین کھو
علم باطن سے ہو دل چالاک و چست
علم باطن نفس کو کردی فنا
علم باطن سی ہو حاصل وجد و حال
علم باطن علت حق الیقین
گر نہ رکھے نور باطن سی نگاہ
علم گر بر دل زنی یارے بود
بھاگتا شیطان ہے اس خر زین
جو پڑھے اسکی سوا وہ ہی دغل
ہر کہ خواند غیر ازین گردد خبیث
دے جلا دلکو حدیث لی نیکذات

دربیان اخلاص دل

لیک ہی اخلاص دل شرط ای بسیر
دور کرتا ہی اسے عشق خدا
عشق ہی آب حیات اے بیخبر
عشق ڈالے ذرہ پر گر اکلیا سے
عشق جنسے سب مرض ہوتی ہین دور
ہر کرا جامہ ز عشقش چاک شد
جسم خاک از عشق بر افلاک شد

کچھ نہ ہوا اخلاص بن ہرگز اثر
ماسوا اسکے نہین اسکی دوا
گر نہو یہ موت ہی پھر سر بسر
دیکھ کر بیتاب ہو وی آفتاب
یاد رکھو اس بات کو ای ذیشعور
او ز حرص و عیب کلی پاک شد
کوہ در رقص آمد و چالاک شد
ہر دلے کر عشق یزدان زندہ شد

کیونکہ دشمن تیرا اندر ہی قوی
عشق افلاطون و جالینوس ہے
جسنے اسکا ایک بھی قطرہ پیا
عشق کا پر توڑا جس خاک پر
مولوی کی گفتگو پر کر نظر
شاد باش ای عشق خوش سودائے ما
عشق جان طور آمد عاشقا
از حیات معنوی پاینده شد

یہ نہ جاوے بی خلوص ای متقی
یہ دوا نخوت و ناموس ہے
وہ مسیح کیطرح جیتا رہا
خاک رہ اڑتی ہی پھر افلاک پر
تا کہ ہووے عشق سے تجکو خبر
ای طبیب جملہ علتہائے ما
طور مست و خر موسی صاعقا

دربیان سوز دل

عشق کیا ہی سوز دل ہی ذی کرم
نفس کو دیوی جلا یہ سر بسر
دیکھ ابراہیم کا تو سوز دل
روبرو جسکی تھی آتش آب و گل

Courtesy Prof Shahid Amin. Digitized by eGangotri

سوز داؤدی نبی کا سن لے پسر / جس سے آہن موم تھا ای بے خبر
ماسوا مطلوب کے ای مرد دین / سوختہ کر دے یہ سکو بالیقین
جبتلک یہ نفس تجھ پر ہے قوی / راہ حق ہرگز نہ پاوے گا اخی
جو پڑے انوار کی تجھ پر جھلک / یہ نہ آنے دے اُسے اُن تجھ تلک
جانتا ہے کیون یہ غافل ای پسر / روز محشر پر نہیں تجھکو نظر
گر نہیں دلمیں ترے خوف و رجا / نور ایمان پھر کہاں ای بے حیا

سوز دل رکھتے تھے وہ خیر الانام / کفر کی ظلمت جلی جس سے تمام
اسکو حاصل کر ذرا مرد خدا / تا جلے یہ نفس کافر بے حیا
دمبدم رکھتا ہے وہ تجھپر نظر / تا نہووے دین سے تو با خبر
تو ہے غافل اسقدر اس سے عزیز / اسکی ہے یون سے نہیں تجھکو تمیز
خوف حق سے گر یہ ہو کچھ تجھپر اثر / نفس کیا تو خود نہووے دیو سر
حقنے دی اسکو خبر ای نابکار / باوجود اسکے نہیں تو ہوشیار

قولہ تعالیٰ فَلْيَضْحَكُوا قَلِيلًا وَّلْيَبْكُوا كَثِيرًا جَزَآءً بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ٥

خندہ کم کر گریہ زیادہ اے پسر / تا کہ لطف حق سے ہو تجھپر اثر
دیکھ کیا وہ مولوی عالیجناب / مثنوی میں لکھ گئے با سوز و تاب
با تضرع باش تا شادان شوی / گریہ کن تا بے دہان خندان شوی
زابر گریان باغ سبز و تر شود / وانکہ شمع از گریہ روشن تر شود
طفل یکروزہ ہمی داند طریق / کہ بگریم تا شود دایہ شفیق
گر تو حاصل خوف حق عالیجناب

خندہ سے مردہ ہو دل اے باتمیز / یہ حدیث مصطفیٰ ہے اے عزیز
تا نہ گرید ابر کے خندد چمن / تا نہ نالد طفل کے جوشد لبن
کے برابر ہے بہند شاہ مجید / اشک را در وزن با خون شہید
در پے ہر گریہ آخر خندہ ایست / مرد آخر بین مبارک بندہ ایست
تو ہے نادان طفل سے زیادہ پسر / گریہ کی تاثیر سے ہے بیخبر
تا کہ ہووے نور حق سے فیضیاب

در بیان پنجگانہ حضور کہ مومن را میسر میشود

پنجگانہ تو جو پڑھتا ہے نماز / مومنوں کا حشر ہے اے باناز
یعنے وہ دربار ہے قہار کا / سامنا ہے دیکھ وان جبار کا
ہے بجائے پرسش حق یہ خطاب

جب ادا کرتے ہیں وہ اپنی صلوٰۃ / حشر برپا انپہ ہوا ہے نیک ذات
صبح سے لے تا عشا و تا سحر / حشر کا میدان ہے یہ ای بیخبر
یعنے ہے وہ باصواب و باجواب

قولہ تعالیٰ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّينِ ٥

دیکھ فرماتا ہے یہ رب جہان / تیرا ہوں ہر وقت محسن بیگمان
عمر اپنی صرف کی کس کام مین / اور رہا پابند تو کس دام مین
عقل جو دی تھی تجھے بہر خدا / وہ تلف کس شے پہ کی ای بے حیا
جسکا دل ہوتا ہے حق سے کچھ رجوع

اسکے بدلے مین تو کیا لایا مجھے / مین نے مہلت دی جو دنیا مین تجھے
چشم روشن دی جو تجھکو نور بین / وہ گنوائی کس جگہ ای خورد بین
حس جو دی تھین ہمنے تجھکو بلیغ جا / صرف کین کس کام مین اے نابکار
جب وہ کرتا ہے رکوع با خشوع

سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ

سر کو اپنے شرم سے وہ پر جھکا / یون لگا کہنے کہ تو سب سے بڑا
پھر ہوا فرمان حق ای محترم / سر اٹھا کر دیکھ تو میرا کرم

سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ ٥

Courtesy Prof Shahid Amin. Digitized by eGangotri

سر اٹھاتا ہے یہ جھک کر وہ بشر	یعنے سنتا ہے خدا تو سر بسر	حمد تیری دل سے کی جسنے ادا	نفس و شیطان سے لیا اسکو بچا
	سر اٹھا کر دیکھتا کیا ہے جہان	نور وحدت جو نہان تھا ہے عیان	
اَللّٰہُ اَکْبَرُ			
	پڑھ کے پھر تکبیر بسمل ہو گیا	ہو کے بسمل جان سے اپنی کھو گیا	
سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی			
پھر کہا سجدے میں سن ای خلیل	تو جلیلوں کا جلیل ہے ای جلیل	ہو چکا اسکا تذلل جب تمام	پھر ہوا حق کی طرف سے یہ پیام
یعنے ہو کر ہمنشین تو دید کر	غرق ہو پھر نور میں تو سر بسر	دیکھ کر انوار یہ عالی نسب	یون لگا کہنے زبان سے با ادب
اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّیِّبٰتُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْنَ			
یعنے ہے سب تیری تجکو الٰہ	مال کی ہون یا بدن کی باشاہ	پھر کیا اسنے نبی پر یون سلام	مہربانی حق کی ہو تمپر تمام
	یعنے تمپر اور امت پر سدا	رحمت حق ہو سدا تمپر فدا	
اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ			
ہو کے لا پھر لا کیا حق کے سوا	جب ہوا اثبات حق ای باخدا	یعنے روشن چشم دل اسکی ہوئی	مٹ گئی پھر من و توئی دوئی
قولہ تعالیٰ حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى وَقُوْمُوْا لِلّٰہِ قٰنِتِیْنَ ۝			
ہے یہ آداب صلوۃ ای بے خبر	جسکے باعث سے مشرف ہو بشر	علم اسکا سیکھ ای عالی نسب	ہے شرف انسان کو از علم ادب
علم یہ اور وہ ادب ای ذی سیر	فرض ہیں یہ دونون ہے تجپر سر بسر	ایک بھی گر ترک ہو تجھسے حبیب	تو اٹھے تحشر میں اعمی بے نصیب
	کیونکہ یہ صلوۃ ہے جان وصال	گر نہو یان پھر کہان آئے وصال	
قولہ تعالیٰ وَمَنْ كَانَ فِیْ هٰذِهٖ اَعْمٰى فَهُوَ فِی الْاٰخِرَةِ اَعْمٰى وَاَضَلُّ سَبِیْلًا ۝			
دیکھ یہ فرمان حق ای مرد دین	یان جو اعمی وان بھی اعمی با یقین	جانتا کیا ہے نماز ای بے خبر	یعنے ہے معراج مومن سر بسر
شرط یہ مشروط اسکا وصل حق	پڑھ کسی عاشق سے جا اسکا سبق	لفظ ہے معراج کا اسپر دال	یعنے ہو وہ وصل حق اس سے کمال
گر نہین ہے وصل حق اس سے پسر	پھر کہان معراج ہے ای بے خبر	یہ تو ہے معراج پر تو بے بصر	اسلیے تجکو نہین آتی نظر
اسم خوان ہے پر مسمی سے ہے دور	پھر بھلا ہو کسطرح تجکو حضور	یہ لکھا ہے بو علی نے ای حبیب	دیکھ گر ہو با نصیب ای بے نصیب
اسم گر خوانی مسمی را بجو	بے مسمی اسم کے باشد نکو	گر خدا خواہی خدا جوئی بکن	ورنہ جوئی مخوان اسم کہن
رو بہ قبلہ دل بدنیا ای مرید	پھر کہان تیری نماز ای نا سعید	گر نہین حق کی طلب ای بیحیا	دین میں اسکو ہی کہتے ہیں ریا
ای مصلی گر ہے غافل از خدا	پھر یہ سجدہ کسکا ہے اب تو بتا	مسجد ہے یا سنگ ہے یا خاک آب	دے جواب اسکا سمجھے تو با صواب
	جو پڑھے کوئی بغیر حق صلوۃ	وہ ہی بشانت پرست ای سنگدل	

Courtesy Prof Shahid Amin. Digitized by eGangotri

در بیان ریا

جو عمل ہے بے طلب معبود کے / وہ عمل ہے باریا تو جان لے
جانتا ہے کیا ریا ہے ای جوان / یعنی یہ ہے شرک اصغر بیگمان

جسکے دلمین یہ ریا ہے ای حبیب / بت پرستو نمین سے ہے وہ بے نصیب
پیرجی ہون یا کہ عالم ای پسر / خر سے بدتر ہین یہ دونون سر بسر

کیا ہوا اگر ہو گئے لاکھون مرید / اور کہے ہین انھین وہ بایزید
وہ ہین شیطان یہ شیاطین لعین / خلق کو کرتی ہین حق سے بے یقین

صدق کو دین کذب سے اپنے چھپا / یہ ہین دونون اسقدر کے بیحیا
اس سے شوکت دین کی ہوتی ہے کم / کذب سے گر اسمین ہاری کوئی دم

در بیان پیر صادق

جب تلک حاصل نہو تجکو کمال / خلق سے بیعت نہ لے ای خوشخصال
کسکو کہتے ہین کمال ای نیکنام / ماسوا حق کے محبت ہو حرام

نور وحدت کا ہو دلپر یہ اثر / ماسوا حق کے نہ آوی کچھ نظر
جسکو دیکھے چشم دل سے ای حبیب / نور وحدت سے وہین ہو بانصیب

یا کہ دیوے درد حق جسکو عزیز / ماسوا حق کے نہو اسکو تمیز
جبتلک ایسا نہو تجھ مین اثر / تیری پیری مکر ہو گی سر بسر

دیکھ تو اسکو ذرا مرد خدا / مولوی روم نے یہ کیا لکھا
کار مردان روشنی و گرمی است / کار دونان حیلہ و بیشرمی است

لیک اسمین شرط یہ عالی گہر / ہو شریعت کی موافق وہ بشر
جو خلاف شرع ہو وہ ناسعید / جانیو اسکو تو بس دیو مرید

یا طریقت کے مخالف ہو اگر / وہ نہین ہادی ہے دین کا سر بسر
پیرجی ہون یا کہ عالم بے نظیر / یہ نہین پیری کے قابل وہ فقیر

گوش دل سے سن ذرا یہ گفتگو / کام آویگی خدا کے روبرو
راہ سنت ہے صراط المستقیم / راہ بدعت راہ شیطان الرجیم

دیکھ فرماتی ہین عطار ولی / گوش دل سے سن ذرا اسکو اخی
اہل بدعت شیخ سنت چون بود / رہ نہ دیدہ کے ترا رہبر شود

رہبر راہ طریقت او بود / کو بہ احکام شریعت میرود
دیکھ کیا لکھتے ہین شمس العارفین / یعنی مولانا کے مرشد مرد دین

باش ثابت در شریعت ای عزیز / تا حقیقت کشف گردد بر تو نیز

در بیان متفقہ متقشف بے ورد

یا کہ جو پابند صورت ہو بشر / وہ تو اس سے ہے زاہد سر بسر
گر نہین باطن تو ظاہر ہے خراب / دیکھ لے یہ تو حدیث باصواب

ظاہر و باطن ہو مثل جان و تن / وہ ولی اللہ ہے بیشک جان من
ایک مین بھی ضعف گر ہو ای عزیز / وہ نہین پیری کے قابل بے تمیز

کیا لکھا عطار نے یہ ای حبیب / پڑھ ذرا دل سے کہ تا ہو بانصیب
آنکہ باشد دائما صورت پرست / دامن معنی کجا گیرد بدست

صد فسون و مکر دارد در درون / مخلص و صادق نماید از برون
مولوی نے بھی لکھا کیا دلپذیر / مثنوی مین اپنی دیکھو بے نظیر

جان بے معنی درین تن بخلاف / ہست ہمچون تیغ چوبین در غلاف
ظاہرش نغز ست معنی نغز نے / جوز ہا بسیار در وی مغز نے

دانۂ بیمغز کے گردد نہال / صورت بیجان نباشد جز خیال

در بیان مرید شدن با احتیاط تمام و محترز شدن از صحبت نا اہل باطن

تو نہ پھنسنا دام مین انکے پسر / جھوٹی دیتی ہین خبر سر بسر
یہ نہین ہین مرغ قدسی آشیان / چغد ہین یا بوم یہ اندر جہان

Courtesy Prof Shahid Amin. Digitized by eGangotri

قول یہ سن عارف باللہ کا / نور دیکھا جسنے تھا اللہ کا
زانکہ صیاد آورد بانگ صفیر / تا فریبد مرغ را زان مرغ گیر
بشنود آن مرغ بانگ جنس خویش / از ہوا آید بیابد دام و نیش
تو ہوا انکا مقید ذی سیر / ہین یہ شیطان شکل انسان سر بسر
کیا ہوا گر ریش کی اسنے بلند / ڈالی ہی اسنے ریا کی یہ کمند
پھانس لے اس سے سلیمونکو پسر / مولوی نی اسلیئے دی ہی خبر
حرف درویشان بدزدد مرد دون / تا بخواند بر سلیمی آن فسون
ای بسا ابلیس آدم روی ہست / پس بہر دستی نباید داد دست
جو ہوا انکا مقید ای حبیب / نور وحدت سی ہوا وہ بے نصیب
یہ لکھا عطار نے اے باصفا / گوش دل سی سن ذرا یہ برملا
ہر کہ باور کرد آن مکر و دروغ / ماند از نور ولایت بی فروغ
گم شد و ہرگز بمنزل رہ نبرد / در بیابان ہلاکت راز مرد
اشقیا از اولیا نشناختی / دین و دنیا را ازان در باختی
رہزنان چون رہنما پنداشتی / احمد و بوجہل چون ہم داشتی
ساختی دجال را مہدی و پیر / خر عیسی چون ندانی ای فقیر
خود نہ پیر ست او کہ شیطان رہ ست / از طریق رہ روان کی آگہ ست
غول را کردی تصور رہنما / تا کہ گشتی منکر اہل خدا
تو نہ جا نزدیک انکی ای عزیز / تا کہ پاوے نور ایمان سے تمیز
انکی صحبت مار سے بھی ہی بتر / یون لکھا ہی مولوی نی ای پسر
حق ذات پاک اللہ الصمد / کہ بود از مار بد از یار بد
مار بد جانت ستاند اے سلیم / یار بد آرد سوے نار جحیم
زہر قاتل می شمر صحبت بہ علم / ہست صحبت را اثرہای تمام
جیسے قرب اولیا سے ہو ثمر / ویسے قرب اشقیا سے ہو ضرر
دیکھ فرماتے ہین کیا وہ باخدا / یعنی حضرت مولوی باصفا
صحبت صالح ترا صالح کند / صحبت طالح ترا طالح کند

حدیث شریف للصحبۃ تاثیر

اس حدیث پاک پر کر تو نظر / تا کہ بد صحبت سے ہو تجکو حذر
انکی صحبت سے ہو حق سی بے نصیب / انکی صحبت سے ہو حق کا تو حبیب

در بیان اقسام سالک

جستجو کر سالکون کی ای پسر / تا کہ ہووے دین حق سی باخبر
چار ہین اقسام سالک ای جوان / یاد رکھ اس بات کو اے نیکدان
پیشتر مجذوب سالک اے حبیب / سب سے بہتر دین حق کا وہ طبیب
حق نے بھیجا ہی اسے بس زود تر / تا کرے مخلوق کو یہ باخبر
لیک مشکل سی میسر ہو یہ پیر / یہ لکھا عطار نے سن اے فقیر
اولین مجذوب سالک آمدست / کو ز اول با خدا واصل شدست
حق فرستادش بسوے خلق زود / تا کہ خلقان جہان را رہ نمود
سالہا باید فلک بر سر / تا کہ سیرے این چنین پیدا شود
اسکو حاصل کر اگر ہی باخبر / دیکھ دم مین کیا ہو پھر تجھپر اثر
سالک مجذوب ثانی ای حبیب / محنتون سے جذب اسکو ہو نصیب
سالہا محنت کرے جب وہ جوان / تب ہو قابل جذب کے ای نیکدان
یہ لکھا عطار نے ای ذی سیر / چشم دل سے کر ذرا اسپر نظر
وان دوم از سالک مجذوب دان / کو سلوکے کردہ باشد ہر دوان
در ریاضت در عبادت سالہا / کرد سعی و گشتہ قابل جذب را
چون دے او قابل انوار شد / جان پاکش قابل اسرار شد
شاہیا ز جذبہ او را در ربود / جان او شد محرم بزم شہود
تیسرا مجذوب مطلق ای پسر / نور حق کے ماسوا وہ بے خبر
دائما حیران از عشق خدا / عقل و دانش سی ہی وہ اپنی جدا

Courtesy Prof Shahid Amin. Digitized by eGangotri

وہ ہوا ہی عشق حق سی بیخبر
پس سوم مجذوب مطلق می شمر
او چہ مست بیخود و لایعقل است
رہ ز مجذوبان مجو ای پر ہنر
چارمین مجذوب سالک ای حبیب
جو کہ تابع اسکا ہی ای مرد دین
عام انسے بلکہ بہتر ای جوان
چارمین سالک کہ او مجذوب ہست
سالک مجذوب خود آگاہ نیست
چون نہ شد واصل نباشد رہنما
اُنسے بچنا فرض ہی تجکو جوان

غیر کا پھر کیسا بھلا ہو راہبر
کور تا بے نور حق شد بیخبر
کردن تکلیف باوی باطل است
اندرین رہ ہیچ نبود جز خطر
عشق حق سے وہ ہوا بے نصیب
وہ ہی منکر عشق حق سے بالیقین
یہ ہی بہتر عام سے بھی بیگمان
کو سلوک کرد از ہستی برست
واقف این منزل و این راہ نیست
زو مجو چیزے چو ہست او پیشوا
تا نہو تو عشق حق سی بدگمان

یہ لکھا عطار نے اے ہوشمند
او ز مستی گشت از خود بیخبر
رہبری ناید ز مجذوبان یقین
گرچہ آن مجذوب نے حق آگہ است
عقل مطلق سی وہ کرتا ہی طلب
درد حق سی کچھ نہو اسکو خبر
یہ لکھا عطار نے اے متقی
سالکے جذب و چون واصل نشد
اندرہ منزل چو واقف نیست او
اینچنین گستاخ گر تابع شوے
کیونکہ یہ ہین درد حق سی بے نصیب

ہوشمندون نے کیا اسکو پسند
دیگر آنرا چون بود او راہبر
اتفاق کاملان است این
تابع مجذوب بیشک گمرہ است
اسلیے واصل نہین وہ بے ادب
بلکہ ہوا اس راہ حق سی دور تر
جو کہ پیر اسکا ہی وہ ہی غوی
در طریقت لاجرم کامل نشد
رہنمائی چون کند آخر بگو
رہ نیابی عاقبت گردی غوی
بے نصیبونکو نہین ملتا حبیب

در بیان اطاعت پیر کامل گوید

گر تو چاہی وصل حق ای بیخبر
سب سے ہو آزاد انکا ہو غلام
یہ لکھا عطار نی ای بے شعور
منکہ دارم از ہمہ عالم فراغ
منکہ بر فرق سلاطین افسرم
منکہ آزادم ز قید ہر چہ ہست
روی می مالم ز عجز و افتقار
انکے ظاہر پر نہ کر ہرگز نظر
انکے ظاہر مین اگر ہو کچھ خلل
ملت عشق از ہمہ دینہا جدا است

کاملونکا خاک پا ہو سر بسر
جب ملے دین کا مزہ تجکو تمام
پڑھ کے کر دل سی تکبر اپنے دور
مہر کامل کردہ ام در سینہ داغ
پیش ایشان از گدایان کمترم
پیش ایشان گشتہ ام چون خاک پست
دائما بر آستان این کبار
نور باطن انسے حاصل کر بسیر
تو نہ کرنا اُسپہ کچھ ہرگز عمل
عاشقانرا ملت و مذہب خدا است
خضر و موسیٰ کا تو قصہ پڑھ بغور

اس صفت کا گر ملے تجکو گدا
جبتلک انکا نہ ہووے خاک پا
منکہ دامن از جہان برچیدہ ام
منکہ از سیر دو عالم رستہ ام
منکہ عرش و فرش کردم زیر پا
منکہ از دنیا و عقبے فارغم
خوشہ چین خرمن اہل دلم
یعنے ظاہر سے بُری ہی انکی چال
دیکھ فرماتے ہین کیا وہ ای عزیز
وسوسہ بد کے جو شیطان لعین
تا کہ ہو اسپر از سے تجکو تمیز

اُنکے ادب جان و دل سی ہو فدا
راز حق ہرگز نہ ہووے تجھپہ وا
عشق اہل دل از جان بگزیدہ ام
بر در اہل دلان خاک درم
میکنم از خاک ایشان توتیا
در سپہر وصل چون مہ پارہ ام
خاک راہ کاملان منزلم
پر نہین واقف ہی تو ای خوشخصال
یعنے حضرت مولوی پر تمیز
دلمین تیرے اسکا کچھ ہو مرد دین

قولہ تعالیٰ قَالَ هٰذَا فِرَاقُ بَيْنِي وَبَيْنِكَ سَأُنَبِّئُكَ بِتَاْوِيْلِ مَا لَمْ تَسْتَطِعْ عَّلَيْهِ صَبْرًا ۝

تیری نیکی ہی بدی انکی حبیب
فرق یہ ہی یاد رکھہ ای بے نصیب
دیکھ تو یہ مولوی نے کیا لکھا
پڑھہ ذرا اسکو تو ای مرد خدا

لطف [illegible] کی مجھ مین اور تجھ مین جدائی ہے اب مین [illegible] ان باتون سے [illegible] ۱۲

Courtesy Prof Shahid Amin. Digitized by eGangotri

طاعت عامہ گناہ خاصگان	وصلت علمہ حجاب خاصہ دان	عام را باشد نظر بر فعل و اسم	پیش خواصہ محو گردد وصف و اسم
عام را یا شیشہ و نقش و نگار	خاص را با روشنی گردد قرار	گر نظر در شیشہ داری گم شوی	زانکہ در شیشہ ست اعداد دوی
مولوی کی سن نصیحت ای پسر	اولیا کا جب ہو منظور نظر	خاک شو در پیش شیخ باصفا	تا ز خاک تو بر دبد کیمیا
ہیچ نکشد نفس را جز ظل پیر	دامن آن نفس کش را سخت گیر	چون بگیری سخت آن توفیق ہوست	در تو ہر قوت کہ آید جذب اوست

دربیان صفت مجذوب سالک

اب تو سن مجذوب سالک کا بیان	تاکہ تجھپر نیک و بد سب ہو عیان	یعنے وہ مجذوب سالک کی ہی سیر	جسکی صحبت سے ہو جذب اول سیر
بعد اسکے ہو سلوک ایسا جوان	ماسوا حق کے ہو وہ سب پر نہان	یان تلک پوشیدہ ہووی سیر	قدسیون کو بھی نہ ہو اصلا خبر
منتہی کا ہی یہ جذب انگیخت	یہ طریقہ سب طریقوں سے ہی سخت	حکم اسکو ہی کہ رہ سب سے بہم	پر نہ ہووے عشق سی باہر قدم
یعنی ہو مخلوق مین جمع بن جان و تن	جان ہو حق کیطرف ای جانمن	جسکا یہ ہی حال ای عالی گہر	صحبت بد سے نہین اسکو خبر
حق نے بھیجا اسلیے اسکو شتاب	تاکہ ہووی خلق اس سے فیضیاب	جسکو ایسا ہو سلوک ای مرد دین	وہ گدا ہی عشق کا شہ بالیقین
	اسکی صحبت سے ہو جذب اے باخدا	پر عبادت تیری صادق ہو ذرا	

قولہ تعالی اِنَّكَ لَا تَهْدِىْ مَنْ اَحْبَبْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِىْ مَنْ يَّشَآءُ

لم ت البتہ تو ہدایت نہیں کرتا جسکو دوست رکھے لیکن اللہ ہدایت کرتا ہے جسکو چاہے ۱۲

بے ارادت کی نہین ہو تا اثر	انبیا کی کر ہدایت پر نظر	یعنے ہو اخلاص مرشد سی تمام	جب تجھی ہو جذب حق کی نیکنام

دربیان اقسام جذب

دو طرح کا جذب ہی ای نیکمرد	جسکو یہ حاصل ہی وہ عالم مین فرد	ایک تو ہی خاص دیگر عام ہی	خاص یہ بس عام کا انجام ہی
عام کہتے ہین اسی عالی گہر	جسکو نسبت پیر سے ہو سر بسر	خاص یہ ہی یاد رکھ عالیجناب	نسبت احمد سے جو ہو فیضیاب
نسبت پیر اسکی ہی لیکن خلاف	یعنے نسبت احمدی کی بی اختلاف	جسکو نسبت پیر کی ہو بو الفضول	ہی وہ عین نسبت ذات رسول
نسبت احمد احد کی ہی پسر	غرض یہ جو ہر وہ ہی ای بیخبر	مخزن نسبت ہی مرشد کی حبیب	اسکو حاصل کر اگر ہے با نصیب
جس سے نسبت تجکو ہووی نیکدان	یاد رکھ وہ ہی ہی نسبت بیگمان	اس مثل کو سن ذرا ای خوش خصال	اسمین لکھتا ہون اک عابد کا حال

دربیان زاہد خشک و زن فاسقہ کہ آخرکار ہر دو کامل شدند

اک گدا پڑھتا تھا صحرا مین صلوۃ	وقت مغرب کے سنو ای نیکذات	زن جوان آئی چلی اک اے سعید	پار کھا اسنے مصلے پر پلید
دیکھ یہ زاہد ہوا زن سی خفا	اور کہا زن سے کہ سن بے حیا	مین ادا کرتا تھا یا نیر فرض رب	تو نے پار کھا یہان کیوں بے ادب
سنکے یہ زاہد سی زن نے کھینچی آہ	یہ کہا کہتے ہو کیا ہادی راہ	فسق کی نیت سی جاتی تھی چلی	تجکو دیکھا نہ مصلے ای تقی
فسق نے دل پر کیا تھا یہ اثر	تن بدن کی کچھ نہ تھی مجکو خبر	حیف ہی صد حیف تجھپر ای گدا	تو نماز حق مین دیکھے جز خدا
سنکے زن سے یہ نصیحت پر اثر	گر پڑا زاہد زمین پر بے خبر	بیخبر تھا پر یہ کہتا کردگار	نور وحدت زن یہ کر دی آشکار

Courtesy Prof Shahid Amin. Digitized by eGangotri

یہ ہی مرشد مین بس اسکا ہون مین بیا
التجا زاہد کی حقنے کی قبول
جب ہوا زن کا یہ رتبہ ای پسر
اسکے باعث سے کیا مجکو قبول
حق پسندی حقکو ازبس ہی پسند
حق پسندی سی نہ ہو غافل عزیز
خود پسندی شیوہ شیطان ہے
تو نگہبان اسکا رہ ہر روز و شب

تو دکھا اسکو خدا راہِ سعید
زن گئی افعال بد سب اپنے بھول
دیکھ کر زاہد کو زن نے آہ بھر
کر قبول اسکو خدا ہر رسول
یاد رکھ اس بات کو اے ہوشمند
مثل زاہد تا کہ ہو تو باتمیز
کذب گوئی غارت ایمان ہے
مثل شیطان تا نہو تو بے ادب

یعنی اپنا عشق دے اسکو خدا
عارف حق وہ ہوئی ایسی عزیز
یون کہا ای خالق کون و مکان
یہ ہوا زن کی دعا کا پھر اثر
راست گوئی سے یہ رتبہ ای سلیم
یہ پسند حق ہین دونون اے حبیب
یہ ہین دونون فعل بد ایسے پلید
زن نمط بیخود ہو نسبت مین فنا

دمبدم جس سے ہو تجھپر یہ فدا
ماسوا حق کے نہ تھا اسکو تمیز
ظاہر و باطن ہے تجھپر سب عیان
ہو گیا زاہد بھی عارف بالخیر
زن کو حاصل ہو گیا ازبس عظیم
جو کہ خالی ان سے ہی وہ بے نصیب
کر دیا لاکھون کو غارت اے سعید
جبتک یہ تیری ہو نماز ای باخدا

دربیان صلوٰۃ حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ

دیکھ سفیان کو کہ پڑھتے تھے صلوٰۃ
جبکہ فارغ وہ ہوئے عالیجناب
پھر یہ سفیان نے کہا ای بے خبر
گر یہ فرمادے خدا ای کذب گو
یہ تصور دلمین جب آیا پسر
جب حضور دل ہو حاصل ای پسر
تا نمی سازی ز خون دل وضو

شام کی مسجد مین سن ای نیک ذات
انسے پوچھا ایک نے ای فیضیاب
رو برو حق کے نہ ٹوٹے کیون جگر
پھر امیرون سے کرے کیون جستجو
شرم سے اسکے گرا مین خاک پر
ورنہ کیا ہے نان و حلوہ بیخبر
کے نماز عاشقان آید ز تو
می نیرزد آن نماز او دو جو

جبکہ ہو پیچھے لنستعین پر ای پسر
کیون گرے بیتاب تم ای باصفا
وان کھڑا کہتا ہون حق سے باادب
کیونکہ تو پابند ہے تدبیر کا
سن چکا غافل یہ اب تو گفتگو
دیکھ تو یہ کیا لکھا ہے آشکا
ایکہ ترک تن بود اصل نماز
آنکہ با اغیار دارد دل گرو

گر پڑے بیتاب ہو کر بے خبر
بھید اسکا دو ذرا مجھ کو بتا
بس ملے ماں گون ہون تجھسی روز و شب
کیون نہ تو شاکر رہا تقدیر کا
ترک کر حقکے سوا سب شے کو تو
مولوی روم نے اسے نا بکار
ترک خویش و ترک فرزندان نماز

قولہ تعالیٰ اِنَّنِیْٓ اَنَا اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدْنِیْ وَاَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِذِکْرِیْ ۝

بیشک مین تو وہ خدا ہون کہ جسکے سوا کوئی معبود نہین تو میری عبادت کر اور میری نماز پڑھ میری یاد کو ۱۲

ہر گھڑی ہر لحظہ رکھ حق سے نیاز
کیونکہ غفلت مین نہ کھو یار روز و شب
دیکھ فرماتی ہین یہ حضرت نبیؐ
تیری بیداری ہے سونے سے بتر
جب نماز پنجگانہ ہوا ادا
صاحب ایمان ہمان باشد ہمان
ہر سرے کو سجدہ سبحان نہ کرد

جب ادا ہو پنجگانہ یہ نماز
پھر خیال رب بھلا آتا ہے کب
گوش دل سے سن ذرا تو اے اخی
خواب کا کیا ذکر ہے اے بیخبر
پیشتر اسکو ادا کر باخدا
کو نباشد غافل از وے یکزمان
حق مرا ور اصاحب ایمان نکرد

دمبدم جسکو نہو حقکا حضور
اسلیے لازم ہے تجکو ای پسر
چشم میری بند دل بیدار ہے
اس حدیث مصطفےؐ سے ای زبون
مولوی روم نے اے بے خبر
پس ترا باید کسی ہر دم سجود
جبتلک ایسی نہین پڑھتا نماز

پھر کہان اسکی نماز ای دلنشین
حق سے کوئی دم نہو تو بیخبر
یعنی یہ دل خواب مین ہشیار ہے
صاف ثابت ہے صلوٰۃ دائمون
کیا لکھا ہے دیکھ تو یہ پر اثر
عارف از وے یکزمان غافل نبود
پھر کہان تیری نماز ای حیلہ ساز

Courtesy Prof Shahid Amin. Digitized by eGangotri

در بیان مذمت خیال الفت ماسوا حق

دلمین تیری یہ مرض ایسا پلید / حشر تک چھوڑیگا نہ تجکو ہی بعید
دلمین تیرے جسکی نسبت ہو کمال / حشر اسکے ساتھ ہووے اوسی خیال

حدیث شریف یحشر الناس یوم القیمۃ علی نیاتہم

یہ حدیث مصطفے ہے ای جوان / حشر ہو نیت پہ تیری بیگمان
ہر چہ در دنیا خیالات آن بود / تا ابد راہ وصالت آن بود
مولوی روم نے لکھی ہی بسیر / کیا لکھا ہے دیکھیو ہو با خبر
جز خدا کچھ فکر مت کرائے بسیر / یہ کریگی خوار تجکو سر بسیر

در بیان کشت آخرت

دل ترا ہی کشت مرشد کاشتکار / جو وہ بووے وہی نکلے ہوشیار
عشق ہے اس کشت کا بونا بسیر / ہل ہے اسکا فکر خواجہ دی ہنر
بیل ہین اس کشت کے ای نیک ذات / یعنے تنہائی و بیداری جوان
ہی بجاے چاہ چشم اشکریز / ہے بجاے شاہ شاہ رستخیز
ہی بجاے تخم نام ذوالجلال / کشت دلمین سکو بوئے با کمال
ہین بجاے پاسبان طاہر عمل / گر نہون یہ کشت مین آوے خلل
جب یہ کامل تیری ہووے کشت زار / عجز کے آلہ سے کاٹ اندی شعار
لاکے میدان مین تو رکھ خرمن بہم / دی ہوا اثبات کی پھر سر بسر
برق سے خرمن کو رکھتا تو بچا / برق یعنی شرک ہے ای با خدا
جب نکالے خوشہ سے دانہ عزیز / پھر نگہبان سکا رہے با تمیز
کیونکہ دشمن سکے ہین لاکھون جوان / نے نگہبانی نہ چھوڑین بیگمان
بند کر غلہ کو اسجا ہوشمند / جس جگہ پہونچے نہ موشون کا گزند
جبتلک انکی نہین کرتا دوا / کشت تیرا ہے خراب اے با خدا
دیکھ فرماتے ہین کیا وہ با صواب / یعنے حضرت مولوی عالیجناب
اول ایجان دفع شر موش کن / بعد ازان در جمع گندم کوش کن
جانتا ہی وہ مکان ای بیخبر / جس جگہ پہونچے نہ موشون سے ضرر
یعنے وہ دل جو ہے جان ای جوان / دان نہین موشون کا ہرگز کچھ نشان
موش کیا ہی جانتا ہے اے حبیب / یعنے شیطان لعین بے نصیب
ہے پھر ہر رگ مین تیری مثل خون / پر نہین دلمین گذر ای ذو فنون
کیونکہ اسمین نور حق ہے آشکار / ہو گریزان دیکھ شیطان نابکار
دیکھ فرماتے ہین عطار ولی / گوش دل سے سن ذرا اسکو اخی

در بیان اوصاف دل

دل چہ باشد غیر نفس ناطقہ / آنکہ از حق تافت بروی بارقہ
دل یعنی جوہر روحانی است / دل نہ از جسم ست و جسمانی است
کس نداند قدر دل جز اہل دل / نیست دل را نسبتی با آب و گل
اہل دل شو اہل دل شو اہل دل / ورنہ ہمچون خر فرو مانی بہ گل
مقصد و مقصود خلوت این دلست / ہر چہ میخواہی ازین دل حاصلست
ہر چہ عارف داند از دل خواندہ است / از کتاب و نے درس و سنت فشاندہ است
زینچنین دل را تو از عارف طلب / دل بجو زین مست جام ای با ادب
بے تعلم حق دہد او را علوم / علمہائے برتر از درک و فہوم
دل یہ کیا ہے شاہد مقصود ہے / دل یہ کیا ہے ساجد و مسجود ہے
دل یہ کیا ہے مخزن اسرار ہے / دل یہ کیا ہے مطلع انوار ہے
دل یہ کیا ہے مرات اہل دلان / دیکھتے ہین نور حق اسمین عیان
دل یہ کیا ہے جام جم ای ذی بصر / نیک و بد آتی ہے سب اسمین نظر

حدیث شریف قلوب المؤمنین عرش اللہ تعالیٰ

ایمان والون کے دل اللہ تعالیٰ کے تخت ہین ۱۲

Courtesy Prof Shahid Amin. Digitized by eGangotri

دلکو فرمایا کہ ہے عرش خدا
صاحب لولاک ذات باصفا
دل ہوا ہے خاک از عشق خدا
آئینہ رو لیتے ہین اس سے جلا

دل نہین ہے یہ ہے بحر بے کنار
در وحدت اسمین خشتان بیشمار
عرش و کرسی ہفت اقلیم دگر
اسکے اندر دیکھ لو اے بیخبر

دل نہین ہے لحم و شحم و گوشت پوست
دل ہے وہ حاصل ہو جس سے بوئے دوست
دو صفت سے خاص ہے ہو صوف دل
کیجیو سجا تمیز اے اہل دل

پاک ناظر پاک وہ منظور ہے
وہ نہین دل جو کہ اس سے دور ہے
کیا لکھون مین انکو بھلا است خاک گل
گوش دل ہو گر سنے ہو سینہ چاک

یعنے فرماتے ہین کیا وہ باخدا
مثنوی مین مولوی باصفا
دل گذرگاہ جلیل اکبر است
کعبہ بنگاہ خلیل آزر است

دل بدست آور کہ حج اکبر است
از ہزاران کعبہ یکدل بہتر است
سن ذرا عطار کی یہ گفتگو
تاکہ واقف اس سے ہو از زشت و خو

دل چو شد برباد بخیر او حرام
گر بدانی او بود بیت الحرام
درد حق ہے جان دل اے اہل دل
پر نہین واقف جو خود ہے آب و گل

در بیان درد حق کہ از قرآن ثابت است

یون کہو ہاتھو نکو تم کرکے دراز
از طفیل مصطفے اے کارساز
ایسی آتش کر مرے دل مین نہان
ہو اگر ظاہر جلے کون و مکان

آہ جب نکلی تو ہو سب کو خبر
کوہ تڑپے گر پڑے میری نظر
بیقراری سے مجھے ہو بس قرار
فضل سے ہو وصل اے پروردگار

سوز و درد خاص ہے افسردگی
زندگی عاشق کی ہے پژمردگی
اسقدر دے سوز دل پروردگار
چشم دل سے خون بہے لیل و نہار

کیونکہ حاصل جسکو تیرا درد ہے
دو جہان مین وہ بلاشک فرد ہے
باعث ایجاد عالم ہے یہ درد
سرفرازی بخش آدم ہے یہ درد

جسکا دل با درد ہو عالی نسب
اس سے ملتے ہین فرشتے باادب
جو کہ دل وابستہ ہے اسکی کلید
درد ہے یہ درد اے مرد سعید

جسکو درد حق نہو عالی گہر
وہ نہین ہرگز بشر اے باخبر
جو کہ ہے بیدرد وہ حیوان ہے
گرچہ ظاہر شکل مین انسان ہے

درد ہے اخلاص حق از بس لطیف
تو نہین واقف ہے اس سے اے کثیف
یہ سخن با درد سن عطار کے
عاشق صادق تھے وہ ستار کے

ذرۂ درد خدا حاصل ترا
بہتر از ہر دو سرا حاصل ترا
ذرۂ عشق از ہمہ آفاق بہ
ذرۂ درد از ہمہ عشاق بہ

درد حاصل کن کہ درمان درد تست
درد و عالم دارو جان درد تست
درگذر از زاہدی سادگی
درد باید درد کار افتادگی

ہر کہ را درد نیست درمانش مباد
وانکہ درمان خواہد جانش مباد
مولوی فرماتے ہین اے باخبر
اس کلام آتشین پہ کر نظر

آتش است این بانگ نای نیست باد
ہر کہ این آتش ندارد نیست باد
درد سے انکار جسکو ہے وہ خر
بلکہ بدتر اس سے ہے وہ بدگہر

یہ لکھا عطار نے کیا ہے عجب
دیکھ کر انسان کو ہو گر تاب و تب
حق ہمی گوید کہ الناس ع المثل
ہمچو گاو است و خر بل ہم اضل

رو باسفل دار دو چون گاؤ و خر
نیستش کاری بغیر از خواب و خور
بے نصیبے ہے کمال سے گروہ
غافل از ارباب حال است آن گروہ

مولوی کہتے ہین تو یہ طرز کلام
دیکھ کیا ہوتا ہے ثابت نیکنام
بر محمد چون ابوبکر نکو
دید صدقش گفت ہذا صادق

چون نبود وہ بوجہل اصحاب درد
دید صد شق القمر باور نکرد
نقص یہ تھا بوجہل ہے کیا بسر
اسلیئے دین سے رہا وہ بیخبر

یعنے تھا بیدرد وہ زشت پلید
کسطرح ہوتا بھلا پاک و سعید
سن حقیقت درد کی اے جان من
تا نہو با درد پر تو طعنہ زن

یہ کلام پاک رب دو جہان
گوش دل سے تم سنو اے مومنان

Courtesy Prof Shahid Amin. Digitized by eGangotri

قوله تعالی اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ

	جبکہ سنتے ذکر حق ہیں مومنین	خوف حق ہوتا ہے دل پر جانشین	

قوله تعالی اَللّٰهُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِيْثِ كِتٰبًا مُّتَشَابِهًا مَّثَانِيَ تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُوْدُ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ثُمَّ تَلِيْنُ جُلُوْدُهُمْ وَقُلُوْبُهُمْ اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ ذٰلِكَ هُدَى اللّٰهِ يَهْدِيْ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ

یک کرتے ذکر حق ہیں با حضور	دلکو اس سے ہوتا ہے اس سرور	یعنے ہستی نیست ہوتی ہے غیر کا	ماسوا حق کی نہیں رکھتی تمیز
	جانتا ہے نیستی کیا ہے بسیر	غیر حق یعنے نہو دل پر اثر	

دربیان سبب جذب اہل حق

جسگھڑی ہوا اس اثر کا کچھ ظہور	نفس عاجز روح ہووے دلشعور	لیک تن سے جانکو نسبت ہے بسیر	اس سبب سے وہ ہے عاجز سخت تر
یعنے جان ہے پاک چاہے پاک کو	تن کثیف ہے خاک چاہے خاک کو	تنکی خواہش ہے نچھوڑون جا خاک	جان کی خواہش ہے ملون با اصل پاک
تن یہ کہتا ہے نجاؤں عرش پر	جان یہ کہتی ہے رہون کیوں فرش پر	جان و تن مین یہ نزاع تسو رہے	مقتضا ہر اک کا دائم اور ہے

قوله تعالی قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّيْ

جان یہ کہتی ہے کہ مین امر رب	مین مقید آب و گل کی ہونگی کب	تن یہ کہتا ہے کہ مین ہون آب و خاک	تو کہان اور مین کہان ہے اصل پاک
پر نچھوڑونگا تجھے اے نیکنام	تجھسے روشن ہے مرا خانہ تمام	قید تن سے جان نہیں چھٹی رہا	تاکہ حاصل ہووے اسکو مدعا
کھینچتا ہے اسکا تن اپنی طرف	اس سبب سے جانکو ہوتا ہے شغف	اس تخالف کے سبب سے عاشقین	دست و پا کو مارتے ہین بر زمین
مولوی کا یہ کلام اہل دل	ہے اسی مضمون سے بیشک مشتمل	روح می پرد سوئے چرخ برین	سوئے آب و گل شدی در سفلین
اسقدر ہین سست پا زن خاک پر	شور و غل پڑ جاتا ہے افلاک پر	مولوی فرماتے ہین آگے ذکر	مثنوی مین اسطرح جو کر نظر
جسم بر خاکست جان بر لامکان	لامکان ہے فوق وہم سالکان	لامکانے نہ کہ در وہم آیدت	ہر دمے در وی خیالے زایدت
کز نیستان تا مرا ببریدہ اند	از نفیرم مرد و زن نالیدہ اند	درد سے تڑپے ہین جو انسان خاکپر	از رشک سے رو دین ملک افلاک پر
یہ لکھا عطار نے سن اے حبیب	قدسیونکو یہ نہین رتبہ نصیب	قدسیانرا عشق ہست و درد نیست	درد را جز آدمی در خورد نیست
درد اسکو کہتے ہین اہل عقول	ماسوا اسکے نہین سن اے جہول	جاہلون کے قول پر مت کر نظر	حاصل اسکو کر اگر ہے باخبر
سن امام اولیا عطار سے	مانگتے تھے یہ سدا ستار سے	کفر کافر را و دین دیندار را	ذرۂ درد دل عطار را
دیکھ فرماتے ہین مولانائے روم	قدر کیا جانے ہے اسکی جغد و بوم	اے خنک چشمیکہ آن گریان اوست	وی ہمایون دل کہ آن بریان اوست

دربیان جذب کہ بغیر محبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیچ فائدہ نکند

ہو مگر جو شرع احمد کا فدا	درد اسکا راست ہے آباد کا	جو خلاف آنجناب پاک ہے	درد اسکا سر بسر سب خاک ہے

Courtesy Prof Shahid Amin. Digitized by eGangotri

قولہ تعالیٰ و من یطع الرسول فقد اطاع اللہ

جو فدا اُنکا وہ مولا کا فدا — پڑھ اطاع اللہ فرمان خدا
جسنے کی اُنسے محبت اے حبیب — نور وحدت ہو گیا اسکو نصیب

جس زمین پر نقش ہوں اُنکے قدم — اسکو چومیں سب ملائک دمبدم
ہووے جسجا پر لکھا حضرت کا نام — اولیا آنکھیں ملیں سر صبح و شام

حب احمد سے ہی بس وصل خدا — کیوں نہیں ہوتا دلا انپر فدا
مصقلہ ہے دلکا حب مصطفےٰ — بے محبت گر نہو دل پر جلا

جسکو حب مصطفےٰ حاصل نہیں — بالیقین وہ ہے لعین وہ ہی لعین
گرچہ وحدت کا کرے سو سو قرار — بے محبت کے نہیں ہوتا شمار

حدیث شریف لا یؤمن احدکم حتی اکون احب الیہ من والدہ وولدہ والناس اجمعین

جب انکی شرط ایمان ہے یہ سیر — ہے یہ مضمون حدیث معتبر

حدیث شریف من رانی فقد رای الحق

من رانی کو تو پڑھ دیکھ عزیز — جب تجھے ہو شان احمد سے تمیز
ہے وہ بے نسبت نہو جس سے شعور — کیونکہ حائل ہیں ترے دلکی خطور

یہ خطور دل نہ جائیں اے حبیب — جبتلک کامل نہو نسبت نصیب
لیک نسبت تین ہیں اے نازنین — جسکو حاصل ہیں وہ ہی مرد دین

ایک بھی گر ترک ہو تجھسے حبیب — نور وحدت سے رہے تو بے نصیب
انکو لاوے جسنے بجا جی جان سے — پھر تو پاوے کچھ مزا ایمان سے

ماسوا اسکے نہیں ہے تا حصول — جو کرے اسکے سوا وہ ہے فضول
چوب کو بھی دیکھ نسبت با رسول — ہجر سے روئے وہ مثل ذی عقول

دربیان ستون چوب حنانہ

تھا ستون چوب حنانہ بنام — اس سے لگ کر بیٹھتے خیر الانام
ہجر سے حضرت کے رویا اسقدر — جیسے روئے طفل بے مادر پدر

سسکیاں بھر بھر کے کہتا ہیں فدا — یا نبی اللہ نہو مجھ سے جدا
جب ستون چوب کو یہ درد ہے — حیف ہے انسان کو گر تو سرد ہے

چوب میں تاثیر ہے ابتک بسیر — مولوی کے قول پر کر تو نظر
بشنو از نے چون حکایت میکند — وز جدائیہا شکایت میکند

وائے بد تر چوب سے ہم ہیں بشر — جنس سے اپنی نہیں ہمکو خبر
خاص نسبت سے ہمیں اے تسلیم — بحر وحدت کے جو ہیں در یتیم

باوجود اسکے نہیں ہم میں اثر — جیسے رکھتی چوب ہے عالی گہر
کیونکہ جب پوچھا نبی نے اے ستون — چاہتا کیا ہے بتا اے ذو فنون

تب کہا اُسنے کہ ہوں سب سے جدا — اور بقا ہوں ما بقا اے مصطفا
دیکھ ہمت چوب کی اے بے بصر — ہو گئی طالب بقا کی سر بسر

گر نہیں نسبت تجھے با مصطفےٰ — تو ہے بد تر چوب سے اے بیحیا
لیک اسمیں نکتہ ہے باریک تر — یاد رکھ اس بات کو عالی گہر

یعنی طاعت اور محبت اور ہے — گرچہ ظاہر سب کا ایک ہی طور ہے
یا کہ قولی یا کہ فعلی اے پسر — بے محبت ذات کے سب بے اثر

یہ محبت کی ہی صورت اے حبیب — جانئے لیکن یہ صورت بے نصیب
یہ ہیں دونوں لیک سب بے مغز اے فتا — گر نہیں نسبت تجھے با مصطفا

اسکو پیدا کر اگر ہے ذی شعور — جب تجھے ہو نور وحدت سے حضور
دیکھ حنانہ کو تھا عشق رسول — ہجر سے رویا وہ مثل ذی عقول

دیکھ تھا یعقوب کو یوسف کے ساتھ — روتی روتی دھوئے بینائی ہی ہاتھ
دیکھ تھا صدیقؓ کو با مصطفےٰ — جان و مال اپنا کیا انپر فدا

دیکھ تھے عاشق عمرؓ عالی وقار — کردیا بیٹے کو سنت پر نثار
دیکھ تھا عثمانؓ باعلم و حیا — قتل تک وہ عاشق احمد رہا

Courtesy Prof Shahid Amin. Digitized by eGangotri

دیکھے تھے حضرت علی والا گہر	جان جانے پر نہ کی کچھ بھی نظر	دیکھے تھے حضرت بلال ذی عقول	جان دیکر کی قدمبوسی حصول

حکایت حضرت بلال رضی اللہ عنہ

گوش دل سے یہ حکایت سن عجیب	تاکہ ہووے درد دل سے بانصیب	اک صحابی تھے والا اعتبار	نام تھا انکا بلال باوقار
عاشق احمد وہ والا شان تھے	جان و دل سے اپنے وہ قربان تھے	کوئی دم حضرت سے ہوتی گر جدا	سرزمین پر مارتے وہ جا بجا
اسقدر نسبت تھی انکو با رسول	گوش دل سے سن فرا ای بوالفضول	بعد وصل رحمۃ للعالمین	آئے زیارت کو لئے وہ درد دین
جب پڑی انکی مدینہ پر نظر	گر پڑے بیتاب دل سے آہ بھر	خاک میں غلطاں بگر با درد و غم	یہ ندا کرتے تھے اے شاہ امم
ہیں تری نعلین میری نور عین	دیکھنے سے جنکی عشاقوں کو چین	دی دکھا مجکو ذرا ای میرے حبیب	آنکھ کو اس سے ملوں میں بانصیب
دیجیے اپنے کف پا کو دکھا	تا کروں میں جان و دل اسپر فدا	کہہ کے یہ پھر رو اٹھا وہ پھر آئے	کسطرح حاصل ہوا اے امت پناہ
میری قسمت ہے کہاں ایسی بھلا	تیری نعلینوں پہ ہوں جانسے فدا	گفتگو یہ کر کے با سمت مزار	بس رواں واں سے ہوا با چشم زار
جبکہ وہ پہونچا مزار پاک پر	گر پڑا بیتاب ہو کر خاک پر	آب بن ماہی ہو جیسے بیقرار	اسطرح وہ تڑپتا دل فگار
دیکھکر یہ حال اصحابی تمام	گرد و پیش اسکے ہوے سب خاص و عام	کوئی کہتا ای بلال دردمند	صبر کر اسجا یہ تو اے ہوشمند
کوئی کہتا ای بلال ذی شعور	کیا چلا تو بھی پیمبر کے حضور	کوئی کہتا اے بلال پر اثر	حال سے اپنے ذرا دے تو خبر
تب لگا کہنے یہ وہ اندوہگین	کچھ نہ پوچھو حال اب اہل یقین	کیونکہ جل جاوے زمین آسمان	گر کروں میں سوز دل کا کچھ بیان
تین دن روتا رہا وہ پر ملال	پھر گیا مسجد کو واں سے باکمال	بیشتر تھا وہ موذن نامدار	بانگ پر جسکے ملک تھے جان نثار
جب گئے مسجد میں یاروں نے کہا	بانگ اب پھر دیجیے بہر خدا	وہ زمانہ پاک جسمیں تھے رسول	آج پھر ہمکو سر نو ہو حصول
کہہ کے یہ سب رو اٹھے ای مصطفا	وصل اپنا دیجیے بہر خدا	زندگی ایسی ہے تم بن اب خراب	ناریوں کو بھی نہو گا یہ عذاب
جیسے تم پوشیدہ ہو شمس جمال	ماہ کے مانند اپنا ہے زوال	کوئی پرسان ہے نہیں اب بیدل کا	کوئی پرسان ہے نہیں اس وجد کا
گفتگو کرتے تھے جب یہ ہمدگر	شق جگر ہوتے تھے انکے سر بسر	یہ شکایت جا انسے کرتے تھے بلال	دوست بن آتی ہے خوش کب قیل و قال
جانسے کہتے کیوں ہے تو بیخبر	چشم ایمان کا گیا نور البصر	یہ کیا تو نے غضب اے بے نصیب	کسطرح یاں پر رہے تو بی حبیب
کیا کروں میں حکم حضرت کا نہیں	ورنہ کرتا ذبح مجکو میں یہیں	تو نے کی مجھ سے دغا کیا بیوفا	حشر میں پاوے گی تو اسکی سزا
نور احمد پر فنا ہوتی اگر	زندہ ہوتی با بقا ای بیخبر	سخت حیران ہو کہا پھر آہ کے	تو دکھا اسکو جو ہے امت پناہ
کیجیو تو عفو کی مجھ پر نظر	رو سیہ مجھ سا نہیں کوئی بشر	با الہ العالمیں میں ہوں غلام	جان نکلے میری یا خیر الانام
جب کہا یہ عاشق معبود نے	رو دکھایا شاہد مقصود نے	غیب سے آئی ندا ای سن اے بلال	یہ مقام قرب ہے مت کر ملال
کوئی دم باقی ہے تیرے وصل کا	دور نہیں ہے یہ زمانہ وصل کا	آخرش دی بانگ با درد و محن	رو پڑے سارے وہاں کے مرد و زن
پڑھ گئے لا کو یہ کہا پر درد گار	تجھ سوا کوئی نہیں ہے کردگار	پھر گیا الا کا ظاہر جب بیان	نور وحدت ہو گیا سب عیاں

Courtesy Prof Shahid Amin. Digitized by eGangotri

جبکہ پہونچے نام احمد پاک پر ۔ شمع ساں جلکر گرے پھر خاک پر
دیکھکر تھرا گیا عرش برین ۔ عاشق صادق گرا جب بر زمین

عرش کے ساکن یہ دیتے تھے ندا ۔ قالوا انا تم پڑھو سب برملا
دیکھکر یہ حال اصحاب کبار ۔ گر پڑے یہ فرش زمین پر بیقرار

یون لگے کرنے دعائے ذوالجلال ۔ درد ہو کر عطا مثل بلال رضؓ
اب نہ لکھ عاجز وہانکا سوز و درد ۔ رقص مین آجا کہین اندہ سرد

درد سے انکار جسکو آلے کیا
وہ ہے شیطان شکل انسان ہے بجا

دربیان سوز و درد خلیفۂ برحق حضرت ابوبکر صدیق رضؓ

سوز دل صدیق کا سن اے اسیر ۔ تاکہ ہووے درد دل سے باخبر
اسقدر تھا درد و سوز و اضطراب ۔ دلسے آتی تھی صدا آگو کباب

زاہدان خشک سے مت کر خیال
درد دل حاصل تو کر از دلخصال

دربیان سوز و درد حضرت امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ

دیکھ کیا یا درد تھے حضرت علیؓ ۔ یہ لکھا عطار نے سن اے اخی
مصطفے جاے فرود آمد براہ ۔ گفت آب آرید لشکر را ز چاہ

رفت مردی باز آمد با شتاب ۔ گفت پر خونست چاہ نیست آب
مصطفے چون این سخن از وی شنید ۔ آنزمان انگشت با دندان گزید

گفت پندارم ز درد کار خویش ۔ مرتضے با چاہ گفت اسرار خویش
چاہ چون بشنود زان تابش نبود ۔ لاجرم پر خون شدہ آبش نبود

دربیان سوز و درد خلیفۂ برحق حضرت عمر رضؓ

درد سے موصوف تھے ایسے عمرؓ ۔ سن لو واقع گر ترے کردہ آہ کھر
خشیت حق کا ہوا ایسا اثر ۔ اک مہینے تک رہے وہ بیخبر

تھا یہی ابن عمر کا حال زار ۔ پڑھکے یوم گر تری ہو بادوار
اک صحابی تھی زرارہ باوقار ۔ پڑھکے قرآن ہو گئی حق پر نثار

ہے یہ نخعی کی روایت جانمن ۔ قریہ کوفہ مین تھی اک پیرزن
وہ کھڑی پڑھتی تھی ان حقکی صلوۃ ۔ عشق حقسے وہ ستودہ نیکذات

پڑھ چکی جب وہ نماز کبریا ۔ عجز سے مینے سلام اسکو کیا
مجھسے پوچھا تجکو قرآن یاد ہے ۔ پڑھ ذرا اس سے مراد اپنی ہے

جب سنایا مینے قرآن مجید ۔ آہ بھر کر گر پڑی ہو کر شہید
اس نمط سے دیکھ اصحاب رسولؐ ۔ جا کے احیا مین تو اے مرد فضول

اُسمین ہے تفصیل سے سب انکا حال ۔ دیکھکر اسمین نہ کر کچھ قیل و قال
تو نہین قایل ہے اسکا نابکار ۔ روبرو حق کی تو ہوگا شرمسار

کیونکہ یہ ہے معجزہ قرآن کا ۔ ہو سنگ سے سنگدل انسان کا
بلکہ تاثیرات قرآن بالیقین ۔ سنگ سے بہتر ہوئے کفار لعین

منحرف اسکا جو ہے شیطان ہے ۔ کیونکہ منکر عظمت رحمن ہے
بلکہ بدتر کافرون سے وہ لعین ۔ سخت دل اسسے زیادہ بالیقین

وہ نہین مومن حقیقت مین بتُ
عظمت حق سے جو خالی ہو بسیر

قولہ تعالیٰ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ اِذَا ذُکِرَ اللّٰہُ وَجِلَتْ قُلُوْبُہُمْ وَاِذَا تُلِیَتْ عَلَیْہِمْ اٰیٰتُہٗ زَادَتْہُمْ اِیْمَانًا ۵

اِنما ہے مومنون کی شان مین ۔ آیا ہے حصر سے قرآن مین
عاجزا گر تو دعا ہے خدا ۔ تاکہ حاصل درد ہو ذرا

جستجو کر دیکھ کیا ہے سوز و ساز
یہ کھلے ہے راز کب اے اہل راز

حکایت حضرت موسیٰؑ و درویش عاشق

م آیات اسکے زیادہ کرتے ہین انکے ایمان کو ۱۲

Courtesy Prof Shahid Amin. Digitized by eGangotri

ایکدن موسی نے کی حق سے دعا
خاص بندہ اپنی دے مجکو دکھا

تب ندا آئی کہ موسی کر سفر
جا فلانے کوہ پر کر تو نظر

جب گئے موسی تو دیکھا ایک مرد
تن برہنہ کوہ پہ آلودہ گرد

تھا زبان دل لیے سکے ذکر ہو
شور تھا ہو کا وہان ہر سو بسو

جبکہ موسی نے کیا اسکو سلام
کچھ نہ پایا ہو سوا اس سے کلام

پھر کہا موسی نے اے مست خدا
ہو سے ہے دیدار تیرا مدعا

یا کہ اسمین راز ہے کچھ پنہان
راستی سے کر ذرا ہمپر عیان

ہم کرین تیرے لیے حقسے دعا
تاکہ حاصل ہووے تیرا مدعا

نام حق سن عاشق حیران تھے
جان سے دھوئے ہاتھ اس بیجان نے

آہ بھر کر گر پڑا وہ خاک پر
روح نے پرواز کی افلاک پر

دیکھ کر یہ عاشق صادق کا حال
پھر کیا موسی نے حقسے یہ سوال

ایسا عاشق اور بھی ہے اے خدا
نام سن تجھ پر کرے جانکو فدا

حکم آیا ہین ہستی با وقار
نام پر کردین مرے وہ جان نثار

جو کہ ہین دیدار کے مشتاق تر
درد ہے انکی غذا اے باخبر

درد کیا ہے وصل کا پیغام ہے
درد کیا ہے وصل کا انجام ہے

یا الٰہی درد کر مجکو عطا
جیسا رکھتا درد یہ تیرا گدا

کیونکہ جسکے دلمین ہو اسکا اثر
اس سے بھاگین سب جہنم پر شرر

حکایت حضرت خلیل الرحمن علیہ الصلوٰۃ والسلام

یہ حکایت گوش دل سے سن پسر
جب تجھے ہو درد حق سے کچھ خبر

جب خلیل اللہ کے عاشق ہوے
عشق بازی مین بڑے صادق ہوے

آگ مین نمرود نے پھینکا انھین
آتش سوزان مین پھر رکھا انھین

آگ پر جسدم معلق تھے خلیل
آئے انکے پاس اسدم جبرئیل

یون کہا انسے کہ کچھ فرمایئے
آپکو حاجت ہو جو بتلایئے

ہم کرین رب سے تمہارے پھر دعا
تاکہ تمکو نار سے لے وہ بچا

یون دیا پھر عاشق حق نے جواب
حضرت جبرئیل سے کرکے خطاب

میرے دلمین شعلہ زن وہ نار ہے
آتش نمرود کیا مردار ہے

ایکدم اسکا اگر پھونکون کبھی
عرش سے تا فرش جل جاوے سبھی

ماسوا حق کی نہین رکھتا امید
رب مرا سب جانتا ہے دلکا بھید

قولہ تعالیٰ قُلْنَا یَا نَارُ کُونِیْ بَرْدًا وَّسَلٰمًا عَلٰی اِبْرٰھِیْمَ وَاَرَادُوْا بِہٖ کَیْدًا فَجَعَلْنٰھُمُ الْاَخْسَرِیْنَ ۵

آخرش کو سب ہو بجھی نار پر
آ جا کے بیٹھے تختۂ گلزار پر

در صفت درد

درد کیا ہے مایۂ پیغمبران
درد کیا ہے ہادی صاحبدلان

درد کیا ہے رہبر ایمان ہے
درد کیا ہے قاتل شیطان ہے

درد کیا ہے ہے سلیمان جہان
سب پہ پیرو بزنکا آئینہ بیگمان

درد کیا ہے قاصد دلدار ہے
درد کیا ہے راز دار یار ہے

درد کیا ہے مہ رخونکی شان ہے
درد کیا ہے عاشقونکی جان ہے

درد کیا ہے بحر وحدت کا ہے در
آسمان معرفت کا ہے یہ خور

درد کیا ہے نور ایمانی عزیز
اسکو حاصل کر اگر ہے باتمیز

درد کا کیا وصف مجھسے ہو بیان
ہے کہان ایسی بھلا اپنی زبان

یہ لکھا حضرات نے عالی سخن
گوش دل سے سن ذرا اے جانِ من

ہر کجا این آتش آید کارگر
زآتش دوزخ کجا ماند اثر

درد حاصل کر اگر ہے ہوشمند
معرفت کے بام کا یہ ہے کمند

زاہدونکی قال پرست گر خیال
انکو پکڑا نفس نے باصد ملال

انکے دلپہ زنگ ہے ایسا عزیز
حق و باطل کی نہین انکو تمیز

Courtesy Prof Shahid Amin. Digitized by eGangotri

قولہ تعالی کلا بل ران علی قلوبہم ما کانوا یکسبون ٥

دیکھ تو بل ران کو قرآن مین
حق نے فرمایا ہے انکی شان مین

در بیان مذمت زاہد خشک

دیکھ زاہد یہ حدیث مصطفا
سخت دل ہین ہو ور از قرب خدا

کیونکہ تم اخلاص از بس ہو دور
جان و دل سے بلکہ ہو اس سے نفور

درد کی لذت سے ہو نا آشنا
سچ ہے خر کو زعفران کی قدر کیا

کیا ہوا گر عابد و زاہد ہے تو
پر نہین اخلاص ال از رشت خو

کیا ہوا گر حج کا کر حاجی ہوا
شہر کا یا مفتی و قاضی ہوا

کیا ہوا گر تو ہے عالی خاندان
مثل شیطان فخر کیا ای بدگمان

نفس نے اعمی کیا تجکو نہان
ضد حق تجہیر کیا اسنے عیان

یہ نہ سمجھا دلمین تو ای بے بصر
درد سے خالی نہین کوئی بشر

ہے یہ عالم سربسر مستی و شور
لیک کب دیکھین جو ہوین چشم کور

یعنے نسبت جسکی ہو جس سے بسیر
درد اسکو اس سے ہے ای بیخبر

زاہد و انصاف سے دیکھو اگر
مکر ہین دعوی تمھارے سر بسر

تم فقط اک نقشۂ تصویر ہو
سادہ دل ہو اور بڑے بے پیر ہو

کیا کیا گر ریش کی تونے دراز
خود پسندی سے نہین آتا ہے باز

کیا ہوا گر حافظ قرآن ہے
خلق مین تیری بڑی کچھ شان ہے

کیا ہوا گر تو ہوا پیر و مرید
اور کہتے ہین تجھے سب بایزید

گر مطیع نفس ہے ای بے خبر
سب یہ حاصل تیرا غارت سربسر

جو شکستہ دل ہین یان بہر سول
اپنہ خندہ زن ہے کیون ای بوالفضول

سن لے سعدی کا کلام پر اثر
ہووے قدر درد سے تجکو خبر

درد سے خالی نہین کوئی یہان
لیک نسبت مین تفاوت ہے گمان

یہ حکایت گوش دل سے سن حبیب
فہم حق ہے تاکہ ہو تو با نصیب

حکایت پدر مجنون و پدر لیلی

اکدن لیلی سے مجنون کا پدر
لیکے مجنون کو گیا لیلی کے گھر

یعنے اپنا قیس کو داماد کر
اسکے دلکو رنج سے آزاد کر

تب دیا اسکے پدر نے یہ جواب
یہ نہین ہے رائے تیری یا صواب

جو لکھا تقدیر مین اسکی ضرور
ہوتا ہے مجنون ہو یا ذی شعور

باپ نے پھر دی ندا ہو کر اداس
آؤ نور العین اکدم میرے پاس

گر پڑا بیتاب ہو کر دل حزین
مارتا تھا وہ پڑا سر بر زمین

دیکھکر دامان لیلی ہے یہ حال
اسکو گر دیکھے تو جینا ہے محال

ہو یہ پیدا فیر جب دامان زن
نام احمد ہے تو کیون ہے خندہ زن

یا کہ ہو و جیسی نسبت با بسیر
یا نہ نسبت جیسی ہو با سیم و زر

نسبت اسے ہے خالی تو دنی
اسلیے کرتا ہے تو خندہ زنی

نسبت ہے ہر خالی کر دنی
صاحب ب یہ کیون خندہ زنی

والد لیلی سے اسنے یون کہا
قیس کو زندان غم سے کر رہا

ماسوا اسکے نہین کچھ مجکو کام
رحم کر اس طفل پر ای نیکنام

رحم کا باعث ہے جو کرتا نہین
ورنہ مین مجنون نے کچھ ڈرتا نہین

گر نہین تمکو یقین ای اہل دین
دیکھ لو تم آپ از عین الیقین

جب اٹھی لیلی تو دامن پر نظر
جا پڑی مجنون کی اسدم بیخبر

پھر کیا لیلی کے والد کا کلام
دیکھ لے مجنون کو تو ای نیکنام

اسلیے رکھا ہے اسکو اس سے دور
تا نہ جاوے جان اسکی یہ بے شعور

ایسی نسبت کر تو پیدا ای اخی
جیسے مجنون کو تھی لیلی سے دلی

یا کہ نسبت ہے تجھے جیسے بزن
ہے بنی سے ہیچ بنا ای سگدہن

آپ اپنے عیب پر کرتا ہے ناز
اسقدر اندھا ہے تو ای حیلہ ساز

زنگ دل کا یہ سبب ہے ای حزون
عقل تیری ہوگئی ایسی زبون

تو بل ران دل سے دل سیاہ یعنی زنگ آلود و بیرنگ اعمال بد سے ۱۲

Courtesy Prof Shahid Amin. Digitized by eGangotri

جسکے دل میں مرض ہو ای عزیز	حق و باطل کی نہیں اسکو تمیز	کردوا اسکی شتاب ای دو شیعو	جب تجھی ہو نام احمد سے سرو

دربیان طالب کاذب

تونے نسبت کری حالی جو خصال	تا ہو شرمندہ ہاشمین ذوالجلال	کیونکہ یہ محشر میں نہ چھپیگا خدا	مجھ سے نسبت تھی تمکو پایا مصطفےٰ
یا کہ تھی میرے ولی سے یا حبیب	یا کہ اُن میں تو سے تھے تم بے نصیب	سنکے پھر بولیں کہ ای پروردگار	عشق ہی میرے تھے ہم سب دلفگار
کوئی بولی ای اِلٰہ العالمین	نسبت احمد تھی تمکو بالیقین	کوئی بولی اے خدا ے دادگر	ڈھونڈھتا پھرتا تھا ہر شہر دربدر
کر چکیں جب سب کی سب یہ گفتگو	حکم ہو مجنون کو لاؤ روبرو	جبکہ ہو وان عاشق لیلی کا گذر	حق کہے آنکر کہ دیکھو تو بھلا
کون ہے کسکا ہے عاشق ہو جوان	جانتے ہو اسکو تم ای عاشقان	سب کہیں مجنون ہے ای احسن الخالقین	عاشق لیلی ہے یہ مرد حزین
عشق لیلی کا ہے اسپر یہ اثر	ہاں تن میں کچھ نہیں اسکو خبر	صورت لیلی کا ہے ازبسکہ عشق	بحر غم میں اتنا کہ یہ ہے غریق
گریہ و زاری و آہ دلفگار	یہ غذا ہے اسکی اے پروردگار	سنکے فرمادے خدا ذوالجلال	عاشق لیلی کا دیکھا تمنے حال
کوئی تم میں سے بھی ایسا ہی بھلا	غور کر دیکھو تو تم اے بیحیا	خشک تم سب کا ہے کب ایسا بدن	جیسے مجنون کا ہے دیکھو بدن
کھینچتا لاکھوں بلا ہیں غریب	واسطے لیلی کے دیکھو یہ عجیب	کب تمہارا دل تھا ایسا بیقرار	جیسے مجنون عشق سے تھا اشکبار
کب کیا میرے لیے کپڑوں کو چاک	کب ہے میرے لئے تم دردناک	کب ہو میرے لیے بیخواب و خور	کب پھرے تم خوار و خستہ دربدر
کب ہے ہو میرے لئے تم چشم نم	کب پھرے روتے ہوے با درد و غم	کب ہوئے میرے لیئے اندوہ گین	جیسے فرقت ہے بسر کی بالیقین
میری خاطر کب کیا ہستی کو خوار	مفت میں عاشق بنے تم نابکار	ترک تمنے کب کیا مال و منال	کب ملایا خاک میں جاہ و جلال
واسطے روٹی کی تم در در پھری	سگ نمط پھر پھر کے آخر تم مرے	مثل روٹی کی نہ تھا میرا خیال	نسبت حق کا ہی ہوتا ہے خیال
تمنے جو سیکھا تو سیکھا نام کو	یا کہ سیکھا نفس کے آرام کو	جب پڑھا تمنے تو علم بے عمل	بیشک ولا ریب تھے تم سب دغل
کیونکہ نیت میں خلل جب ہے پڑا	پھر عمل ہو کسطرح تمسے سعید	اس خلل کی کچھ نہ کی تمنے دوا	وقت ضایع مفت ہمنے کیا
	کیا نہ بھیجے ہمنے زانا تھے لبیب	نبض باطن دیکھنے والے طبیب	

قولہ تعالیٰ وحسن اولٰئک رفیقاً

دیکھ تو لفظ حسن قرآن میں	ہمنے بھیجا ہے انھیں کی شان میں	نیک تھے ظاہر میں تم از بس سعید	پر نہ دیکھا دل کو کیوں ہے یہ پلید
عیب پوشیدہ کیا نادیل سے	یا کہ پوشیدہ کیا تلبیس سے	نیک سمجھے سارے اپنے حال کو	جاننا سیدھا جانا الٹی چال کو
اسلئے سیکھا تھا تمنے قیل و قال	نقص ہو پوشیدہ ظاہر ہو کمال	یہ نہ سمجھے دل میں تم ای نابکار	ظاہر و باطن سے واقف کردگار
کیا نہ ہو بجی تھی نبی کی یہ حدیث	اس سے ظاہر ہے کہ تم ہو خبیث	یعنی جسکے دل میں کچھ ہووے خلل	ظاہر اسکا سب ہے ناقص اے دغل

قولہ تعالیٰ لا ینفع مال ولا بنون الا من اتی اللہ بقلب سلیم

کیا نہ دی تھی ہمنے قرآن سے خبر	ہے سلیم القلب پر میری نظر	کیا نہ کی یہ انبیا نے گفتگو	دل مصفا تم کرو از زشت خو

Courtesy Prof Shahid Amin. Digitized by eGangotri

بلکہ دشمن جانتے انکو تمام	اور غیبت انکی تم کرتے مدام	کوئی کہتا یہ ہین ساحر بالضرور	چاہیئے رہنا انھوں سے سکوت
کوئی کہتا حال انکا بار رہا	یہ نہیں واقف ہیں از راہ خدا	کوئی کچھ کہتا نہیں مجنون ہے	کیا ہوا اگر تابع مسنون ہے
کوئی کہتا یہ خلاف دین سبھی	کیا ہوا اگر کچھ ہیں ہیں بے ادب	اسطرحکی تم خرافاتیں تمام	الغرض نسبت کرتے تھے ای بدلجام
سنکے یہ ارشاد حق ای جانمن	گر پڑین بیتاب ہو سب مرد و زن	اسلئے لازم ہے تجکو ای گدا	مثل مجنون ہو خدا پر تو فدا

در بیان محترز شدن طالب حق از صحبت بدردان

بے محبت کے نہ جانے دلکی تو	یہ محبت کے ہین دشمن زشت خو	یہ نہیں تاثیر الفت کے مقر	بلکہ جانین عین الفت کو مضر
اس سے واقف وصل محبوب ہے	یعنے الفت سے نہ جو محجوب ہے	کیا محبت یعنی ہے کان نمک	جو گرا اسمین ہوا جان نمک
ہوا اگر تو خار الفت سے ہو گل	ہوا اگر سرکہ تو الفت سے تو مل	مولوی لکھتے ہین کیا شیرین سخن	دور ہے سنتے سے ہو تلخی از دہن
از محبت نار نورے میشود	از محبت دیو حورے میشود	اسکو حاصل کرکے چل تو یہ طریق	جب تو ہو وے بحر الفت مین غریق
	یعنے پڑھ تو یہ حدیث مصطفے	وصل حق تجکو ہو جب ای باخدا	

حدیث شریف مَنْ عَرَفَ نَفْسَہٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّہٗ [1]

یعنے دل سے سن عرف پر کر عمل | جبتے جاوین تیرے دلسے یہ خلل

در بیان امراض باطن کہ چہار اند و مہلک طالب حق اند

چار ہین امراض باطن بس عظیم | پیشتر انکی دوا کر ای سلیم

حدیث شریف لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ مَنْ کَانَ فِیْ قَلْبِہٖ مِثْقَالُ ذَرَّۃٍ مِّنْ کِبْرٍ [2]

اولا ہے کبر دیگر ہے ریا	سخت یہ چارون ہین بیحد اے فتا	تیسرے ہے کسل چوتھے حرص و آز	انسے پیدا ہوون اے بانیاز
یہ شریعت مین ہین چارون بس حرام	نزد حق یہ مثل خرے ننگ نام	مرتکب سکا اگر ہے پارسا	وہ نہیں ہے پارسا نزد خدا
کیونکہ یہ ہے کبر وصف ذوالجلال	غیر کو لازم ہے کب اے خوش خصال	بلکہ یہ ہے ہمسری ظاہر بسیر	لیک ظاہر مین نہیں اس سے خبر
دیکھ کیا لکھتے ہین مولانا ے روم	واقف ہے رمز دانا ے علوم	کمتر از کم شو اگر داری خبر	این طریق کاملان است اے پسر

در بیان دواے امراض مذکورہ یعنے تکبر وغیرہ

گوش دلسے سن حدیث مصطفے	ہے یہی امراض باطن کی دوا	یعنے کر تو اصل پر اپنے خیال	تاکہ ہو وے دور کبر اے خوش خصال
کیا ہے وہ پیدا ہے جس سے تو دنی	دیکھ وہ ہے قطرۂ آب منی	صلب والد سے رحم مین تو گیا	مضغۂ خون وان بنا تو بیحیا
وان غذا ہے حیض خونکی روز و شب	پرورش جس سے ہوا تو بے ادب	بول کی مخرج سے پھر آیا نکل	اصل تیری دیکھ ہے اے دغل
باوجود اس اصل کے تو دمبدم	نفس پر کیون ناز کرتا ہے ستم	یہ تو تیری ابتدا کا تھا بیان	انتہا سن لے ذرا او بدگمان
یعنے دنیا سے تو جاوے جب گذر	دفن ہو گا قبر مین گھر چھوڑ کر	یہ ندا ہوا آسمان سے آشکار	قبر مین تنہا چلا اے نابکار

[1] یعنی جس نے اپنے نفس کو پہچانا اسنے اپنے رب کو جانا ۱۲

[2] یعنی جنت مین نہ داخل ہوگا وہ شخص کہ اسکے دل مین ایک ذرہ بھی تکبر ہوگا ۱۲

Courtesy Prof Shahid Amin. Digitized by eGangotri

وہ کہاں ہے سیم و زر اے بے شعور	جس سے دنیا مین تو کرتا تھا غرور	وہ کہاں فرزند و زن اے بے پسر	جسکی خاطر ہمسے تھا تو بے خبر
تجکو چھوڑا سب نے تو بھی سکو چھوڑ	کیون چلا تنہا سبھونسے دلکو توڑ	سنکے یہ آواز اڑجاوینگے ہوش	قبر جب تجھ سے کہو کیون ہے خموش
کیا تو لایا روشنی میرے لیئے	کیا بچھاؤن فرش مین تیرے لیئے	کوئی یان لایا ہی تو اپنا رفیق	جو کہ ہووی حال پر تیرے شفیق
کیونکہ یہ تاریک تر ہی تیرا گھر	سانپ بچھو کا یہان از بس خطر	یان بلائیں سخت ہیں لاکھون ہزار	کسکی طاقت جو کرے انکی شمار
کہکے یہ پھر قبر خود دکھائیگی جوش	تو تو کیا اڑ جائیں گردونکے بھی ہوش	بعد اسکے پھر سڑے تیرا بدن	بوے بد ایسی ہو ظاہر جابجن
یعنے آوے قبر کو جس بوسی عا	اصل تیری دیکھ یہ ہی نابکار	پھر کریگی قبر حق سے یہ دعا	تنگ تر ہون اسکی بو سے الحذا
حکم دیگا تب وہ رب العالمین	دی حرارت سے جلا اسکو زمین	سنکے یہ حکم خدا اے بدنصیب	یاد آوینگے تجھے یان کے طبیب
کیونکہ وہ کہتے تھے ہم سے روز و شب	اُسکو کرلے آج ہوتا فضل رب	ہوکے عاجز قبر سے اے نازنین	یون کہی ہون جنس میری بالیقین
رحم کر مجھپر ذرا بہر خدا	گو کہ مدت سی ہون مین تجھ سے جدا	ہو مخاطب پھر کہی اس سے زمین	تو نہیں ہے جنس میری بالیقین
کیا ہی نسبت مجھ سے تجکو تو بتا	مین مصفا تجھ مین بو ہی سر بسر	جانتا تھا اصل گر تو خاک کو	خاکمین آیا تو کیون ناپاک ہو
ہے تنفر سب کو تجھ سے اسگھڑی	ایسی نکلی تن سے تیرے بو کڑی	وان نہ سمجھا آپکو تو خاکسار	یان کے سمجھے کچھ نہوا ای نابکار
یعنے کرتا مین عرف پر گر عمل	اصل مین تیری نہوتا کچھ خلل	وان تو تیرا فہم تھا افلاک پر	کب تو سنتا تھا نصیحت خاک پر
دوستی گر خاک سے کرتا پسر	آج ہوتا یان یہ تو شمس و قمر	یعنے ملتا خاکساروں سے عزیز	اصل سی ہوتی تجھے جب کچھ تمیز
یہ دعا کرتے تھے دیکھو مصطفے	یعنے مسکینون مین رکھ مجکو خدا	وہ تو شاہ انبیا اے بیخبر	لیک یہ تجکو ہدایت ہی پسر
	یعنے مسکینونسے ہوتا ہمنشین	تا نہ بھولے اصل کو اے نازنین	

حدیث شریف مُوتُوا قَبلَ اَن تَمُوتُوا

خاک ہو تو خاک ہونے سے عزیز	جب تجھے ہو اصل اپنی سے تمیز	دیکھ تو یہ اصل جسپر یہ غرور	فوق ہے شیطان سے تجکو بالضرور
جو نہیں ہے خاکسار اے خوبرو	دیو ہے انسان نہین وہ زشتخو	خاکساری شیشۂ رحمن ہے	بس تکبر ظلمت شیطان ہے
خاکساری مخزن الاسرار ہے	خاکساری مطلع الانوار ہے	خاکساری بیخ ایمان اے جوان	کبر بیخ کفر ہے اے نیکدان
خاکساری سے ہو پیدا وہ کمال	جس سے دیکھے تو جمال ذوالجلال	خاکساری کا ہے کیا رتبہ عجیب	بھول وحدت اسی سے نکلا ہے حبیب
دیکھ فرماتے ہین کیا اے باادب	یعنے حضرت مولوی عالی نسب	در بہاران کے شود سرسبز سنگ	خاک شو تا گل بروید رنگ رنگ
خاکساری سے ہو مقبول خدا	ہو تکبر سے تو مغضوب فنا	دیکھ فرماتے ہین کیا شیخ نکتہ شناس	گوش دل سے سن ذرا اے روسیاہ
گشت آدم مقبل از استغفری	دیو ملعون گشت از مستکبری	عاجزا کر ختم اب کبر و منی	تیری کب سنتے ہین وہ دیو دنی

در بیان سبب کبر کہ او شش اند و معالجۂ آن

چھ سبب ہیں کبر کے اے با خدا	شرح اسکی گوش دل سے سن ذرا	مال و علم و زہد و تقوی و نسب	حسن و قوت کبر کے یہ ہین سبب

ت پہلے موت آنے سے مرجاؤ ۱۲

Courtesy Prof Shahid Amin. Digitized by eGangotri

یہ توسب گل ایک اسمین کبر خار	خار کو کر دور گل سے ذی شعار	سن مفصل مال دنیا کا بیان	نیک و بد اسکا ہو تجھپر تا عیان
ہی یہ دنیا خبث اور رشت و پلید	یعنے ہی یہ فضلۂ خوان یزید	کیا ہے دنیا مار افعی اے پسر	زہر سے اسکے نہین بچتا بشر
بلکہ بدتر مار سے بھی ای سعید	جان و ایمان کو ڈسے ہی یہ پلید	لیک افسون اسکا جسکو یاد ہو	مال دنیا سے فقط وہ شاد ہو
ورنہ اسنے کر دیے لاکھون بشر	یعنے غارت مثل فرعون ای پسر	ہوگیا شداد و نمرود لعین	حقسے منکر اسکے باعث بالیقین

حدیث شریف[1] اَلدُّنیَا مَلعُونٌ وَمَا فِیهَا مَلعُونٌ اِلّا ذِکرُ اللہِ ۰

اسلیے حضرت نے دی اسکو خبر	یعنے یہ دنیا ہے ملعون سربسر	جو کہ اسکے بیچ مین ہے اے فتا	وہ بھی ہی ملعون یہ ہین برملا
دیکھ تو یہ مولوی نے اے پسر	کیا لکھا ہی دین سی ہوکر باخبر	اہل دنیا کافران مطلق اند	روز و شب در رزق زرق و در بق
اہل دنیا چہ کہین و چہ مہین	لعنۃ اللہ علیہم اجمعین	سر خطاؤنکے یہ سر ہے ایجوان	یہ حدیث مصطفےٰ ہے بیگمان
گر کیا کچھ فخر اسپر اے پسر	تو ہے بدتر خر سے احمق سربسر	کیونکہ ملعون جسکو فرماوین نبی	فخر اسپر تو کرے دیو دنی

حدیث شریف[2] اَلدُّنیَا جِیفَۃٌ وَطَالِبُهَا کِلَابٌ

اسکا طالب سگ بفرمان رسول	میرا کہنا کب تجھے ہوگا قبول	عجز کر جتنا کہ تجھ سے ہو سکے	کبر کھو جتنا کہ اسکو کھو سکے
دیکھ تو یہ مولوی شیرین سخن	جا بجا لکھتے ہین کیا اسکے تئین	کمتر از کم شو اگر داری خبر	این طریق کاملانست اے پسر

در بیان حقیقت دنیا و بے ثباتی آن

کیا ہے دنیا یعنے یہ باغ خزان	تو ہے بلبل کی مثال اے بدگمان	خندۂ گل کیطرح اسکو ثبات	بلکہ کمتر اس سے بھی ای نیک ذات
اسکے طالب مثل بلبل نالہ زن	قبر سے کیتے اٹھینگے یہ سخن	گر دلت آگہ ز معنی آمدہ است	کار و نیست ترک دنیا آمدہ است
ترک دنیا گیر اے فخر جہان	تاکہ پاوے فخر سے اپنے نشان	جبتلک ہی نہین دین کا اثر	مولوی کی قول پر کر تو نظر
ترک دنیا کن کہ تا دینت بود	آن بدہ از دست تا اینت بود	اسکی عزت عین ذلت ایجوان	اسکی ذلت عین عزت بیگمان
دوست اسکا دشمن ہی جان کا	بلکہ دشمن جان اور ایمان کا	ترک مین راحت ہی اسکی ای پسر	اسکی الفت مین بلا ہی سربسر
مولوی نے کیا لکھا ہی یہ سخن	دیکھ تو بہتر ہے از در عدن	حاصل دنیا ہمین درد سر است	ہر کہ غافل شد ازین گاؤ خراست
ہیچ کنجے بے دد و بے دام نیست	جز بخلوت گاہ حق آرام نیست	ترک دنیا کن کہ تا سلطان شوے	ورنہ ہمچون چرخ سرگردان شوی
ترک دنیا ہی طریق مصطفے	اس سے غافل کیون ہے تو ایجیا	جس سے رغبت نفس کو ای بدمن	وہ ادا کی جان سے تو اے سخن
ہو وے جس سنت سے دین مین خلل	یا مشقت ہو کچھ اسمین اے اجل	یا کہ جانے اس سے تجکو سب حقیر	یا کہ جانین اس سے تجکو سب فقیر
	گر کہے تجھ سے کوئی کر یہ سخن	دشمن جان اسکا ہو سگ دہن	

حدیث شریف[3] مَن تَرَکَ سُنَّتِی فَلَیسَ مِنِّی

جسنے جانا دلسے سنت کو برا	وہ ہوا حضرت کی امت سے جدا	ترک کر دنیا کو تا ہووے ادا	مولوی نے دیکھ تو یہ کیا لکھا

[1] ت دنیا اور جو کچھ اسمین ہے ملعون ہے مگر اللہ کی یاد کے ساتھ ۱۲
[2] ت دنیا ایک مردار ہے اور اسکے چاہنے والے کتے ہیں ۱۲
[3] ت جسنے میری سنت چھوڑی وہ مجھ سے نہیں ۱۲ ۱۲ ۱۲

Courtesy Prof Shahid Amin. Digitized by eGangotri

ہم خدا خواہی و ہم دنیای دون	این خیال است و محال است و جنون	جسقدر بھیجے ہین حق نے انبیا	سب نے فرمایا ہے دنیا کو برا
یاد جو دل اسکے تو ای زشت و پلید	جانتا ہے دل سے دنیا کو سعید	مارا سیر عاشقانہ پشت پا	گر تجھے ہے دل سے حب مصطفیٰ
قبر عاشق سے اٹھیگی یہ ندا	مولوی نے مثنوی مین یہ لکھا	ترک دنیا ہست سنت مصطفیٰ	عاشقان کردند سنت این ادا
ای برادر ترک دنیا پیشہ کن	روز و شب ذکر خدا اندیشہ کن	جانتا ہے کیا ہے دنیا ای دلیر	جو کہ کر دی حق سے تجکو دور تر
الذی کو دیکھ لے قرآن مین	اہل دنیا کی لکھا یہ شان مین	سو ہنر گر دلمین رکھتا ہو عزیز	سب سے دنیا تجکو کر دی ای تمیز
نقش دل کر مولوی کا یہ سخن	جب تو ہو دنیا سے دور اے جان من	چیست دنیا ای لباس و نیدی	از خدا غافل شدن ای ہوری

در بیان فضیلت ذکر و ذکر کنندہ و مذمت اہل غفلت

علم پڑھ کر حق سے غافل جو ہے	وہ سگ دنیا ہے دل سے ای اسیر	کیونکہ شیطان ساتھ اسکے باتفیق	جو کہ غافل حق سے ہو امرد دین
دیکھ لے مجرے کو تو ای بیخبر	یہ حدیث مصطفیٰ ہے معتبر	جبتلک اسکی نہین کرتی دوا	سب ہین ناقص علم تر رہتے افوا
علم سے یہ ہے غرض ای بے بصر	شر سے اسکے تا ہو انسان باخبر	جو کہ اسکے شر سے غافل ہے جوان	گر ہو عالم پر وہ جاہل بیگمان

قولہ تعالی من شر الوسواس الخناس ۝

پڑھ تو من شر کو ذرا مرد سلیم	دیکھ فرماتا ہے یہ رب عظیم	یعنی ہے خناس تیری گھات مین	اور چھپا رہتا ہے تیری ذات مین
دی خیال ہے یہ دلمین ہشیار	نیکیان ہون وہ جس سے دین شعار	دل جو خالی یاد حق سے اے جوان	خانہ شیطان ہے وہ دل بیگمان
پر حذر رہو غافلون سے ای بسیر	دشمن ذاکر ہین یہ سب سربسر	صحبت غافل تجھے غافل کرے	صحبت شاغل تجھے شاغل کرے
جو ہے غافل وہ ہے مردہ اے جوان	جو ہے شاغل وہ ہے زندہ بیگمان	وہ مرا ہے دست شیطانسے حرام	یہ ہے زندہ نام حق سے ای کرام
یاد حق سے گر ہے غافل اے جوان	زندگی ہے موت تیری بیگمان	بلکہ بدتر موت سے یہ زندگی	کیونکہ حاصل اس سے ہے شرمندگی
یاد کر تو یاد کر تو یاد کر	غفلت اپنی یاد سے آزاد کر	اک نفس بے یاد گر جاوے جوان	ہے بتر سو موت سے وہ بیگمان
دیکھ فرماتی ہین ذاکر مولوی	مثنوی مین اسطرح سے اے اخی	غفلت از وی یکزمان صد مرگ دان	زندگی یاد دست نزد عارفان
لیک جو ہین کور و کر اے خود پسند	وہ ہین غافل ذکر حق سے ہوشمند	ورنہ ذاکر ہین زمین و آسمان	دم بدم ہین ذکر سے یہ تر زبان
لیک سنتی ہین انھونسے اہل دل	وہ نہین سنتے جو خود ہین آب و گل	دیکھ فرماتی ہین کیا وہ اہل شوق	ذکر سے حاصل ہو جنکو دلکو ذوق
حق چہ باشد یاد آن یزدان پاک	کے براند قدر او ہر مشت خاک	این جہان و آن جہان فانی بود	غیر یادش جملہ نادانی بود
سب عباداتونسے بہتر ذکر حق	یہ حدیث مصطفیٰ سے ہے سبق	دیکھ کیا لکھتے ہین وہ اپنے کلام	جو کہ گذری دین مین عالیمقام
یاد او سرمایہ ایمان بود	ہر گدا از یاد او سلطان بود	چیست سلطانی دوروشی بدن	یاد آن جان حزین انس و جان
	یاد او گر مونس جانت بود	ہر دو عالم زیر فرمانت بود	

در بیان مذمت کسانیکہ اہل فقر را بحقارت بنیند

Courtesy Prof Shahid Amin. Digitized by eGangotri

دی تفضیلت حق نے ذاکر کو تمام	یہ حدیث مصطفےٰ ہے نیکنام	جو حقارت سے کرے انپر نظر	وہ ہی شیطان شکل انسان سربسر

قولہ تعالیٰ وَاِخْوَانُہُمْ یَمُدُّوْنَہُمْ فِی الْغَیِّ ثُمَّ لَا یُقْصِرُوْنَ ۝

کیونکہ دشمن ذاکرونکا وہ ہین	یہ بھی ہے اُسکا برادر بالیقین	گر نہین اُسکا برادر یہ بشر	دشمن ذاکر ہے پھر کیون نہین بتر
طالبا ہرگز نہ کر انپر نظر	مدح و ذم انکے ہین دونون پر ضرر	مدح تیری خود کرے وہ ذوالجلال	انبیا بھی سب کرین ایسے خوشخصال
اولیا سب کرتے ہین یہ التجا	مولوی یہ دل سے دیتے ہین ندا	ہر کسے کو مائل یاد خدا است	خاک از امش توتیاے چشم ماست
انبیا کرتے ہین غبطہ اے پسر	رتبہ ذاکر سے سن تو یہ خبر	جستجو کرتے ہین انکی سب ملک	ذاکرونکی بزم ہے زیر فلک
ہمنشین اُنکا نہین ہو تو شقی	پر شقی ہے انکا منکر اے تقی	مولوی فرماتے ہین دونونکا حال	گوش دل سے سن ذرا اے خوشخصال
ہان دلا ہان ترک حسد کن با شہان	ورنہ ابلیسی شوی اندر جہان	ہر کہ با ایشان نشیند یکدمی	روز فردا او کجا دارد غمی
عمرہا خواہان این دولت شدند	سالہا مشتاق این صحبت بدند	صحبت نیکان اگر باشد نصیب	دولت جاوید یابی اے حبیب
صحبت شان خاک را اکسیر کرد	لطف شان در ہر دلے تاثیر کرد	سبز میسازند چوب خشک را	بوے مے بخشید رنگ مشک را
جملہ اشراف اند در ذات و صفات	طالب ذات اند باہم عین ذات	ذاکران حق کا یہ ہے مرتبہ	معصیت نیکی سے بدلے ہے خدا

قولہ تعالیٰ فَاذْکُرُوْنِیْ اَذْکُرْکُمْ وَاشْکُرُوْا لِیْ وَلَا تَکْفُرُوْنِ ۝

خود خدا کرتا ہے ذکر ذاکران	جسطرح کرتے ہین ذاکر ایجوان	ذاکرون کے ساتھ رب ذوالجلال	یہ ہے رتبہ دیکھ تو اے باکمال
شمس کی ہے روشنی اس خاک پر	ذاکرونکی روشنی افلاک پر	ذکر حق سے یہ فضیلت اے پسر	مولوی کے قول پر کر تو نظر
	بس بزرگیہاست اندر یاد او	یاد او کن یاد او کن یاد او	

قولہ تعالیٰ اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَتَطْمَئِنُّ قُلُوْبُہُمْ بِذِکْرِ اللہِ اَلَا بِذِکْرِ اللہِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ ۝

تطمئن کو پڑھ ذرا دل سے جوان	یہ حقیقت ذاکرونکی بیگمان	ایسی راحت ذکر سے ہوتی پسر	ماسوا اسکے ہے دنیا سربسر

قولہ تعالیٰ وَلَقَدْ کَرَّمْنَا بَنِیْ اٰدَمَ وَحَمَلْنٰہُمْ فِی الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَرَزَقْنٰہُمْ مِّنَ الطَّیِّبٰتِ وَفَضَّلْنٰہُمْ عَلٰی کَثِیْرٍ مِّمَّنْ خَلَقْنَا تَفْضِیْلًا

لفظ کرمنا کو پڑھ اے خوبرو	کیون بنا جاتا ہے خود تو بیخبر	تو تو وہ شہباز ہے سدرہ نشین	آشیانہ ہے ترا عرش برین
دیتے ہین تجکو صفیر از فلک	ڈھونڈھتے پھرتے ہین تجکو سب ملک	خاک کے تو دام مین ایسا پھنسا	دیکھکر شیطان بہت خوش ہے ہنسا
کیا ہوا وہ رتبہ اے ابن البشر	جس سے تھی مخلوق سب زیر و زبر	تیرے تھے فرمان ہین یہ خاص و عام	کیون بنا اکرکے تو انکا غلام
غیرت انسان نہین تجھ مین ذرا	دیکھ تو یہ مولوی نے کیا لکھا	اے بہمت سوے آخر تاختی	آدم مسجود را نشناختی
باپ سے تیرے فرشتے سرنگون	نا خلف ہوتا ہے کیون تو اے زبون	تو نہین ہے آب و آتش ایجوان	تو نہین ہے باد و خاک اے نیکدان
تو ہے بس اک امر حق اے دل پسر	لیا ہے عنصر کے باعث بیخبر	خود کو بھولا خاک جانا ذات کو	کر دیا دان سے مبدل رات کو
دیکھ تو ہی ہے گدا تو ہی ہے شاہ	دیکھ تو ہی سرخ اور تو ہی سیاہ	دیکھ تو فرعون تو ہی منصور ہے	تو ہی مغضوب اور تو ہی مغفور ہے

۵۱ ت اور انکے بھائی انکو گمراہی مین کھینچتے ہین اور کوتاہی نہین کرتے ۱۲
۵۲ ت پس یاد کرو مجھکو مین یاد کرونگا تجکو اور شکر کرو میرا اور کفران نعمت مت کرو ۱۲
۵۳ ت جو لوگ ایمان لائے اور انکے دل اللہ کی یاد سے مطمئن ہوتے ہین خبردار ہو اللہ کی یاد سے دل مطمئن ہوتے ہین ۱۲
۵۴ ت اور بیشک ہمنے بزرگی دی آدم کی اولاد کو اور اٹھایا انکو خشکی و تری مین اور رزق دیا پاک چیزون سے اور اپنی اکثر مخلوقات پر فضیلت دی ۱۲

Courtesy Prof Shahid Amin. Digitized by eGangotri

تو ہی دشمن تو ہی پیارا دوست ہے ، تو ہی پیا مغز تو ہی پوست ہے
خود تو عاشق خود تو ہی محبوب ہے ، خود ہی ظاہر خود تو ہی محجوب ہے
تو کبیر و تو صغیر و تو امیر ، تو ہی دانا تو ہی نادان و حقیر
ایک ہے تو ایک ہے تو ایک ہے ، ہر نرالا تیرا ہر جا بھیک ہے
بھیک کے باعث سے ہی خود تو غریب ، اصل سے اپنی ہوا تو بے تمیز
خود سے غافل غیر سے مسرور ہے ، لاکھوں فرسنگ آپسے تو دور ہے
جسکو جانی ہے وہ ہی خاک پلید ، اُس سے نسبت کچھ نہیں تجکو سعید
وہ سراسر خاک ہے خاکِ کثیف ، تو سراسر نور ہے نورِ لطیف
مولوی نے یوں لکھا با زور و شور ، پھنسکے دام خاک کو تو بستی تو نور
قطرہ نوری سراپا نور باش ، بگذر از غم دائما مسرور باش
اصل تیری دیکھ یہ عالی نژاد ، جابجا فرماتا ہے رب العباد

قوله تعالی فَاِذَا سَوَّيْتُهٗ وَنَفَخْتُ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِيْ فَقَعُوْا لَهٗ سَاجِدِيْنَ ٥ فَسَجَدَ الْمَلٰٓئِكَةُ كُلُّهُمْ
اَجْمَعُوْنَ اِلَّآ اِبْلِيْسَ اِسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكَافِرِيْنَ ٥ قَالَ يَآ اِبْلِيْسُ مَا مَنَعَكَ اَنْ تَسْجُدَ
لِمَا خَلَقْتُ بِيَدَيَّ اِسْتَكْبَرْتَ اَمْ كُنْتَ مِنَ الْعَالِيْنَ ٥ قَالَ اَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ خَلَقْتَنِيْ مِنْ نَّارٍ وَّ
خَلَقْتَهٗ مِنْ طِيْنٍ ٥ قَالَ فَاخْرُجْ مِنْهَا فَاِنَّكَ رَجِيْمٌ ٥ وَّاِنَّ عَلَيْكَ لَعْنَتِيْٓ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ ٥

بنی انسان کو بنایا ہاتھ سے ، روح پھونکی اسمیں اپنی ذات سے
اسکے ساجد ہیں ملک سب خاص و عام ، فخر کسکو ایسا ہے ای نیکنام
خاک کا ایسا کہاں رتبہ بھلا ، ہوں ملائک جسکے ساجد انتہا
گر نہیں یہ نور حق نور الٰہ ، منکر اسکا پھر ہے کیوں اے روسیاہ
بھید اسکا جسنے پایا اے حبیب ، نور وحدت سے ہوا وہ با نصیب
دیکھ فرماتا ہے وہ رب عظیم ، از زبان مصطفی سن اے سلیم

حدیث قدسی اَلْاِنْسَانُ سِرِّیْ وَاَنَا سِرُّهٗ

بھید اسکا حق ہے یہی بھید حق ، پڑھ کسی عارف سے جا کر یہ سبق
جو نظر آیا ہے تجکو اے بصیر ، تو ہی ہے لیکن ہے اعمی سر بسر
خود سے جب تو بخبر ہے اے سعید ، حق کا کیا جانے تو پھر قرب و بعید

در بیان کلام سلطان صوفی حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ در شناختن خود

بایزید پارسائی کا سن سخن ، جب تو واقف حق سے ہووے جان من
تو بہ معنی جان جملہ عالمے ، ہر دو عالم خود توئی بنگر دمے
تو بہ معنی برتر از انسان و جان ، ہر چہ بینی خود توئی بنگر بدان
در حقیقت خود توئی ام الکتاب ، خود ز خود آیات حق را باز یاب
صورت نقش الٰہی خود توئی ، عارف اشیا کما ہی خود توئی
از کمال قدرتش ہیں ہیکلے ، گو دو عالم را نماید در یکے
نقش آدم را رقم نوے زند ، گو دو عالم را ازو پنہاں کنند
لیک اتنا یاد رکھ عالی گہر ، فہم انسان اسمیں قاصر سر بسر
روحکو کر تن سے اپنے تو جدا ، جب تجھے ہو فہم اسکا اے فتا
گر کوئی دیدہ کرے اسکا بیان ، راست ہے اسکا بیان اے نیکدان
ہووے تقلیدی بیان جسکا بسر ، ہے وہ رہزن راہ حق کا سر بسر
کیونکہ یاں ہے دیدنی ناگفتنی ، گفتنی ہے کفر ایمان دیدنی
دیدنی سے جو ہو منکر مرد دیں ، وہ طریقت سے ہے اعمی بالیقیں
جو کہ بے دیکھے کرے اسکا بیان ، وہ شریعت سے ہے نادان بیگمان
جسنے بیعت ہاتھ سے پاؤ نکل ، پھر کہاں حاصل طریقت اسکو غل
پوچھ اسکو جا کسی بینا سے بس ، گر ہے دل میں پوچھنے کی کچھ ہوس

Courtesy Prof Shahid Amin. Digitized by eGangotri

دیکھ فرماتی ہین یہ شیخ جہان	یعنی قطبونکے جو مرشد بیگمان	گر ہمی خواہی کہ یابی زین نشان	سر برہنہ خاک پای کاملان
یہ ہوا تیری حقیقت کا بیان	لیک حق اس سی منزہ بیگمان	کیونکہ اسکی ذات ہی از بس لطیف	وہ ہی خالق یہ ہی مخلوق کثیف
لیک اسکو جسکو بوجھا ای پسر	وہ ہوا عارف خدا کا سربسر	کیونکہ اسکو حق سی ہے اک رابطہ	پر نہ حاصل ہو تجھے بے رابطہ
قرب حق جسکو ملا اس سے ملا	جو جدا اس سے ہو وہ حق سی جدا	اس حدیث مصطفے پر کر نظر	بھید اسکا جب کھلے ای بیخبر
جسنے بوجھا آپکو ای نیکدان	اُسنے بوجھا حق کو بیشک بیگمان	جبتلک خودکو نہ بوجھا ای فتا	لاکھون بت دلمین ہین تیری برملا
یہ تو کرتب گر گری ای ذی شعور	خود سی خالی ہو کی خود ہو جو خود سے دور	جب ہوا تو دور کیا باقی رہا	کر نظر اس قول پر ای باخدا
تیغ لا در قتل غیر حق براند	در نگر آخر کہ جز الا چہ ماند	عشق و عاشق را قلم درکش تمام	تا نہ معشوق ماند والسلام

خاتمہ مثنوی بدعاء مقبول

ای خدای دو جہان بہر رسول	مومنونکو مثنوی یہ ہو قبول	کر چکا اب مثنوی عاجز تمام	طالبو دلسے پڑھو اسکو مدام
یہ دعا عاجز کی حقنی کی قبول	از طفیل آل و اصحاب رسولؐ	یعنی اسکو جو پڑھے بہر خدا	در و دل حاصل ہوا اسکو مطلقا

تمام شد

فائدہ مصنف قدس اللہ سرہ العزیز سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خواب مین فرمایا کہ تو کچھ بیان کر کہ طالبون کو اُس راہ کے اُس سے فائدے حاصل ہون پس بموجب حکم کے مصنف نے یہ مثنوی لکھی اور اس کی قبولیت کا یقین ہوا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

غزلیات من تصنیف جناب حضرت وقبلہ محمد عبد الصمد صاحب قدس سرہ

غزل

وہ ہین شاہ دو عالم جو غلامان محمدؐ ہین	وہ بہتر ہین شہیدون سے جو قربان محمدؐ ہین
انھون سے انبیا کو رشک صدیقون کو حسرت ہے	جو تھامے صرف ہاتھو نسے وہ دامان محمدؐ ہین
اتر کر عرش سے آئین فرشتے جو مقرب ہین	برای پائبوس انکے جو دربان محمدؐ ہین
خدا کے ماسوا جو ہے صفت اوصاف احمد ہین	یہی کلمے کہو دل سے کہ شایان محمدؐ ہین

نہ بھائین پھول جنت کے جو بہتر ہین انھین عاجز
جو دیکھے آنکھ سے خار گلستان محمدؐ ہین

غزل

دیکھو تو ذرا رتبہ والای محمدؐ	سرتاج ہی ہر دین کی کف پای محمدؐ

Courtesy Prof Shahid Amin. Digitized by eGangotri

کیا فخر زمین کو کہ نہین عرش برین کو
لوٹین ہین سدا خاک مین شیدائے محمدؐ

تعظیم کرین حور و ملک جن و بشر سب
جس دل کو میسر ہو تو لائے محمدؐ

صد کوہ کن و قیس موے رشک سے انکے
رکھتے ہین ذرا دلمین جو سودائے محمدؐ

عاجز مہ و خورشید ہون محجوب فلک پر
نعلین کف پائے جو دکھلائے محمدؐ

غزل

زمین پر جو غلام شاہ دین ہے
وہی فرمان دہ عرش برین ہے

زبان جز و کل پر یہ صدا ہے
کہ احمدؐ رحمۃ للعالمین ہے

یہان جو عاشق احمدؐ ہے بیشک
وہی معشوق رب العالمین ہے

ملائک سر کے بل آتے ہین اُس جا
جہان پر ذکر ختم المرسلین ہے

جو مومن ہے اُسے ہے اُنسے الفت
نہین اُسکو جو مردود و لعین ہے

ہوا جو خاک پائے آل و اصحاب
وہ بیشک ہمسر روح الامین ہے

در احمدؐ کا عاجز جو گدا ہے
شہنشاہون کا شہ وہ بالیقین ہے

غزل

ہمین یار سے وصل کی آرزو ہے
شب و روز دل کو یہی جستجو ہے

ہر اک گل مین اُسکا نشان پایا ہمنے
اُسی کی سی رنگت اسی کی سی بو ہے

نہین بھاتی ہین مجکو باتین کسی کی
سنی جب سے اُس یار کی گفتگو ہے

ہماری یہ ہستی ہے تیرا ہے پردہ
اگر نیست یہ ہو تو پھر تو ہی تو ہے

یہ ہے راز مخفی نہ کہنا تو عاجز
نہ یہ ہے نہ وہ ہے نہ مین ہون نہ تو ہے

غزل

یار کی شان پر فدا ہین ہم
کبھی واصل کبھی جدا ہین ہم

ہم سے اکسیر کو ہے نسبت کیا
آل احمدؐ کے خاک پا ہین ہم

عشق مین یار کے جو ہو بے خود
اُسی بے خود کے آشنا ہین ہم

Courtesy Prof Shahid Amin. Digitized by eGangotri

اپنی ہستی فنا جو اُسمین ہو
حق کی سوگند بھر بقا ہین ہم

زاہدو ہم سے دیکھیو بچنا
کیونکہ رندون کے پیشوا ہین ہم

چشم دل کھول کر ہمین دیکھو
کہین شہ ہین کہین گدا ہین ہم

اسقدر محو ہوگئے عاجز
یہ نہین جانتے کہ کیا ہین ہم

غزل

اگر دل خواب غفلت سے ذرا بیدار ہو جاوے
کرے جسپر نظر وہ صاحب اسرار ہو جاوے

کرے ہے میکشون سے سرکشی کسواسطے زاہد
توجہ گر کرین تجھپر ابھی مے خوار ہو جاوے

وہ بلبل ہین نہین ہمکو تمنا گل سے ملنے کی
نظر گر خار پر ڈالین تو وہ گلزار ہو جاوے

ہوس آنکھ مین مل خاک پا اُس شاہ خوبان کی
جدھر دیکھے اُدھر اکسیر کا انبار ہو جاوے

اگر پاوین نہ جنت مین صنم دل شاد کیونکر ہو
ہمارے واسطے بے یار جنت نار ہو جاوے

عبث مفلس ہے عاجز دیکھ جا دندان جانان کو
ابھی یہ چشم تیری دیکھ گوہر بار ہو جاوے

فرد

ہم نہین کم ظرف ایسے جو بکین دیوانہ وار
خم کے خم پی جاتے ہین رہتے ہین لیکن ہوشیار

تضمین حضرت عبد الصمد صاحب قدس سرہٗ بر مطلع قدسی

شب معراج مین آئی تھی فلک سے یہ ندا
شعلۂ نور ہے ایسا کہ نہ دیکھا نہ سُنا
حسن معنی مین وہ ایسا ہے کہ حاشا کلّا
در و دیوار سے پڑھتے ہین وہ ہو ہو کے فدا

دیکھو آتا ہے زمین سے عجب اک نور خدا
جسنے دیکھا ہین وہ طور نمط ہوکے جلا
حسن یوسف بھی حیا سے نہین دیکھے ہے ذرا
جسطرف دیکھو اُدھر سے یہی آتی ہے صدا

مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

عرش پر دھوم ہوئی آتا ہے وہ شاہنشاہ
دیکھیو حسن خداداد پہ کرنا نہ نگاہ
کیونکہ یہ نور ہے وہ جسکو کہین نور اللہ

جسکے خدام ملائک ہین ہے شوکت و جاہ
ورنہ جل جاؤگے جس طرح سے جلتی ہے گیاہ
مقتبس جس سے ہی ہر ایک ہی شام و پگاہ

Courtesy Prof Shahid Amin. Digitized by eGangotri

لب جان بخش یہ پڑتے ہی نگہ کے ناگاہ ۔۔۔ ہو کے بیتاب یہ عیسیٰ نے کہا کھینچ کر آہ

مرحبا سیّد مکّی مدنی العربی
دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

حوریں بھی رقص کناں کہتی تھیں یا شاہِ اُمم ۔۔۔ دید تیری نہیں ہے دید خدا سے کچھ کم
وہی جلوہ ہے وہی نور وہی فیض اتم ۔۔۔ ہے منور یہ ترے نور سے سارا عالم
آپ تشریف جو لایا کریں یاں پہ بہم ۔۔۔ فرش آنکھوں کا بچھایا کریں ہم سب باہم
اُسپہ بٹھلایا کریں آپکو اور چومیں قدم ۔۔۔ روبرو آپکے اسکو پڑھیں باشوق اتم

مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

کہیں آدم کہیں حوا کہیں تھے اسرائیلؑ ۔۔۔ مے وحدت کی لگاتے تھے کہیں خضر سبیلؑ
کہیں کرتی تھیں قدمبوسی کو حوریں تعجیل ۔۔۔ کہیں پڑھتے تھے کھڑے صلّ علیٰ اسمٰعیلؑ
کہیں یوسف کہیں ادریس کہیں عزرائیلؑ ۔۔۔ کہیں مشتاق کھڑے دید کے روتے تھے خلیلؑ
وجد میں آکے لگے کہنے وہاں پر جبرئیلؑ ۔۔۔ صور میں پھونک دو اس بیت کو اے اسرافیلؑ

مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

آپ سے ہو کے جدا جب وہ چلے بہر وصال ۔۔۔ نور وحدت سے صدا آئی کہ آ میرے جمال
انبیا سنکے یہ کہنے لگے اے ظل جلال ۔۔۔ عقدہ یہ ہمپہ کھلا جز تری سب وہم و خیال
فخر سرّی و آنا سے تو مشرف بہ کمال ۔۔۔ غور کر دیکھا نہیں کوئی ترا مثل و مثال
عاجزا غیر سے کر اسمیں تو بحث و جدال ۔۔۔ روز و شب دل سے پڑھا کر اسے بے قیل و قال

مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

قطعہ تاریخ طبعزاد سید فضل حق صاحب ساکن اتروفی سنہ ۱۲۸۰ھ خلیفہ و مرید خاص حضرت ممدوح کہ اینہم بر مزار شریف کندہ است

آشنائے بحر عرفان مخزن فضل و کرم ۔۔۔ حضرت عبد الصمد کشاف اسرار قدم
ہادی راہِ طریقت آفتاب معرفت ۔۔۔ مظہر نور حقیقت مصدر فیض اتم

Courtesy Prof Shahid Amin. Digitized by eGangotri

جوہر تیغ شجاعت مجمع حلم وحیا	معدن جود و سخاوت صاحب سیفِ قلم
نقشبند و صاحب ارشاد در ہر سلسلہ	داشت نسبت با جناب نامدار محترم
روز یکشنبہ بتاریخ سوم وقت زوال	در محرم شد ازین دار فنا سوے ارم
در فراقِ صوریِ آن قدوۂ اہل وفا	بود طالب ہر یکے در رنج و اندوہ و الم

بہر تاریخش سر ہاتف فرو گردید و گفت
کعبۂ اہل طریقت قبلۂ اہل کرم
۱۲۸۰ھ

الحمد للہ کہ یہ مثنوی تحفۃ العاشقین مطبع منشی نولکشور واقع کانپور میں بسرپرستی عالیجناب معلے القاب بلند ہمت ستودہ خصال خوشخو منشی پراگ نرائن صاحب بہادر گودام اقبالہ مالک مطبع بماہ ستمبر ۱۸۹۹ع بار ششم چھپی

بعون صناع مکین و مکان و فضل خلاق زمین و زمن

یہ ایک مجموعہ نادر گلدستہ باغ عرفان ہے عارفونکا کلام تجلیات طبعی کا بیان ہے قابل دید ہے نہ شنید جس کا نام ہے

مجموعہ توحید

صاحبان کشف و کرامات اہل اللہ کا کلام پرتاثیر ہے کہ جسکے ہر مقام مین توحید جلوہ پذیر ہے

مطبع نامی منشی نولکشور لکھنؤ مین بطبع مزین مطبوع ہوا

باہتمام کیسری داس سیٹھ سپرنٹنڈنٹ

Courtesy Prof Shahid Amin. Digitized by eGangotri

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حبذا کیا شان کبریا ہی کہ ظہور کثرت مین وحدت کا تماشا ہی اہل عرفان کو حقیقت پر نظر ہی کہ انکی لطیفہ انسانی مین کبھی دوئی کا گذر ہی اصل شی توحید ہی۔ اور کثرت وجود متمایز ایک وجود اعتباری بالتقیید ہے جیسے دریا متموج ہوا اور اُس سے حباب قطرہ۔ گرداب موج پیدا ہوئیں پس نظر حقیقت بین مین اصل مادہ اور وجود قابل پانی ہی۔ او ہستی حباب۔ قطرہ۔ گرداب موج وجود فرضی و اعتباری ہے سچ ہے۔ کہ شئے فنا پذیر و مفنی و حادث کا کیا اعتبار ہی اصل بقا و دوام فی نفسہ ثابت و پائدار ہی تجلیات شہودی جو ایک ظہور موجودات ہی اسکو حقیقت جوئی کی راہ سے دیکھو تو ایک نمود حق کی صفات ہی وحدۃ الوجود اسکا نام ہی کہ موجودات کو وجود حق جاننا اور ماسوا کو وجود اعتباری تصور کرنا پس اس اعتبار مین حفظ مراتب کا پاس رکھنا متحتمات سے ہی کہ جس سے شریعت عبارت ہے۔ لیکن حصول اس دولت عظمیٰ اور وصول اس بضاعت کبریٰ کا منحصر اوپر ایسے واسطہ جلیل کے ہی کہ جو جامع جمیع صفات کا ہو وہ ذات پاک ہے جسکی شان مین لولاک لما خلقت الافلاک ہے یعنی حضرت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ جو بواسطہ روح مکرم مبدأ فیاض سے فیوضات ظاہری اور باطنی کے متکفل ہین کہ جنھون نے مرتبہ حق الیقین کے حجابات کثرت کو مرتفع کر کے صورت وحدت دکھائی اور طالبان حقیقت اندیش کو اس دولت سرمدی سے سرفراز فرمایا اور ہر اک کو اعتبار صلاحیت فطرت جبلی سے مرتبہ حق الیقین پر فایز کیا من بعد واضح ہو کہ اکثر کتب تصوف جو زبان فارسی و عربی مین اشاعت پذیر ہوئین مگر کوئی ایسا مجموعہ دوسری زبان کا کہ جو ذائقہ بخش اہل مذاق ہو مدون اور شائع نہین ہوا لہذا یہ ایک مجموعہ کلمات طیبات عارفان کامل کا جسکا نام مجموعۂ توحید ہی فراہم ہو کر مطبوع ہوا امید ہی کہ مقبول طبائع حق پسند ہو واللہ الاستعانۃ و علیہ التکلان

Courtesy Prof Shahid Amin. Digitized by eGangotri

الف باے وجہن

الف ایک بہو رنگی سائین ہر گھٹ مین وا کی پرچھائین جہان دیکھون تہان وہ ہے نیارا ایسا ہے بہو رنگی پیارا
وجہن سبے تو کیلکہے کہنے کی نہین بات سندہ سمایا بوند مین اچرج بڑو دکھات

ب بن گر گیہون بھید نپاوا دھرتی سے اکاس لو دھاوا پہلے پریت گرو سے کرے پریم ڈگر مین پگ تب دہرے
بن گرو جہن لیت ہے جوگو ئی بسن رنگاے پہنچ گے تم جانیو وہ دونون اور سے جاے

ت تب جوگ ترائن آئی جب بیرون یہ دبدہ جائی وہی ہے من مین کپٹ کی ٹاٹی جن سب کھیل کیا ہے ماٹی
جو من کی من مین چہے اور تین تین کا بندھے تار وجہن صاحب الکھ ملین تنک نہ لاگے بار

ث ثابت ہوکے دھیان جو لاگے آپو ئی آپ بھرم سب بھاگے اجپا جاپ تو جب ر کھجائی چھوٹ جاوے دین کی کائی
وجہن کہت ہو جاپ بیٹھو رہو دھیان لگاے سرت پھرت وہ راکھیے برکھا سانس بجاے

ج جگت مین اور بھیون جب تو مین اکلا کر بیٹھون اہن تو دیو بہنگی نہین چہوٹی دن دو پہر جن بڑا لوٹی
کہنے کو تو پانچ ہین اور رہین وہ پورے تیس انہین کے کارن نالے اہن تو جگدیس

ح حد بھرے بھول ہی تیری ایکو بات نہ مانی میری ابتک تو تین ایسا ہو جاتا جیسے کو وہ بہلا دہ ماتا
کہان گئی بھتی بدھ تری اور کہان گیا تھا چیت ایسی مایا پاے کے جو ہرے کی نہ ہیت

خ خاوند کیا کہین ہے نیارا موند دیکھ تو دسو ین دوارا سن پر ہے انحد کا باجا پر جاسے ہوی جے ہیرا جا
سبھی ساج تمین بجین اور ایسے بجے ہین راگ وجہن جا کو سن پڑے بڑے ہین وا کے بھاگ

د دال دیا من مین جو رکھے پریم کا رس کیسے نا چاکھے بن مدھ پئے ہوی متوارہ نس بانسر یا کرے بجارا
وجہن جگت مین آیکے کریو نا تو ی مان دیا دھرم نا چھانڈ یے جب لگ گھٹ مین پران

ذ ذال ذوق جب لگ نہین آوے کتنوں جپے کو من بھاوے ہردے لگی نہ پریم کی گانسی کیسے ملین کہو الیناسی
جب لگ تن ناہین جرت اور من ناہین مرجات تب لگ مورت شام کی وجہن کہان دکھات

ر رے راز مین تجہہ ایسا کھولا جیسا کچھ منصور تھا بولا سو سب سے رہا تو مین گورا جان ٹپرت مت لیگئے چورا
لاج کا کاجر مین تورے سو نہین تج وا دے دہوے وجہن کہت کیسے بھلا درشن پیا کا ہوے

ز زے زر دیکھ تو بھولا راے سگری بیس اکار تھ جاے پریم بھٹی مدھ پیو جو کھاے مست جی سب نکا دھو کھاے
وہان سے کا کہہ آدا تھا اور یہان کیا کا آے جھونٹی مایا دیکھ کے کیسا رہا بھلاے

سین سچ کا سیکھلے لٹکا کاہے پھرتا ہے اپٹ پھٹکا سوچ نکر اہین ہر سبیرا ترکٹی کوٹ مین کردی ڈیرا

Courtesy Prof Shahid Amin. Digitized by eGangotri

لاکھ جتن کا جتن ہے سو وجہن دیا بتاے | جو سائین کرپا کرین تو سبہی بات بنجاے

شین شور تن مین ہی جہیکا | ابہی تو نہین جلنی دہیکا | دن بھر لکھا کرت ہر بانی | سانجھ بھئی وہی سو وت ثانی

شاہ سے کچھ بنجی نہین اور چوہ دن سے بہوار | وجہن کیسا دیکھ تو بھول رہا سنسار

صاد صبوری سبادہ کو چہئے | اٹھین پڑے ناکہو سی کہی | یہ سمجھے اپنے من آہین | ہونا وہی جو چہین سائین

آسن مار کے بیٹھ رہو راکھو من مین دہیر | صاحب کے پرتاپ سے کٹ جی سب بھیر

ضاد ضرورت اتنا کیجیے | نس دن ناؤن نبی کا لیجیے | مین تو من مین یہی بچارا | تب ہوی تورا نستارا

وجہن جگت مین آئیکے جا مین کچھ ہو گیان | نبی نام کی سمرن کرے اور علی سے راکھے دھیان

طا طالب تو کہان ہے پورا | پریم نگر کا لانگھا نہین دہورا | واکے آگے اور ہے چلنا | سہج نہین صاحب کا ملنا

پیر نگر کو پہونچ کے نبی نگر کو جاے | تب وجہن گھٹ ہی کے اندر ہر کا گانوٗن کہاے

ظا ظاہر باطن ہے وہی | وہی وہی سب ہی وہی | جین اپنے من مین یہ بوجھا | ہر ہر مین ہر واکو سوجھا

پریم کی ندی گہری جو کوٗ اترے پار | عاشق اور معشوق مین رہوے کون بچار

عین عشق کا بیڑا ہے نیارا | وہان وجہ کا نہین گذارا | سیس کاٹ کے آگے دھر لے | تب درشن وہ پیا کا کر لے

اگلی سانکری بہت ہی اور بیری ہی سب گانوٗن | ٹھوکر کو مت بچا کے سنبھل کے دھر یے پانوٗن

غین غرور نے کھیل بگاڑا | دیکھ پڑا نا پیم پیارا | ادہی بات یہ ہے راضی | ایسا ہار اجاتا ہے بازی

بازی مین کہ کیا رہا اگلی رکھا ہے دانوٗن | ہر سے چنا جیت ہو لو صاحب کا نانوٗن

ف فرمان طلب کا لیجے | اکا ملہ لیکر پی کے جیجے | ہر کا نانوٗن کبھو نا لینو | دادن کا کچھ سوچ نہ کینو

آگے تو کبھو نا سنی اور ابہون کہت ہون چیت | اک دن پھر پچتاے گا جب چریان چگ گئین کھیت

ق قول ہو تیرا جھو نتھا | اور ڈھنگ ہے سو نو تھا | سنا گیا سادھن کی مانی | تھر پر لیو بھوا نہ گیا تی م

جو مت کا ہینا بھوا ادا کی کون ہے بات | پہلے کو سوچت نہین اور پاچھے کو پچھتات

کاف کرم ان بڑا ہے کینہا | مار نکہہ جنم ایسا ہی ادنیا | آپ چھپا اور رتو ہے اگھارا | یہ لو من مین سوچ گنوارا

واکا بدلا ایک ہے سو مین دیوٗن بتلاے | ہر ہیرت تو مین جا ہی پہلے آپ ہیر لے جاے

ل لوبھ کی چھوڑ دے باتین | مین جو کہی ہین سیکھ لی گھاتین | اس لکھے پیا سے جیو توڑا | چیندر کو جیسے چہت چکورا

جو تو پریم کی رنگ مین تن من لے رنگاے | پہلے پور مین دیکھیے لو بھر کدھر وہو جاے

میم محبت جیسے من مین | گھر مین ہے رہے چہمین | گلے پڑے جب یم کی پھانسی | کہان کی جو دھیا کہان کی کاشی

جا کے ہرد لگت ہے وجہن پریم کا بان | چھوٹ جات ہے سب نیم اور بھول جات ہے گیان

Courtesy Prof Shahid Amin. Digitized by eGangotri

کون نہین دوجا کو جگ مینا ۔ آپوہی آپ رمانے سب مین ۔ ہیت جیت سن لے یہ بینا ۔ اکل جہین بوری دہیان کے نینا
جہن کہین سو بوجھ لے انہین ہے یہ بوجھ ۔ اگدن یاہی بوجھ مین موے پر سوجھ
داودہی اک یار ہے تیرا ۔ نکلی گلی کیسے نہین پھیرا ۔ ودجن تجھے سو بیت بجائی ۔ سمجھا نا مورے سمجھائے
مین جانا تھا جنہے تو ہے بڑا نادان ۔ کتنون مین سمجھاوت رہون ایکو کی نہ کان
ہادی ایسا تونے پایا ۔ انہون سے اپنی جیت لگایا ۔ یہی سرج مو نہین ادھکاری ۔ دیکھی کاگت ہوے ہماری
یہین کی ہاری ہار ہے یہین کی جیتا جیت ۔ وجہن کہین سو مان صاحب سے کر پیت
سی یاری ہر سے جو کرنا ۔ یہی انجھر ہر دے بیچ دہرنا ۔ بنت بنت بن جیسے ایسا ۔ کوئی دن منصور تھا جیسا
وجہن انچھر یسے کیے ہین سادھن کے ہتیا ۔ بھر ہاگے میدان مین ہت کے راکھن ہار

تمام شد الف یاے وجہن

بھجن ہاے من تصنیف جناب حضرت شاہ صاحب قبلہ محمد عبد الصمد صاحب قدس سرہ عرف زمست خانصاحب

بھجن

جاگ رے مورکھ سووت کا ہے ۔ دیکھ رے تو جگ مین ہو دست کا ہے
لاکھ بار کہو سمجھایو دھیان مین نورے ایک نہ آیو ۔ منھ پھاڑے دھرتی تو ہے بیٹھی ادہر نگوتو رووت کا ہے
تین لوک اد صاحب تو مین تو دھونڈھے ہے مو مین تو مین ۔ اندھرا مورکھ دیکھت ناہین دیکھ تو مین بولت کا ہے
سجن وا قرب مالک جو لا من عرف نے یا کو کھولا ۔ بگ سے یاکو بوجھ رے مستانہ جو جنم کو کھوت کا ہے

دیگر

ابھیپا جاپ جیے جو بھائی ۔ ہر کا درشن بیگ دہ پائی
پہلے دہیان ترکٹی باندھو ادنک کنو لین جب سے سادھے ۔ جیسے تکت بلائی موسی ایسے تاگ لگائے
او نکیتی کی جیندا ادبین چاند سورج یہ دو ڈوبین ۔ سسندر سورت میدگیان کی انحد ساتھ سنائے
انحد مشی گیان ہٹ جاوے سو ہنگ پورن جب پھر جاوے ۔ پاہی آگے کہا کئی مستا انگ ہے ایک لکھائے

دیگر

یہ دنیا ہے رنگ برنگی یا سے بچکر چلتا رہے
جو تو عاشق صادق ستا سب پر لعنت کر تا رہے ۔ لاکھ طرح سے بترسے ہو دین تو مست اوس کا ہو تا رہے

Courtesy Prof Shahid Amin. Digitized by eGangotri

دیگر

گھٹ ہی مین پایا ٹھاکر دوارا تھر یہ جب کاری گنوارا

کاشی ڈھونڈھ بندرابن ڈھونڈھے ڈھونڈھے ملک تمام سارا — جب لگ گرو بجھائی گھٹ کی کبھو ملے نہ کرشن پیارا

کنول مندر کا سیوک نکسے پانچون پنڈون سے جا بل تو — مار کے کنس کو جب بس کرلیے تبھی ملے گو کرشن ہمارا

لاکھ باہم سو بچا جا بچا گر ہر پران مین بھی بانچا — تاس کے سب سیوک متا جب ہو بیوج یہ مورکھ ہارا

دیگر

کاہے کو سادھو کا ہوسے کر لیے — من کے بیری سے کیون نا بھڑ لیے

بیری تیرو جنم سے پہلے — نیک چوک مین تو کو گھیر لیے

بل چھین کو بس تمسر و بل یہ — پا چھے سے پاکی ماٹی مین بھر لیے

ہجرا منسر کو مارے متا — سو بیر کو پاکو سر لیے

دیگر

کاہے کا باہمن برہم نہ چیتا جا دو سنسر کا ساتھ لکھینا

باہمن سو جو ہر گن گاوے ہر کا ہر مین کھوج لگاوے — آپ مٹے اور جگ کو میٹے وہ باہمن نت جینا

سوت ڈار باہمن بن بیٹھا دیکھ سوت بھرم مین اینٹھا — مال متا اور دن کا چھینا اپنو کبھو نہ دینا

ماس کھائے سو باہمن ہوئی ہوئی مدھوا پیے ہر پائی — پاکو ساکھ جو جانے ہو متا باہمن ناہین جہان لکھینا

دیگر

ہمسکو ملت نہ سین بن مین نگر ہی

ایسی گرون اب کہو ہو تی بہتی جات ہوری جیون گری — پیا ملن کسے ہوت سکھن ہین کا کا ولے نس دن نگری

مست سکھی جیون جبل جن مجھری — بیگ خبر لو پیتم ہمسری

دیگر

گرے ملک آپ سے چھوٹے ہر سے ملک گرے — لاکھ آیا وے یہاں تک پہونچی جب جو بہت مین چھوٹے

یہ باچت دیس کا راجا راج وو دونی مین آن براجا — گیان کی فوج تو پک وہیا نسے مین تین وہ ماری لوٹے

پریم کی بازی جب ہم جیتی نام نرنجن کی بولائے — چرن گرو سے جا جگ دنیا ہر نا مگ سے پھوٹے

دیگر

ناہم ہندو نا ہم ترکا ناہم بالک ناہم بڑکا — سب مین ہم ہین سب ہین ہم مین جو جانے سو پورے گڑکا

Courtesy Prof Shahid Amin. Digitized by eGangotri

پریم کا باج تو پریم کا تانا جیات بنا کیون آتو برہ کا
پاپ دھرم سے مستا چھوٹا دیکھت ہی یہ ہر مین ہر کا

دیگر ۱۰

بھو بھجیو سادھو بھجائی کال مونڈ پہ دیکھ پھر آئی
پیٹ کی پاپی ہندکی بھگتا لغت یہ تیری بھگت آئی
جگ سے روٹھی سیت ہوت ہے آپ سے روٹھے موت رہائی
مستا کو رہتی اب سادھو سانچ کہو تو ہوت لڑائی

دیگر ۱۱

در سلوک طریق نقشبندیہ

ہر ہر کہے اور گرکو دیکھے اسکو ملتا پیارا ہے

نام نرنجن کا دھر پوے دھیان گرو دھر دارا ہے
پاک رسول عاشق ہووے وہ ہی سکھ ستوارا ہے
الکھ لکھے اور سبکو تیٹے آپنے گیان سنوارا ہے
پٹ بھیتر کے جیت سے کھولے پھر کیا صاحب نیارا ہے
کیا ہے اچرج دیکھو سادھو بوند مین سمندر سمایا ہے
جو کوئی اسکو پہچانے مستا وہی گرو ہمارا ہے

دیگر ۱۲

در سلوک طریق چشتیہ

کیا ہی مزا ہے دیکھو سادھو انحد باجا بجتا ہے

اس انحد مین لاکھون باجے اسکو کوئی نہ سنتا ہے
اس انحد کو جو کوئی سن لے ہیت سے شاہ بنتا ہے
پہلے دل مین چندا دیسے جگمگ جگمگ کرتا ہے
اسکے اندر ہے ایک مورت برلا کوئی لکھتا ہے
سب ستا دل کے اندر گر سے سیکھو اسکا منتر
بنا گرو یہ گیان نہ آوے نگرا سر کو دھنتا ہے

دیگر ۱۳

موہن میرا ہی تیرے پر دیکھین مین نہین آوے رے

ہر آوے ہم جاوین سادھو ہم آوین ہر جاوے رے
مستا ایسے آون گون مین دیکھین کہان پاوے رے

دیگر ۱۴

سچ سمجھ نگ دھرنا یہ گیل کٹھن ہے چلنا

یان بانی ٹہار بسبت ہین لوٹت ہین پل چھین بان
ست گر بانکا ساتھی کر لے جو اسنگ ہو کر بڑھنا
جو تو مایا وہان سے لایا وا ہی کو رکھ لینا
جانا نربیری پاچھے لاگا سنبھل سنبھل کے لڑنا
مستا پریم کا جھنڈا نیارا اراجا پر جا پر جا راجا
پاکو مارے واکو چھوڑے پھر کا ہے ڈرنا

Courtesy Prof Shahid Amin. Digitized by eGangotri

دیگر ۱۵

کاہے کو بھٹکت پھرے گھٹ بھیتر کھوج لے گیے

گھومت پھرے ہرنا بے ناحق جنم گنوئے — انہو ورپن مانجے نہ مورکھ ہر کو درس کب پیے
من مین نور سے ہات لگی ہیرا ان ہاشن تب جیے — جو ہائی صاحب من بھاوے وہی بات لگیے
من اپنے سوچ سمجھ سے جوت مین جوت سمیے — جو سیٹھے آپ کو ستا وہی وہ رہ سے چلیے

دیگر ۱۶

ہوے فقیر ایلے ہائی جب تو پاوے پریم کی ہاتی — جب لگ ناتی ہونا سادھو کیھو اٹھی نادوئی کی ٹاٹی
پورن گرو کے رحیکر کا جی دکیھ ٹیپ بھرگیان کی پاٹی — گرچہ دکھاویسیج مستا بیری لوٹی یہ ہے گھاٹی

دیگر ۱۷

جو رام رتھ جانے نہین بھجن ہوا تو کیا ہوا

پوتھی بغل مین داب کر کہتا پھرے ہے گیتا — اپنی کتھا جانے نہین پنڈت ہوا تو کیا ہوا
جوگی گسائین سیوڑے کپڑے رنگے ہین گیروے — من کو رنگتے ہین نہین کپڑے رنگے تو کیا ہوا
سیلی دالفی ڈال کے بن بیٹھے ہین گے شاہ جی — دل کا کفر توڑا نہین جو شاہ ہوئے تو کیا ہوا
ٹھاکر دوارے جائیکے پوجین سبھی ہین مورتین — بر مین تو ہر جانا نہین پوجا کیا تو کیا ہوا
جو پاٹ پوجا کرتے ہین اور نام پایا گرو کا — اس گرو سے تو محرم نہین جو گرو ہوئے تو کیا ہوا
چلے مین بیٹھے جائیکے اور من بھرے ہی سب کہین — پر دل تو چلے مین نہین جو تن ہوا تو کیا ہوا
بھنگین شرابین پیوتے چلمین اوڑا دین چرس کی — پر وہ نشہ پیا نہین بھنگڑ ہوا تو کیا ہوا
ٹیڑھی باکی ہے سپاہ لڑتے ہین سب جائیکے — گھٹ کا ٹھگ مارا نہین بانکا ہوا تو کیا ہوا
پڑھ کر کتابین بہت سی کتا پھرا ہے اور کو — حق الیقین جانا نہین عالم ہوا تو کیا ہوا
مسجد مین جا کر زاہدان سجدہ کرین ہین دمبدم — اور دل تو جھکتا ہی نہین جو سر جھکا تو کیا ہوا
قاضی عدالت بیٹھ کر تا عدل سے ہے اور کا — اپنا عدل کرتا نہین عادل ہوا تو کیا ہوا
بندہ ہے کر تو بندگی جب تک تری ہے زندگی — گر بندگی کرتا نہین بندہ ہوا تو کیا ہوا
یہ مست بورا ہے ترا کہتا یہی ہے ہر گھڑی — اور آپ اندھا ہو رہا جو گھر گیا تو کیا ہوا

دیگر ۱۸

صبح مین شام آج ہوری کھیلے — سب سکھین سنگ ہنس ہنس بولے

Courtesy Prof Shahid Amin. Digitized by eGangotri

کنج نگل مین بیٹھو سانورا سب سکھین کو ٹیرے — جو سکھیان وا کے ڈھنگ پہونچین اپنے رنگ کو ہیلے
کنجن مین لکھو اپ سانورا بیری گبور گھو ارا — جون جون بگ مین دھرون سمجنی مار کھو وہ پا چھوڑ دولے
چیت سرت کی گٹھری بنائی مایا دھری وا مین بھاری — دھیان جتن کو جند را دینو پرلی سکھی وا کو کھولے

دیگر ۱۹

کاہیکو ہر کو بھولیئے — ہر کو بھلا لے دو کھ ئیے
جو منوا تو ہر گن گا دے جنم جنم سکھ پیئے — آپ کو میٹ جگت کو میٹے جب ہی ہر مل جیئے
مورا کہا جو مانے نا مستا — پھر پاچھے پچھتیے

دیگر ۲۰

ابہو سوچ کہا نسے آوے پاسے پاچھے پھر کہان جاوے — آدجنم سے پہلے سدھ کر مدھ انت دو دہر جاوے
اپنی گت جب پوچھے سادھو پر جا سے رلیا بنجا دے — کرم لکھا نہین میٹے رے مستا مانس کا ہچر بلجاوے

دیگر ۲۱

سادھو دیکھو اپنے ماہین — کھٹ مین ٹہری کا کی پرچھائین
کر لیجیا سے دھیان یہ آیا ایک ہو ایک سب ہم گایا — آنکھ کھلی جب دیکھا مستا وہ ہی وہ ہی سائین

دیگر ۲۲

سوچ تو مورکھ اپنے منمین — آگ لگی کال کی تن مین
کرنی ہی سو بیگ سے کرلے پھر نہ بنیگی کچھ داد نہین — مات پتا اور کٹم سنگاتی پھینکدین سب کو بین
اب تو مستا کن سے پہلے — نا تر بیری مارے چھین

دیگر ۲۳

سادھو کیون تو رکا نام بسار — رب کے بسار سیر ن مین نا جی ہار
جا بیکے گڈھ پر توپ دھیان دھرن گیان کا گولا ڈارے — پریت کی زنجک دیکر سادھو تک تک بیری کو مارے
فوج پاپ اور توپ بھولگی گر بھ کا گولا بھر کے — مایا اگن سے دیکھ فلیتہ بیری گڈھ کو جارے
دونون دلمین جدھ پڑا ہے بڑھا سور لڑا ہے — ایسے سور کے بل جامستا دل بیری کو تارے
کام کرودھ اٹھا کر بیراگیان کو مارن آئے — بان برہ کا لے کر مستا ان دو بن کو مارے

دیگر ۲۴

بھیم گنوا بردہ سکھی جاوے — پران کی سیج جو جی ابناوے

Courtesy Prof Shahid Amin. Digitized by eGangotri

کنول کنوان ادرچت پنہاری پریم کا جل وا مین ہے بھاری
لیج سانس کی بھیٹی پرانی منکھنڈا تن اترا بھوٹا
سید گرو کی انڈوی بناوے رب نام کا گریا

گیان لگر یا بگ سے بھرلے بھر یا تیسے پچھتاوے
دو جے درجن گھاٹ کو روکی جل کیسے بھری بھرنا رے
لیج شریعت سے جل سکھو مست سکھی بھرلاوے

دیگر

شکھ صاحب دیکھ بیارا　　بھٹک بھٹک تین جنم کو ہارا

کام کرودھ لوبھ کی ناتی کھیل کٹی ویدا سب باٹی
تن مو بجرہ من ہو بھگتا دھیان گرو رکھوارا ہو رے
گر جھیا مین کچھ نا ہووے ناحق مورکھ جنم یون کھووے
منھ کے کیے دھرتی گرے جیا کے جرے اکاس
تن سو کہ پنجرہ بھیو من بھیو سو داسا ر
گیان کے پنکھ دھیان کے بازو ست گرو تی لگا
گر گیانی سو ابھیو گر کی لچھیا پاے
ہر ہر کرے اور سب کو تیاگے

جب لگ بسمین آنگے ساوھو کیسے دیکھو پالین ہارا
جگ مین بیٹھے ہر کو دیکھے جب ہو سادھ پیارا
جو مزا آگے گر کے مستا وہ ہے رام تمھارا
بھیتر بھیتر جر مرے سو ہے پکا داس
بلی بیٹھی تاک مین گر وچپا دن ہار
سو اچڑھو اکاس پہ بلی رہی لجاے
ایسے گر کے چرن سے مستان دھیان لگاے
بیری ذا کو دیکھ کے بھاگے

مدہ الگنی شام کلیان

ایک جو اہم کھیل چلیے تن من دھن سب ہار چلیے جی
تن وادیا پریم دی بانی گیان کو تیر نکال چلیے جی

کہت ہین مستا یا تن بھیتر جیت شرت سو ہار چلیے جی
لاکھ کتاب اور پوتھی پانچ دو ہرہ گنی چھونی کرنی سانچ

دھیان گیان سے کچھ نا ہووے
تن سو کھو تو بنا بھیو رگین بھیتین سب تار

جب لگ آپ کو تو نا کھووے
روم روم سر دیت ہے سو لے لے نام تہار

سکھ سے رب سے من تیرا سو وے پاسے مکت ہووے

پہلے پریت سے من کو جگاوے ہر سانسا پھر ہر گن گاوے
من میلا تن تیرا اجلا پاپی مورکھ کیا تو بھولا
ہر دے مین جو تیرے بستا مالک پل چھن واکو لکھتا

آپ مٹے اور جگ کو مٹے ہر درشن تب ہووے
بگ سے من کو بانجھ ری مورکھ ناہین پا چھی دیکھ تو ر دوے
یا کو دھیان جو رکھے نہ مستا پاپ کیا وہ دھرم کو کھووے

تمام شد بھجن ہائے حضرت شاہ محمد عبد الصمد قدس سرہٗ عرف رحمت خاں صاحب

Courtesy Prof Shahid Amin. Digitized by eGangotri

مثنوی اللہ نام

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ نام جو ہے بھائی	جو تم من ہے کچھ چترائی
اللہ نام جبو ہر سانسا	جو چاہو بیکنٹھ کا باسا
اللہ سا دو جا نہین کوئی	جو کچھ اللہ کرے سو ہوئی
جو چت اللہ ساتھ لگاوے	ساری دنیا واکو دھاوے
جس نے اللہ نام نہ لینا	پھٹ یار دوا کا بنیا
اللہ نام کو جپنا کرو	دو جگ کو تم اپنا کرو
ہر دم اللہ نام بچار رہ	تن من دھن سب اپنا وارو
ذات پات پوچھے نہیں کوئی	ہر کو بھجے سو ہر کا ہوئی
جب سگے منمین آئی	انی حاصل کہہ بات سنائی
من بھیدی کا بھید نہ جانا	کہا خدا کا ہان سے مانا
اپنے بول کو پھیر نہ بولا	حق انسے اعلم کہہ بولا
جب جی تپلے اندر آیا	شکر خدا کو کہ سنایا
یہ سن سب ہی اچنبھے گئے	شرمندہ ہو من مین ہے
سبھ گھڑی مین آدم کینا	تاج خلافت واکو دینا
کہا فرشتو ادھر آؤ	آدم آگے سیس نواؤ
شیطان کبر ومنی سے بولا	کہہ خلقت نے منہہ کو کھولا
سجدہ کردن مین ہے کون	سیل نہ کو وا کو دے گون
ماٹی کے موؤ سیس نواؤ	جونی کیسے موہی لگی کھاؤ
انت نہ اسنے سیس نوایا	آگ کا تپلا آگ کو دھاما
بس سن لے تو بیرا مورے	گھول گھاؤن واری تیرے
کبر و منی جو بہت رہی تھی	لعنت کیون شیطانکو ہوتی

اللہ نام جپون راتا	غیر کا دل سے چھوڑلو ناتا
اللہ نام سون سے نستارا	اللہ نام ہے سب سے پیارا
جو کوئی اللہ نام جپے گا	نیڈر ہو وجگ بیچ رہے گا
جو دامن اللہ ساتھ لگاوے	ترت ہزوری اپنی پاوے
جو اللہ سے نیہہ نہ لایا	خسمر اکارت آپ گنوایا
اللہ نام کو ہر دم لیجو	جب لگ ہے بھلائی کیجیو
اللہ اللہ ہر دم بھجیو	اللہ خاطر سب کچھ کرلو
کنت کنز احب آپ نے کہا	بہت سی مدت مخفی رہا
اُسکے فرشتے لاگے کہنے	قالوا اتجعل لاگے پڑھنے
انت علیم حکیم کہایا	دہی کیا جو واکو بھایا
ماٹی لکا ایک پتلا کینا	دم نفخت وا مین دینا
چھینک جیو آدم کے تن آئی	آدم نے الحمد سنائی
دن چالیس مین آدم بنا	حیرت مین جن کا جینا
حکم فرشتون کو جب آیا	سن شیطان بہت پچھتایا
یہ سن سب نے سیس نوایا	سر رحمت کا چھتر دھرایا
کہا انسے سجدہ نہیں بھلا	کدر کی تپلن کد کا پلا
اسکی قدر مین بہتر جانی	کس پر تیسے پر تپایا نی
جب وہ بولا خیر انا	لعنت کا طوق اسکو بنا
اللہ نبی کا کہا بجا ہے	ہر ایک اپنی اصل پہ جاہے
کبر غروری بھول نہ کریو	جب لگ ہے خدا سے ڈریو
دنیا ہے دھوکی ٹاٹی	خاک ڈھول انیٹ اور پاٹی

Courtesy Prof Shahid Amin. Digitized by eGangotri

دنیا ہی ساعت کا باسا
نبی خدا جو راضی رہتے
دنیا کا ہی عجب پسارا
ایکن کے سر مکٹ براجے
ایک تو کھاوی زرد سفید
کوئی سووی کوئی گاوی گیت
سب جم تو کو آن ستاوے
دھی اور پوت نہیں کوئی ساتھی
منکر اور نکیر جب آوین
دین ایمان کی پوچھیں باتین

اس جینے کا چھوڑو آسا
دنیا کو ملعون نہ کہتے
کہین رووین کہین بجے نقارا
ایکن پاچھے مرگھٹ باجے
ایکن کو نہیں بھوسی ہیدا
اندھا ملا بھوٹی سیت
کوئی تیرے کام نہ آوے
رووتی رہینگے سنگ کے ساتھی
من رنک بھید بتاوین
تک تک ہوین اپنی گھاتین
سن بری بات سمجھا دین

دنیا ہے مردار ہی یارو
دین کے خاطر دنیا چھوڑو
کوئی ہنسے کوئی دکھ سے رووے
ایک تو تاڑی ترنگ کو داوے
ایک تو پیتے ململ خاصا
اس جینے کا کیا بھروسا
ماتا پتا رہونگے روتے
بھائی بھتیجے چاچا تائو
بھونڈا منہ بناوے ڈراوین
بھلا جواب جو تو سون پاوے
مار گرز تیرا بھوسا کاوین

دل سے یا کو دور بسارو
اس مردار سے مکھ موڑو
کوئی جاگے کوئی سکھ سے سووے
ایک چڑھن کو گھوڑا پاوے
ایک کو نہیں لنگوٹی آسا
سن تو میری بکڑ پڑو سیا
آنسو سے سب گھر دھووے
کوئی تیرے کام نہ آوے
دیکھ اکیلا تو ہی ستاوین
سو سو حجت توہی سناوین

کہاوت

اب پھر مثل تو سن ری بھائی
ایک چتریا جگ مین مرے
پیرہے کوئی بشنی ہونگے
من رکھ کہ جو پکاری
کو وادھیل تن انکی لاگی
پکڑ کے اسکے گلے چہرے
جیتے سب نے مال لٹایا

خلقت لی لی گور دہرے
جو مانگونگی سو خرچی دینگے
انسے دونون ہاتھ پسارے
دیپک راگنی گاون لاگی
کام نہ آوے تال جہیرے
اب کوئی واکے کام نہ آیا
ایسی کمائی نہ کریو کوئی

منکر اور نکیر جب آئے
جب وہ چتریا نیند سے جاگی
بولی کیا تم خرچی لائے
وہ تو نہ تھی کچھ راگ کے بھوکے
موت دیا جب اون نے گھیرا
اتنی نصیحت ہار دی دھرنی
چتریا جیسے پچھتاوا ہوئی

بات اچنبھے کی یاد آئی
پاتریا کی منفعل جن پائے
تن تن ناری کرنی لاگی
جو مجکو تم لینے آئے
مارن لاگے لات گھونسے
بھول گئے مردنگ طنبورا
اپنی کرنی اپنی بھرنی

دوہہ

کر گناہ لاحول کا پاچھے کر خیال
جو چاہو اب درشن پاؤ
نیکی کرو بدی سب چھانڈو
آپ سے بہتر سب کو جانو
حسد بخل کا ہوش کیجو
انکا اجر ملے گا آخر

علیحل کو عمل مین لاؤ
تو دیکھو دل سے باہر کا
پیرو پیمبر سب کو مانو
بھوکو نکو تین بھی جن دیجو
وہ در دنیا صد در آخر

نبی کا کہنا بر حق جانو
مثل اللہ کے بتونکو توڑو
ماتا پتا کی خدمت کریو
تردو کا کہنا ہی گیا جاتا
دینے کو تم بہتر جانو

ادھری جوگی دمی گا وہی نار ہتیاں
کہا نستنشیون سچ تم مانو
مالکی دیکھو الفت چھوڑو
چرن مین انکی ہر دم تریو
باسی رہو نہ کھاتا کھائیے
مثل الذین کو دل ہی مانو

Courtesy Prof Shahid Amin. Digitized by eGangotri

غصہ اور شہوت کو مارو
جو مرنے سے پہلے موا
ان پھل جو عمل مین لاوے
برا ہے بیری نفس تمھارا
جو کس ہو کے تم ہت جاگو
جو بیری سے غافل سووے
بیری نفس فقیر کا کھائی موی سووے
کچھ رلجا کے جو منین آئی
جب ہم دھرتی جوتن لاگی
کھیتن ہین گیہون چانول کچو
جنسے جیسا بیج لگایا
پھلے جبرے سب کہنے لاگے
پانی دیدے کھیت بڑھایا
چہون دیس سے چور آدھائے
جو کوئی کھیت سے غافل بھیا
مین ہو غافل کھیت سے سویا
دھول سنگھ جب سنک آیا
کہنے لاگا سن رے جوتا
چار پانچ مین کرنے لاگا
روک روپیہ طلب مین لینا
جب کچھ اکڑ لگا مین کرنے
پھر چاہا کچھ حیلہ لاؤن
انت مین واکا کہا نہ مانا
دھول سنگھ کو راضی رکھا
بہت دنا جب یوہین بیتے

حرص کو دل سے باہر کاڈو
دین دنیا کا خاوند ہوا
دونون جگ پر حکم چلاوے
وہ جیتا جن واکو مارا
اس بیری سے کو سون بھاگو
سگر پونجی اپنی کھووے
گڑگڑی سی پونجی کھیتی سیدھی جو
سر جو دھرکی پاک نبدھانی
پاپ دلدر ہم سے بھاگے
کھیتن ہین ناحق پیسے کھووے
غلہ بشر کا آن پھل پایا
جو کتنے تھے راجا آگے
اور مزدوروں سے تلوایا
ہوس ہوس میری گیہون کھائے
ناج اکارت واکا گیا
ناج اکارت اپنا کھویا
بڑا سا میرا دم کھایا
راجہ جی مانگت ہین قوطا
پاؤن اسکے پڑنے لاگا
سارا لوہو میرا پیا
وہ میری دھولین لاگا جرانے
اور کہین نیاسے بھگ جاؤن
جو آن کیا اکارت جانا
خدمت کرت کرت مین تھاکا
ہم ہارے اور راجہ جیتے

اتنے جینے پہ مان نہ کیجے
جلتے جی جب آپا مارے
کہے فقیر اسلور سے یارو
جو بیری کو پیار کرے گا
تھوڑا سا ہنسو بہت سارو
غافل ہو کے فقیرا سویا
ایک راجا کے جاکر بیٹھے
ادھر گانو کا جوتا کیسنا
بیج جلدی لاگے بونین
کھیتن ہین ہر ہول لگائے
متصدی رلجا کے آئے
میرے کھیت کی سنو کہانی
جب مری کھیت گیہون پاکے
رات دنا جو جاگت رہے
دیکھ کام جو اپنا کرے
کھیت کٹن کے جب دن آئے
جو میرے وہ سو ہین آیا
نیک نکر قوطہ کا کرد
انسے ایسی دھوم مچائی
سبھی کمیرا امیرا کوٹا
ایسا ایک بت گلے مین دینا
ایک اٹھا ایسا لٹھ دیتا
ہنسی خوشی مین عمر گنوائی
واکو بہت مدت بہلایا
ایک منزا دل ایسا بیٹھا

مو تو اقبل کو دل سے نہ دیجے
نا رت رب واہ پکارے
اعدا عدو کو مار بچھارو
اللہ کو بیزار کرے گا
غافل ہو کر تم مت سو وو
اس بیری نے گھر کا کھویا
بہت دنا خدمت مین بیتے
جس ہرت ہل موکو دینا
کتنی خلبین لاگی ہو غین
ناحق باتون لوگ ہنسائے
گن کرنے کو مو پہ ڈھائے
وقت جو الکی دیا نہ پانی
جو ہے واکو کاٹن لاگے
واکے کھیت سلامت رہے
جاگت اوپر چور نہ پڑے
بیاوے راجا کے ڈھائے
قوطہ کا پیغام سنایا
راجہ جی کے غصہ سی ڈرو
اکڑ بیٹھے سگرے بھائی
گھر باہر سب میرا لوٹا
دانت توڑ منہ جیبی کینا
کر توڑ مو ہین تکوا کینا
کرتار جو من مین آئی
وہی دیا جو اسنے چاہا
جن میرے سر کا کھایا بھیا

Courtesy Prof Shahid Amin. Digitized by eGangotri

واکا پیادہ ہے سرنام
رستم سے جن گنتے نا رے
جو کوئی جبور کہے ہی بنائی
کہا او ٹھو کچہ دیر نہ کرو
جب وہ غصہ لاگا کرتے
رورو وا کے چرن مین گیسے
انت آن موکو آن پچھاڑا
پکڑ حضور مین موکو لایا
اوجھی یوبخی لایا فقیرا
ان فوط میرے منہ پر مارا
تو صاحب ہے سانچا میرا
گھر ٹے کی کہو لا جبا
نبی صاحب کو دون ہون برائی
جب میرالول دیوان نے سنا
اللہ کو تو راجہ جان
دوجے عمر فاروق کو جانو
جو کوئی صدق نبی پر لاوے
نبی حبیب خدا کا کہے

جسم کہتے ہین واکا نام
ارجن بھیم سے بہت مارے
کرے ہی وہ سب پر بھکرائی
راجہ کے غصہ سے ڈرو
مین پاؤن مین لاگا پڑنے
لات دھوکے بہت سہے
بستا میر انگرا وجا باڑا
وہی کیا جو راجا بھایا
جیسے اونٹ کی منہ مین ہیرا
مین رورو سر آگے ڈرا
مین بندہ ہون عاجز تیرا
اے تم ہو سب جگ کے رکھا
جن میری بنا پار لگائی
پچھتایا اور سب کو دھنا
جا کا محمد ہے دیوان
افضل ان کو بر حق مانو
دو جگ بیچ بھلا پاوے
واکی بنت بہشت مین رہے
اللہ نبی کو دوست جانو

کتنا من مین کیا مین لیکھا
راجہ کہے سوئی وہ کرے
دور سے کہے غصہ کرتا آیا
لے فوط میرے سنگی ہو
جب اون میرا گھیر آ گا
انت ان میرا کہا مانا
کچھ آن مو پر مہر نہ کہین
راجہ کا جب مجرا کینا
راجہ کے دربار جب آئے
اور نہ کچھ مو سے بن آئی
جو تو چاہے سو کر موکو
مین ہون تمہارا سپنڈ کمینا
جب مین رویا ڈاڑھین مار
انت مجھے آن آن چھڑایا
محمد کے ہین چار اور یار
عثمان علی کو دون ہون برائی
جنسے نبی کی سیوا کری
جسکے حق مین لولاک آئی
ایک بوجھ کر واکو مانو

ویسا سخت کوئی نا دیکھا
جیو لیسے ہین نا وہ ٹلے
بڑا سا موکو ناچ نچایا
راجہ جی کو چیل کر دو
واکو دیکھ مین سٹپٹا گا
فاذا جا کا بھید نہ جانا
یہی سبھی سب پوچھی لیبین
کھوٹے دام کا فوط دینا
خالصہ پانچوں ہل لگائے
اتنی عرض مین لوگ سنائی
پیدا کیسے کی لاج ہے تو کو
چھپٹ جھپٹ میرا تم بن جینا
میرا تھا دیوان سے پیار
اور میرے کوئی کام آیا
افضل اون سے صاحب آگاہ
میری نویا پار لگائی
واکی محنت پوری پڑی
جیلے اللہ کہو رہے بھائی

احد احمد ایک ہین جان جدا کی نیک
جس نے نبی کا کلمہ کہا
بہت کتابین پڑھ مت اکڑو
ملا بہت کتابین با نچین
داڑھی بڑی سی منہ پر رکھین
نال پرایا ٹھگ ٹھگ کھاوین

دوہرہ

دونون جگ مین وہ بندر رہا
چھوڑ دو گیر غصہ ہی پکڑو
لالچ دیکھ جو بندر ناچین
لقمہ سدا حرام کا چاکھین
فاتحہ دینے کو سون جاوین

لم تقولوا آیت آئی
اس پڑھنے مین عمر کھو و
بیٹھے بیٹھے بات بناوین
کر کے تین ٹکے سے کہین
صرف نحو مین عمر گذاری

سیم احمد کا دور کر رہو ایک کا ایک
نیمی علم کو چھوڑ دیکھائی
تحصیل اسفار اتم مت ہو و
تب مسئلہ لوگو نکو سنا دین
پھر سے لوگو پر دہ ہین
قل پڑھنے کو گوین تاری

Courtesy Prof Shahid Amin. Digitized by eGangotri

کرکے وضو مسجد مین آدین
ثابت ہوا فقیت سے آنچہ یہا
او دیبت ہین منڈت دیکھے
پوتھی پڑھ پڑھ گھمنڈ کہاوین
نرک مین جاوین اور پچھتاوین
کعبہ اور گنگا مت جاؤ
فی انفسکم اسکو جانو
کعبہ مین جو اللہ رہتا
جس جس طرف فقیر ادھا بلا

مرغے کی سی بانگ سناوین
ہے یہ علم حجاب الاکبر
مین پاپی سب سے بری لکھے
کہ وہ نرک مین کیون جاوینگے
انپے کیے کا بدلا پاوین
کاہو کے دلکو ہاتھ مین لاؤ
من عرف کے رمز کو مانو
نحن اقرب وہ کیون کہتا
اللہ بن کوئی اور نہ پایا

لا صلوٰۃ پر سوچ نہ کرین
علم پڑھا اور عمل نہ کینا
گنگا جا کر آیا دھووین
پوتھی پڑھ پڑھ کون سناوین
آتما پڑھ کیسے ہے فقیرا
اپنی من مین سوچ بچارو
اللہ ڈھونڈھن کہین مت جاؤ
وہ ہو محکم جسنے کہا
سن ہو فقیر اسانی والا اللہ

ٹکرین مارین باہر پڑین
کپٹ چھپٹ یار دوا کا چینا
جگلی باتین کہین نہ کہووین
آپ نہ کرین لوگونکو بتاوین
جاپر عمل کر دے بیترا
دل ہے عرش خدا کا یارو
انپے آپ مین اسکو پاؤ
وہ سب ٹھور مین پور رہا
انی فی جسدکم تو بوجھلی واکو پاؤ

کہاوت دوسری

ایک ٹھاکر نے کوکر پالا
وا مین دو نانس جو گئے
ایک کو انپے پاس بلایا
تو اس منتر کو مت کاٹے
کلوا نے واکا پگ پکڑا
کلوا بولا سن رے جوڑا
ٹھاکر نے موسے ایسا کینا
دو لڑکی واکی پکپ کو کاٹون
یہ کہہ پھر کلوا نے کاٹا
جب وہ ٹھو ہو عاجز بھیا
ٹھاکر جی تم رچھا کیجیو
شفقت رحمت ہمین فرمایا
جب ان پر ور دو ند ہو پایا
کہا ٹھاکر نے بلتا رہیو
پہلے ساتھی کو پیدا کیجے

واکا گھر الیسا کالا
کوکر دیکھ کھڑے ہو رہے
انپے کوکر کو سمجھایا
ٹوک دون جو تو واکو جانے
وانہون بھیتر محکم جکڑ
ٹھاکر کا ہے مجھپر تھوڑا
سب گھر اپنا موکو دینا
پیار کرون نہ واکو چاٹون
ہو ابتر وہی کو تم کاٹا
رو کہہ رو اسے ہم یون کہا
درشن بھجا موکو دیجیو
لا ڈھونہ مین انت سکھ پایا
اس ساتھی کو رحم او سپر آیا
انپے من سون بھول بھیو
تب تک کو باٹن مین دیجے

کلوا واکا نام دھرایا
نہ ورسے ٹھاکر جی نے جانا
سن کلوا یہ یار ہے میرا
دو جے اوپر غصہ بھیا
یہ لگا کہنے جاروی موکو
کچھ نہین تیری پروا موکو
جا کو ٹھاکر جی کم چاہین
جو ٹھاکر جی کو کم چاہے
ٹھاکر سو سن ہستا رہا
ٹھاکر جی ٹک ادھر آؤ
مین تمہارا ہون نپٹ کمینا
تیری فضل کی ہو موپر آسا
کرکے شفارش واہ چھڑایا
جو بھولے گا پھر تو موکو
پھر ساتھی جو ہووے سیانا

چوکی کو دوار سے ہٹلایا
ایک ہی یار اور ایک بگانا
رین دنا انت کرے ہے پھیرا
وہ لالہ کلوا سے کہیا
بہت ہے ٹوک مین دونگا تو کو
جو بس انپے سے چھوڑون تو کو
پیری سو ہین سے جلاوین
کیون نہ اپنی ٹانک کٹاوے
کچھ انپے کلوا سے نہ کہا
کتون سے موہے مت کٹواؤ
چھٹ چھپٹا تم بن مورا جینا
لا تنذر تسے کیا ہے اداسا
پیار کیا اور پاس بلایا
کاٹے گا میرا کلوا تو کو
لا یعقل اور نپٹ ایانا

Courtesy Prof Shahid Amin. Digitized by eGangotri

اندھا حافظ بات میں جوولے
لاٹھی سینی راہ ٹٹولے
دورو پکارا کوئی آؤ
مجھ اندھے کو راہ بتاؤ
جو کوئی مو راہ بتا دے
بیشک وہ جنت کو جاوے
آخر آن ایک ڈھیرا آیا
اپنا دکھ سب واہ سنایا
کہا تو موکو راہ بتاوے
اللہ پاس تو موہی پہونچاوے
ڈھیرا بولا تو مت ڈریے
مت کر ور دھیر پاؤن پڑیے
انت اندھے کو راضی کینا
جوڑا چاہتا وا کا لینا
بہت دیا اندھے پر کینی
لاٹھی پکڑ گٹھڑی لینی
آگے چلے جب ندی آئی
ڈھیرا نے وہاں کی ٹھیرائی
جب ندی کے بیچ پہونچا
اندھے کا دا چھوڑ کے پہونچا
گٹھڑی واکی لیکر بھاگا
اندھا غوطے کھانے لاگا
پانی بیچ اندھا ڈوبے
یہ کیسے کوئی موکو نکالے

دوہرہ

اوچھی ہیچ جو بل سدا رہے وہ خوار
بوجھ جو بکڑی بھیڑ کی کبھی ہو وہی پار

کہاوت تیسری

ایک شخص نے طوطا پالا
پنجر کے پنجڑے میں ڈالا
محنت کرکر وہ پڑھایا
بہت عقاید یاد کرایا
دین ایمان کی راہ سکھائی
گیان عقاید یاد کرائی
حق کا اسکو نام سکھایا
انتر جاتر بہت کہایا
اوڈر نکر انکو راہ بتائی
اپنی من سے راہ گنوائی
جو وہ بڑ میاں ندان کہایا
باتیں کر سب جگت رجھایا
ملان پنڈت بہت بلائے
اونچے طوطے پاس بٹھائے
طوطا مٹھائی کھا کھا بھولا
من سے اللہ نام کو بھولا
مجلس بھیتر آون لاگا
بیٹھے بول سناون لاگا
ہندو ترکا دھاون لاگے
پان مٹھائی لاون لاگے
باتیں کہ سب جگ ٹھگ کھایا
شیخ مشائخ سبکو لبھایا
کاہو کے من میں اثر نہ آیا
یوہیں ناحق مغز جھکایا
آخر دم کا سوچ نہ کینا
دل سے اللہ نام نہ لینا
باتیں کرکر لوگ رجھائے
ٹکڑے کھائے دن بہلائے
آخر کو ایک بلی آئی
دوڑ کے پنجڑے اوپر دھائی
طوطے کو پنجڑے بیچ دبوچا
پنجوں سے سارا تن بھر نوچا
جتنے بید پڑھا تھا بھولا
جب بلی نے توڑا کولا
تڑپ تڑپ کر لاگا مرنے
ٹیں ٹیں ٹیں لاگا کرنے
ایسی بید نہ پڑھیو کوئی
جاسے دنیا حاصل ہوئی
آخر کو کچھ کام نہ آوے
ترت پھرت یوہیں مرجاوے

کہاوت چوتھی

بہت دنیا میں نکھٹو آئے
پیسا ٹکا نہ پونجی لائے
گھر کا گھوڑا بیچ کے کھایا
خالی ہاتھوں گھر کو آیا
اپنے ٹیک اور ڈال کٹاری
میں کیا کہوں اللہ کی ماری
ایسی کمائی کوئی نہ کریو
ایسے نکھٹو جگ سے مریو
آنکے گھر کی پوچھی خیر
کالا منہ اور نیلے پیر
باہر مہینے جو باہر رہے
کیوں نہ جورو کے طعنہ سہے
جب جورو کے سوہیں آیا
اپنا بیتا حال سنایا
کہا رہی جورو میں کیا کروں
کب لگ میں تقدیر سے لڑوں
اگنی جگہ میں چاکری کی
پر الٹی میری قسمت پڑی
ایسے نواب کی نوکری کینی
نہ مجکو ایک کوڑی نہ دینی
تین برس میں ساتھ رہا
جو دکھ پڑا سو میں نے سہا

Courtesy Prof Shahid Amin. Digitized by eGangotri

اخر اوس کچھ موکھ نہ دینا
جب جورو نے یہ قصہ سنا
ڈھول بجا کر جب لاگی پڑنے
لات دھمو کے لاگی جڑنے
بانہہ پکڑ کل اوسکا گھونٹا
خصم تمکھو سہو شر جو ہو وے
کہے فقیر اسیانہ والا
داد سے خالی رنگ کوئی
کہیں زرد کہیں نیلا پیلا

شمسی قمری کتنا مینا
او ٹھکرا دیکو خوب دھنا
توبہ توبہ لاگے کرنے
جا نول ہی وہ لاگی جھڑنے
جب کل پڑا آسی کل کوٹا
کہو توبہ کہ پھر کیونکر ہووے
تو تکھ ہو تیرا او جیالا
پانی بن کوئی رنگ نہوئی
کہیں لال ہے کہیں چٹکیلا
کہیں گھول کو دل ہر جانی

کچھ دن غیر حضور میں گئے
جوتی کاٹھ کے سر پر ماری
تو ارھی پکڑ گھسیٹن لاگے
کل کل توڑ ہی اور سر پھوڑا
وہ دھا دھم ایدھر اودھر
گو رہی بھائی جورو تیری
بھو رنگی کے روپ میں آیا
دنیا ہے رنگ رنگ کا مندر
پانی ہے سب رنگوں اندر
دیکھو جو تجھمیں ہے حیرانی

ایسے سبھی ٹھکانے رہے
اوپر سے پاگل اوتاری
پیر دون سے وہ کوٹن لاگے
مارا بہت گھسیٹا تھوڑا
ای سیری میا جاؤں کیدھر
تو کر وا کا فکر سویرے ی
ایکو رنگوں بیچ چھپایا
کتنے رنگ ہیں وا کے اندر
تتنے رنگ ہیں یا کے مندر

کہاوت پانچوین

جیک فانوس کی شکل بنایا
ہاتھی گھوڑے وامین بنائی
دیپک ہو جب آیا اندر
جب دیپک فانوس سے جیاوے
کہیں لیلی کہیں مجنوں ہوا
کہیں اللہ کہیں رام کہایا
آپ ہی گنگ میں نیر بہایا
پھر قاضی ہو قائل کینا
شور گرہ اور آنکھ سپارو
یہ باتیں میں کیوں کر بچاروں
مستانہ ہو منہ کو کھولوں
یا کیوں میں ہنس ہنس گراؤ
بھلا ہو سو کو آپ چھپا رہتا
کچھ شنگار کیسے نہیں ہوئی
نا کچھ طاعت میں جی کینی

دیپک بل ہے سیر دکھائی
سو جیسے تارے سورج اندر
کا ہو کو فانوس بہا وے
کہیں کلی کہیں برہمن ہوا
کہیں بندہ ہو پوجن آیا
پھر سلوک ہو پوجن آیا
اور واکو سولی پر دینا
ہے وہ محیط ہر رنگیں یارو
سر پھوڑوں یا کپڑے پھاڑوں
ہو حضور انا الحق بولوں
لیس فی جبتی غیر اللہ
بھید خدا کا کفر ہے کہنا
جانی جا سے سہاگن ہوئی
آپ غرض کر یا ان مو پر کینی

جب دیپک ہو وا مین آیا
جب الگ دیپک وا میں ہے
کہیں بلبل کہیں پھول ہو آیا
کہیں پر دوی کہیں کھل کھل ہنسے
دائی ہے کعبہ ہو آیا
آپ انا الحق آن پکارا
کون چڑھا اور کون چڑھایا
ایکا بچار کرون کیا بھائی
ہنسوں بہت یا آہیں بھروں
یا بازندہ بولوں جانے
ما نید اکو مو ہے مانو
آپ کرم ان مو پر کینا
کن پایا اور کون کہے ہے
جا پایا اوسکی کرپا ہوئی

آپکو جا تو ہو سے جتایا
وہ مندر سب جگ کو بھایا
جنسی جو غنی جگ وا کو کہے
آپکی بھانت اپنا روپ دکھایا
وہ پیارا کئی رنگ میں نسبے
آپ ہی آپ ان سیں نو ایا
کیا بدنام منصور بچارا
آپ ہی وہ کہی پدپ میں آیا
آپ کو انیچھب کھلائی
کا ہے شاؤن کسے پکاروں
سبحانی ما اعظم شانے
لا نعرفهم غیری جانو
تب میں نے داہ کو الینا
ہی ہی جا ہی ہی ہی ہی
طاعت موڈ پکڑ کو روئی

Courtesy Prof Shahid Amin. Digitized by eGangotri

سکھ سنگار کیسے نہین ہوئی / جابی چاہے سہاگن ہوئی
داکی بات ہے ابرام بارا / کیا لکھون مین بار بارا
زہرہ گنڈے کو پاس بلایا / کنو تو نہین خاصونکو لگا بلا
یہ کہنت جنسے کہی ہے فطرتا بے / جابی جاہے ایسے سوابری جگا

دیگر

نقل ہے کہ اک روز خواجہ جنید / کہ جس سے کرم کی ہے سبکو امید
بدل سیر کی شہر بغداد مین / وہ نکلے تھے بازار آباد مین
کہین چوک مین آکے دیکھین تو کیا / حکیم ایک بیٹھا ہے لیکر دوا
بڑی شان کی ایک بچھائی اوکر / دوائونکا صندوق وہ کھولکر
دوا اور دمندونکو دیتا تھا وہ / کچھ اسکی قیمت کا لیتا تھا وہ
دوا کے لیے خلق اُس پاس آ / جمع ہو کھڑی تھی بہت بیقرار
جو دیکھا اس تماشہ کو خواجہ جنید / پوچھا اُس حکیم سے ای آگاہ بھید
یہ کیا چیز تو بیچتا ہے مگر / کہ جس شئی کے بدلے لیتا ہے زر
طبیب نے تب منہ سے یون کہا / مجھے حق نے بخشا ہے رب العلا
پیمبر کا بھی قول ہے یہ بجا / ہر ایک مرض کو ہے دوا و شفا
دوا ہر مرض کی مرے پاس ہے / کہ جس سے غمزدہ کو آس ہے
خواجہ نے جب اسے یون کہا / مجھے ایک خواہش ہے گر ہو دوا
جو اسکی قیمت کہو سو مین دون / مگر اس دوا کو بہر طرح یون
کہا وہ دوا کونسی ہے کہو / کہ تمسے ولی کو ہوئی جستجو
کہا اسکو اسوقت خواجہ جنید / گنہ کی عمل نامہ ہو دین سفید
کہا ہان مین کہتا ہون وہ دوا تجھے / مرض معصیت کا شتاب ہو شفا
حکیم اپنے دل بیچ کہنے لگا / کہ ہے مصلحت انسے کہنا دوا
کہ ایسے دوا کے خریدار گان / ہین ایسے ولی صاحب اسرار گان
انہون نے چھپایا دوا کو ہے / بتانا انہون کو دوا شکر ہے
تبھی وہ یون دوا بتانے لگا / جو تھی اسکی اشیا نادر دوا

در بیان اشیای گوید

توکل کی جڑ اور صبر کے پات / ہلیلہ بھی دلجوئی کا اسمین [illegible]
گل معرفت مین یہ سب الکر / بھی دستہ سے توفیق کی لیکر
جب پانچون چیزان ہو جائین ایک / بھی بعد از لو مرشد گینہ مت کی دیک
اور اس دیگ مین سب چیزان بہا / کوشش کے چولہ اوپر دیگ چڑھا
نیچے اسکے پرہیزگی آنچ کو لاؤ / ریاضت کا خوب اسمین آنی دواؤ
بعد از صفا دل کی صحنک مین لگا / محبت کی چمچہ سے دیگ ملا
ٹھنڈا ہوئی پر اوس آنکو تمام / رکھی ربط مین جو کوئی صبح و شام
مرض معصیت سے شفا پائیگا / شفا پاویگا وہ بفضل خدا
اگر اس دوا پر بھی پرہیز ہے / کئی شئی جو باد بسیر آمیز ہے

در بیان اشیای پرہیز گوید

ہوا حرص کی دھنیسی سے دو / غرہ ریکی بیگن سے مغرور
غصہ کی بھی ترشی کو ناجانتا / حسد بغض کی بر جیسے بھاگنا
غذا اسپر کھانا اکل حلال / زبان صاف رکھنا بجز وقت مقال
جو اس پرہیز سے دوا نہ کھائیگا / کہ وہ عاقبت بیچ پچھتائیگا
یہ نسخہ دوا کا کہے آفرین / کہ صد آفرین مرحبا آفرین
حکیمو نہین دانا تو تحقیق ہے / حقیقت مین بلکہ محقق تو ہے
عزیزو اس نسخہ کو دل پر لکھو / اجازت تم مرشد سے کمانی سیکھو
گنہ کا مرض بہت دشوار ہے / حکیمونکی یہان عقل لاچار ہے
بحق محمد شہر سے ہو نصیب / رہے رابطہ مین دوا عجیب
ہزاران درود ان کروران سلام / بروح محمد علیہ السلام

Courtesy Prof Shahid Amin. Digitized by eGangotri

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پریم نامہ حاجی ولی صاحب متوطن قصبہ رتوو علاقہ گوالیار

ادا لکھو نا سکون جو ہوں کیسا	روپ رنگ کچھ نہ سکھیں برن نہیں	کایا ماما یہ جہیں ذہن کچھ نہ لاگے	ہلنے رہتی نا مری نا سوجاگے
بھانت بھانت کچھ بھید دکھا کہن	سدا امر اینت نہ ادہ ہو نکا تہوں	سوچا بوجھا دیکھا دیکھ سرت پانی	روم روم تن من رہا دری امانی
گہے کپٹ دوسرائی کوئی	دوہی ایک ٹھائی توا کبھی ہوئی	حاجی جو بی حسن کی گر پڑا دوجا	ایک سو ہی بھیک بھی کچھ ایک دنیا
آپ کیسے آپ ہی ہنسے جو کہے سو چاہے	آپ ہی دیکھا آپ میں تب آپ ہی ہو جائے	بھلا برا آپ ہی کرے کیا کہو اور سون	ہمیں کبھی تم یوں کہو جو بڑا سو ہم یون
	پڑھ میں بھیٹ رہی نہ لکھا نہ جائے	لوبی جالی سنگ سب کچھ ہار رو کھائے	

احد ہی نہیں احمد بھیا اور کیفیے بلکہ نہ بکھیہ ــ حاجی نقطہ دور کیا سو عین میں دوجی ایک

مست نام اجل کا لاد نہ پرا دو جانا	پہلو نکا ساجند زبان چھپا جگ کی تبا	نام محمد جب برس میں بہا سو جائے	ابو جہل ساجند جہے کچھ لکھا نہ نانے
احد تھا تب کچھ نہ تھا سب میں مستانا	دھرتی سرگ زمین دل نہ مات پتا	چادر اوڑھی میم کی اور گھونگھٹ لایا	اپنا نام چھپا کے احمد ہو آیا
جو اس انگ کو اکر چلا انس دوکھ نہ لاگا	ہوت بنا جگ دیکھ نہیں جوتی لاگا	آدم ابراہیم سب تو سی اور عیسے	پہلیں نبی پا چھیں جس نکو ہو کر بھول
محمد علی ہی جگ باغ لگایا	پہلیں باغ لگا کی آپ ہی دیکھن آیا	لکھ کروں سر انبیا کیا رسنا بیری	بید پران کتاب سب آیت ہی تیری
	ایسا تو کون کہنکی جن کہا نہ تو	ساد جو اندھی لکھو ٹری بھولا اسرار	

ساینج کہنتے ہیں یار ہی اور جو ٹھہ کہیں سین ہاں ــ حاجی احمد میم بن سجھ من ہی من پہچان

چار یار جو نکر دو ہر ایک کھیں کر پایا	جو کچھ دیا پایا بیچ مانگ وہر پایا	جگ کی جوت بہا میں جگ اوپر جاوے	اوپی سلدوی با دین نبی توجیہ
انگ صدق جگ کو اکڑ اور لگا نی	ساد ہو این جگ نبی بنا کچھ لیا سمانے	ابا بکر صدیق ہر جیو بلبل کیجے	تمہیں جو بن جیو دہی میں کچھ لیجے
عادل عمر خطاب سا کوئی برا ہو نی	پانی دودھ برابر ہی نردار ی معنی	ذوالنورین ہمار بن شدت اور گیا سے	دھرتی سرگ دہتی کریں آسن تمہارا
اسد علی کا مجھ بہت بھروسا	حاجی بھوکا جا نکی امر ایر بروسا	علی ولی سب جگت کو اور سب ہی نیار	جو دیکھیں ایما میں انکھو میں تاری
تیری رہا کہا تھا علی من بھر سیسی	کہی کون بہا ہی کہی ہے جمکہ جی	حاجی پاجی یار پڑا آدمیں تھانہ	اپنی اور بہا یو کیجو نستارا
	گھڑی پہر اور دین ن مجھ سہی ایسا	من خجل بہجانہیں جیسی کا جیا	

من متوارا نا ڈوری گرے اکا جی کلاج ــ اپنا کر نستارلیے بانہہ گہے کی لاج

دیس بدیس رت دھن گھری جس جگ کو ہم	دھن گرو دو الد برن سکھ ہوئی	رنگ بہی تن جا کو ہو رکھو بھول گیا	اتیم ہیچ برابری جان کرکی باقی
جات بات نہ جانے گے سمجھائی و دم	اپنا دو تاب سا گر ایسا ہو	چیلا چرن نہ چھاڈیو تیری کیا دوس	جو تن دوڑ ہو کیا بیا من بے حضور

Courtesy Prof Shahid Amin. Digitized by eGangotri

سید محمد ابو سعید سو پیر ہمارا
بھیج درود صلوٰۃ نت ذات بسیا تا مین
نفی اور اثبات کا مجھ جاپ بتایا
ہادی مرشد رہنما سکھ ایک ہمیرا
ایک دیکھیا الکھی سنا الکھی پچھانا

دھن ست گن ست پیم پت دو جگ ابھیارا
نانا بابا ایک سا دھر تو تون نا ہین
دھن سلطان التارکین لیا جا بایا
حاجی بندہ بہر زبان گن گا دی تیرا
جا سوں مجھ دو جا کیسے سوئی بگانا

او دن ان سید استا کی من بیت گینی
شیخ احمد بن قطب الدین سچ مرشد میرا
ار دو ا در وہ سمجھی ادھ تو یت مجھ بانی
بھول ٹھنک جگ بنا پھر ابوجھیا اور جھا
یا ہی کون الکھی کہین یا ہی سجن مجھا

جو کچھ رمز او دن کہی سو دیکھی جیپی
اول آخر دوا دو جگ مجھ دوست ہیرا
مانو جہت انگار میرا نانا بانی
تن کل سا بانی ایک مت سب الکھی بھیا
یا ہی ادھر سو اکری یا ہی کی بوجھیا

یہ کہتین نیرین وہ کہتین ہین دور — یا سین بہی بچار کے حاجی کھیے حضور

جو کچھ بتیا سو حرن سو کہت بجاون
سر جنڈ ہو وسا بہو ناکہ تن یہ برن لیے
پیم جیو دیکھو نا ہری جیت پچھو نہ ہمکا
حاجی جمو بہ مالو امر کا جنیدری
سیت بہت شور دو سر کوئی ہو نہ سہاے

نک تنک تھوڑا بہت دو دو کھر دکھو سنا وان
سدہ بدہ گیان سبھی ہے بہر جنگ بیان
کیچن جیون بھیون تا ہی تہیون تن بتلا وے
دون چار رتو میں بھی تھ تھنک پیری
حسن شیخ فیروز کون کو دیکھو جا
کر جو رہنی گر برتیا ہم دوارا

جیسا کیا سو پایا میں ہتم بتایا
تن من جار بھسم کیا تو دمت نڈا
بیم جھلوا میں سبھی کھاڈ اور سمیٹے
برہا اگن ابار بل مجھ رہن ستایا
ہین تاتا کہین سیر الکہین آتا
حسن گئی نا کیجے یہ حال ہمارا

ہو دی آگ برابری گن لیا لایا
جو اس گرہ بسا ہنا سو جرجرا
وہن ہت گن پت پیم پت سب سلوک نہ جے
جو ہی وہ کہ رہی پھر انکو ردی سنایا
کہیں ٹیے کہین منش اوجھی کہیں نربانا

دو نامروا لیکو دا سلوک بیاکر کھیت — حسن شیخ فیروز کے گا تو لیسے کا ہیت

تن کی گھر من کھر ان لکھ گھر ہری ہین
تا کچھ گیا نگر سکا کچھو کیا نہ جانے
تن بامن با تر انکھ بیچ نہ لینا

جب دیکھون نت گھر پھر اسکھر یہ یا
حاجی بھنور اور بسا ایک پانچھ نگارے
مین بن کرتار گیا مین بلٹ نہ لینا
جم گھسٹ کا ہی جب جیری با حجی گھیریا

راجا پرجا سکل جگ جہان انگ گوئی
لاگی ہاتھ سو بانی کچھ گا نہ بہر سے
مین بھین کون سمجھا نہیں مین بیچ بیتا
دی کا سایو کرا اسرار کو دن

اپنے اپنے دکھ میں دکھیا سب کوئی
ایک سو داگر یا ہری انکو گنی پھرے
کالہ پہ دن پن بھیج جن گل جھریا

جرت جیرت جیو جو گیا تب مین کری پوکار — او جھا جھا ئے پریم کا حاجی بیگ نوار

جو کچھ کہا سو مین کہا یہ طلب میرا
نون معالم سیل کی بین مجلس ہی شانی
سن بانی تو کوئی نہین اٹھ گھر جائے
چلتے چلتے چل چل شہر ایک بات سہائے

ابھی بلتے بھاگ گا نیک گر دو نورا
سکھیان سبھی بول لاگی کہیں سہانی
جگنا تھہ کر بھات کون کچھ چھوٹ لائے
جن ستیا سو رہ گیا گو نگا گرانا
دل کل سکھی سہیلی سب یہ سنوایا

ہرت بت یا رین بی جو گیان بچارا
بھاگ کر بھاجی اتری جو ہم سون نیرا
ہم سجا بیٹھی سکل گیانی او لیا
ایک کہا سو سب کیا سب کا دکھ ہیے
اپنا اپنا دو کھڑا تہہ رو رو سنایا

جوگی جگت جو ہر گری کھیلا جو سکا
سنت گرو ہو مین ہے ادن او گین دیر با
اپنی اپنی بات پر سبھی پر دھانی
انکی صورت الکھی سید سب انکھی دیے

سوال جوگن

سہیلی ہوئی جوگنی جن جوگ کمایا
جل جل مرجیو گیا جن سہی ناپا
برہ اگن تن لاگی مین بھسم بھیہ چھانی
درد برہانی بھری جگ کو رکھوانی

تن گن تھا من سکھیا جو ہوئے جو کہا
کری کرکٹ سنڈ کیجے بین دھونی جلائے
بھلا او بر سب لگ گیا مدن ایک ہی جا بنا
ماتا پتا کنم سب تیجے ہم سے آن بھی

سیسکی بوری پریم کی کل تو و لیا
کر کے سب جھلک بان میں بھونک بلا
اس پہ تو بھی ہو بہوا ہیرا من بانا
ساجن سچ ان رجن بھیجے اور گوکر

سرن مندر ماسر جا تن چھار مٹر جا
سنگت گرو کی ہو دم دم من تو تن نہ بجا
دن جو منڈت تیغ بزرگ ملی بس تن خالی لاگی
سادہ ستی اور سلو نڈ اکیلی من جوئی

کنگری کی گیان کی گورکھ کن گایا
لار دہ کنول جب اپنے ربیا نجد جھنکار
تو کھت ہی بچائی جو باتیں جاگے
و الدہ والدہ بھلی الیسر ملا نہ کوئی

جواب جوگن

جوگن جوگت پائیے جو جو نند کیجے
جوگ جگہ سو لا بکی تن باجی لائے
چیلا سنگ بکر سکو جو گر بکری بانی
گھاٹ جو بیٹھے نند تی جب جاین کیجے

اپنا اد سکون سو مٹیے وہ اپنا کیجے
ہیرٹ ہیرت اہر بلی تب آپ ہر لئے
گر رکھ دھندہ جانگی سب بیتے بھولانی
لوکا جا پر بچار کر سن سمرن کیجے

من کی گات تن ہر سو جیو ہوا و ہار
بہدہ اگن تن لاکی میں کام جگایا
تیر تھہ تیر تھہ کیا پھری کیا نیم گرتا
تیرتھ تیر تھ ہر ہر بیچ جیو وہ گنوایا

جا کون جو بت سنگ پھری سمندو ہار
جر تین جر تین جو بچا سو سدہ کہا
مر دا مرت گو مڑ جل نہا دی سکھ پاو
جا جی جگل بہا و تا کو جا بن پایا

ہنستین گورکھ ناملا جن پایا تن روی جو ہنستین ہو پائی کون دو ہا گن ہوئی

سوال جنگم

جنگم جنگل کے تن جیسے ہوئی
گدہ بھیر لگ گیا نکلا اور ہاتھ لینا پایا
رچ بوالی مرتی میں ہر جگا
گورکھ گورکھ نت بنیا دین میں بجانی

گوگی کیسی سین ہی کیا بوجھی کوئی
سمجھا نیکیا نا کری پایا سو کہا پایا
انگ جنیک جوگی سب دیہ غائب
سکر امنیہ برم کا ایک دھرا انجانی
تن من جوبن بال دھن جو جبر نہانی

جو جو بر عادہ دکھ دیا سو سوگن گایا
آپ سوار تھ سب ملا تو میں کیا کیا
ناری بہیدا دکھیہ کے مین دردیا
رہون تو رہنا نا بنی جلتی جوکہ نیا
اگو دھ گنگا کی ہر ہی جل ہی گنگا نہانی

جا جی و کھایا و بھیلے وکھ ریجے سنا
و اہنا با ہنان چیرے بھیر انیم لیا
سرتا ترتا و کھ کی ناتھون پھیلا
برہا با سنگ ہن کہ مہدہ ٹھر ٹھر جانے

گنگا جمنا میں دو ہیا سمندر اتھاہ پھیرت تیلی مار کر جاجی مشل ملاح

جواب جنگم

جنگم با لک جوگ کا جلتن جو جانی
اوٹنا پنتھ سو جہد بن جیا بن سکو جھنکاری
کیر پھوڑ بنا گوری اور ہاتھ سکوئی
چیلا گرو برابری ایک سنگ پھر آئین

اگوا ملی تو بھو بجھی نہیں لوگ ہنسائی
ہین من کرتی جی جلی جلی تن باری
پیا سنکیا برتا بن جھوٹو کوئی
اس بن اسکو کو وہ اہن بت پائیں
سنتا گنتا دکھیتا ز کہا من جانی

یہ تو سمند اتھاہ جل جہان ہمارا
ایکا بھیرت جگ گئے من نیک بھیرا
آسا تشنا کر تھا وہ جان ہماری
امین بین جو بن پو تر ہی دو رہا سمائے
اکا انقطہ نین کا من میں بنائی

جا جر نا و ملاح بن لو دھی منہ دھا
من تہین تنگ بیسرا بیر اتیرا
پر تھم جن پیش گئے سو جان ہماری
ہون ہوں پیچ سو ور کر تو تو ہوئے

پوچھے بنا نیائی چیلا ڈھونڈ سوار گر سو ملا سو گڑ ہوا کرت ماتی کھار

سوال خیاسن

Courtesy Prof Shahid Amin. Digitized by eGangotri

سنیاسن جن آسنی ستیا ست جوانی
پوری کری او ربہار تھی بابا یہ بھاری
اکیا کھند باجی سبہی ہتی جن باسی
کیہوں جا گرست سکھ ن مین جھگڑا کیا
کیہوں سجی تی جو گرین جیبھہ چھپائی

بر بابا بالا جی مین جہاڑ بولی
نیمک ایک پریم کی سب سے پیاری
کیہوں تجھ منہ موہ کیہوں نربک اوداسی
من دُبنجا ہجو جن جہا سو بر الیما
اونا ماسی پر جھگر گا دہری گائی

پرتھم ہم دیکھا یکیہ مین سبد بچارا
پوری کاری مین بجھکھے رہی ہتھو نہ پائی
کیہوں نا بالو بھسوں مین بھوسوائے
گیان گوشت فہ ہاتھہ لین ہتھی باندھے
پرجھیت یہ بچ بھولی نرتالی اوداسی

لکھن ہو یہ کون لکھا ہردی جب بیارا
کاشی مین بری بنگلاج ہو پھیر آئی
کری سکھ کھائی نا ہی کوئی اوری گتانی
مین من کرتی جو رکون بکھر بانڈھی
ہنستین ہنستین ہو گئی بانسکی بھائی

لاج تجی نرتہو بھی سیس جٹا بہے کیس | سپنن بھیک کا پڑ گئے چھوٹ پیو کا دیس

جواب سنیاسن

سنیاسن جو تو جری جو بہت جرائین
گرہن بجھہ نہ پائی ری ہو بے چیلا
مو بھتی مونڈی کیا بسیا مٹھہ اوجاپا
سن ہوئی استھول ہو کر آپ لکھایا

جر قی جر ہو جھی بکہہ ہوں نکر آئین
سوی کا سا بیٹھیا نہین بانسی کھیلا
بابا موہ نہیں کیا وہ اوہک سوایا
ہوں ہوں کہ تین ڈاین جن جگ کھایا

جاتن جنکی پریم کی جاتی تن کی
تمن رسان کرا اور کبیہ اجڑاتی
اب ہی پوچھت جو پھر کسکو بہاو
اپنا آپ بہاولی جو تن کرو ہوتی

دن دن پہر بجا پس نت ایک لاہوتی
ست بناوٹ نا لی ہو گر کی باقی
بالک گاندھی پوستی کا یون بیراگے
کاہی کروٹے جو سبھی سنیاسن ہوتی

جیو مرتک ہو رہی جرن جرن پر جاؤ | حاجی ہیلین ہیچ رہ جہان موہین چلو جاؤ

سوال سیوان

ہر دو ہو تھا جو کہا سب کتھا سنائی
کر دو کھاٹا کھاکی مین کام سکھایا
بنیا بالون جو ملا تن بھگت جگائی
ما بنا گندھک اوپر سیچ بہت کھایا

سنیاسن دکھ دیکھے سیوان سلائی
سب مین نیاری ہو رہتی جا نہین بھایا
بھلا بر اکچھہ نا سنا گانٹھہ مجانی
بار اماری کلنک موڈی کوئی بر لایا
جو جو جنن مین کری گر گر پچھتائی

سیوان ہو سیو اگر ذہین پک پچھے
ہاتھہ کمنڈل ہست کا مین جاوید جوتی
کہاتین صورتین جو بچا سو ننگ لگایا
بیر تیاں جو ال ست بہی مین گیا
کرنی ہتی سونا کری مین پکڑی پچھاؤ

حاجی جنکی پریم کی نت لاوی یوگی
بھونا لوبھ نہ من ڈھراتی جو ہوتی
ہاتھہ سرہا فی دی ٹہی باسن اودنیتھا
ناون سناوت جیہ بہری دھرکت گا میا

ساس رسوئی نت پوے نند پروسن ہار | جلیبھ لگن جڑھ کو نجہا دو لمن یوین دھار

جواب سیوان

سیوان سیو اہمیت ن کرتیکھ ناتی
کھانا کھا یا کیا بھیا کیا کام سکھایا
ناڈ ہو دیکیا بھیا جو جیو نہ جگا
بھا تجی بہادسون وادو نکل نا نچے

پانچ تت جب بس کیے تب جانی گیانی
کام بہو نامی کچھو کا سرنہ آیا
مایا ممتا دور کر تو من ہی گنگا
بھنی شتی کی نیند مین ن سیون اسپنا نچے
باہر بھیتر ایکسا جس نین جوتی

چادر و دھوتی کہا بہی کہا پاٹ ہمیر
بھلا برا ست کہے ان جلسیا ہاتھی
آن گون بچار کو کہہ در دین تکھیا
من ہو جا من جات ترا موتی دیوالے
رجیا ہر کر ڈھونڈھا ہو لالا مولی

جھولی با گلہی کیا بہی کیا سیکھہ اتر
کرنی اپنی اپنی اترے سب کوئی
اوا نکا بزنکار تب آنکھوں دیکھیا
ہو نکا انجہر اوکر تو ہوی سکھانے

Courtesy Prof Shahid Amin. Digitized by eGangotri

اوندھی سین سیدھا کیا اور باجی منگل چار — مرتین مرتین مرجیا سو پنڈت لیو بچار

سوال برہمنی

پانچوان ترسن برہمنی پانچو پل نہانے
سیرت گھور نت رہی گھبرا نہ بولا
دو دی تواری دیکھکر جو دو چیست لایا
مالا دھوتی پرتی اور گڑ تو اجھاڑی
تو ہون بھیرن نا بنی ورجا بت لجا وان

جوگی جنگم سیوڑا سب گر دجالے
پوجا پاتی لوگ چار جھبہی امولا
چار دن بید بچار کر ایک اچھر پایا
تنگ بانجھا جگ تجے بھرمین بس بھکاری
ہوں کن لو بھنا یہ کیونکر ما دن

بیتیم ستا با نبا تھن نت گھوا اگھوری
گیار تن دو ارسن تیج ہرا در ترش ٹانگی
رکھ جگہ سیانم بھر نیہ بتا جگ پوچھا
کام کرو دہ ایار بل نت سوکی کا یا
دل ڈھونڈت جھونپڑیں بھری پنس روتی گوائے

مرہا پچھا اگ مچا کبھی نت لادی ہوری
بھوتی بھبیت بھرم کی ہرن بن جھونڈ جھانکی
ایک جو نقطہ پریم کا کوئی برلا پوچھا
ستا یا رد من مجھ بھی نفس ماں مایا
حاجی مارگ پریم کا کوئی دیو بتائی

تن لنکا من راون اسیتا دھری چھپائے — حاجی ہنونت بیربل سو دیت لو کا لگائے

جواب برہمنی

تن ہاتھی جو دو دھیان جہر ایک بید بچارا
بید پرجھ ہی یہہ کتھن کڑوا اور میٹھا
ہر دی پڑھا سیج پڑھا جا ترک سا مانا
جو کہیں تو کچھ نہیں بچون چکھونا

بید نہان نہیں پایہ جگ اندھیارا
ہر دی پڑھا سیج پڑھا سن چاجو جھوٹا
تن ٹہ پہٹہ ٹبال کو ون نرک دیکھانا
گھٹ گھٹ مورت نت کہے سب ہی وہی نمونا
جیو راجا سب جگت کا تن بسنر کیکھا

پہلے بید بچار کر پن کرنی لیجے
پڑھنا گنتا پوچھنا جی جات جموارا
جٹھ بلالی کیا بھیا کیا ہو تھو بجا من
ہیم اوداسی جو بھری جا ہر بن جا کھا
آپ اگر مہتر ہو رہے جو جاہے دیکھا

بھولا چوکا جو بلی نس مارگ دیجے
ہر دی پڑھا پنڈت بھیا ایکتھ سدھا
تیرتھ پھر اتو کیا بھیا کیا گنگا بہا
پڑھنا گنتا پوچھنا سب تیہہ کر راکھا

حاجی دفتر دھو سے دھر اپنا آپ بچار — یہ تو مارگ پریم کا نکلے اوٹ پہاڑ

سوال صوفی

پانچوں جیا پاس بھی تب جیتھا بچارا
پانچ پچاس ٹیلی سب مجلس بوری
احد احمد ایک ہی کر دو بازی لائے
مست حد بیر دو تن جو ہو ہی چلا دے
وضو سا نماز کر بھون سیس لگایا

صوفی درشن ہان دو جگ ادھیا
جیون پانچوں ہوا آمادہ جیون موسی
غیر سخن منصور کا میں کھال کھلیے
صوفی عدل محمدی جنی بھو نک جلاؤ
دائیں بائیں دیکھا کچھ نظر نہ آیا

صوفی مسئلہ پوچھلے شریعت بھد لیا
بہا دین تو کر جانی یہ پانچ بجا دین
ایسا کوئی نا ملا جا سون دکھ ردون
جنیا نجا جنید جو مین فتوی دیا
فی انفسکم اُٹھ کہا میں خبر نہ پائی

چار تیر ایک ٹھور کر میں دور نہ کیا
باہر بھیتر ایک سا یہ وہ چھپا نراین
حاجی بکا نیل کا کھو کیسیں دھون
ان کیتے اودن کہی میں نیند کیا
مرتین مرتین بار تن سب عمر گنوائی

آسا کا نسا پارسا صوم صلوۃ ایک — پیچھے بیر سن کے کتھ مین یہ سب جان ادو ایک

جواب صوفی

صوفی صافی ظاہری کچھ کام نہ آئی
کاگذ قلم دوات سب جھی شیطانی

اور پرسونا پھر ایکے بیج لاکھ بھرائی
لکھنے پڑھنے کیا بھئی نہ ادھ کمائی

مسئلہ فتویٰ جھگڑا یہ گلی نیارے
عالم وارث انبیا جو سبکو بھادے

حسنات الابرار کی سیات بھار
بھولا چوکا جو کا بونس ماہ بتادے

Courtesy Prof Shahid Amin. Digitized by eGangotri

علم ٹرچہ عالم بھیا معلوم تم انرھا
سنو کعبہ سید عاکیا دل ملا چلیا

بھیسین لال کھارو کو کا تو ہو گل باندھا
نا ہر من سب یون کہین پیم و مصلی
جتا بوکر نا چھوڑو وسواس کیا کیجئے

جو کون مرتحصیل کر در بار مدہارا
روز ری حرم کی گئی سب سنت پوری
حاجی فکر ارو پکا نینن مین لیجیے

پڑھ ہنچر لکھ لو دھا بھیا اعیان بستان
آسا بندھی بہشت کون نت کر دوگی

مکہ مدینہ نین دداور ترکٹی جبل عرفات | من مینا تن مزلفا حاجی حج لمات

سوال بیراگن

کسٹ وہ کیسٹ پراکرم سب کی نشانی
ناتھ ہو جانا کرون نام کتھا ہجیا دن
پڑھیا سا کی خون ٹپ پہ گھڑ مرشد
انہمان پڑتا مین لکھی جانے

بیر پھیل پھا پجے تب ڈال طلائی
گل گھنٹا من سمرنی کنیا گن گادن
جگ بھراتی ہو رہی تب جا حب چولا
جیبی لیلا کشن کی تسبی انگرانے
امین جہرو کی مندھ کے سو کھیل تماشا

بیراگن من باوری نت پھر اوداسی
نرمل نہیتر کسیر پک دھر انجائی
گوپی چندن چڑھائی ہمر ڈنک منڈ
سیام ہمر وپی سمجھکر جگ بھ چھیا جانا
دیکھین کیسے لٹا کر دن مجہ ساروں ہا

پریم بجن بتیان کہری ہو دہر سا پچی
تھرا نیندرا بن بھیس پی مینی ندی
بیری تیری ناری سب کر بر گنڈرا
ہندو ترک ایک تمان کہیو کون یگانہ

سندر روپ سروپ گن آسن سدھ گیتنت | حاجی لوبھی لالچی کچھ لیتے لیست

جواب بیراگن

بیراگن من کہری رس مرت یا گئی
ترک نرک ایک ٹھور کرو دو دیو بھاگے
تن مل ٹا بھی سٹ کا من بوندی شبیلے
کیا یا گرو جان تعجب جن بان ٹھانی

تیری چال سیلی مجھ نیکی لاگے
مایا متا مار کے ہر سو پنچا جاوے
دلبر ہو جلوہ دیا جگ را تا و بسیا
سبو بخت بند سمند کی خبر ت ہو جائے
لکہ بخت بند سمند کی خبر ت ہو جائے

آپ بسا رہی جگ کے گرو اور چیلا
بیرن بیرن ہو رہا من کے سب بیرایا
صاحب تن مون بسی جو گر دو ا میٹھا
فنسک لیٹا پاپ بھون دو دھرا چھیا
کہین سنین کیا بوجھے دیکھین پن او سے

سیس ٹھر ور نیس پونیرجو ایسا یکسا
کہو سما نا گھر مین مجھ بھید بتایا
جیبھ ہوا دون جانین بیا کہ نہ مرشد
ہر جھیر یا سنا سب بار سیکا

ایک کہون تو تم ایک ہو اور دوی کہون تو دو سے | حاجی دوجا دور کر رہے اکیلا ہو سے

سوال نباین

بنیانی دھن ہینگ سین من سنوار
انگھا نند چرو بجی گسیں گڑ مجھ بو ویچی پیاری
ہو گنج انہ دیلک من کچھ بھوج
جو گی ہنی اوریکو سب بوہنانی

پھو دا چندن لپیٹ کرتن تا پیسارا
گری پچھو پارہ جا انفل فرلونگ سیابی
بکہ زمین بنا گرمین سب جگ تولا
دین بیتیں ہانی مین نبوت خبر لگ
کیا کون کچھ پانی گستین سو ہو جا یا سے

کا یا یا ترا سب باتون پوری
پانچون تب بجاپر کی مین بسبر تیاجی
ساہ بج کرتا پھرا نا کھا سند لسا
پیم الکن کا باجرو لکھ لکھ سب سی
گنجی تار ارہ گیا پی لست ہرا کے

نیم و ہرم من بہتیر ا مجھ جیون ہی
باٹ تولات ت بھری ہین یی تی
گیا سوادت ہین ہو رہا ہو گلو کر ونس
بربادو ہوجا گیے مجھ دن ہو کی

سرت نرت کر باہر و نیم و حرم دہو ساتھ | حاجی تیجی ساہ کی راکھی جاے تو راکھ

Courtesy Prof Shahid Amin. Digitized by eGangotri

جواب بنیائن

دو کہیا جر بانی بہیا درونہ چھینا
پیم بیج سو راکھن جو کرہی سو جانسے
ہاٹ ہاٹ بھٹکت پھر تب سودا پایا
کھوٹا باٹ اٹھاؤ وہر کیسو دا سانچا

جینا دکھ سنسار میں داروین دینا
گونگی آگی کیا کہے کیا ارتھ بتلاتے
آٹا جانول نون تیل او گیہو بتایا
سخت قہر کوتوال کا جو جاہو بلخا
کرا ہو سو آج کر اور یار نہ دوجے

جا تن پر پریم کی جاتی تن سوئی
ہر وا ہاٹ بنا کے بیٹھا بنجارا
جاہ بنا بنانی کا اہل بیوپاری
پروان تن دن ایسی نی ہے وہ پا تو لاگے
جلنا پھر نا دیکھنا اس کرتن ہے بوجھے

جری مری مر جی جو ایسا ہوئی
شاہ مہاجن بانیا جگ سوس
جو کچھ سودا چاہیے ہاٹ بنجارے
قاضی بیٹھ بیوپار نی تو ہر کھینچ منگائے

گیہوں چنے جوار جو اپنا اپنا مول
تکہر بکڑ برابر ہی سو حاجی جھکتا تول

سوال کرسان

کبھین کا نسی کا کی کسان ہے چار
ایسی بربانین کری کہ سہون بہاوے
اور وہ اور وہ دو بیل کو غسان جو
کھری کھیت بجا کبین میں غیر بندایا

حاجی ہیاموم کر ماگت جیو جا ہے
سو ہین مورت سنت کی سانچی ہرکا دسے
گر ابھر اسیم کا دکھ داتا بودا
جو کچھ بھاگ کسان کا بن مانگی پایا
بائن تھا بنا گادہ کرتن مروا کیا

بھوانتا ن کمان کر جو ہر سے بھرلیا
ہر پا کام اساوہ جیون ونرات ہراوے
دو دکھ بویا دکھ او بجا دکھ یار ہٹا ہے
ہون وہ کھیاد کھیت ہی گھر سو بجائے
اوپجی بیٹھ لو کار لی جو ہر یا ہر یا

این ہمین تیا کیسے تن ٹکڑی کیا
سائن سیادن ہون کیچر تن سب [illegible]
نہ دوکھ دی سکھ تین مرا کر دہ لگا
اپنی اپنی سیدھ مین جبر ڈاری لاگے

حاجی خو طہ چاہیے شحنہ سوتی سوانت
دو دکھ سکھ کاٹ ایک ہو کر آدھا آدھا بانٹ

جواب کرسان

کبنی اُتم آدھا کھیتی کٹ جاتی
ہر وا کھیت کما کے گرا دکھ جاتی
منزل منزل دیکھتے ہو گی آبھوتی
گو سون شکرا وپنجی وہ دیکھ بنانی
گر منزل نا ہونی تنکر لا لکو تی
کھنا لم حقیقت معرفت مصری ہیں میٹھے

اُدم ہو کھیتی کری ہو اسکو پاتی
پوری پوری ہم بھین بھانت مٹھائی
مصری ہو مین سرلا او لالا ہوتی
پہونچا دیا دودھ کاٹ کھانڈ کمائی
کھانڈ ملی جیو رت سہن مصری لاہوتی
سوکیا جانے باٹر اجن جا کہہ بیٹی

شحنہ کر بنا کے ایک دانا کھایا
کایا گرکی جان تیجیاں مٹھائی
تن کھولو کھلوا ر جو مین لا اٹھ چڑھائے
کھانڈ ہو مین مصری بھی مصری ان او لا
ناتر یو نکو جانیے گر راہ شریعت
کچھ کہنی کچھ کہہ چلا جنگل من ہیرا

گٹھری کری جھین کے دھر کھینچ منگایا
پہونچت ہو بدہم کسے شریک بھائی
پاتی ساتی سنت کی [illegible]
حلوائی کر بات میں او لالا بہولا
گو سون شکر میٹھ [illegible] طریقت
تا جی ہیچا پاگ کا چا ہاجت ہیرا

جو بویا سوئی لونا کاٹ لیا کیلیان
شحنہ چھاپا دیکھیا حاجی آپ کسان

سوال مالنی

اور جو بولی مالنی جبر بالت راتی
واکہ چیرونجی ناریل او رنبد کھجوری

مالی مہکہتا پہر امین سادہ ساتی
کیلا نیمو نارنگی اور ترنج جمبیری

وا پر دیسی کار ی مین باغ لگایا
بیل چنبیلی سوگرا بہولی پھلواری

اُنس ون دو دیکھا ہو کانت جگایا
جاہی جوہی کیتکی ہون سیمن ہاری

Courtesy Prof Shahid Amin. Digitized by eGangotri

کی کٹی لیا جیہہ ہین بارگو مدحانی
سیقل ہر گن تنا رکھے تن انچو کا

چھوا کیچ گھڑا کیسے جو کنٹھ نہ لائی
ایسا بھاگ بھاگ کا برستا ہن کا
آلا پالا کھا کیسے مین وقت گذارا

مین مہت بچھرا کیسے نت سینچی کیاری
پوست جان جرا کیسے مین آپہو کیا
ساہ مہا حسن مالنیان کوئی دیرنہ ادھا

پھوپالک اے رلونیا ہون ستین ہاری
الی کیفی جو ملالس ٹنک ٹک دیا

تمر تا ستر تار و تا مورکھ مرت اچیت ٭ حاجی پل پل کھو دے مولی کا سا کھیت

جواب مالنی

مالن مو رسنہائی مائی وھنگ تیرا
اور وہ کنول ستیل نکست چل ہمن کا
بھنور گو بہا مین اگن کند وجہان گھوم رہا
تن تھین ہی سکھ ہوا جو بتا روئی

پاین ٹرا دھین ہوکر سب تھورا
بر دالاگا ہیم کا جس بات نہ دارا
بھنور لجا ہی کیتکی پی کنتک بہا بری
مالی گلے لگا کیسے مالن سکھ سوئی

ہیم باغچہ حسن کا پنین مین مالی
پھول پھل دونا کر ہونس باس بسایا
مالی بن مالن نہین مالن بن مالی
اچھے دن باچھے گئے آج دین آیا

کاچی پاکی جیسی چرن مانڈہی ڈالی
رائی سون پربت بھیا جا گھر سمایا
من مہندی سا پیسے تب نکسے لالی
مالن مالی مل بسیو ہی انند چھایا

حاجی پاجی ہیم کے تا تس آوہ نہ انت ٭ دونا مروا کیورانس دن سدا بسنت

سوال تربن

تربن ہیم سو لاس حس ربو بھی بانی دیکھا
پھر کی کو نا تنبری ہی مین ٹانی چھانی
پات پات پھرت ہیں بن لاگا تا کا
کوئی نگا جو ترا پان سون تیری

پان جیسی پاتری حت سون بیٹھی
برہا ناگر بیل ہون نکہ سکہ لپٹانی
ناگا مارگ ہیم کا سوفی گا ناکا
جوک جوگت گر کنترفی سکوفی کتری
پانچ جوفی مین کیجہ اور سات سہوفی

انکھین دیکھین من منھی اور دیکھے ہیا
تین برکت جو کیسے تنبول بنایا
حاجی ہا ڈبرا کیسے تن چونا کیسا
بھانت بھانت بنائی مین جوفی بانڈھ
دونا بھر الکین ڈھیری کرتیس دسونی

بربنی باری بس مین مجھ ایسا کیا
سو کیا جانی پاڑا جن جنم گنوایا
الکھ سپاری میل کیسے مکھ رانا کیا
گیان مصالحہ میل کیسے مین بڑی ہی

مکھ بیٹھین اور ہیم رس ناسک باس بسین ٭ حاجی تن من بیچکیے جو پان لیا ہمن کین

جواب تربن

باری مین ہم لگا ہیم جیا کو کوئی
پان سپاری کتھہ رس اور جو تھا چونا
بری ہگر گیان گن سب باج سمیٹا
ہرد الگیان بجا پکا مکھ تو بھی کھولی

دونون تربان جون تر مردہ ہوئی
بیوچار د مین ایک نہین تو رنگ نہ ہونا
تن برا ایک ٹھور کرنس پات لپیٹا
بنکالی کہا جانی سنکش کی بولی
ہری چھیل گھنیان منت پان سنوار

تن جوفی اور پان جیو من مل مصالا
کھایا پان سہار کر اور بٹری ہیا
پانچ جارت سکر تر جی چتر سجانا
سندر برفی نا بکا اندھا کیا سو جیب
بربن برمن موہنی گھر بڑی ساریکے

ہیم گلوری چاپ رنگ دیکھ مکھ لال گلالا
جاکھین تین نگ دیکھی بستر مین دیا
تی نکین پہچانی ہو پان کا کھانا
گونلی کیسی سنتری برلا کوئی بوجھے

روم روم مین رم رہا یہ ہن یہ بی سنگ ٭ پرگھٹ ہوئی تین جاتی پانون کا سا رنگ

سوال کلالی

اور جو بولی کلالنی جوبن مد ماتی
ہیا مراجی ہمکا اور نینن ہیالا
تسدن ان خیا سون مجھ پوچھی اچھی
جیو کا بھار کیے مین بھر بھر دیتی

جھرن بان کلال کا مجھ لاگا چھاتی
کاٹ کلیجا سیج پر من بیل مسالا
شکیت رنگیے پیو بات نہ پوچھی
جوبن تھال برا کی نینن بس لیتی
لوگ ہنسائی نت ہی کو کیسا کیجے

جو بولا ہین تن بچھر ہا گن جرانی
سیج سدا ہیل نارنگی اگیا ہین گیجے
یا ہر بھیر لیکے مین جو کیا دیا
جون باری اور یوک کو برہا تن گیجے
جو مرتی آب پات کر جو ہا تو بھگے

نینن نہکیے ہیر سنین ابو بانی
گھری بھو باری او ہو بس کو پری جا
یہ جو ارانا سہد اید آژی دیا
حاجی کہیں کہیے کیا ہو جو پھیرا

دوکھ داہین دوکھ بائین دوکھ دھرتی اکاس | حاجی کھال کلال کی دو نون الکھی آئی راس

جواب کلالنی

پیم سناب کلالنی ایسا نہین کیسی
جیا بانٹ شراب کا اور نین کٹورا
کیتی بھور کلالنی نت شراب چکھا دے
حاجی یہ جگ کر رس ہیم نہ پیا
نیندا نیند جایا کھولدہر جو پیو جاہے

اپنی جا گھر اوگھا ایسے تو لا جرنی
جا ہین دھک بات سرغی کا دوڑا
زہر پیالا جو پیوے سن داس دکھاوے
جون آبا تیون ہی گیا دھر گت تن کا جیا
نا تربات کلال کی آہین کیا لاہے

رہتا رجیا چھپے کوئی جہان پناہ
پیو تیو اراین تن مدہ پیو پیاوے
من نہوالا ہین سرت کو سبد جتنکی
پیم ذکر پیو نکیے بھون سین لایا
پیم پیالا ہین پیا جو ہیم پیوانہ کیون

جو گیا بت بیا تو شہون ہیں
آپ گوجی ہو رہا سن کون ہیں
دم سون بہونک لیا جو ادھو
لاہی کا رت بابنان سول گہوایا
ہانتہ کھی شبلی ہی جو اب بت ہن

ہیم پیالہ پیو کے پلکون بیل بہار | حاجی یوند کلال کی سو نرک جرت جہار

سوال کلاوتی

شدھ بدھ ہست کلالنی باتون سمجھالی
کام سپٹ جرنی رہون یہ ہاتن چھوڑا
بھاتی بھانت کا رتی ہین پلکھوری
کتھن ہیار بھیا نہین ہون جو چھپے
سسک سسک سانس بھر ہو اور نچاپڑی

سرت گنیجن نایکا کلاوتی آئی
ہیا ہوک الاتی بکہ پیم منبورا
جو بارین سیلی بھی تب کان ٹردری
پیم الکیتی بارکے ہون تسدن بیچے
جن جوکیا سوئی مضہا البی گت بیری

محمد جگت کی جیتیر شہ جی لہاری
تن جس کا تمہ گڑھا کی نس ناریا بنائی
گن کون گا یک ہین کیسے جون گمر کون میتھے
وہ جوا کتال جہاں سر مردنگ بجارا
یہ ہوک ساری ہی مجیا رنگ بہاوے

ہاتھ اٹھا ہو اسیں سکو ور دیو کا ری
تند بدبا ند جگت کی مین گہنی لائی
ریہ رہجا بجا کیے کا ین گیت سکھیے
انجد باجا سنا نا ارتھ بنانا
ہون ہرادو ہر جیو تب گوری گا د

کا ین سون رکھی نہین اور پوچھے او تر نہ دیہہ | نین سین بنا کیے حاجی ہر سون سیہہ

جواب کلاوتی

سن گنونتی نرگنی ایسا کیا بولے
ہیا تنبورا ہیت کا گن کند رت سنائے
روم روم ہین سم رہا کہ کون بجوہا
سگون نا رس گنی جن گاوے رہیجا وتے

ہو جیہہ سنگ گا دت بکھر لو بہول دیے
انکا نبگلا سکمہ ناتی نا رین پا ہے
گاوے بجا ریجھا کیے جن جگ مورہا
بھاری بھاری ہو ہسلون تب دھول بجاوے

تجھ کو ہو باتیں کیوں تجھ تانت بجاوے
تجھ تن اگن بنا کیے یہ سک سمجھے
اپنا گھر کر آرسی جو جاہے دیکھیے
سرت سرت الیشو کر ابجد بت لایا

جو جو تو سانسے بھر دہ گاوے سناوے
تجھ انکھن دیکھیت ہی تو کھو دن رہیے
بہر پیالہ چکھا تسرت جون بچھے
پیو لہاری کہیے جو ایسا گاوے

Courtesy Prof Shahid Amin. Digitized by eGangotri

سبھی بنایا سے سکھی جن ایسا پایا پایا	وہ گنونی کنجی جن گا سے ریجھایا	بانکا دھرت پیم کا مورکھ نہیں تانے	حاجی ایسا گاوے جس کوئی نہ جانے
	ساجن اپنا ای سکھی جن آپی پایا	جو ز البیل کیجیے جن یہ بدہ پایا	

حاجی یا نیان واہنان دھونون نیک بجوی | نانک سدہ دل ہوی جل ہوئی ہووے سو ہوئی

سوال نت بیرنی

اد سکھی نت بیرنی بدیا پت کہا ری
گیان اکھاڑہ جو مرکو مین ہانس گو یال
موہن جی ہون ڈشٹ بند جگ کیا اندھا
تل سرا و پر پاپو کر مین اولٹا کودی

پیم الگن کا باجی ہون جوبن واری
شرت نرت کی برت پرلت بھجا دیتا بال
بھانتی کے سونگ اچوپن جھنڈ بند کا
پوچھن ہار پوچھیا اور کہیا نہ بوری
جو کچھ تھا سو سب کیا دوکھ ہتی پایا ہے

ڈھول دھمکا جب بجایا ہول اتنے کا جھی
بانس جو جی سانس ہیں ہم کچھ کرا سنجاہے
نت نت بدیا سرس گنی باجی روپی
تنکی کو میں کیئی اور اب لگائے
نت ناگر کی پنجہ میں سب بھرم ہیرائے

جو جو تال بجایا ہوں سو بھی باجی
بر ہا شور مچا کیے ہوں چاک بجر ائے
لوک جگت دیکھت ہاہوں جھڑ یوں نہوکی
انکھوں دیکھی جاتی پی جا کہ تماشی

حاجی باجی پیم کی نارنش رنگ نہ بھاو | گھونگھٹ کھول بنا لیے اپنا آپ دیکھاو

جواب بیرنی

گھونگھٹ پٹ نٹ بیرنی بس نال بجا
بھانتی جو بند کی ہوں میل پٹا را
انت لگائی کیا بھیا جو کمان کھنچی
جگت اکھاڑا جگت کا جانے سکوئی
بھائی غیب کے سب ادر اوکی کہدیں

باجی کو دی بھانت بھاو بنائے
چھڑیوں بھونکا ناری جن بیلے پیارا
جا کھی سون بھانتی کڑوی اور میٹھی
ڈھنڈ کے ہنڈ لسب ہونی باجی سوئی
جن سون تجھ سی جا نگی پی ور جن تیرے

تن جس بانس بنا کیے دم برت لگائی
دشٹ بندھا یا جگت کا تو جہ کیا لالا
ایسی باجی نابدون جیسی تو جانے
سید حاجی سو سنیا اولٹی تک لائے
رین بھی بکھیر بھیا اٹھ جاگ سنور ہیرے

ڈھول بجایا گگن چڑھ بما جن کب باجی
اپنی انکھیں موند کہ جو دیکھا جا با
سیس اوتار ہوں پرے دہر تب سکوئی نائی
جو گڑ کہا یا جاہی تو کان جھید اوے
پھر نا دی جاو دیکھی راہ لکیے بھیر

کرنا ہولے سو آج کر کالہ پیہ دون دے چھاڈ | حاجی دو لمن سا ہرے سو ساس نہ مالے لاڈ

سوال لوہاری

دیکھا رہ دو دیکھا سو جگ سبھی سکھیا
کام کرو دہ چھیڑ ہان گڑ ہی اور رین گتاری
پیم اگن سلگا سکوں جیون جائے نہ دیا
چھاتی ہر انہین کر تی دوہا تھ ہتھوڑا
ادھا جیو باہر جگیر اور بھیتر ادھا

ان دونوں کے باہر کوئی برلا دیکھا
اس ایراہی انگار جو منیت لوہاری
تمن جار بجھا کیے تن کوئلہ کیا
کوٹ ٹٹ نت رہی کر پیم ہتھوڑا
تا نی خنگ لوہار کی جس بٹھی سو دہارا

سدرانہ بنی انکھی جو جنہی غروئی
کہو حاجی کیا کیجیے ہوں برہا لوئی
کاریگری لوہار کی کچھ کہی نہ جانے
تن لسا ہی تا کیے میں کیا انکارا
ٹھاڈین میٹھین نت کری برہا برباتی

اول مل ہوتی رہی نسدن جو دوئی
کانس کانس کبھی سنی ہوں پی گن سون کوئی
ہو دو کہ سیل بنا کیے دھر ہی بھائے
کہ کیا کچھ کنجی جس جا جلی پیارا
کٹھن سیا پولاد کا یوں دہر لجائی

جو جا ہے سوئی گرٹ سے حاجی لوہار | کام ٹرین بہچانیے کو لوہا کہ سار

جواب لوہاری

برہا اگن لوہار نے جس ساوا ہا ہیا — ملا جلا نربل بھیا گھن قس کا ہیا
سو ہوں گھن میدان میں مسوڈ لکا سا کا — سینہ سوئی سراہی سی سیل و سما کا
وہ مارگ سنسار کا یہ راہ نیارا — لوہا سا دبرا بری کہوں بیچ نیارا
جو جو گڑ ہدیا دئی سو سوگن ساجی — گڑ ہی سنوارنی جی لوہر ہر بھاجی

سرت سندیسی سمجھ کیا ابرن سرکھا — جیو جھون گھن مع کوٹ دیدہ تھوٹہ جون یا کا
چھڑی کٹاری کیا گڑ مہر کیا بر چھی کھالا — لکھ دو رہن لیے کیچھے تب بھیے او جال
کایا کوٹ لوہار کا اودھ ہرم گواری — نیہہ انچھر نکلی گڑ ہی ہزار لہاری
جیلا درسن کہہ سکی گر بھید دیا — جو بھا دے سوئی گڑ ہو جا یا سو کیا

جو کچھ گڑھے سو آج لڈھ حاجی لاگا داؤ — جنم سرانا جات ہے لوہے کا سا تاؤ

سوال برلاہن

برہمن سوگی کا تھ جیوں جس آپ بنایا کا — برہا ہری وم سوم مجھ گھن سالا گا
چندن ہو کھ کٹ پکی میں پلنگ بنایا — تا پر لال بچھا دنا سو کاج بچھایا
سندر سیس سو بچی جو بھو میں دیا — کروٹ کھینچ برابری دع وہا کیا
ہیا لو میں گڈھ کھو جو بیچ لگائی — کس کس باندھی دو رسوں وہر کھینچ برائی

کانڈھی کو یار دیکھئے جب ہو نہ بچھا — برس پیم سو لیوں جھوٹ اودھ چھیم
چھتیان سنگھاسن کرہی انکھیان سمائی — محل لیسی کنیٹھ وا پوچھری سرہانی
گھاٹ کٹھولی میں گڑھی اودھ چھپائی دوئی — حاجی چیت بھگت بنایا کچھ مکت نہ ہوئی
آسیے ہاتا میں کیا جو جھ سوں پوچھی — کبھوں بھو پلٹ کی بھروں کی

گڈھ لڈھ سوکی کاٹھ جون مرمر پران پرات — جرجر کو یلہ ہو گئی پیا نہ پوچھی بات

جواب برہمن

برہمن برہی کبھو جیون دیکھا بچھل لاگا — ہاتھہ او بنجا دن لیے جو رانوں جاگا
سرت لسو لاگ گیا سون تن دھول بنایا — دم آرا ایچا نکسے سب ساج چکایا
کایا کو ٹھی ٹھکر صندوق بنایا — دیا رتن جڑا دکا تن یا ہنہ چھپایا
جاندھ چھپایا پاچھپے او لوری لوئی — جیوں جیوں کوٹا کیجیے تیوں پر گھن سپر ہوئی
ہوں تو کچھ بھی نہیں جو ہی سکوئی

بوند سواتی ہمہ رس نت پیا کیجیے — ہاتھو چند چکور جیوں تاکت لیجیے
تن میں جیر کلھاڑیوں گڈھ پاتی پاتی — بندہ بندسال بنا کر ایک ٹیا بنانی
ہیا جوکی انبوس جو جوٹ گو بھیارا — تا دپر پرچھتی بیٹھ کر سب ہا سوا گئے نانا
تبر لئے سندر روپ رس دیا دیپارا — اودھ جو سر چکا دڑی دن سین اندھیرا
لام الف وو دور کر تو ہو بہو ہوئی

بھو لابھا لاگیا بھرسے حاجی اٹھ بیٹھ لاگ — بھو بھیا سنگ چل لیہا سوئی بہی سنسار ہی بھاگ

سوال نایین

نائن نکو سکے روپ رس نکھ چندبراجا — انگوٹھ پٹ باتیں کری جابی من لاجا
تن من کا چھانا کیسے مین دو بن کھینی — راج دوارا آدمی ہوجب نہی کہنی
پھر انچھر ہری باندھ کی کر گئی کنرنی — خدمتیں جو کی نہیں جو تا دکرتی
نیہ نہرنی سرت کی من جیل بوند کٹوری — جگت حجامت ہوں کریم نہوری
باندھ کھینچ دیوالیوں کر بنا دیا

اٹھن ودیکھن ہنس اوتھو گھن دیکھانا — دو دکھیا ریکا دو کڑا دو کھیا ہی جانا
ٹھور کو ٹھور نہ لگی نا چلی کو پانی — بھلا برا جی نکسے میں گھ نکھ کاٹی
اوہن دن نت کرون تاقی جل نہا دن — کنگھی کر جوٹی گھوں نت سوا پاون
دارو مرہم نت کروں جو مرم جیا — لاگا گھاؤ پریم کا مجھ جا نہ سنا
برہا نشتر نت ہنوں مجھ لوہو لیا

دیکھی بی اور بولی نہیں نس دن سا وجی ہوں — پیم دکھائی دیگیا سو کائی اودیر توں

Courtesy Prof Shahid Amin. Digitized by eGangotri

جواب ناین

ناین ہیا آہی او بنین کثوری
جوگ کمتر فی سر سبد ہو ہاتھ چلایا
چتر چتر ہو جا کر یونہرن سر کہو بچایا
دوکھیا سو کھیا جو ملی دس دوار بیٹھے

ناین سنت کہل سیل مین جو بچوری
لگھی گیان بچار کے ادھا ملجایا
دمبولا کالا سمجھ کر سب ایک ایک نوبجایا
لکھا دسیا سم دیا اور پی کیجیے
جگ نہورا ناؤ گہنی ادگن بانٹا نی

ہم جیپرے کے مٹھری پر پھپیرا
گر سمیا نشتر سبد بہرم کھولائی
تیل بلا مردن کیا تن میل چھڑائی
اچھا کھیل حجام کا تن تن چھپائی
ہو نندت مذت جگ چھپری ہو نہجانی

جاجی کور امونہ کے کرہا بیٹرا
روک کٹا نرمل بہا تب بلم لائی
انسے بن نہائی گیون جو جیتر گیانی
پاکی صافی نہ کرے گو نہانا نی

گردھنجون کے آندھرے چیلا لگی نہ گھاٹ | آگین پاچھین ہو چلے سو دو دوبارہ بات

سوال کمہاری

گیان کمہا ٹہر جنتی ہین گن بید بچایا
مانی کہو دنیا کیسے ہین کیا کالا دہ
کونلی ہیرو بہر بھری اڈر سکا ٹولی
بھسم لیسے نت بہو سر تیل نہ یادن

سا سیتن باسن گھیر سرن بیل کہار
کوزا اکرکٹ سمیٹ کے بہت بنجوکا ادا
کوجی جنتی جنجھرا اور حلیم اموی
لگی جوپی نا کردن کچھ باپن نہ کہان دا
ابجر سا بیت مرجیون بر ہالیا

پیہ پر جابت کس گہون جو جو سوا کیا
ہانڈی جیبی نت گڑہوا اپر توانگا
درتی بات کہہ سکون وہ سو رو ٹھا
کس کس د پاکا چھنا ادر کہی گودا لی
سانس نہند کار و سنا مجھ سہا سنجا

گدہی لاد ملا تکی انتر پنتھ لیا
کروی سر وسب گن ہی ادر کاگر بھاری
بیہ دو نا سا گر کیا بہر جاگ انو ٹھا
پینڈا اکہڑ کہد انکا دس ہو دیت جانی

نت اودھم لاتون کو ٹی جب لگ نا رکنوا | بیاہ بھیجے ور بت رہون سو مت گھر ہوی ادھا

جواب کمہاری

چیل کمہار دہا گنی پر جابت بچا
بہر دیکھا جگ سب گو دُنہو رائی
ہانڈی کونڈی دو ہنی اور توانگاری
گردوا اوئی ہون بڑا گاگر پراہیڈا
سوئی ماٹی پانی ہو کے گو کون نکانا

ساجی بہا جی جو جبی پاکا ادر کا جا
چکنی مانٹی رو گم تہان لکری کہانی
باسن بھیسے کمہار کی بھانت نیاری
گاگر لبعلی ہون ٹری مجہ تر بھشا
ابو جیسا باسن بھبانس تیر سمانا

ماٹی پانی سانگے تن کیا گلا یا
تل ماٹی اد پر پھیری آسانی جا کا
برا برا سبھی کیسے کو و گھاٹ ہو نتے
مشکا بولی من مرا کوئی سکھی اونچا سے
گاگر بھوٹی جل گیا جیک ہے بسکھا

دہر دہر دھو مبچ کا کیسے تن اگن بچا
دوکھ ادا دھندا اگن تن پاس کا
انہوا نپسے رنگین برا تا سب کو سے
رنجن لوبی ہون ہٹی مو نبر سماے
اپنی اپنی اصل کو سب جانا دیکھا

مانٹی لیسے کمہار سون تین کیا پروان | داہو نکا سا پھوندتا سو مجھ سر دیا آن

سوال دھوبن

دکھ بلتین کھوا ہی دکھ اور بنا ہو
ساجی رسی سیل کی جن ندی ہین ٹھانی
پتھر اوپر انیا کا اور گاڑھا کو منا

تھوڑا تھوڑا دوکھ جا کھا سب کا ہو
سیل کوجیلی ناربی انی رو تانی
جو جیسا سیلا ہیا سو تیسا کو تا

جات بدہ نہیں دیتا ہے ات نہین منگا وے
ہم ساسبی نت رہون ہون مہی گنوارے
لاگا داگ پریم کا فن نت [illegible] دھو وے

پاکی جوری بھر کر نت کری دو ناو
پانی سوں باشن کری اوسیٹھی مار
ہو ہو کھ سمجھ لیو بڑے گن کہد کہد دوسے

Courtesy Prof Shahid Amin. Digitized by eGangotri

بات نبوہی نیچو سر جس ہے، رنگوے

ٹھاڈی گدا ٹین چھانٹ کرمن کلب بکھو
لادی لادت گر ڈرون کوئی دنیہ کاندھا

رووت دھوت نٹ ہووں کن
نہ کر کوٹا موکری اور کچا باندھا

دھوبی درد فراق بھون کندی

پھاٹن سون ڈرتی نہین کوئی باٹ چٹاک
دھوبی بیٹا چاند سا سیٹھی اور پٹاک

جواب دھوبن

دھوبی دھوت جگ کھے پر کیا گر گیا جیلا
جو بچھا مین کٹی کوئی گری نہ ٹھانی
کہاوس ٹمل ہافتہ نہ نیری کہانی
جاؤ دھوبنا نیسے نت دھویا کیجے

ٹوٹی پھاٹی گوڈری اور پانی میلا
کنٹھا بلک نہ چھارے جگ جہار جرانی
زر تاریکا دھونا کوئی ٹہر جانی
دھوبے دھولا بنا کرے گا ہک دیجے
کھری فروری جھور اٹھو سن بانکی دینا

ہلکین ہلکین سو بری سٹ بین لائی
سمجھ سمجھ من دھوئی جوری اور یاکے
رنگ بچا پایا چاہیے کیجے سگھرائی
جہر برلی مین ہگیا سو دان گم ہوا
ناگاہک کا دھونا کیون کرے نہ اپنا

اونچا کھینچ پھارتین میٹ کو رنجانی
جب لاگی سو گری تب ٹوٹا لگے
نیبو دیکے دھوئی چھوٹی چکنائی
سیلا ار تو جیبی کہوں ایسا دھوبا

صابن ساجی سان دھر دھر پریم ڈبوئی
حاجی ایسا دھوئے جنم نہ میلا ہوئی

سوال چماری

نیچی جات چمار کی سب جیتا چار
ڈالی ڈالی ہو پھری تن بھید نہ پایا
نسخہ سانٹ دیکھا کچھ نت دیا وے
تن من کاٹا ر پھواں اور سلو کیا

جن جینا چھین کیا وہ سوئی بچار
حاجی ست گر جب ملا تب بند بنایا
کیا کہوں کہ ناسکوں دیکھیں بن آوے
راتا سادہ مخملی مین جو تاسیا
اوڑ توپے بیہے جو گا ہک دے

برچھہ ایک ڈالی کتی جی اور نیچی
دریتین پات کہ سکون بن ڈھ کیتی
برہا بیری نت چھر کئین اسناری
پی دار سہا ونا اور جھڈر خانی
لگے پادن جو پھیری سو شبد پاوے

پیڈ جہان پھانسی جہان داتن
مین تو بیٹھہ تو کار ہوں بھی دیہر جی
ایک وہین لاج کنتہ کی اور
چھوٹی بڑی بنا کی مین سین بکانی

پوجا باقی رہ گئی رسنا رہت مدام
برہا بیری ہو رہا نت اٹھ چیرے چام

جواب چماری

سائین ہمرتہ سکل جگ جن ایسا کیا
کچھو نہ تھا جب آپ تھا جانے سکوئی
بھگت برا ہمن ششبو سب لگ کہایا
سادھو کرنی جانے کہتے کچھ ناہین

ہون تو بیچ نیا ہی کہین بن کو دا ویا
انکہی سین دو جیا ہیا پن آنکھی ہوئی
جنم پوتر نا ہیا سر دار نکھایا
اندھی نرکی نا یکا کل دیہی باہین

گر سبد سو باد نا جیلا من مانا
جو ہو درشن کیجے تو ایسا کیجے
پتر نہ نیر نہ ہو پھری بھاری گن
گنگا سودن دد ار جگیا تہ دو سلی

حاجی ٹاٹی بھرم کی ٹوٹی جب جانا
تن مردا من جیوتا کٹ تو
اور بیا سی تو جرح بات کر
گھور ہتا سیرت تر ہی میلی لی

لکھ درپن ہیا سرت حاجی درس الیکھ
جو تو چاہے آپکون آپ آپ مین دیکھ

جیسا جیسا من لیا ویسا من ہو لا
اور جو بولی نرگنی جید چو پر سکا یا

گیان ارتھہ بچا نکے نگرہ ارت کھولا
باری سب جوگ دیگر گیا بابا

جو جانی سوئی دو دوش لاوے
کاگ اوڑ انت رہو بھو خوشی

پہلے راجہ سنگھ تسبیح جا
سیس چڑھا دون جھنا کب

Courtesy Prof Shahid Amin. Digitized by eGangotri

پریم سندر لسیا ناہ کہا ناہ سرت تبائی
نین رکت تیاں لکھوں اسی گت ہیری

دہن گوفی دونی ہنسی پرپٹ بدھا
چوک پڑی مجھ بختی ہوں چیری تیری
کون گھڑی کو بیچھڑ و گہر آسے بنجانکا

اود جو بدھ و پڑا ہوں کر تو نانانا
سو وت گت بن دن مجھ بھی اندسیا
برہا بہارت نت کری سون ہیلکا

ہی کر کی موندری بہرابت تبانا
جو گن ہو ڈھونڈت پھر دن پیہ کو

رین اندھیری بیچ دو کوکل گرنت کلول ۔ برہن جبر تی دیکھ کے سرگ ہنسو مکھ کھول

ہر دیوں انہی تن کیہ دو داتی
جاتن ہری بجا کیے تن دند بجاوے
گھن روی گھن ہنس اوٹھے گھن نا مانا
دمیر دھیر اگ ہری نت بجلی اودا سی

سورکہ سون بنیٹ کہیں جدا دونا
کا یا مایا مال سب پھونک جلاوے
ایسا کھیل پریم کا گھن سیرا مانا
ہر دین ہر دین گھر آوی ہوتر چم پاہی
آپ بسارین ہو بلی جو جاسے بسار

برہا امر جل جون کھون لپٹائی
نبد نبد کات کا رو سون اور لون لگاوے
حاجی بازی پریم کی جن بہت لگایا
جتن جتن ایک مور گردھ میں سکھ پایا
دیکھی جا کھی سنگ رس ور پریم پیالا

ڈالی پاتی جر گیا گر آپ کھائی
آپ اکیلا ہو رہے، دو جا نہیں بھاوے
جو ہا رین تو ات بھلا جیسا جگ مایا
جیسا پھول گلاب کا اور کرنگ لایا

دو جیلی کڑی لگام کی اور ترکش کہو کمان ۔ پاین مور اترے سو آئے چتر سجان

نر کی سوداگر کہیں سندر بنجارا
ہنس ہنس ہو دا ہنسی کچھ کہا بنجا
ست گر سودا میں گیا نسدن گن لانا
پچھم سون پورب گیا اور سون دکھن

ادہران میں سوداگری جگ میں ہار
حاجی موتی ہو رہا گو لگا گوڑ کہا
ہاٹ جگت خلق دی میں ملک بسایا
کی ہو بیٹھ را ای کری کی نار کو بچین
بنجی کوئی نا ملا جس بیچ جیون ہیلی

نیان ٹلی من جل مکھ چند برلجا
جھوندرش نا کون ای سکھی نین اندھیرا
ہیو پردیس ہی سم رہا گھر خبر آئی
مایا نبدی ہو پر است دیس سو آیا
اگیا سو اجون ناہ پیراس بات وہ

چودا چندن ار گیا رس ابھرن جا
سودا سو لی کر گیا سوداگر میرا
کی کچھ سودا ناہ بنانا دلست بکائی
لالچ لاگا جو کا لے لاہہ تیایا

سو دسودائی سب کرین ور سب ال بھین ہاٹ ۔ ایک لادی ایک رجلی حاجی انکی بات

سو دسودائی سب کہین ور چاہیں چونا
لیوا دیئی نت کرے حاجی بنجارا
لادہ چلا ناسوت کون ملکوت بکاوے
گاہک مول نکر سکو ناہ نرخ بتا وے

بن نے لیے جا ہیں او نچے کا پونا
دہنست گنیت پریم پت سو ہر ہمارا
اد نی سون دونا کرو تب الکین دکھاوے
بنجی تن نت بیجا سر دہن بجنا وے
کوئی کری بساہنا کوئی آپ بکانا

حاجی یہ جگ ہاٹ میں جو آپ بکانا
پریم سمندر بھار تن جو بوجھی بھاری
لاگی ہاٹ سو ہا وفی جہان جو بکانا
ایک گیا لاہوت کون دن ہی چھانا
اپنی اپنی سمجھ میں سب لوگ سیانا

دو نا نگنا جو گنا بن ہا پایا
سرت نرت کیرت سدر لسا نجا ہو بکا
دو جگ وینی بارتی تو پار بنا ہیں
ایک پھیرا ہو پار کر نا سوت لسایا

سہان ہین نیچے دو ہر گیا آیا آپ بکاسے ۔ لالچ لاگا بنیان پرین نیرین دو جاسے

اور سکھی منجہ بولنی اور سادہ مر اہے
نار نار نرو دار کین میں کام جگا یا
نانا من نے جگ بیچھر تب پا ہیں پانے

سنا نج نہیں سندہی جلی نجر اد کو بارے
لوگ جگت دو ہانجہ کر تب کو نج بھرا یا
سنا من بار کین میں باند لگائی

ہوں مسکین ایہیں ات کیوں ہو سیرا
جب میں گیا جھو بہر وہی پہران نہ لیا
ہر تالی جھوڑ کین میں گانٹھ لگائی

تا نا بانا نت کری ہیو موہن میرا
سا میں دو جلی جلال میں جھ میلا
جینا گاڈو ہاسب بنا تب جنت پائی

Courtesy Prof Shahid Amin. Digitized by eGangotri

کہوں مدام ہمسون کیا جو اور ندیجے	مومن ہو ایسی کرے تو لکو کیا کیجے حسن تسبیح خرقہ کون میں روز مناوان	پریم درد کا روز نا اٹھ محمد جھگڑا اٹھان حاجی مومن تب ملے جب دوئی چاوان	سگ دنیا سمجھی نہیں اور دل ظنن

خاصا ململ بافتہ محمودی جوتار — حاجی تو بنا نیا ململین تار تار نردار

تانا کر کہ ٹھیکین مومن گھونٹا دم دھوتا ہیجانکے جن تار چلائے کہ برنی جانے نہین سکین بچارا حاجی لالچ جانکی جن نلی چورائی	الحکمت جن نلیان بھری کہ ٹھوک تو بنا سووت جاگت نت نئی دنین ہوائے موہن سوئے جانئے جن تیا بارا اوجل سون میلا ہیا کہو کیلیسیدہائی تانے بن بانا نہین بانے بن تانا	الھمن بائین ہمن داہنے دوبانہ لپھائی پکھری پیر تیج ہوئی پی پیر پایا اگا دیکھ کر کہ پچھ ہی تاجلی کو پائی موہن ان من ہیا نتار چورانا چونسی بیسی سمجھ کے موہن من بانا	جن گھونٹی ایس جب بنا پالادی جب تک دیکھا ایس ادھا تجایا جانکر سواوجی نہین کھونٹ بنا تانا بانا ایکہ ہی کھو کھون

داہین ہاتھ قرآن دھر بائین ہاتھ پران — بیچون بیچ بنا لیکے حاجی بنا نادان

خاتمۃ الطبع

شکر خدا ہے کہ بمدد و اعانت سبحی یہ مجموعۂ نادر الوجود متضمن مضامین اہل توحید و تصوف اس رتبہ کا مرتب ہوا ہے کہ مطالعہ جسکا جلا بخش آئینۂ دل اہل بصیرت اور سرمۂ چشم بینائی ہے کیونکہ تو عارفین کامل کا کلام ہے موحدین حقیقت گزین کا ارشاد و رشید ہے جسکا نام مجموعۂ توحید ہے اتحاد مفہوم نے ہر رنگ کی زبان و بول چال کا ڈھنگ دکھایا ہے لطف تازہ ہر تقریر کا جداگانہ رنگ لایا ہے ہر ایک صاحب عرفان نے کثرت ہستی اعتباری سے وحدت الوجود میں دم مارا ہے عالم رنگا رنگ میں ایک ہی رنگ سبکو بھایا ہے المختصر یہ نادر و شگرف مجموعہ جو سرتا پا مضامین تصوف اور توحید سے بھرا ہوا ہے اور اپنی خوبیون میں اپنا آپ ہی نظیر ہے حسب اصرار شائقین باتمکین مطبع منشی نولکشور واقع کانپور مین بسرپرستی عالیجناب معلی القاب منشی پراگ نراین صاحب رئیس بہادر دام اقبالہ مالک مطبع بعد حسن و خوبی ہزاران خوش اسلوبی بتصحیح تام و تنقیح مالا کلام باہتمام منصرم کامل منشی بھگو اندیال صاحب عاقل ایجنٹ مطبع ماہ مئی ۱۹۱۴ء

بار سوم چھپا خداوند جہان اسکو پسند خاطر عارفان فرمائے

اور جلد جلد اسکے چھپنے کی نوبت آئے

آمین یا رب العالمین

تاریخ طبع مجموعہ توحید از عندلیب گلستانِ خوش مقالی گل سرسبدِ بوستانِ نازک خیالی سخنورِ کامل جناب منشی بھگوان دیال صاحب عاقل ایجنٹ مطبع ہذا

ہو الکریم

این نسخۂ خوب در تصوف تسکین
سازد ز نظر اہل پرستی طرفہ نیکو
بہر تاریخ سال ہجری عاقل
گفتم خزینۂ تصوف نیکو

۱۳۲۲ھ

مثنوی عطّار

بسم الله الرحمن الرحیم

چشم بکشا که جلوهٔ دلدار ... متجلی ست از در و دیوار
نحن اقرب الیه آمده است ... دور افتادهٔ تو از پندار
کل شئ محیط می بینم ... انچه می بینمش به نقش و نگار
رو به پیش تو ایستاده چو سرو ... سر فرو بردهٔ تو نرگس دار
سُرمهٔ گر ز نور بی بصری ... بکشی در دو چشم بر سرکار
اندرون و برون نشیب و فراز ... از پس و پیش و از یمین و یسار
شاهد لا اله الا هو ... پیش تو پردهٔ گیرد از رخسار
کاروان نفخت من روحی ... بسرائی تو بر کشاید آر
ثم وجه الله آیدت بنظر ... دهو معکم نمایدت دیدار
این تماشا چو بنگری گوئی ... لیس فی الدار غیره دیار
احدیت را اگر تو بشماری ... واحدیت رساندت بهزار
همه یک قطره است از دریا ... همه یک دانه است خروار
اسپ و پیل و پیادهٔ و فرزین ... به تن واحد آن سپه سالار
می نماید بچشم احول تو ... شتر و پیل و اسپ و گاو و حمار
گر تو علم الیقین بدست آری ... سو عین الیقین بیا پی آر
روی عین الیقین عیان بینی ... شوی از کائنات برخوردار
پس بخود گوئی و خود بشنوی ... لمن الملک واحد القهار
عشق او در دلت کند منزل ... روز روشن نمایدت شب تار
محو گردی چنانکه از مستی ... نه شناسی ازین سر دوستار
بهمین دیده بنگری ظاهر ... صورت خویش را بصورت یار
گر باین بال و پر کنی پرواز ... شاهبازی تو در جزیل شکار
روی بیگانهٔ که می نگری ... آشنائی بر آیدت هر بار
بعد ازین ما و ساقیا الحوض ... بعد ازین ما و یار و بوس کنار
هر که اینجا ندید محروم است ... در قیامت ز لذت دیدار
من عرف ربه نمی فرمود ... گر نمیدید حیدر کرار
من رآنی فقد رای الحق ... از چه رو گفت احمد مختار
رمز من کان هذه الاعلی ... بشنوید ای گران کودن کار
این سخن در تو کی کند تاثیر ... دارد آئینهٔ دلت زنگار
من طلبنی وجدنی آمده است ... عاشقان را بدست دست قرار
کار کن کار پیش از انکه اجل ... بدر آرد ز هستی تو دمار
چند خواهی نشست صم بکم ... پایدامن چو صورت دیوار
منزل تو نه دور نزدیک است ... پا بمیرد بکن قدم بردار
نم آبیم ما و او آب است ... بهم آمیخته شکر کردار
فتمنوا الموت ان کنتم ... صادقین آمده است در اخبار
گر بمیری تو بیشتر ز اجل ... نکند بر تو تیر و خنجر کار
جمله ملکوت را شنو بیقین ... همچو سیماب گشتنت دشوار
صید عنقا کجا تواند کرد ... بوالفضولی اگر درو به شکار
در شریعت بود هر انچه حلال ... در طریقت بود همه مردار
چون حقیقت نقاب برگیرد ... هر دو یک گردد ای نکوکردار
دع نفسک تعال را بشنو ... ای برادر ز گوش پنبه برار
دین احمد گزین مسلمان شو ... بگذر از خویش بگسل این زنار
خویشتن را تو در میان بگیر ... سد اسکندر از میان بردار
صفت سر زند ازین مستی ... بطرازم بصفحهٔ اظهار
تا که اهل اللسان شود خاموش ... تا که بطل اللسان کند اقرار

Courtesy Prof Shahid Amin. Digitized by eGangotri

از خروشان چو بلبلان بهار   او خمش همچو طبلهٔ عطار
خود انا الحق زد از لب منصور   خود بر آمد ز شوق بر سر دار
رب ارنی بگوش خود خود گفت   خود بخود کرد حسرت دیدار
ناظر خود خودست و خود منظور   خود تماشا و خود تماشاکار
خود گنه ساز هر گناه که هست   خود زند باب توبه استغفار
من نیم او خودست قافیه سنج   من نیم او خودست در گفتار
قم باذنی و قم باذن الله   هر دو یک نغمه الست از لب یار
بچه معنی عبارت کفر است   هیچ فهمیده نکو کردار
روز از روز تر با کلیم الله   خواست مرشد ز ایزد دادار
راه سر کرد رو بحکم نهاد   رفت در پیش آن لعین ناچار
گفت من از دم ازل دارم   طوق لعنت بگردن او بار
به بیان نیاز بازش گفت   کای تو در راه عقل پاک عیار
من مگو گفت تا چو من نشوی   این سخن راز من بخاطر دار
خاطر خویش پاک کن بوضو   باطن خویش را نماز گزار
لیک غیری تو چیست هستی تو   خویشتن را کناره گیر کنار
در تو با خود ز خود خدا گوئی   مشرکی باشی و خدا آزار
بتکلم در آ که مشرک کیست   گفت ای هرزه گوی کج دل کار
هر که از وی نزد انا الحق نیز   او بود از جماعت کفار
چون دوئی از میان برخیزد   تو نمائی داد کند اقرار
کرد توحید ایزدی آغاز   که یک است او چه ده چه صد چه هزار
آنچه من با تو گفته ام بنهفت   تو عیانش همین کنی اظهار
من همین گویم و همین شنوم   نیست کس غیر من بهر دو دیار
ای پسر لا اله الا الله   خود ز شرک خفی ست آئینه دار
آن یکی وقت نزع شبلی را   گفت ای قدوهٔ صغار و کبار
پیشوا ۱۲
در تبسم در آمد و بشگفت   همچو روی بهار چهرهٔ یار

گاه کل اللسان شود با خویش   گاه طل اللسان زهی عیار
گفت انا احمد بلا میم   از زبان پاک احمد مختار
باز خود رفت لن ترانی گفت   بهمه کوچه و بهر بازار
تاب در زلف و وسمهٔ ابرو   سرمه در چشم و غازه بر رخسار
عاشق خود خوداست خود معشوق   خود طبیب خوداست و خود بیمار
حمد خویش از زبان خود گوید   تا که با من شوند بر رفتار
قل هو الله وصف احمد دان   وز میانش تو لیک میم برار
خویشتن را نگوی من یعنی   من رانی بگو بمیر دار
حکم آمد برای دین پروری   پیش ابلیس مفسد سالار
گفت ایزد برای ارشادم   بر سر تو نهاد تاج مدار
تو ندیم اله نداری ننگ   من کجا و طریق این اطوار
در تکلم در آمد و بکشود   لب شکر فشان و گوهر بار
شو بباطن ربوبیت پرور   کن بظاهر عبودیت بردار
پس وضو چیست فکر کردن دل   صافی دل جدا شدن ز اغیار
نور چشم من از خودی بگذر   خویشتن را جدا جدا انگار
سالکی مر جنید را پرسید   کای ز سر تا قدم همه اسرار
هر که نادیده نام او گوید   مشرک است و فضول ناهموار
هر که منکر شود بود مشرک   من از و چون خدای او بیزار
روز آدینه بر سر منبر   گشت شبلی برای خطبه سوار
مگر آنجا جنید حاضر بود   گفت ای پاک بازیان چه کار
گفت هیهات ای یگانهٔ عصر   سخن مشرکانه را بگزار
تا نکاری یگانگی را تخم   کی دهد شاخ آشنائی بار
چیست شرک جلی رسول الله   خویشتن را ازین دو شرک برار
که بگو لا اله الا الله   مغفرت را ز ایزد غفار
گفت معشوق من باستغنا   نگشاید ز روی رشوت بار

Courtesy Prof Shahid Amin. Digitized by eGangotri

روزنی خود دل است از خطرات
پس بود با مشاهدهٔ انظار

مسجد تو مقام تسلیم است
قبله گاه تو طاق ابروی یار

دل تو لقمه خوار پنج و چهار
بر باید که تنگ روز نهار

گر بود خاطر تو مائل علم
آن خطرها ز آسمان پندار

در بسوی عبادتت بکشند
خطرات ملایکش بشمار

جان من این چه کار شیطانی است
بخطر از در است مردم خوار

در بود خاطر تو مائل حق
مستی تو بدل بود بخمار

این کشاکش ز نفس شیطانی است
شری آبدا است دست بیار

که نباشد دل فرشته سرشت
مائل هیچ کس ازین هر چار

ماه من منزل تو ادا دنی است
نیست جای شکیب جای قرار

لیک انجا ستادنت مشکل
بلکه زینجا گذشتنت دشوار

حج چه باشد ز خود سفر کردن
بکجا جانب هدایت کار

ای پسر در ره شریعت فرض
عشبه ده یک بود بدین و نیدار

در شریعت گذشتن از آز است
در حقیقت گذشتن از انکار

تو اگر مرد این خجسته رهی
دامن از کائنات خود بفشار

هستی خویش راز کوه بده
بر سر دوستی بکن نثار

فیض تیر دان گران چاز کوه است
کوه بر گردن فرشته مدار

چیست غسل تو در ط توحید
غوط خوردن نیامدن یکبار

چیست تجرید گشتنت آزاد
از هزاران هزار دنیادار

پس ازان از برادر و خواهر
پس ازان از تمام خویش و تبار

غم انها بهیچ نوع مخور
بگذر از جمله و بحق بسپار

زانکه داریم ما همه خوردن
زانکه داریم ما همه غم خوار

ماه و خورشید زهره و مریخ
ابر باران ز ما همه آزار

بسکه تجرید بایدت تفرید
یعنی از آخرت شدن بیزار

همه بهر تو در مشقت و رنج
تو برای همین کشی آزار

فارغ از دین و تارک از دنیا
نکشد فرق و افسر افشار

دین و دنیا و دوزخ و فردوس
تو رها کن باین جز آن بگذار

خورده بودم مگر شبی سیری
شکمم را گرفته بود آزار

گفتم امشب خلاف عادت خویش
سیر خوردم ازان شدم بیمار

اذکروا الله اولین فرمود
دقنا ربنا عذاب النار

چند خواهی چو شاخ گل بالید
کین به دل برد و این دلدار

زود باشد که فی فنائی الشیخ
یعنی از خویشتن شدی بیزار

رود تو گنده خوار و همچو خدنگ
تو ز من باز مانده چون سوفار

هرچه بی یاد او تو پنداری
زهر تست از خود دست هر بار

چشم من وقف راه قسمت دان
تا در آن وقت خواندنت اقرار

ای برادر بقائی تو وهم است
که همین افتی از سر دیوار

دید کس بایزید را در خواب
بود شخصی که بوذ از اسرار

گفت ای شاهباز عالم قدس
گفت ای قدوة اولو الابصار

بگو از سرگذشت اول شب
چه شنیدی تو از یمین و یسار

گفت آمدند از عالم قدس
که چه آورده بیاد بیار

گفت آورده ام گناه که هست
نام تو هم غفور و هم غفار

لیک از من نرفت در توحید
شرک از کردگار لیل و نهار

ورنه هنگام رفتن تو زمین
زیر پا آیدت همین مقدار

نام خود بر صحیفهٔ لاریب
خود رقم کردی و انا الغفار

کیسهٔ من پر از گناهان ست
من خریدار و اینچنین بازار

این قصیده است می هاتف غیب
طبع والا پسند و آئینه دار

این ز شعر است چیست معجزه
گرچه ماند بصورت اشعار

قلم راستی بدست آور
بر ورقهای جان و دل بنگار

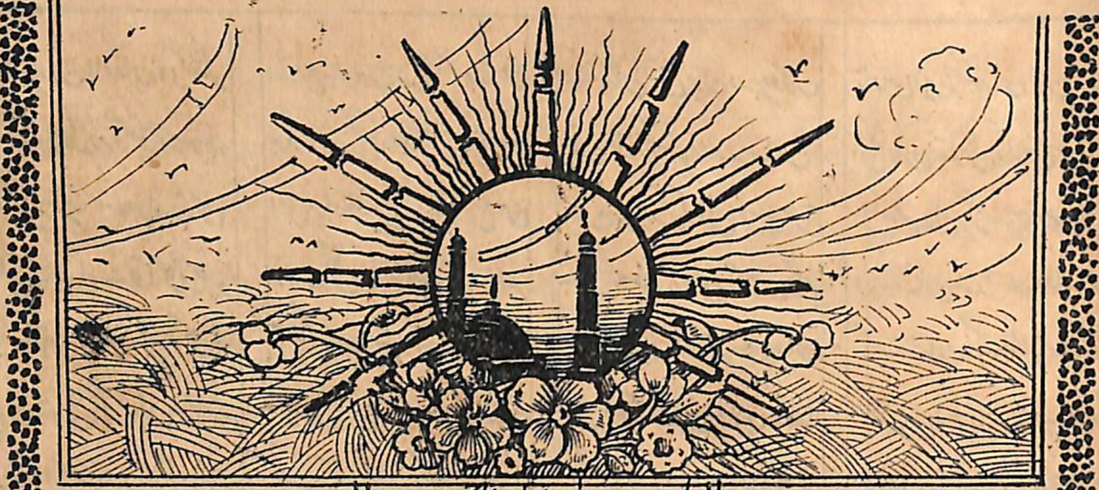
لیک باید که کار فرمائی
ورنه خون خوردهٔ دل عطار

همه شوق است اندرین صفحه
همه عشق است اندرین طومار

Courtesy Prof Shahid Amin. Digitized by eGangotri

خاتمة الطّبع از جانب کارپردازان مطبع

شکر پروردگار که این گلزار توحید پُر بہار اعنی مثنوی شیخ الشیوخ فرید روزگار حضرت شیخ فریدالدین عطّار رحمه الله الغفار که سابق ازین چند بار بشمول مجموعۂ توحید بمطبع اوده اخبار ہمیشہ بہار زیور طبع پوشیده بسترازان بو فور شوق شائقان از عالم کثرت سربرزده خلعت تفرید در برکشید۔ الحمد لله علی احسانه که برین طرز نوی در مطبع نامی گرامی منشی نول کشور واقع لکھنؤ بعلو ہمت جناب معلی القاب جناب منشی پراگ نرائن صاحب دام اقباله بماه اگست سنه ۱۸۹۶ء مطابق ماه ربیع الاول سنه ۱۳۱۴ھ بار دوم از زیور طبع ہر بفت شده بر منصۂ شہود جلوه گر شد حق سبحانه تعالے نظارگیان این ناظورۂ عالم فریب را شوق عطار فزاید بمنّه وکرمه



بسم الله الرحمن الرحیم

من بغیر تو نه بینم در جهان / قادرا پروردگارا جاودان
چون بجز تو نیست در هر دو جهان / لاجرم غیری نباشد در میان
این جهان و آنجهان در نهان / آشکارا و نهان و در عیان
از ازل بودی و باشی همچنان / تا ابد هستی و باشی جاودان
ای ز تو عالم پر از غوغا شده / جان پاکان در رهت یغما شده
ای ز وصلت عاشقان دل سوخته / جامهٔ وصل تو هر دم دوخته
ای ز وصلت جانها بریان شده / همچو اسماعیل صد قربان شده
ای ز وصلت زاهدان در تهنیت / همچو داؤد نبی ع در تعزیت
ای ز وصلت عاشقان آشفته کار / همچو عیسی ع آمده در پای دار
ای ز وصلت آسمان گردان شده / اندرین ره پای بے پایان شده
ای ز وصلت آفتاب اندر سما / غلط غلطان میرود بے سر و پا
ای ز وصلت آب در گاه آمده / هر زمان هر سو پدیدار آمده
ای ز وصلت آتش از غم سوخته / اندران دم سنگ سر او کوفته
یعنی هرگاه که سنگ بر چقماق زدند ۱۲
ای ز وصلت غرق توحید آدم / لاجرم در عین تجرید آمدم
خود یکی بود و نبود او را دوئی / از منی برخیز هم اینجا توئی

من ترا دانم ترا دانم ترا / خود ترا کے غیر باشد ای خدا
اولینی آخرینی ای احد / ظاهری و باطنی بی و بی عدد
هم نهان و هم عیان پیدا توئی / هم درون گنبد خضرا توئی
ای ز تو پیدا شده کون و مکان / ای ز تو پیدا شده جان و جهان
ای ز تو چرخ فلک گردان شده / صد هزاران دل ز تو حیران شده
ای ز وصلت کار ما زار آمده / همچو ابراهیم در نار آمده
ای ز وصلت جانها اندر فغان / همچو موسیٰ در جواب لن ترانی
ای ز وصلت عالمان در گیر و دار / چون سلیمان پادشاه ملکدار
ای ز وصلت جان ما تاراج یافت / چون محمد ص یک شبی معراج یافت
ای ز وصلت کو کبان اندر طلب / می نیاسانید هرگز از تعب
ای ز وصلت خاک را خون جگر / هر زمان سرّ و گه گرده بدر
ای ز وصلت شد فرید غرق خون / هر زمان در خاک افتد سرنگون
ای فرید الدین عطار ۱۲
ای ز وصلت هر زمان حیران شدم / در تحیر سر بسر گردان شدم
من توام تو من نه من جمله توئی / محو کردم در تو مائی و توئی
من بوصلت عارف مطلق شدم / عارفی رفتم تمامی حق شدم
نیست ۱۲

من خدایم من خدایم من خدا / فارغم از کبر و کینه و زهوا
ای عافیت از غلبهٔ عشق من رفت ۱۲

ستر بی سر نامه را پیدا کنم / عاشقان را در جهان شیدا کنم
صد هزاران خلق حیران آمدند / اندرین ره زار گریان آمدند

Courtesy Prof Shahid Amin. Digitized by eGangotri

صد هزاران عارفان در گفتگو
اندرین ره لوح دل در شست و شو

نقشها را جمله در آتش بسوز
بعد ازان شمع وصالش بر فروز

با تو گویم سرّ اسرار نهان
ای برادر نقش را نقاش دان

جملگی اعضای تو ای بیخبر
ذات کلی این جهان سر بسر

جوهر جان در هوس تو کرده
با سگی و جاهلی خو کرده

چون شوی آگه بجان خویشتن
ترک گیری زین حدیث ما و من

گر تو راهِ عشق را مائل شوی
یکسر و یک کیسه و یکدل شوی

عشق جانان جوهر جان آمده است
لاجرم از خلق پنهان آمده است

این جهان و آن جهان را هم ببین
بگذر از راه گمان و از یقین

گفتم ای آرام جانِ عاشقان
هم توئی درمان درد مفلسان

ای وصالت سالکان را رهبران
جمله در راه اند از ره بیتشان

ای وصالت آسمان را در هوی
در ره تقلید بشکافند موی

ای وصالت آسمان و هم زمین
هست در تسبیح رب العالمین

ای وصالت ماه را هاله زده
گاه بر رو گه بلاسی آمده

ای وصالت گرد آب و خاک را
دام اقدس روح و قدس پاک را

ای وصالت کوه را در گل زده
صد هزاران خوار عشق بر دل زده

ای وصالت عاشقان و عارفان
ای وصالت بی نهان و بی عیان

ای وصالت عاشقان و عارفان
ای وصالت زاهدان و مخلصان

ای وصالت از جهان بیرون شده
ای وصالت عالم بیچون شده

ای وصالت روشنائی جهان
ای وصالت هم عیان و هم نهان

ای وصالت رهنمائی سالکان
ای وصالت درفشای طالبان

ای وصالت صدق صدیق آمده
ای وصالت عین تحقیق آمده

ای وصالت اولین و آخرین
ای وصالت ظاهرین و باطنین

ای وصالت گشت بر من آشکار
سالکی گشتم ز وصلت نامدار

عاشقان آتش بزن در هر دو کون
تا ببینی زین نقشهای لون لون (رنگ ۱۲)

چون نماند نقشها اندر میان
آن زمان نقاش را بینی عیان

چون ترا باشد کمال دین حق
خویش را هرگز نه بینی جز بحق

عرش و فرش و لوح و کرسی و قلم
از تو شان شد اسم در عالم علم

داده بر باد عمر جاودان
یک زمان آگه نه از سر جان

جمله را ایک بینی ای مرد خدا
تا نه بینی ای پسر رشته دوتا

تنگری در هیچ سوا ای مرد کار
دائما در عشق باشی بیقرار

هست پیدا لیک پنهان از شما
کی بود خفاش را تاب ضیا (روشنی ۱۲)

عشق با عشاق دان آمیخته
روح اندر خاکدان آویخته

ای وصالت عارفان شناخته
مرکب معنی درین ره تاخته

ای وصالت صادقان صادق شده
در طریق عشق خود لائق شده

ای وصالت اولیا را داده حال
ذات ایشان ها ورای قیل و قال

ای وصالت شمس را در تافته
نور او بر جمله عالم تافته

ای وصالت باد و آتش ابهم
داد وصلت از ره لطف و کرم

ای وصالت بحر را انگداخته
هر زمان در دگر پرداخته

ای وصالت سیر دریای قدم
صد هزاران در آرد از عدم

ای وصالت انبیا و اولیا
ای وصالت صوفیان با صفا

ای وصالت نیستی نیستان
ای وصالت هست گشته در جهان

ای وصالت هر دو عالم سوخته
ای وصالت خان و مانم سوخته

ای وصالت غمگسار مفلسان
ای وصالت شمع جان بیکسان

ای وصالت شور مشتاقان شده
ای وصالت وصل عشاقان شده

ای وصالت ترک تجرید آمده
ای وصالت گنج توحید آمده

ای وصالت وصل من در یافته
لاجرم در عشق جانان در باخته

بار دیگر سالکی حق حق شدم
سالکی رفته تمامی حق شدم

من خدایم من خدایم من خدا
فارغم از کبر و کینه وز هوا

Courtesy Prof Shahid Amin. Digitized by eGangotri

بند دوم

سر بیسر نامه را پیدا کنم   عاشقان را در جهان شیدا کنم
آن نموده سر اسرار قدم   آورده در معنی از عدم
سر حق را او نمود از لطف حق   در ره حق داد مردان را سبق
عارفان این معرفت دریافتند   سالکان مرکب درین ره تاختند
عاشقان دیدند روی او عیان   دستها شستند هر ساعت ز جان
ره از و جو گر تو مرد ره روی   تا نمانی در بلای کژ روی
هر که در راه محمد راه یافت   سر حق را از دل آگاه یافت
میم را بردار احمد شد احد   فهم کن معنی الله الصمد
کور را از حور رخ زیبا چه سود   گرچه داند تا چه بانگ آمد ز عود
راه مردان راه توحید آمده است   کار ما تجرید و تفرید آمده است
(تجرید بودن از علائق ۱۲)
اسپ را در راه احمد تاختم   جان خود در راه احمد باختم
عقل شیطان گفت من از آدم بهم   کو ست ظلمانی و من نور ایم
معنی آدم ندیدی بالیقین   روح پاکش رحمة للعالمین
گر ترا دیده بدی در راه ما   آدم ما را بدیدے همچو ما
بگذر از کبر و نفاق و کیش دین   تا رسی در قرب رب العالمین
نفس انسان سد راه عشق شد   عاشقان را راه بیش از عشق شد
نفس را بینی حجاب راه دین   این سخن را از دل آگاه بین
من نه عطارم نه عطارم ببین
من خدایم من خدایم من خدا

گفت احمد خواند ما را آن امام   انبیا و اولیا او را غلام
راه را بنمود آن بحر صفا   خواجه دنیا و دین خیر الورا
طالبان در جستجوی او بدند   عالمان در گفت و گوی او بدند
زاهدان یک شمه از وی یافتند   سالها با سوختن در ساختند
رهبر عالم محمد آمده   اسم او محمود و احمد آمده
راه راه مستقیم دنیا و دین   سر حق است رحمة للعالمین
احمد است اینجا احد ای مرد کار   سر حق را با تو گفتم آشکار
هست این اسرار از جای دگر   سر این را کی شناسد کور و کر
خود پرستی راه شیطان آمده   بت شکستن راه یزدان آمده
من طریق عشق احمد داشتم   تخم این در راه احمد کاشتم
من شراب از جام احمد خورده‌ام   گوی را از خلق عالم برده‌ام
حق تعالی گفت او ملعون شده   از طریق راه حق بیرون شده
او ز منست و من ویم تو بی‌خبر   لاجرم در راه ما بی کور و کر
(یعنی او از من است و من از و هستم ۱۲)
ای برادر در کمال خویش باش   در ره توحید حق بی‌کیش باش
حق پرستان اندرین ره گمرهند   از طریق عشق حق آگه نیند
عشق را بگزین و نفست را بسوز   تا شب تاریک گردد همچو روز
مصطفی شیخ من است در راه دین   او مرا بنموده است راه یقین
در ره حق را ز اسرارم ببین
فارغم از کبر و کینه و ز هوا

بند سوم

سر بیسر نامه را پیدا کنم   عاشقان را در جهان شیدا کنم
سر بیسر نامه را کردم عیان   این نشان خود هم نخواهد شد روان
محو شد اجزای من کلی بهم   فارغم از خوف در شادی و غم
من وجود خویش را فانی کنم   در بقای حق بحق باقی کنم

بعد از خون سر ندیدم از صفا   من نوشتم سر بیسر نامه را
گر سرت باید بترک سر بکن   در سرت باید بترک در بکن
گنج پنهانم درین جسم آمده   سر اعیانم درین اسم آمده
من باسرار آورم این جسم را   پس بگفتار آورم این اسم را

ای کاش کرد و تعریف
گرو دنیا پرستان را
آن راست که راه بایست
از وجودی که برابر ۱۲
ولا یعرفون
در عبادت ۱۲
جز پرستم از آدم
گناه الله تعالی
خلقتنی من نار
وخلقته من طین
یعنی بیدار کردی
و بار از ازش
و بیدار کردی آدم
از خاک ۱۲

Courtesy Prof Shahid Amin. Digitized by eGangotri

تا بداند عاشق دل سوخته	اسم اعظم گشت بر تن دوخته	من برای جمله عالم آمدم	لاجرم در راه آدم آمدم
من برای راه عشاق آدمم	لاجرم در عشق مشتاق آدمم	جسم خود در راه حق درباختم	سر معنی را بجان بشناختم
	اولین و آخرین من بوده ام	ظاهرین و باطنین من بوده ام	
	من خدایم من خدایم من خدا	فارغم از کبر و کینه وز هوا	

بند چهارم

سر بیسر نامه را پیدا کنم	عاشقان را در جهان شیدا کنم	بود عطاری عجب شوریده حال	در ره تحقیق او را صد کمال
حال او حال عجب بود ای پسر	نی چو حال این خسیسان بیخبر	در رموز سر حق ره برده بود	نی که همچو ماه تو در پرده بود
او یقین خویش حاصل کرده بود	در یقین خویش واصل گشته بود	در علوم خود وثوقی داشت او	هیچ علمی را فرو نگذاشت او
عالمان از علم او درمانده اند	عارفان از عرف او وا مانده اند	عاشقان از عشق او حیران شدند	هر دم از نوع دگر بیجان شدند
زاهدان از زهد او رسوا شدند	در خیال زهد او شیدا شدند	بعد پنجه سال او اسرار یافت	از فرید الدین لقب عطار یافت
	من خدایم من خدایم من خدا	فارغم از کبر و کینه وز هوا	

بند پنجم

سر بیسر نامه را پیدا کنم	عاشقانرا در جهان شیدا کنم	دیگر ای عارف صاحب نظر	تا که مردان را چها آید بسر
جمله مردان در فنا از ره شدند	در بقای حق بحق آگه شدند	جسم و جان و دین و دنیا باختند	تا کمال راه او را یافتند
زهد را و علم را و قال و قیل	جمله را انداختند در آب نیل	دیده ها از غیر او بر دوختند	غیر حق را اندرین ره سوختند
ای برادر غیر حق خود نیست کس	اهل معنی را همین یک حرف بس	گر تو غیر حق نه بینی در جهان	بر تو روشن گردد اسرار نهان
چونکه اندر راه حق بینی شوی	از وجود خویشتن فانی شوی	گر ز جسم و جان شوی کلی بدر	آن زمان از سر حق یابی خبر
هر که اندر بند نفس خویش ماند	از ره حق همچو کافر کیش ماند	در ره توحید جان ایثار کن	دیده را دربار او دربار کن
ای در فکر خود ۱۲ در جلال حق جمال حق ببین	با صفات ذات رب العالمین	من نمودارم برای جمله نان	وا نمایم سر حق را آن زمان
	من خدایم من خدایم من خدا	فارغم از کبر و کینه وز هوا	

بند ششم

سر بیسر نامه را پیدا کنم	عاشقانرا در جهان شیدا کنم	بود شخصی گفت ما را اینچنین	نه تو کافر نه تو داری کیش و دین
پیشوای ما و تو چون مصطفی است	لاجرم تو آنچه گوئی کی رواست	بعد از ان عطار گفت ای کور کر	از رموز سر عشقی بیخبر
تو به بند صورت وا مانده	کی تو حرف حق احمد خوانده	لی مع الله گفت احمد در میان	تو کجا دانی که هستی بی نشان
دا از من گفت است احمد از صفا	تو کجا دانی که هستی بیوفا	تو بصورت همچو کافر مانده	واصل حق را تو کافر خوانده

Courtesy Prof Shahid Amin. Digitized by eGangotri

خرقهٔ ناموس را پوشیدهٔ
آنگهی سالوس را کوشیدهٔ

تو سلوک راه از خود کردهٔ
لاجرم در صد هزاران پردهٔ

در خودی خود گرفتار آمدی
لاجرم در عین پندار آمدی

رو که در تقلید ماندی مبتلا
بر توحید از کجا و تو کجا

بت پرستی میکنی در زیر دلق
بینمائی خویش را صوفی بخلق

وام گاهی کردهٔ این خرقه را
می فریبی هر زمان این فرقه را

راه تجرید و فنا راه تو نیست
تو سخن کم گوی کو راه تو نیست

رو که راه بی نشان راه تو نیست
از سلوک عشق آگاه تو نیست

تو نمیدانی که من هستم چنین
بی سر و پائیم بر روی زمین

من خدا ایم من خدا ایم من خدا
فارغم از کبر کینه و ز هوا

بند هفتم

سر بیسر نامه را پیدا کنم
عاشقان را در جهان شیدا کنم

جوهر عشق از تو چون پیدا شود
هر دو عالم دولت یکتا شود

آن زمان تو عشق را لائق شوی
عشق حق را عاشق صادق شوی

آنچنان خواهم که کلی گم شوی
عشق حق را عاشق پرغم شوی

کی توانم کرد پنهان بحر را
من بزیر کاسه اے مرد خدا

یافتم یکقطره زان بحر صفا
زان برآرم هر زمان موجها

این سخن را از سر مردی شنو
تا نمانی در قیامت در گرو

پیش تو نی شک بماند نی یقین
بگذری از کفر و ز اسلام و دین

گر ترا از عشق خود باشد خبر
مرتدی باشی براه پرخطر

ورنه همچون زاهدان کور و کر
چون ز هستی خودت باشد خبر

بحر معنی بی نهایت آمده است
لاشکی بیحد و غایت آمده است

راه توحید عیانی داشتم
گنج اسرار نهانی داشتم

در ره حق عشق صادق آمدم
حق حق است حق مطلق آمدم

من خدا ایم من خدا ایم من خدا
فارغم از کبر و کینه و ز هوا

بند هشتم

سر بیسر نامه را پیدا کنم
عاشقان را در جهان شیدا کنم

گفتم ای دانای پنهان آمده
خلق عالم از تو حیران آمده

لیک در دریای خون غوطه زدم
بعد ازان کردم وضو از خود شدم

گفت اینده میگذارم من نماز
پس وضو سازم بخون ای پاکباز

بعد ازان گفتند مردان مرد کار
از تصوف این زمان رمزی بیار

بار دیگر گفت کای صاحب نظر
از طریق عشق ده ما را خبر

این نگفتم اینچنین شد جان من
منتشر شد در جهان احوال من

ای دریغا در خودی وا ماندهام
لاجرم در صد بلا در ماندهام

ای دریغا عارفان باوفا
شان برفتند و بماندم در قفا

گفتم ای دارندهٔ لوح و قلم
این جهان و آن جهان از تو علم

میکنم من ختم بیسر نامه را
میکنم آلوده در خون خامه را

مرد ما بس گفتند این چه دیدهٔ
روی خود در خون چرا آلودهٔ

این نماز عشق را اینجا وضو
راست نامد جز بخون پاک رو

گفت کمتر زانکه می بینی ببین
تا ترا در راه حق باشد یقین

گفت بس اینجا بود گردن زدن
بعد ازان پر سوخته آتش نهون

ای دریغا ختم بیسر نامه شد
لیک در سیلاب خون تر خامه شد

ای دریغا پیشوایان یقین
راه رفتند و بماندم اینچنین

ای دریغا سالکان راه دین
باخوشی رفتند من ماندم حزین

Courtesy Prof Shahid Amin. Digitized by eGangotri

ای دریغا صوفیان باصفا — شان برفتند و بماندم مبتلا
ای دریغا عاشقان باادب — جمله در بحر اند و ماندم خشک لب

ای دریغا نفس ما در معصیت — خود خودی کرده بری از معرفت
هر که او خود را فنا کلی شناخت — اندران جا جان او کلی بیافت

تمت

Courtesy Prof Shahid Amin. Digitized by eGangotri

بعون صانع بیمکین و مکان فضل و خلاق زمین و زمان

مثنوی غالب علی شاہ

در مطبع نامی منشی نولکشور واقع کانپور مزین بطبع ہوا

Courtesy Prof Shahid Amin. Digitized by eGangotri

از تو افتاده ست سوز اندر جهان
باز گو با یاسمن از اہل راز
از حقیقت غافل انجمن مجاز

پردہ بردار از رخ جانان من
در سخن شد عندلیب با نوا
گفت بشنو تا بگویم راز ہا
آفریده حق مرا از نور ذات

مثنوی شاه بو علی قلندر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مرحبا اے بلبل باغ کہن
از گل رعنا بگو با یاسمن

مرحبا اے ہدہد فرخنده فال
مرحبا اے طوطی شکر مقال

مرحبا اے قاصد طرار ما
میدہی ہر دم خبر از یار ما

در زبان ہفت آسمان راطے کنی
مرکب حرص و ہوا را پے کنی

ہر دمے روشن کنی در دل چراغ
ہر نفس از عشق سازی سینه داغ

از تو روشن گشت فانوس تنم
از تو حاصل شد مرادِ جانم

مرحبا اے رہنماے راہِ دین
از تو روشن شد مرا چشم یقین

یافت قالب لطیفت پاکی ز تو
شد پریشان آدم خاکی ز تو

غرق بودی در محیط ذات پاک
از تو روشن شد چراغ تیره خاک

اے کہ بودی در ہوائے لامکان
چون جدا گشتی بگو راز نہان

پاک بودی در حریم کبریا
از چہ پیدا شد ترا حرص ہوا

خوش خرامیدی تو از کتم عدم
خوش نہادی بر سر ہستی قدم

جان من با ما بگو اسرار خویش
چشم دل روشن کن از دیدار خویش

[illegible]

بهر آب و نان نگردی در بدر آبروئے خود نریزی بهر زر
ترک سازی صحبت اهل دول گوشه گیری تا نیفتی در خلل
بر در سلطان مرو رویش مبین گنج قارون گرد بد کویش مبین
گر به فاقه جان بر آید در نفس چون مگس پنجه مزن بر خوان کس
تلخ به جلاب شیرین را مچش پیش دونان بهر نان خوار مکش
نه بهر خوان قناعت دست زن گر نباشد دست در فرمان مکن
باش در کنج قناعت با سکون پا منه از گوشه عزلت برون
پشت پا زن تخت کیکاوس را سر بده از کف مده ناموس را
گر بدست آید ترا گنج نقود ور نداری همت عالی چه سود
الحذر از جنب دنیا الحذر بهر نان و زر مخور خون جگر
آبرو ریزند بهر سیم و زر این سگان را شل گاو خر شمر
مردم کم همت حقیرست در نظر خوار باشد گر بود با صد شتر
هر که عالی همتست و باسخا عفو گرداند گناهانش خدا
خلق گردد در دام او با دلبری سرفراز و با سپهر چنبری
زهد و تقوی نیست آن هرگز زخلق صوفی گوئی و پوشی کهنه دلق
شانه و مسواک و تسبیح ریا جبه و دستار و قلب بے صفا
پیش پس کردی مریدی ناخلف چون خرالبه بے آب و علف
چون نه بینی چند کس بیهوده گرد خویش را گوئی منم مردانه مرد
دام اندازی برای مرد و زن خویش را گوئی منم شیخ زمن
وعظ گوئی خود نیاری در عمل چشم پوشی همچو شیطان دغل
مکر و تلبیس و ریاکاری بود هر نفس شیطان ترا یاری بود

[illegible]

Courtesy Prof Shahid Amin. Digitized by eGangotri

می کشائی دست از بهر غنا
می کنی با مکر عالم را مطیع
تیغ میگوئی و تسبیحت بدست
یکدلی داری و در وی صد آرزو ست
ای ز بغض و مکر و عجب آراسته
ای ببخل آراسته زشت و پلید
از تکبر می کنی هر سو نظر
بت پرستی میکنی هم بت گری
چند مغروری تو بر اصل و نسب
بت شکن برهم زن این بتخانه را
برگشتی صد هوس داری بدل
آرزوهای تو هرگز کم نه شد
دل چو آلوده است از حرص و هوا
صد تمنا در دلست ای بوالفضول
بر تو قسمت میرسد ای بی خبر
دین و دنیا هر دو کی آید بدست
هست دنیا پیر زال پر فریب
عارفان دادند او را صد طلاق
این سخن در گوش داری بیجوان
هم خدا خواهی و هم دنیای دون
مهر دین دل کند از دنیا علیؑ

مرد خواهی از عبادات خدا
می دهی تسکین هنم فردا شفیع
صد بتی داری نهان ای بت پرست
چاک دل از دست و صد جا رخوست
از نفاق و زرق خود پیراسته
خویش را گوئی منم چون بایزید
خویش را گوئی که هستم با خبر
شد درت رشک بتان آذری
از تکبر دور باش ای بی ادب
چون خلیل الله بنا کن خانه را
جاهلی چون خر فرو مانده به گل
تا ست حرص و هوایت کم نه شد
کی شود مکشوف اسرار خدا
کی کند نور خدا در تو نزول
پس چرا قانع نئی بر خشک و تر
این فضولیها مکن ای خود پرست
می کند پیره جوان را نا شکیب
هر که عاشق شد بر او کرد عاق
مولوی گفته ز روی امتحان
این محال ست و خیال ست و جنون
آن علیؑ والی ملک نبیؑ

مثنوی شاه بو علی قلندر

کور گردد روشنی چشم یقین / بسته گردد بعد از آن درهای دین

ز قناعت لقمهٔ خور از حلال / تا نیفزاید ترا رنج و ملال

لقمهٔ شبهه چو افتد در شکم / قوت او می کند از رشته کم

گر تو با بر دست گر این حیله ساز / دست بهر ظلم گرداند دراز

چشم شهوت چون کشاید آن لعین / کور گردد دیدهٔ اهل یقین

از تکبر مر ترا رسوا کند / شهوت حرص و هوا پیدا کند

پس نیاید کار تو علم و عمل / از دخل افتد در ایمانت خلل

نفس کافر تا بود همراه تو / آتش دوزخ بود جایگاه تو

گر تو مردی نفس کافر را بکش / گر نداری دست پس بنشین خمش

گر نداری همت مردان دین / چون زنان اندر پس پرده نشین

گر ز دست تو نیاید کار مرد / همچو حیوان در پی مردان مگرد

ای که همت نه تو مردی نه تو زن / [illegible] شیطان راه مردان از زنان

مرد باید تا شود بر نفس پا / بگذرد از شهوت و حرص و هوا

دست همت را برافرازد بلند / نفس آرد صید را چون در کمند

دست را کوتاه سازد از هوس / بشکند با چنگ همت آن قفس

گر خوری یک لقمهٔ وجه حلال / نور تابد بر دلت مهر کمال

گر کنی از لقمهٔ شبهه نفیر / نفس را بازی بفضل حق اسیر

دل شود روشن ز نور آئینه دار / پس تو اندازد در آئینه نگار

چون گشائی چشم ای اهل یقین / هر طرف تابان جمال یار بین

هر را ای بین تو در هر آئینه / سوز و سازی اوست در هر لحظه

جلوهٔ ذات حق اندر هر [illegible] / هرچه آید در نظر از خیر و شر

Courtesy Prof Shahid Amin. Digitized by eGangotri

مثنوی شاه بو علی قلندر

هر که پند این از من عاشق شنید — بیشک اندر مجلس جانان رسید

هر که او از خویشتن بیزار گشت — بیشک آن کس محرم اسرار گشت

هر که او سر باخت اندر کوی او — بنگرد صد بار جانان سوی او

یک نگاهی گر کند سویم نگار — جان چه باشد گر بود صد جان نثار

عاشق دیوانه و سرگشته ایم — یار جویان گرد هر در گشته ایم

هر که بوی بشنوم از بوی او — مست افتم بی‌خبر در کوی او

سنبل از خوشبوی او شد تابدار — لاله از رخسارهٔ او شد داغدار

صد زبان در وصف آن سوسن کشید — غنچه با صد شوق پیراهن درید

نرگس بیمار چشم از سر گشاد — جام زرین در کف سیمین نهاد

نخل سرو از قامت زیبای تو — سبز خرم گشت سر تا پای او

بلبل و قمری به بستان نوحه کر — هر یکی در طمع دارد کرب و دو

هر طرف برخواست از می‌های هو — هر زمان نی دارد از وی گفتگو

ای شنیدی نغمهٔ چنگ و رباب — سینه بریان شد ز سوز دل کباب

مطرب از شوق و طرب چون ساز کرد — این ترانه را به سوز آغاز کرد

یار را می‌بین تو در هر آئینه — سوز و ساز اوست در هر طنطنه

هر نه بینی در حقیقت جمله اوست — شمع و گل پروانه و بلبل از وست

هر چه آید در نظر از جز و کل — بوم صحرا بلبل و بستان و گل

عارفان را نقش زیبا و چه زشت — صورت هر نیک و بد را خود نوشت

مرغ ماهی مار و مور خیر و شر — چشمهٔ حیوان و باران برق و بر

سنگ خاره لعل و کان یاقوت و در — ظلمت است و نیز نور ماه و خور

هر چه باشد آب و آتش باد و خاک — جمله را مخلوق کرد از صنع پاک

مثنوی شاه بو علی قلندر

عمر با خامی و طمع سر سری / بلکه از ملعون شیطان برتری
شهوت خواب خورش داری مقام / در عبادت کاهلی و ناتمام
جهل خرداری تو ای بیهوده گرد / آنچه تو کردی گنه شیطان نکرد
نفس بدکردار تو چون ای پلید / دست ایمانت بدندانش گزید
یافت تعلیم از تو شیطان مکر و ریو / از تو آموزند بازی طفل دیو
مکر و تلبیس از تو شیطان میخورد / هر زمان صد شبهه شبهه می برد
حیلهٔ پر مردار داری سر نوشت / سگ صفت تو داری ای آدم سرشت
بهر لقمه ای سگ مردار جو / می دوی صحرا به صحرا کو بکو
خواری گردی ز بهر آب و نان / در پی سگ تا بلی باشی دوان
همرهان رفتند بکس ماندهٔ / همچو لنگا لنگ در پس ماندهٔ
عزم رفتن کن که می آید پلنگ / تا بکی بنشینی ای معیوب لنگ
خواب چون آید ترا ای بے حیا / چون پلنگ هوش داری در قضا
باش کز عدم خیسنه و پلنگ / تا قیامت جیبی اندر گور تنگ
تا ترا فرصت شود کاری بساز / اسپ تازی زین کن و تازی بتاز
ز دگر در ملک بقا سلطان شوی / تا نظر منظور آن سلطان شوی
عاشقانرا تاج شاهی بر سر است / ساقی همدم لبالب ساغر است
هر که شرف نشنیدهٔ سالک چه گفت / گریه کرد این بیت را با سوز گفت
چشم بند و لب به بند و گوش بند / گر نه بینی سر حق بر ما بخند
زهد و تقوی نیست ای اهل جنون / بهر شهرت می کنی خورا نگون
که کشی پائین و پا بالا کنی / در ریاضت خلق را شیدا کنی
همچو مجنون عشق ورزی در مجاز / همچو لیلی رخ نمائی گه نیاز

زنده کن با عشق جانان مرده را
زنده گردان این دل پژمرده را

دل بجو در هر دو عالم بی بها
بگذر از دوست حقیقت در جهان
ای دریغا عمر تو رفته بخواب
زندگی مانده ست وارد و بار
عمر تو باشد مثال آب جوی
آبرو رفته باز کی آید بجوی
درجهان چون چند روزی مهمان
این جهان را بر مثال آب دان
خلق را بین همچو آب ... بموج حباب
چشم را برهم نه ... هرچه هست ... بگرداب جهان

چون حباب از چشم تو گردد نهان
کن نفی از کرده های خویشتن
نفس را با تیغ لا گردن بزن
دل مکن از فکر باطل ها تباه
از خدا غیر از خدا دیگر مخواه
چون زبان گویاست بر حق تو بگو
دل بده با دلبران ...

عشق باده از غم جانانه است
هرکه خود از خویشتن بیگانه است

ای خوشا آنکو رهانده از خودی
صاف گردد اندرو نیکی و بدی

هیچ میدانی که اصل عشق چیست
عشق را از حسن جانان زنده گیست

حسن جانان چون نظر در خویش کرد
گشت شیدا چون نظر در پیش کرد

عشق چون جبرئیل در معراج حسن
بر سر عاشق نهد صد تاج حسن

عاشق و معشوق گردند هر دو یک
هم تو ئی معشوق عاشق نیست شک

ای که گشتی واقف اسرار عشق
نه قدم مردانه اندر کار عشق

بعد بر آور زیر پای عشق نه
بعد از ان سر در هوای عشق نه

عشق بازی نیست کاری بو الهوس
خام طبعان حاضر اند همچون مگس

گر کنی جان را تو بر جانان نثار
از عیوض یکجان دهد صد جان نگار

کشتگان عشق را جان دگر
هر زمان از غیب احسان دگر

تا توانی ای دلا در عشق کوش
این حکایت را ز عاشق دار گوش

ای خنک جانی که خود را باخته
سوخته خود را و با حق ساخته

خرم آنکس کو قمار عشق باخت
خویش را نشمرد و جانان شناخت

همت پروانه بین ای بی خبر
سوز چون پروانه تا پا بی خبر

سوخت چون پروانه هر رنگ سیتی
گرد محرم جنگ را در جنگ دست

زد محبت تا بسوزی بال و پر
گر شوی هر رنگ آتش سر بسر

سوز چون پروانه چشم قفس
تا شوی با جان جانان هم نفس

زهد و تقوی چیست ای عالیجناب
بر مراد خویش گشتن کامیاب

یکزمان خوشدل نباشی درجهان
دار هی فارغ شوی از این و آن

دل بدست غم چنان داری گرد
شاد ای عالم نیز زد نیم جو

مثنوی شاه بوعلی قلندر

از آنکه دو اندیشه ... جور و جفا
[illegible]

رحم از دلهاے مردم شد نهان	سختی پیدا شده در مردمان
خلق نیلو شد ز عالم ناپدید	طبع مردم سنگ صفت گشته پلید
مهر گم شد از دل فرزند و زن	فتنه برپا گشت در دیر کهن
چون حیا برخواست عالم گشت تنگ	دختران با مادران دارند جنگ
نیست مهری فرد دل خاص و عوام	پس بکفن خویش را در قید دام
چون عدم شد دانۂ مهر و وفا	پس بپر در دام چون تیر هوا
بند بگسل دام را برهم بزن	آشیان حرص را آتش فکن
جز خدا کس نیست بر تو مهربان	دل مده غیر از خدا اندر جهان
شکر نعمت کن کہ اے رب عباد	داد با تو آنچه مے بایست داد
چشم داده گوش بینی هم زبان	بر تو روشن گشت اسرار جهان
غافلے از یار خود اے بے خبر	چند باشی بے خبر چون گاو خر
نیستی آگاه از لطف خدا	همچو عاشق هر زمان بیند ترا
مهربان هم شد چو معشوق جهان	گر نه بیند جانب عاشق نیاز
عاشق صادق کند جان را فدا	هر جا بر عاشقان صد مرحبا
طالبے کو در پے جانان رود	چشم گر ده روے جانان بنگرد
گر ترا از عشق او باشد خبر	از تو مشتاقست او مشتاق تو
گر ترا چشم محبت وا شود	هر تو آن معشوق خود شیدا شود
با تو نزدیکست آن جان جهان	چون جانست در تو بین آنجا نجان
چون تو داری چشم احوال ای پسر	کے در آید روے جانان در نظر
این حجاب آن تست ای محجوب من	بے حجابست ورنه آن محبوب من
پیش گردن سر اے نیکو سیر	جان بجانان ده جان خود گذر

حکایت

Courtesy Prof Shahid Amin. Digitized by eGangotri

حکایت

بود مردی عارف صاحب کمال | گرچه دل بست از وجه جمال
پارسائی کرد در اقلیم دل | بود او از نام غفلت منفعل
سالها کرده عبادت بی ریا | در دلش نگذشت جز ذکر خدا
چون چنان بگذشت ور اچند سال | خویش را از لامکان کرده خیال
گفت شیخم نیست کامل در جهان | چون مجسس گشتیم بر دل پاسبان
شهوت حرص و هوس کردیم دور | از تعلقها دلم دارد نفور
این تصور کرد چون مرد خدا | ناگهان در گوشش او آمد ندا
از تکبر چون نظر دی بخویش | دور افتادی حجاب آمد به پیش
تا نگردد رفع تو از پرده حجب | سگ منی یا در حریم کعبه یا
منفعل شد شیخ از اسرار خویش | شد پریشان توبه کرد از کار خویش
تا زبسته عهد تازه از خدا | تا کند در راه حق خود را فدا
پاک کن آئینهٔ دل از غبار | تا نماند عکس بر دل آشکار
آنچه می خواهد دلت ای حیله جو | نفس تو در رجعت آرد بهر تو
گرچه امشب میکنی بر خود حلال | عیش و تسکین دلت باجد خیال
چون مسلط بر تو گردد این غرض | عدل و انصافت نود بهر عرض
جهد کن با نفس تا عادل شوی | باش منصف تا که صاحبدل شوی
یا الهی چشم بینائی بده | در سرم از عشق سودائی بده
آتش افکن در دلم مانند طور | شعله برخیزد دگر دورنگ دور
سالها شد از تو می خواهم ترا | حاجتم را چون نمی سازی ترا
از لسان انتخاب این دارم نوید | از در تو کس نگشته نا امید

مثنوی شاه بوعلی قلندر

[illegible]

تاج الاولیاء ... بوعلی قلندر پانی پتی ... [illegible]

Courtesy Prof Shahid Amin. Digitized by eGangotri

مرغوب القلوب شمس تبریز

بسم الله الرحمن الرحیم

الحمد لله رب العالمین والعاقبة للمتقین والصلوة والسلام علی حبیبه
ورسوله سیدنا ومولنا محمد وآله واصحابه وسلم وعلیهم اجمعین
بدانکه این کتاب مرغوب القلوب از گفتار شیخ المشایخ قطب الاقطاب المحققین امام السالکین برهان طریقت
شهسوار میدان حقیقت شمس الدنیا والدین شمس تبریز قدس الله سره العزیز برای هدایت کردن مریدان
نموده است تعالی بر بنده اول توحید تبارک وتعالی جل جلاله وعم نواله بیان کند بیت بگویم حمد رب العالمین را +
عطا کو کرد بر ما عقل و دین را + حدیث قال النبی صلی الله علیه وسلم کل امر ذی بال لم یبدأ فیه
الحمد فهو اقطع + بیت درود مصطفی بعد از ثنایش + فرستم با دل از جان صفایش + قال
علیه السلام من صلی علی مرة صلی الله علیه بها عشرا بیت مقام چند از سالک بگویم + دران گفتن
ز حق توفیق جویم قال علیه السلام وما توفیقی الا بالله خیر الکلام ما قل ودل بیت
سلوک مختصر موزون جامع + بنظم آنرا بگویم با شرایع قال النبی علیه السلام کن عالما او متعلما
او مستمعا ولا تکن رابعا بیت شریعت را مقدم دار اکنون + طریقت از شریعت نیست بیرون +
قال علیه السلام الشریعة کالسفینة والطریقة کالبحر والحقیقة کالصدف المعرفة فیها
فمن اراد الدر رکب فی السفینة ثم شرع فی البحر ثم یصل الی الدر یعنی الی الله ومن ترک
هذه الطریقة لم یصل الی الدر یعنی الی الله بیت کسی کو در شریعت راسخ آید + حقیقت را
بروی خود گشاید + ز راه تربیت پیران بشارت + بکرده چار منزل با عبادت قوله تعالی وما یعلم تأویله
الا الله والراسخون فی العلم حدیث قدسی الشریعة اقوالی والطریقة افعالی والحقیقة احوالی
والمعرفة سری قال علیه السلام الناس علی ثلثة اقسام قسم یشبهون البهائم قسم یشبهون
الملئکة قسم یشبهون الانبیاء قسم یشبهون البهائم فهمتهم الاکل والشراب والنوم والجماع
اما قسم یشبهون الملئکة فهمتهم التسبیح والتهلیل والصوم والطواف والخیرات اما قسم
یشبهون الانبیاء فهمتهم المحبة والشوق والعشق والمعرفة لله تعالی جل جلاله

نظم یکے منزل کہ آن ناسوت نام است + دران اوصاف حیوانے تمام است + ازان
منزل اگر خود بگذرد کس + رسد در منزل دوم ملک بس + دران عالم چو او معروف گردد + ملائک
آسمان مکشوف گردد + چو برگیرد قدم را او ز ملکوت + رسد در منزل سوم بجبروت + یعنی
صفات الافعال بیت مقام روح بر سر حیرت آمد + نشان از وے بگفتن غیرت آمد حدیث
قال علیہ السلام انا غیور واللہ اغیر منی قولہ تعالی قل الروح من امر ربی بیت
دران منزل بود کشف و کرامات + وے باید گذشتن زان مقامات قال علیہ السلام
من احب شیئا اکثر ذکرہ قال علیہ السلام الدنیا لکم والعقبی لکم والمولی لکم
بیت اگر دنیا و عقبی پیش آید + نظر کردن بران ہرگز نشاید قال علیہ السلام من اراد الدنیا فلہ الدنیا
ومن اراد العقبی فلہ العقبی ومن اراد المولی فلہ المولی طالب الدنیا مخنث وطالب
العقبی مونث وطالب المولی مذکر بیت بنور ذکر باید در گذشتن + بآب توبہ باید
دل شستن + قال علیہ السلام قلب المؤمن حاضرۃ من ذکر الخفی نموے بیت
چو گردد جان و دل از غیر حق پاک + رسد در عالم لاہوت بیباک قولہ تعالی وھو معکم اینما کنتم
بیت دران منزل چہارم جست و جوئے + نباشد با خدا جز گفتگوئے + قولہ تعالی فاذکرونی اذکرکم
واشکروا لی ولا تکفرون بیت مقام قرب منزل بے نشان است + بجز کون و مکان
دیگر جہان است قال علیہ السلام من کان للہ کان اللہ لہ حدیث قدسی
الانسان سری وانا سرہ بیت بسوی حق رسد آنجا چو سالک + شود او بر ہمہ اشیا مالک +
فصل اول در بیان توبہ گوید بیت بریزم اشکہا چون در مکنون + کنم توبہ ز سر آغاز اکنون +
قال علیہ السلام یا رب ای بکاء افضل عندک فقال بکاء الضاحکین کثرۃ الضحک
تمیت القلب بیت بہر دم توبہ باید کرد عادت + نخستین توبہ باید پس عبادت قال اللہ تعالی
یا ایھا الذین امنوا اذکروا اللہ ذکرا کثیرا وسبحوہ بکرۃ واصیلا بیت کہ بے توبہ عبادت
چون سراب است + رود تشنہ چو بیند گوزہ آب است قال علیہ السلام من تزھد بغیر علم جن فیھا
کافرا بیت بہر کس فرض آمد توبہ کردن + بہر دم توبہ کن تا وقت مردن قولہ تعالی واذکر ربک اذا
نسیت قال علیہ السلام التائب من الذنب کمن لا ذنب لہ بیت بکافر فرض آمد تا ز کفران +
برون آید بتوبہ سوے ایمان + بعاصی فرض آمد تا ز عصیان + کند توبہ ہمیشہ چون سلیمان قولہ تعالی
یا ایتھا النفس المطمئنۃ ارجعی الی ربک راضیۃ مرضیۃ

Courtesy Prof Shahid Amin. Digitized by eGangotri

فادخلی فی عبادی وادخلی جنتی قوله تعالی یا ایها الذین آمنوا توبوا الی الله توبة
نصوحا بیت بجا جان توبه کردن از مقامات + بهر دم فرض باشد از کرامات حدیث قدسی
من اراد العبادة بعد الوصول فقد اشرک بالله ومن قال لا اله الا الله محمد رسول الله
بدون الصلوة الفریضة فقد کفر بالله صاحب الورد ملعون و تارک الورد ملعون بیت
بدون حق بباید توبه کردن + بحق باید درین ره جان سپردن قوله تعالی واعبد ربک حتی یاتیک
الیقین قال علیه السلام کل ما شغلک عن الله فهو صنمک وطاغوتک فصل دوم
در صفات وجود گوید ابیات چنان گفتم بیا لا دقیقت + شریعت هم طریقت هم حقیقت +
وجود آدمی هر سه مجموع + بکرده حق تعالی جمله مصنوع + یکی نفس و یکی روح و یکی دل +
وے در حرف هر یک هست مشکل حدیث قدسی جعلت فی النفس طریق الراغبین
وجعلت فی قلب طریق الزاهدین وجعلت فی الروح طریق العارفین بیت
شریعت راه تن آمد بطاعت + طریقت راه دل شد با قناعت قوله تعالی ونهی النفس عن الهوی
فان الجنة هی المأوی بیت حقیقت راه دان سر نهان ست + درونش را
ز دل بیرون جهان ست + حدیث نبوی القناعة کنز لا یفنی ابدا بیت اگر طالب بود
صادق درین راه + ز جان و دل بخیزد از سر جاه قال علیه السلام الصدق ینجی والکذب
یهلک بیت اگر بوے نرتن خواری که یابی + ز هستی پا برون نه در خرابی قال النبی صلی الله
علیه وسلم التوحید اسقاط الآفات السلامة فی الوحدة والآفات بین الاثنین
قال علیه السلام کن فی الدنیا کانک غریب او کعابر سبیل وعد نفسک من اصحاب
القبور بیت قلم را بر وجود خویش برزن + حصار نفس را از بیخ برکن + بتقوی شهر دل آباد
گردان + جهت جان و دل را شاد گردان قوله تعالی فان خیر الزاد التقوی ان اکرمکم عند الله
قال علیه السلام قیمة المرء علی همته الطیر یطیر بجناحیه والمرء یطیر بهمته بیت
دو دل را نیست ره اینجا یکی شو + دوئی بگذار و آنجا و انگهی رو قوله تعالی ما جعل الله لرجل
من قلبین فی جوفه حدیث الایمان اقرار باللسان وتصدیق بالقلب
بیت بده مر نفس خود را گوشمالی + که دشمن ره نیابد هیچ حالی قوله تعالی
ان الشیطان للانسان عدو مبین اعدی عدوک نفسک التی بین جنبیک بیت
صفات نفس شهوت تا برادران + صفات دل همه طاعت بگردان حدیث ترک الدنیا

راس کل عبادة وحب الدنیا راس کل خطیئة بیت صفات نفس را بگذار اکنون + صفات
دل بجو گان بهست میون حدیث قلوب المومنین عرش الله تعالی ابیات
صفات روح جمله حسن ذوق است + گہے در نماز گه در حین شوق است + چو دل هر یک صفات
روح گیرد + شود مقبول درو لما پذیرد قوله تعالی وفی انفسکم افلا تبصرون وفی الارض
ایات للمؤمنین بیت طلب کن در صفات ذات رحمن + بیابی هر یکے را قدر امکان +
قوله تعالی ویسئلونک عن الروح قل الروح من امر ربی فصل سوم
در بیان وضو گوید بیت چو این گوهر محمد مصطفے سفت + وضو را گو صلاح مومنین گفت +
نباید بود دائم با طهارت + بظاهر هم بباطن با بصارت حدیث الوضوء مفتاح الصلوة
والصلوة مفتاح الجنة بیت بود ظاهر طهارت از نجاست + طهارت باطن آمد از خباثت +
حدیث لا صلوة الا بالطهارة ولا صلوة الا بحضور القلب بیت
چو وقت آید نماز وقت بگذار + فرائض با جماعت هوش میدار قال علیه السلام
من صلی خمس صلوة بالجماعة اعطاه الله تعالی اجر الف شهید من الذین قتلوا فی سبیل
الله عابدین مقبلین غیر مدبرین بیت زوقتے تا بوقتے منتظر باش + بذکرے ای بفکرے
مختصر باش قال علیه السلام المنتظر للصلوة کان فی الصلوة افضل الذکر
لا اله الا الله محمد رسول الله بیت سخن با کس بگو الا ضرورت + خلل تا در نیفتد در حضورت
قوله تعالی صم بکم عمی فهم لا یرجعون ابیات بهر جائیکه باشی ذکر میگو
بهر جاے خدارا شکر میگو + بهر جائیکه باشی با خدا باش + ز خود بیگانه با حق آشنا باش +
قوله تعالی وهو معکم اینما کنتم بیت مده مردود حق را جاے در دل + درونت
تا نیاید ره عزازل حدیث قال علیه السلام کل ما شغلک عن الله فهو منهاک
وطاغوتک بیت حواس خمس را چون دزد دربند + چو بستی دزد امین باش خرسند + قوله تعالی
صم بکم عمی فهم لا یرجعون بیت نگه دار طاعت را سلامت + ببر در حضرت حق
با کرامت + اگر خواهی که با تو حق تعالی + سخن گوید بقدرت بے مثالا + بخوان قرآن کلام الله
بشنو + قدیم است این ز حق منزل نه از تو قال علیه السلام لکل شیء قلب وقلب القرآن
یس بیت نماست را امام خویش گردان + همیشه اقتدا کن با دل و جان قوله تعالی
فاقرؤا ما تیسر من القرآن بیت اگر خواهی سخن با حق بگوئی +

Courtesy Prof Shahid Amin. Digitized by eGangotri

نازی با حضور دل بجوئی قال علیه السلام الصلوة معراج المؤمنین وبعد الصلوة تلاوة القرآن قال علیه السلام الصوم جنة من النار وحصن الایمان نظم چو روز آید بباید بود صائم * چو شب آید بباید بود قائم * شب و روز چو گردد با تو یکسان * نماید کار مشکل با تو آسان * قوله تعالی ان للمتقین مفازا فان خیر الزاد التقوی بیت بغفلت میگذاری روزگارے * مگر در گور خواهی کرد کارے * فصل چهارم در بیان ترک دنیا گوید بیت ز دنیا ترک گیری بهر دین تو * توکل بر خدا کن بالیقین تو * قال الله تعالی ومن یتوکل علی الله فهو حسبه قوله تعالی وعلی الله فتوکلوا ان کنتم مؤمنین * حدیث قال علیه السلام الدنیا ساعة لیس فیها راحة فاجعلها طاعة بیت ترا گرفتن است از دار دنیا * چرا بندی تو دل در کار دنیا * قال علیه السلام اخرج عن الدنیا تفضل بالآخرة بیت نباید بست دل بر زن و فرزند * بباید بود تنها با خداوند * قوله تعالی یا ایها الذین آمنوا ان من ازواجکم واولادکم عدوا لکم فاحذروهم یوم یفر المرء من اخیه وامه وابیه وصاحبته وبنیه بیت زهے غفلت که ما را کور کرده * که یاد مرگ از دل دور کرده * حدیث قال علیه السلام الموت باب وکل من دخله والقبر منزل لا بد من نزوله بیت بغفلتهاے دنیا خلق مغرور * زہے فکری مرکش دل چه مسرور * قال علیه السلام الموت جسر یوصل الحبیب الی الحبیب قال علیه السلام القبر اول منزل منازل الآخرة واخر منزل من منازل الدنیا بیت ز دنیا و اهل آن چون تیر بگریز * چو بگریزی بدرویشان بیامیز قال علیه السلام الدنیا جیفة وطالبها کلاب بیت علائقهاے دنیا قطع گردان * حزین دل باش در وے چون غریبان * قال علیه السلام کن فی الدنیا کانک غریب او کعابر سبیل وعد نفسک من اصحاب القبور بیت اگر در دل جمعیت حاصل آید * عبادت گر کنی آنگاه شاید قال علیه السلام قلب المؤمن حاضرة من ذکر الخفی فهی حی ودعوة المظلوم مستجابة بیت نباشد مبتدی هیچ بہ زین * که پیرے را بجوید راه بردین * قال علیه السلام من لا شیخ له لا دین له ومن لا دین له لا عرفان له حزب ومن لا حزب له لا انس له ومن لا انس له لا مولی له قال علیه السلام ان اولیائی تحت قبائی لا یعرفهم غیری بیت اگر خواهی که خلوت را گزینی * پس آن بهتر که پیش شیخ نشینی * ز نیک و بد ترا هم باز گوید * ز اسرار نهانش راز گوید * مثالش را بگویم گوش دار دید * دران تمثیل هر یک هوش دارید * اگر بے پیر کارے پیش گیرد * هلاکت را ز بهر خویش گیرد * قال النبی صلی الله علیه وسلم من لا شیخ له فشیخه الشیطان حدیث من

شیخ له لا دین له ومن لا دین له لا عرفان له ومن لا عرفان له لا حزب له ومن لا حزب له
لا انس ومن لا انس له لا مولی له مثنوی چنان اندر جهان را دیده بانے ÷ بباید تا خدا راز و نشانے ÷
اگر آن دیده بان در وے نبودے ÷ بجز غرقش نبودے هیچ سودے ÷ قال النبی علیه السلام من یعرف الحقیقة
والشریعة بلا امام فقد کفر نظم خطر در راه دین بسیار باشد ÷ گل خوشبوے بد از خار باشد ÷ چراغ نور باطن
را برافروز ÷ بخلوتگاه بنشین شام تا روز ÷ قال علیه السلام افضل الذکر الخفی قال علیه السلام
النوم اخ الموت قال علیه السلام تجوع ترانی بیت بکم خوردن بکم خفتن وگفتن ÷ بکن عادت تو کم با
خلق بودن ÷ قوله تعالیٰ وابتغوا من فضل الله واذکروا الله کثیرا لعلکم تفلحون نظم اگر یک ذکر گوید صبح تا
شام ÷ رسد کارش بفضل حق باتمام ÷ چنان حاصل شود در دل صفایش ÷ بیک لحظه کشاید سکار هایش ÷ چو گردد
جان و دل از غیر حق پاک ÷ رسد در عالم لاهوت بیباک ÷ دو چشم خویش را بر بند چون باز ÷ در وقت تا دید
گم گشته آواز ÷ عروس معرفت چون رخ نماید ÷ ز حسن خویش عقل تو رباید ÷ بیک ساعت ترا هفتاد هنجار ÷
نماید روے نور هاے انوار ÷ قوله علیه السلام ان الله جمیل یحب الجمال ابیات دران حالت تمامی نور
باشد ÷ ز باد و آب و گل او دور باشد ÷ دران خلوت بعاشق عشق بازی ست ÷ ز دون حق مراد از بی نیازیست
حدیث قدسی لو عرف الانسان منزلته عندی لقال فی کل نفس من الفاقته انا الملک
در بیان تجرید و تفرید گوید بیت درین ره مرد را تجرید و تفرید ÷ بباید تا کشاید کار توحید ÷ قوله تعالیٰ
یا ایها الذین امنوا استعینوا بالصبر والصلوة ان الله مع الصابرین ابیات نخستین مرد را تجرید
باید ÷ ز دون حق بدل تفرید باید ÷ به پیوند قناعت بایدش کرد ÷ بفقر و فاقه باید بود خوش مرد ÷ لباس فقر را
مے پوش بر تن ÷ درخت حرص را از بیخ بر کن ÷ اگر چیزے بود در ملک درویش ÷ بمقدار درم یا کم از ان بیش ÷
حدیث من احب شیئا فاکثر ذکره بیت ز ملک خویش تا بیرون نه آید ÷ حجاب از پیش تا کی کشاید ÷
قال علیه السلام وما شغلک عن الله فهو صنمک بیت مقام قرب بس اعلیٰ مقام است ÷
سنی مائی دران منزل حرام است ÷ حدیث اذا تم الفقر فهو الله بیت بجز صادق نیاید ره بدان ÷
بجز عاشق نگنجد کس دران کو ÷ حدیث الفقر فخری والفقر منی قال علیه السلام الصدق ینجی
والکذاب یهلک بیت طریق فقر راهے هست مشکل ÷ یقین باید درین ره توشهٔ دل ÷ حدیث
القناعة کنز لا یفنی ابدا قوله تعالیٰ وتزودوا فان خیر الزاد التقوی ابیات درین وادی بسے
گمراه گشتند ÷ یقین را توشه با خود نبردند ÷ بجان باید رفت آن راه نه از پاے ÷ ز جانبازیست جان هم ره درین
جاے ÷ حدیث قال علیه السلام موتوا قبل ان تموتوا بیت فتکم بر دو رحه دادا این سخن را

اگر آن کس کہ بازد جان وتن را ✣ قوله تعالیٰ الا ان اولیاء الله لا خوف علیهم ولا یحزنون
بیت میانِ کفر و ایمان راهِ فقر است ✣ دران راهے بسے از خوف کفر است ✣ قال علیه السلام
الایمان بین الخوف والرجاء بیت نشاید خوف غالب رجا را ✣ میان هردو باید بود ما را ✣ فصل ششم
در بیان معرفت گوید بیت سخن در معرفت چون رفت اکنون ✣ برون آرم ز دریا دُرِ مکنون ✣ لباس زهد و
تقوی تا بپوشی ✣ شرابِ معرفت را کی بنوشی ✣ کسے کو معرفت را کرد حاصل ✣ مقامِ قربِ حق را گشت واصل ✣ حدیث
تفکر ساعة خیر من عبادة سنة بیت یکی باید تفکر کرد بر خود ✣ که از خاکِ مخمر صورتم کرد ✣ حدیث
قدسی صورة الانسان بنان ربه حدیث نبوی الانسان بنیان ربی حدیث قدسی خمرت
طینة آدم بیدی اربعین صباحا حدیث قدسی ان الله خلق آدم علی صورته نظم عجب
چون نقش بر دیوار آمد ✣ چو وے حیران بود در کار آمد ✣ زهے پاکے از ینها کے بقدرت ✣ وجودِ آدمی را کرد صورت ✣
بگوهر ها مزین کرد ما را ✣ بنفخِ روح در تن کرد جان را ✣ قوله تعالیٰ اذا سویته ونفخت فیه من
روحی فقعوا له ساجدین حدیث تفکروا فی ذاته ولا تفکروا فی ذاته حدیث تفکروا
فی آلاء الله ولا تفکروا فی ذات الله قوله تعالیٰ وفی انفسکم افلا تبصرون ابیات بصر را داد
بینائی که بیند ✣ کمر را داد قوت تا نشیند ✣ زبان را داد گویائی که گوید ✣ خرد را داد جویائی که جوید ✣ زبان را
داد نطقِ صدق کارے ✣ که تا گوید ثنائے شکر باری ✣ دگر دو دست گیرائی دو پا را ✣ روائی داد هریک جمله
ما را ✣ حدیث قدسی یا غوث الاعظم جسم الانسان ونفسه وروحه وقلبه وسمعه و
بصره ولسانه ویده ورجله ذلك ظهرت له نفسی لا هو الا انا غیره نظم چو از خاکیم آخر خاک گردیم
بجان دادن چرا غمناک گردیم ✣ چو از ما نقش بر دیوار آمد ✣ هر آنچه بود از ما کار آمد ✣ بدین گونه چو بشناسی خدا
را ✣ شوی عارف کنی حاصل بقا را ✣ فصل هفتم در بیان عشق و محبت گوید بیت بدان کین عشق
اندر دل قدیم است ✣ جگر پُر خون نه درد دل عظیم است ✣ تنم با جان درین عالم بر آمد ✣ نه تنها مانده با
مونس در آمد ✣ قوله تعالے الرحمن علی العرش استوی حدیث ومن احب لقاء
الله فقد احب الله لقائه نظم محبت در دل است و عشق در جان ✣ تنم با ذاتِ او چون زلف پیچان ✣
محبت گر شود ظاهر به پیرت ✣ دران صورت فنا بودن ضرورت ✣ نخواهم چشم جز معشوق دیدن ✣ نخواهم
گوش خود خواهم شنیدن ✣ که از سر تا قدم این جمله مشتاق ✣ ببوی دوست میگردد بعشاق ✣ فصل هشتم
در بیان عاشق و معشوق گوید بیت اگر عاشق شود در یادِ معشوق ✣ نیاید یاد او را هیچ مخلوق ✣
حدیث قال النبی صلی الله علیه وسلم اذا مرفت ظاهر العشق خلیلك بالفناء عن العشق

کان العشق حجاباً العاشق والمعشوق ابیات نهان اندر نهان بیند جمالش + بگوش دل کند
فهم کمالش + توئی عاشق بظاهر در طریقت + توئی معشوق باطن در حقیقت + نهان در خویش بیند آشکارا +
شود عاشق بروے خود نگارا + چو عاشق گشت والله دی معشوق + ندا ندا و نشان خبر کوے معشوق +
حدیث قال علیه السلام رایت ربی بربی فصل نهم در بیان فنا و بقا گوید نظم فنا در سبا
حی هیچ فنا است + بقا اندر بقا بینی بقا است + اگر کردی تو در توحید فانی + بحق یابی بقاے زندگانی فنا ترک
هوا را نام کردن + بقا جمله صفاتش را شمردن + نباشد موت هرگز اولیا را + بهر یک اصفیا و اتقیا را + ز دار
تا بدارے نقل باشد + ز شغل کار دنیا عزل باشد + قال علیه السلام الا ان اولیاء الله لا یموتون
بل ینقلبون من دار الی دار نظم بذوق و شوق عمر خویش بردن + ز دارے تا بدارے نقل کردن + چو او باقی
است تو هم باش با او + دل خود را ز دنیا پاک تر شو + قوله تعالی وهو معکم اینما کنتم بما تعملون فصل
دهم در بیان سفر و اقامت گوید حدیث قال علیه السلام حب الوطن من الایمان نظم مسافر
باش دائم راه میرو + قدم راهوش دار از چاه وا زگو + چو ره دور است منزل بے نهایت + یقین توشه کن بهر هدایت +
بهر آن منزل که آن در پیش آید + اقامت کردن اندر وے نشاید + ز صورت پاے بیرون نه روان شو + ره
حق پیش گیر و بیم روان شو + بهر ملکے عجائب ها ببینی + بهر عالم غرائب ها ببینی + سفر اندر دل خود بایدت کرد +
نه در روے زمین می بایدت کرد + سفر از خود بدل از دل بجان او + نه از اجسام بر ملک جهان رو + ره نزدیک از دو
دو تائی + اگر یکتا شوی مرد خدائی + قوله تعالی ونحن اقرب الیه من حبل الورید نظم مریدان این
قدر است کافی + مریض راه دین را حبت شافی + درین هر کار هر چه بود به اصل + مرتب کرد شمس الدین به
فصل + به نسی سیپاره قرآن تا بعم است + تمامی صد و پنجه بیت ضم است + ز هجرت هفتصد و پنجاه هفت است
حساب ما سیان تاریخ وقت است + تمامی مختصر منظوم موزون + که مرغوب القلوب است نام اکنون +
که نام این کتاب گفت مرغوب + مرتب شد بوقت طالع خوب + اگر درویش این دائم بخواند + همیشه کار و
اعلی بماند + شود و سر ار را کشوف بیشک + نماید کار هر یک را بهر یک +

تمام شد مرغوب القلوب

آیت	حدیث	حدیث	بیت
۳۴	۱۲	۶۱	۱۵۰

مثنوی راجا

بسم الله الرحمن الرحیم

روی که من بدیدم اندر جهان نگنجد / لطف جمال آن رو اندر بیان نگنجد
هر کس که اینچنین است بدو نشانی / آن روی دلستان است اندر جهان نگنجد
پروانه مرغ قدسی جز لامکان نباشد / این مرغ لامکانی اندر مکان نگنجد
با دوست حق پیاله دانی چه ذوق دارد / در ذوق آن پیاله باغ جنان نگنجد
بسیار زور باید در کار پهلوانی / مردی ضعیف لاغر در پهلوان نگنجد
الوان هر طعامی اندر زخوان آید / الا طعام سیری اندر خوان نگنجد
تیرے ز دست دلبر جانان جگر بدوزد / آن تیر ناگهانی اندر کمان نگنجد
این خاک بی ادب را بالست با وجه باشد / با وجود او تواند کس را زبان نگنجد
یک لقمه چه چیز از و اندر قضا باری / کس را بهیچ حالی اندر دهان نگنجد
دائم وصال دارم جز این حرام باد / با دلی وصال دائم اندر نشان نگنجد
اندر جهان هیچ نان تا جاودان عیان

آن روی محض مطلق بیچون بیچگون است / از وهم و فهم بیرون صورت در آن نگنجد
اندر کنان جانان اسرار ها بگفتم / جبرئیل با ملایک اندر مکان نگنجد
سرمست لاابالی پروا کس ندارد / آنکس که کس نباشد اندر کسان نگنجد
همت بلند باشد عشاق مست را / مردی چه حیثیت همت در عاشقان نگنجد
پیش قضا و کرسی علمی ز حق گرفتم / این قیل و قال کسی هرگز در آن نگنجد
آندم که وی زمانے با یاد حق نباشد / آندم وی نیست باقی اندر زمان نگنجد
باری برد قضا را آتش ز غیب خیزد / آفت رسد که پر شد اندر کمان نگنجد
عصیان نفس او را دام از میان گریزد / تو نیست روح پاکان در جسم آن نگنجد
بلبل چو گل ببیند گویا بگل نشیند / بیچاره زاغ مسکین در بلبلان نگنجد
در آستان شیران بیگانه را چه منزل / آنکس که نیست محرم در آستان نگنجد
در فرع آن سراب اندر جهان نگنجد

تا نباشد یک جذبه ... پایی بود / با وجود ما سوی الله بوی اولی کی بود
ترک دنیا سر عبادت حب دنیا سر خطاست / از جمال آن زمین هیچ برگ دنیا کی بود
نزد مردان حب دنیا زهر قاتل آمده است / زهر چون در انجوان جز کار جفاکی بود
دیگر آنرا زیب باشد ای جوان از حیلها / جان ما را در جهان جز عشق زیبا کی بود

ای جوان تا بر نیایی از زبان لا اگر / صد هزاران بیا زی الا الله کی بود
مردمان در چاه زندان جهان افتاده اند / بی پناه عشق او از چاه بالا کی بود
عاشقان را در دو عالم جز خدا محبوب نیست / پیش مجنون هیچگه جز نقش لیلی کی بود
صادقان را جا نباشد کاذبان را جای نیست / صدق باشد ورنه عدل کا علای کی بود

Courtesy Prof Shahid Amin. Digitized by eGangotri

ما به تیغ دلبر ما مقتول انشنوی چه جان
یکک لایح جمع سلطان بادشاهی میکنند
دل چه داری جز خدا اگذار یکیک آن نفق

در بهشت خلد سگان جا شده اگر بود
وررد دیت جانما جز شور غوغا کی بود
جا کر مخلوق بودن کار دانا کی بود

این چه بینی نقش و رنگی چند روز نیست

قلب مومن حرم خانه وصل غیر بجز حرام
ایجوان ما غیر ماند ظلم کردن بر خود است
بر در مخلوق رفتن خر نخواره بر نیست

چون بجوی نقش و رنگی آن بهیا کی بود

هر زنی را با دو شوهر عقد یکجا کی بود
ظلم کردن بر تن خود کار بینا کی بود
آنکه خواری خویشتن عمدا کار عقلا کی

یکگام بیزبانم مست الست هستم
سلطان بی وزیر دانای بی نظیرم
هم بنده هم خدایم هم شاه هم گدایم
من مست جام الستم از خیر و شر برستم
هر ده هزار عالم یکسان الست و صالم
من شعله و باکبازم در عشق اهل رازم

بی نام بی نشانم مست الست هستم
گرچه بدین اسیرم مست الست هستم
هم وصل هم جدایم مست الست هستم
سر نهفته گفتم مست الست هستم
زینست کمال عالم مست الست هستم
جز نزد حق نه نازم مست الست هستم

راجا که نور حق است در ذات محض غرق است

در رود دریا ما ده بار وی یار داده
جشل بی هدایت بی شرم بی نهایت
با سر سر بد وزم نوری ز دل فروزم
از شرع و دین گذشتم در نار کفر رفتم
مفتاح غیب علیم برتر ز نقص و علیم
من مرغ لا مکانم جز لامکان ندانم

اندر میان چه فرق مست الست هستم

ساقی بیا باده مست الست هستم
تا نیچ اگی است عاید مست الست هستم
در اسهام و کعبه درم مست الست هستم
لبطال مست خفتم مست الست هستم
در نور بد غمم من مست الست هستم
بر تخت قدس تاتم مست الست هستم

با دوست چونکه هستم در وهم شعله رفتم
زان رو دو عهد بستم سرمست کو الستم
دریا شراب آرم در دل بر دو بیارم
ساقی شراب صد خالص ز رنگ گر ترت
زندان فراغ و ستان در دست مستان
انظر الی الحبیبی گوید رایت ربی
جز نام او نام است جز عشق او حرام است
گشتم ز خویش فانی رفتم بدو عیانی
با غیر او نمازم آتش ز دل فروزم
در نور دل رسیدم عین الیقین بدیدم
صحرا ز غیب رفتم بر شعله نشستم

بنگر سخن چه گفتم مست الست هستم
زین باده بار رفتم مست الست هستم
بی مو لقا ندارم مست الست هستم
بر کن ز جام خاص مست الست هستم
آئینه پرستان مست الست هستم
جز شوق شوق عالی مست الست هستم
جز این شرف گدا مست الست هستم
دیدم بسی زمانه مست الست هستم
کو هیچ ابسوزم مست الست هستم
سر نشان شنیدم مست الست هستم
راز نهفته گفتم مست الست هستم

دو نیر بگفت راجا دایم بیا تو اینجا

هر دم همی بخندم در پیچ زلف بندم
جام ز عشق نوشم دنیا و دین فروشم
در کوی می فروشان عشاق جام نوشان
زاهد زمی گریزد عابد ز می ستیزد
دیدم جمال بیچون لقا چشم میگون
بدمست در غذایم بیرون او خرابم
از خویشتن بریدم با دوست خود رسیدم
از غیر خود شکستم کون و مکان گذشتم
در روی خوبرویان در چشم مست غلطان
شهباز شهسوارم بر پای قدس دارم
رفتم بعرش اکبر خوردم شراب اطهر

با ما تو باش یکجا مست الست هستم

بیچ لبی بدیدم مست الست هستم
جز ذکر او نگویم مست الست هستم
تا داده سینه جوشان مست الست هستم
سرمست می بریزد مست الست هستم
منگر ز چشم حیران مست الست هستم
بی وصل از کجایم مست الست هستم
جز عین غم ندیدم مست الست هستم
در لامکان نشستم مست الست هستم
دیدم جمال سلطان مست الست هستم
سخنان بسکه آرم مست الست هستم
خفتم کنار دلبر مست الست هستم

گردم زنی بسرم گنم کس را نباشد چه چنین
گو شهر را دیا کنم گه گفو ارم شه کنم

اگر میکنی یادم کنم کس را نباشد چون چنان
شه را گدا دم گر کنم کس را نباشد چون چرا

در ملک خود ملک منم هر چیز را مالک منم
این جا کسی مهمان کنم آن را ازین سلطان کنم

این را گنم آنرا ازم کس را نباشد چون چنین
هم این کنم هم ان کنم کس را نباشد چون چنین

Courtesy Prof Shahid Amin. Digitized by eGangotri

از کافر احمد بگرا نوح شد کافر پسر
حیران کنم ایران کنم شور را ویران کنم
بکم چه صدها بجهد داغ بغیب حسن
اندرین ره نازنینان صد و صد هزاران رفته اند
زهی عاشق که با شوق شد او ز ذوق و شوق
گدا یا گر گدائی میکند از طوع عشق
آن علامت عشق بازی ترک دنیا آمده است
همه صوفیان دگو اندرین ره آمدند
درین راه طالبان سرفرازی فضل او

از لات بت آمد کسی را نباشد چون چرا
آتش و هم سوزان کنم کس را نباشد چون چرا
راجا بیا در راه من این مشو از قهر من
خوشا و خرم که ایشان در عشق بازان رفته اند
زهی مستان که ایشان در عشق بازان رفته اند
همه شکر او را چه آنکه سلطان رفته اند
به همت خلائق پیش جانان رفته اند
ولا کن وصالت رسیدان رفته اند
تبرک یا سوا الله حق پرستان رفته اند

مومن کنم بیگانه را مسجد کنم بتخانه را
ایوب را ادهم بلا یا کرم کردم مبتلا
تحقیق دان در شهر من کس را نباشد چون چرا
شراب لایزال را همیشه نوش میکردند
آن کسان که ترک دنیا کرد آمد بهر دوست
در ولایت فقر فخری بود هم بود گرفت
برو در کنج بنشین اهل مرد باخبر
بهوا اگر پرستی حق پرستی کی بود
بجز محبوب خود را دل سپردن ناروا

عاقل کنم دیوانه را کس را نباشد چون چرا
این مرد دین اندر قضا کس را نباشد چون چرا
در شهر ما رسم است این کس را نباشد چون چرا
زهی مستان که ایشان می خواران رفته اند
و بمرهی در میان شهسواران رفته اند
بدلبر لائی شاه واران رفته اند
که با عزت بدان در عشق بازان رفته اند
بلا شرکت درین راه حق پرستان رفته اند
که دل دلبر سپرده این محبان رفته اند

عزیز آنکه اند عشق در دل داشتند
از بهر او آتش عشق سوزان رفته اند

بر قصیم بر قصیم که خوبان جهان ایم
از خویشتن بیزاریم که آن موی جانان است
ز دوزخ نترسم نخواهم بهشت
ظلم چون گذشتم بترسم چرا
کشیده داغ لعنت قلم بر جبین
ندیدی که فرعون صد دعوی کشید
خود پرستی ندیدم بدی
شنیدی که او را بکردی زبان
نباید که گردی مخالف خدا
اگر یک سر موی ماند خلاف
تو دی که لطف است هم از فهم نهان است
آدم علی صورت گشته نمودار
معلوم چنان گشته چه دین بر تحقیق
تنتو است بهر گفتگو ماست بهر کام
در در هر پیر گهی طفل و جوان سعو

نبازیم نبازیم که در عین عیان ایم
والله ببین از موت مقصود رسیدیم
که تقدیر برمن ز سابق نبشت
یکی را فرازد یکی در رسد
چه قدرت کسی را که گوید چنین
خود بیش مرا و را از آنجا کشید
تو از خود گذر کن که کفر است باری
به محشر کنند از طویله سگان
به دوزخ فرستی بیابی سزا
رضای خداوند را جا بجوی
آن نور بهر وصف درین خلق عیان است
والله بتحقیق همه چیز در او است
آبی که خضر خود درین جا همه جا است
الا این که بهر حال همه وقت نهان است
پیدا است درین وجه بهر شکل نهان است

مرغان سحرخیز همه بانگ کشیدند
این شربت خون است بجز خون جگر نیست
بنشست خدا هر که بیت بدید
یکی را گذارد یکی در رسد
ز ابلیس عبرت بباید گرفت
خودی گر نموده که هامان لعین
نظر کن به بلعم چه محنت کشید
ز قطمیر کسوت سگی بر کشید
اگر راست خواهی بره راست را
بجز امر باری دل خود مشوی
سری که بس پرده نهان بود هاهو
آنها که درین شهر رسیدند بگفتند
یک نور محیط است که هر جا گرفته است
نزدیک کسانی که بتحقیق رسیدند
آنها جهان نقش جهان خود نه است

از بهر دلارام تن خویش بریدیم
آییم که با خون جگر خویش چشیدیم
یکی را بریده دگر را گزید
بجز تقدیر رفته نگردد مرا
خودی در خدائی نباید گرفت
بدوزخ نرفتی که این لعین
ز رحمت گذشته به لعنت رسید
بیا بین بلعم در اندر کشید
بجز راست رفتن درین ره خطا است
حذر کن ز هر دو که لامت لا است
آن سر بهر وجه درین نسخه بیان است
اسرار جهان دارد درین جو روان است
آن نور بهر کسوت در کون و مکان است
الا این که همه وقت بهر حال نهان است
این نقش خود نقش است کلاه دو جهان است

این گفت چنانست درین هیچ جهان نیست
این دل بکسی ده که نمرده است و نمیرد
صد روح بداوند چه داند که درین چشم
از خویش جدائیم که با خویش نپائیم
بر در ننشستیم چه احوال بگوئیم
مشتاق نشستیم که دیدار بیابیم
سجاده نشینیم و به تسبیح چه گوئیم
هر جا که رفتیم بجز دوست ندیدیم
هر چیز همه ذات خداوند تجلی ست
مائیم که ما نور خدائیم درین دهر
مردی که شناسای جهان است چنین گفت
فردوس بهشت ناید بتو چه کار آید
دولت هزار دولت نعمت هزار نعمت
کونین را بیارند بر روی بدارد
هزار حسن تو ضیع خدا کی حاصل شد
هر زمانی ما عاشقان بهر تو نکارم عمل
چون صد اصطلاح عاشقان دریافتن
کور مادر زاده هرگز نبیند آفتاب
بهر جانان گشت کردم گرد عالم هر طرف
راست گفتم نیست شیدا در دو عالم همچو من
سالها با که من جستم حبیب خویش را
صد هزاران با دشاهی هیرو ندو بی گاه
یک نور را نفصل چنین خود هم سما هم زمین
اسم کوه هم بحرا شود هم آب هم دریا شود
هم خود پدید هم خود کسی [illegible]

لیکن چه تماشاست که حق جلوه در آن نیست
آن مرد بود مرده که در عشق خدا نیست
چون عشق خداوند در آن روح عطا نیست
افسوس بدان ماند که از خویش جدا نیست
از درد چه پرسی که درین درد دوا نیست
بنمائی رخ خویش که این چیز نهان نیست
دستار چه بندیم که در طلب صفا نیست
آنجا که برین چشم عیان دیده بیان نیست
جز ذات خداوند همه وهم و گمان نیست
اما چه توان کرد که دل کور بر آن است
آنجا که درین هر جهان بود همین گفت
در خور رخ نماید بتو چه کار آید
عزت کمال عزت بتو چه کار آید
راجا بگفت هر دم مژده هزار عالم
تا شناختم آنکه خدا شناس شدم
در فضا لا یزالی اسپ همت رانده اند
در دو عالم جز خدا از روح خود افشانده اند
قطره دعوی همی کند من عین جیحون یافتم
گاه احمد گاه آدم گاه حوا یافتم
زین معانی گاه مجنون گاه لیلا یافتم
ای جوان [illegible] خویش شیدا یافتم
گفت راجا کهان بونان بسلطان رو نمود
هم خود ملک هم خود فلک هر سر زمین
هم خشک هم چو تر شود هر سر زمین
هم خود همی حق شود هر سر زمین

فانیست همه چیز که اینجا بقا نیست
آن موت حیاتست که در روی حبیب است
بار است نکردیم اگر راست نبودیم
ما آه نیاریم اگر تیغ بر ما نند
مائیم چرا ایم درین دار گرفتار
سجاده پیران بچو ترا است بتحقیق
ما عین همائیم که از عشق رسیدیم
اما چه توان کرد که چشم تماشا نیست
آنچه خبر داد درین دیر بهر کس
آنرا که درین دهر ازین سر خبر نیست
چیزیکه همین است آن عین همانست
مرهم برنج داده لطفش تا شکرد
بالای عرش رفتم بر تخت نور خفتم
یکبارگی بیایم بتو چه کار آید
عارفان اندر جمال خوبرویان مانده اند
نیست شکی از دو عالم در گذشتن عاشقان
در میان عاشقان این سر نهان یافتم
آشکارا یافتم آن سر نهان جهان
گاه [illegible] شوق گشته گاه عاشق آمده
چون بفیض حق تعالی نفی کردم غیر او
دولت وجود [illegible] حقیقت بزند
[illegible] آشنا یافتم
هم شمس گردد هم قمر هم نجم گردد هم شجر
هم خشت هم جوهر شود هم لعل و هم گوهر شود
هم طیر هم حیوان شود هم جن و هم انسان شود

بردار دل خویش که اینجا وفا نیست
موتی که در آن کوی بود دست روا نیست
ما رحمت نیاریم که اینجا دغا نیست
جگر بیار ازین تیغ که این عشق ترا نیست
در دل بستن درین سینه بجز دوست سبب نیست
بی پرده درین دار که در عین بقا نیست
کذاب بود مرد که او عین بقا نیست
این قول که گفتم که ثواب است و خطا نیست
یک نور همین دار همین است همان است
تحقیق چنین است که این طفل زمان است
آن ریا بهر صورت در جمله شان است
شاهی بمن سپردی بتو چه کار آید
واللہ راست گفتم بتو چه کار آید
بر دست من سپارند بتو چه کار آید
نسخهٔ علم الهی همدران دم خوانده اند
هر دمی بر تخت دل آن شاه جا خوش مانده اند
هر که را من خسته بودم عین خود را یافتم
صد هزاران شکر و احسان چشم بینا یافتم
هر مکان گاهی نهان گاه پیدا یافتم
آن جای دلدار خود در عین صحرا یافتم
این زمان در هر چه دیدم عین او را یافتم
آن وجود عشق مشتاق بعین [illegible] یافتم
هم شام گردد هم سحر در هر سر زمین
هم مشک شود هم عنبر در هر سر زمین
هم حور هم دیوان شود در هر سر زمین

Courtesy Prof Shahid Amin. Digitized by eGangotri

هم خود شمار راه خود هم گدا هم شاه بود
گر روح گردد گاه تن گه مرد گردد گاه زن
گه نور گاهی نار شد گه یار گه اغیار شد
جان ما از سر گذشت عشق از سر بر گرفت
مرد بیدردی که بر گردد اندرین ره مرد عشق
گر کسی مالک آن الفقر آمد ضبط او
پیش عاشق آفت دوزخ بود آمد در گریز
پاک کردم جان و دل از هر دو عالم بهر دوست
مظهر باید که ظاهر می‌شود در وجه [illegible]
چون بصورت روی خوبان شد تجلی بر دلم
جز دوست دگر دوست ندیدم دیگر دوست
علم باید علم کامل تا نماید راه را
یکدم که بلا دوست بر آریم بود حیف
صرف باید نحو باید فقه باید تا اصول
علم حق نور نیست [illegible] نیست
همان وحدت همان کثرت همان خاص همان [illegible]
ندیدم من بکر او [illegible] عدم محض است
یقین او را عیان دیدم اگر فانی شود از خود
اگر هو سوی خودی ماند هزاران پرده‌ها باشند
تجلی را نهایت چون نباشد در همه عالم
ملازم شو بر آن معنی جز خدا من انا الله گفت
هو الاول هو الآخر هو الظاهر هو الباطن
بجز گوشی همه گوشی شود هر جنسی همون گردد
ز هر دیدن که آن دیده بخود او را همی بیند
بغیر کشف نبود فهم کی [illegible] آنحضرت

هم خود روان همراه خود هر سر بسر ببین
گه هیچ گردد گه ختن در هر سر بسر ببین
کوته کن راجا زبان مکنون مگو در میان
گشته [illegible] از دو عالم گوی [illegible] گر
مرد عاشق آن بود کو جهان دلبر گرفت
شاه گردد بر دو عالم ملک اعظم بر گرفت
زانکه عاشق در جهان آن نور حجر در گرفت
در دل و جان دوست آمد خانه خوشتر گرفت
مرد عاشق بسجده [illegible] دلبر گرفت
نیست مشکل نقل سوی [illegible] حجاب
رفتیم بدان دوست همان دوست بدیدیم
پیر باید پیر کامل ره نماید شاه را
حقا که درین [illegible] چنین حیف ندیدیم
علم کلی خوب باید [illegible] شود او را اصول
بی چراغ علم هرگز [illegible] یار نیست
ولیکن اختلاف در میان حکم آن دیدم
فنا دیدم همه کس [illegible] او را در میان دیدم
فنا گشتن ز خود کلی یکی در عاشقان دیدم
فنا دائم بقا دائم یقین در عارفان دیدم
تجلی او بیان کردن میان پاکسان دیدم
بدین [illegible] حقیقت در جهان [illegible]
همون ظاهر همو باطن بهر مظهر عیان دیدم
ز هر طرفه که [illegible] انگشت زد بیان دیدم
بحمد الله که این دیده [illegible] دیدگان دیدم
بهر جا [illegible] شدن [illegible] چنین گوید

یک نفر دید اندر جهان [illegible] زمان
گه صید گاهی دانه شد گه زلف گاهی شانه شد
هم خود شده احمد همان در هر سر بسر ببین
جان در کوی جانان سالها افتاده بود در قضا
ترک دنیا گشته آسان هر کرا یکبارگی
در توکل صدق باشد گر کسی را با خدا
طور عقل عاشقان نزاد نه گنجد ذره
خوب صورت نور آمد نیست روی با یقین
کعبهٔ عشاق باشد روی خوبان در جهان
صید راجا گشته [illegible] خصلت [illegible] دیگر [illegible]
علم باطن همچو مسکه علم ظاهر همچو شیر
ابتدای علم باید انتهای ذوق شوق
با دوست کسانیکه نباشند ز هی عمر
علم را آموز اول آخرین اینجا بیا
وجود [illegible] همه جا هم زمان دیدم
[illegible] نظر ظاهر بهر باطن
یکی بینا که بیند دو دیدن ناروا گوید
خودی کفر است اگر [illegible] هزار است
حقیقت لایزالی [illegible] ذکر [illegible] فکر است
ز هر معنی که اندر وهم ناید هیچگه بر من
اگر رفتم [illegible] اگر نشستم با دوست ستم
هزاران شکر واجب گشته ای حال جهان بین
ز هر سر که دیدم نهان [illegible] دیدم
خراب آباد رفتم دوست دیدم مست گشتیم
[illegible] عین خود را عین آن دیدم

گاهی چنین گاهی چنان در هر سر بسر ببین
گه شمع گه پروانه شد در هر سر بسر ببین
گه گفته گه پندار شد در هر سر بسر ببین
ناگاه آن یار آمد خود جان ما [illegible]
در کمال لطف باری کار او بر گرفت
نیست مشکل عالم [illegible] بر گرفت
عاشق سرمست او دیوانگی از سر گرفت
زین سبب آن نور احمد مرتبه بر گرفت
صد هزاران شکر واجب کعبهٔ اکبر گرفت
زین سبب آن روی خوبان منزل [illegible] گرفت
کی بود با شیر مسکه کی بود بی شیر [illegible]
شوق قمری در نگار از عشق [illegible] پوشیده طور
بر بام فلک [illegible] چنین شور شنیدیم
جاهلان را پیش حضرت [illegible] آشنا
بهر سو بهر کوی بهر صورت عیان دیدم
بصورت جمله عالم آن جمال [illegible] دیدم
[illegible] در عالم [illegible] دیدم
مسلم [illegible] در میان [illegible] دیدم
بدیدم در مکان [illegible] دیدم
همان معنی بهر حرفی بهر نقطه بیان دیدم
ندیدم هیچ چیزی [illegible] او را عیان دیدم
[illegible]
همان معنی شد [illegible] صورت [illegible] دیدم
نه هیچ ملکی نه هیچ شهری [illegible] دیده
جمال [illegible] میان [illegible] دیدم

Courtesy Prof Shahid Amin. Digitized by eGangotri

خورشید هر دو عالم ما بابن شده است ما را
افلاک با کواکب سکان ملا الاعلی
حمد سرش حاضر موسی بکوه ناظر
فال خجسته میمون آخر کشاد طالع
بینند روی ما را دوزخ حرام گردد
دریای نهایت پایان کجا است او را
حصا شکر احسان مردم کجا تواند
صد هزاران شکر واجب پیش جانان شد
دلبرم بتحت خود در خواب مستی خفته بود
سوی او هر بار رفتم تا به بینم روی او
در جدائی مانده بودم کرده یکجا کار ما
چون تجلی کرد جانان بر دل من ناگهان

از عرش تا ثریا سلطان شده است ما را
هر یک بجا گرفتی و شادان شده است ما را
از لطف و کنارم حسن شده است ما را
غنچه دهن چو بسته خندان شده است ما را
هر کس دید عجائب حیران شده است ما را
بنگر بغیر کشتی پایان شده است ما را
با خلق احتیاجی راجا نماند آنجا
روی خندان با جمال نازنین دیدار شد
نام من بشنید چون از خواب خود بیدار شد
لطف او بر من نگر دیدار او هر بار شد
بعد یکجا نازنازی با صنم بسیار شد
این دلم بعد از تجلی مخزن اسرار شد

روح الامین بسوزد از تجلی او
چیز یکه انبیا را امکان نبود گاهی
ذاتی که بیچگونست صورت نبود هرگز
دیدار حق تعالی در ما عیان است او دید
او صاف ذات خود را ایزد بداد ما را
این تخت رب جلی و صحن لامکان است
زیرا که در اطاعت یزدان شده است ما را
در دو عالم کی تواند وصل جانانا یار شد
بهر دیدن روی جانان مرده بودم سالها
خاطرم افگار بود از درد هجران سالها
چون بخوردم آن شراب لایزال از داده است
چون رفیقش جان باده سر اعظم در رسید

هر صبح و شام آنجا طیران شده است ما را
آنچیز خود با آسمان امکان شده است ما را
آن ذات حق بصورت انسان شده است ما را
دیده بصیر بینا بر هان شده است ما را
با ذوق این معانی عرفان شده است ما را
هر یاد لطف ایزد پیران شده است ما را
چندین هزار عالم یکسان شده است ما را
وصل جانان یافتم چون بخت من بیدار شد
زنده گشتم ناگهان دیدار او بر بار شد
بعد دیدن خاطرم فی الحال در دیگار شد
بعد خوردن جانها هم و هم هشیار شد
یک بیک این سر اعظم پیش من اظهار شد

مطربان را زده گو تا طبل شاهی بزنند
بخت راجا گشته میمون یار و یاران یار

پیش از وجود هر کس کاتب نبشته حرفی
تدبیر بخت هر کس بیرون ز دست هر کس
بوجهل با جهالت در کفر ماند خاسر
انبیاء و اولیا را حق بدان
من رانی گفت احمد مصطفی
لی مع الله گفت احمد در میان
چون جان ز تن گردد جدا
گو هر قوی ارکان باش گر چه میخواهی بگو
تو نیست بود در منی بی نام بود بی نشان
انواع باده کو بگو آماده گردم سو بسو
سجاده با باده بود هر ساعت آماده بود
این راه هنود رکوی من گو بگنجد سو بسو

حیف القلم بما هو اکنون چگونه گردد
اکنون ز جستجوئی افزون چگونه گردد
راجا بجواد رحمت زیرا که گفت احمد
سر معنی کرده ام با تو عیان
چند باشی در حجاب آب و فا
لیکن این معنی چه داند از جهان
از فعل تقدیر شد جدا
تو نور هستی انما دیگر چه میخواهی بگو
با وصف خود کرده عیان دیگر چه میخواهی بگو
باده خورد آنجه کو دیگر چه میخواهی بگو
تسبیح بر سجاده دیگر چه میخواهی بگو
با صاحب روی از من دیگر چه میخواهی بگو

زیرا که حق تعالی با هو نگردد هرگز
از دوزخ دوزخ تقدیر شده ما ازل
مرحوم حق تعالی ملعون چگونه گردد
انبیاء و اولیا را حق یقین
وان بگفته است چار یار پاک دین
از رموز شعر حق آگه شوی
پس تو چه گوئی ای گدا آنکه بگو احوال خود
در حسن تو زیبا منم در عشق تو شیدا منم
آنجا که باشی پیروی از توحید او هرگز نه ام
نظری بکن در ماسن لقمه بخور از دست من
جز عشق نبود کار ما جز یار نبود یار ما
اسرار این آگنده تر جز عشق من دیگر نخورد

بعد از هزار کوشش با هو چگونه گردد
بعد از دو جای سرش بیرون چگونه گردد
آن بخت بخش کافر میمون چگونه گردد
این سخن تقلید نبود هست یقین
بشنو این اسرار تو مرد یقین
لا جرم کور سه و مرده
بد هند تر آتش جز آنکه بگو احوال خود
از بر و شیدا منم دیگر چه میخواهی بگو
هر جا که باشی بر توام دیگر چه میخواهی بگو
مستی بکن ای مست من دیگر چه میخواهی بگو
ساقی بود خیار ما دیگر چه میخواهی بگو
گر میخواهی عشق خورد دیگر چه میخواهی بگو

Courtesy Prof Shahid Amin. Digitized by eGangotri

شمه‌ئی راجا

جز عشق در بار این مغز خوش تو ای راه این
این سر را معلوم کن بی واسطه مفهوم کن
جز عشق اندر راه من با الا الله ای ماه من
دلدار رو خود را اشکار نباشد
عشاق که معشوق تجلی است درین دار
بهشت هست هر دو بهشت کجا است و راه او است
تحقیق چنین گشت که مرا یار گذشت
ای زاهد بی ساز تو در بند چرا ای
ای در و میدان بیا گر سر رود رفتن بده
در عشق چون پر اشتر از جامه خود بیگانه
معشوق خود را در جهان گر بیابی در مکان
دریافتم سر خود بین امر را خود بدم برین

جز عشق نباید کار من دیگر چه میخواهی بگو
این غیر را معدوم کن دیگر چه میخواهی بگو
نقاش را جا سیدیم اوصاف او نو بنا شد
خفاش سوی شمس چو هشیار نباشد
این عشق چه عشق است اگر یار نباشد
آن بهشت کجا است که خمار نباشد
آن چه گر مصروف بد آزار نباشد
این زهد چه سود است اگر [illegible] نباشد
با عشق در میدان بیا گر سر رود رفتن بده
شادی کنان مردانه شو گر سر رود رفتن بده
گفتم ترا از سر آن گر سر رود رفتن بده
این سر ره حق گر زمین گر سر رود رفتن بده
راجا بیا بشنو سخن تا حال آن از [illegible]

منظور من این عشق جز تو عشق دیگر نی تو
انی انا الله گوش کن یکجام می نوش کن
دیدار این دلدار را دیگر چه میخواهی بگو
گلزار مر دیار که بی یار بود خار
آنکس که درین راه خرابات کبر شد
بازار بود آنکه در و خمر و شد
عشاق کند مسجد بر شیار در اسلام
او از لاهوت چنین خواست بجز دست
آید ترا با صبا گفته بیا ای مرحبا
از جوی خود بر خواستم از جان و دل او یافتم
در کنج با جانان نشین گر عاقلم شو این
این سر را روح الامین هرگز نیافته دید این
این سر را تو ذکر کن گر سر رود رفتن بده

در عشق دائم صدق تو دیگر چه میخواهی بگو
او قربت زر پوش کن دیگر چه میخواهی بگو
در عشق حق اشنای من دیگر چه میخواهی بگو
گلزار بلا یار که جز خار نباشد
در غم تسبیح کو دستار نباشد
بازار بلا خمر که بازار نباشد
این سجده کجا شد که زنار نباشد
عشاق و دیده هست که هشیار نباشد
ز تخته تیغ در بر گر سر رود رفتن بده
با همسن دل بر خاستم گر سر رود رفتن بده
عشاق را هر دم همچو گر سر رود رفتن بده
تو جا کن بار بر این گر سر رود رفتن بده

تمام شد

Courtesy Prof Shahid Amin. Digitized by eGangotri

Courtesy Prof Shahid Amin. Digitized by eGangotri

رسالۂ رموزات الحقیقت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

واگر طریقت خواہی اختراع واگر حقیقت خواہی انقطاع باقی ہمہ صداع شریعت میفرماید پاک دامن باش طریقت
میفرماید بے ما و من باش حقیقت میگوید بامن باش شریعت و حقیقت را آستان ہست بے شریعت بحقیقت رسیدن
بہتان است از بالا در آئے بسر در آئے از در در آئے در برائے شریعت را استاد باید حقیقت را پیر درخت را آب
باید طفل را شیر حقیقت دریا است شریعت کشتی در دریا نشیبی بے کشتی بحیلہ بستی کرامات نہ بر آب رفتن است
کرامات سرو بدن است اگر بر ہوا پری مگسے باشی و اگر بر سر آب روے خسی باشی دلے بدست آر تا کسے
باشی نماز نافلہ کار پیر زنان است روز تطوع داشتن صرفہ نان است حج گذاردن تماشائے جہان است
دلے بدست آر کہ کار آنست چنان زی کہ ثنا ارزے چنان میر کہ بدعا ارزدے نور تجلی ناگاہ آید دلے
بروے آگاہ آید توحید نہ آنست کہ او را یگانہ شناسی توحید آنست کہ او را یگانہ باشی طاعت را رہا مکن
چون کردی بہا مکن صحبت با اہل تا بہ جان است و با نااہل تا بجان چون نا یار اہل است کار سہل است
آنکہ حلاج گفت من ہمان میگویم او آشکارا گفت و من نہان میگویم سخن حلاج را شنودم نہ قبول کردم نہ انکار
مرا با قبول و انکار چہ کار زندہ نشدم تا نسوختم این خانہ نہ من و نہ ختم اعتقاد نیک گنج بے زوال است راستی
کہ بدروغ ماند مگوے منکرے سرمایہ ہمہ جہلہا است بر نیکو میگردن بہانہ مجوے بشتاش مگوی آنچہ نتوانی شنید وفا
از مردم اصیل جو عمر بکاستی عذر نخواستی از روے راستی نہ روا ہستی دوستی گزین کہ از و ہیچ کس ملول نشود سلطانی
بدست آر کہ ملک مغرور نشود تا بر خودی لرزی [illegible] در ان حضرت بجوے نمے ارزی ہر سر کہ در وے نجو دنیست سنگے
ایست بر کف کہ در وے جو دنیست کفچہ ایست را از در بیرون کنند اما از دل بیرون نہ کنند این کار بدل آگاہ
است نہ بدستار و کلاہ است اے جوان مرد دل تنگ بخیر کہ صبح وصال نزدیک است آفتاب مہر روشن است
اگرچہ شب فراق تاریک است ہر کہ او را شناخت کار بر وے باریک است و ہر کہ او را نہ شناخت راہ بر وے تاریک
است ابلیس در آسمان بود و ابراہیم در بتخانہ کار عنایت دارد باقی بہانہ ابو جہل از کعبہ می آید و ابراہیم
از بتخانہ کار عنایت دارد باقی ہمہ افسانہ یکے را بدست فضل میکشد و یکے را بہ پائے عدل میکشد بیدار
باش کہ کاروان بر سر راہ است اگر تو و ابلیس مانی مرا چہ گناہ است از و بد شناخت نہ آید و دیدار مجتہد را

Courtesy Prof Shahid Amin. Digitized by eGangotri

شناخت آید اگر بقا میخواهی در فنا است که فلاح باید آنکه بخود مبتلا است اشک ندامت در ریگدہ افگنده و از
صوفی دل پراگنده از عارف در جهان نشان نیست زبانی که از عارف نشان دهد در هیچ دهان نیست عار
را از انکار منکران چه باک نه دریا به دهان سگ پلید گردد و نه دهان سگ بدریا پاک کار نه بجنس عمل است کار
آنست که در قبول ازل است از طاعت چه نفع و از معصیت چه خلل است چون سعادت و شقاوت از ازل
است گنجی بودم نهانی کلید آن بدست خرقانی ناگاه رسیدم بچشمۂ زندگانی چندان بخورم که نه من ماندم و نه خرقانی
ظلم اگرچه بسیار بود بسر آید ظالم اگرچه جبار بود بسر در آید پیری کردن معلمی است از غیب خبر دادن منجمی است مقام
بر کسی وانمودن معقومیت خلق در حق سپردن غمازی است تکلف کردن شومی است خودبینی محرومی است اسرار
معرفت فاش کردن دیوانگی است امید ثواب و عطا داشتن دوکانداری است راه ملامت رفتن ضعیفان
را نخواهی است شیوۂ سلامت رفتن با بزرگان همراهی است دعا کردن لجوج است گریه کردن شفائے
است صبر کردن با حق مبارزے است شکر با او برابریست نعره زدن دل تنگی است جامه دریدن سبکی
است خود را بزمان شکستن رعنائے است یاد کردن بزبان غافلی است طلب کردن بمسافت تمسال
است شادی کردن سبکسری است از خلق خواستن مشرکیست از خدا غیر خدا خواستن کافریست اندوهگین
بودن از گران جانی است آرزومندی مرده دلی است بهشت جستن منکری است لطف کردن بمفید
زیست تواضع کردن بیچارگی است بردباری حمالی است خویشتن شناختن بطالی است خورسندی نعیمی است
نومیدی کافریست خوش خوئی سلیمی است در پیش رفتن جاه طلبی است در پس رفتن بوالعجبی است
در برابر رفتن بے ادبی است بخود مشغول بودن سردی است از خود گذشتن مردی است که اصل خط
نکند دریا موزان آن گناه کمتر از عفو دان سرمایۂ همه گناه با جهل است دلیل همه نکوئیها علم است دارو
همه گناهان توبه است زوال همه نعمتها ناشکرے است از من پرسیدند که چه گوئی در حق دنیا گفتم چه گویم در حق
چیزے که برنج بدست آرند و بهم نگاه دارند و بحسرت بگذارند جوینده گوینده است و یابنده خاموش گفت
نوشی است همه زهر خاموشی زهریست همه نوش هرچه بزبان آید بزبان آید نفس بت است و قبول
خلق زنار جمله را ترک کردم یکبار چنان نمائی که باشی چنان باش که تمامی وے رفت و باز نیاید فرد لا
انتهاو را نشاید قصۂ دوستی دانی که چرا چندین دراز است زیرا که دوست بے نیاز است طهارت کن که
قیامت نزدیک است توبه کن که قیامت نزدیک است چون پاکان را استغفار باید کرد ناپاکان را چه
کار باید کرد اگر از دوستان یک کس قبول کردی راستی و اگر یک کس قبول کردی مستی یکی در غرقاب
زیادت متقاضی و دیگرے در تشنگی بقطره است راضی هر که بدانست که حق تقصیر نه کرد از عیب برست

Courtesy Prof Shahid Amin. Digitized by eGangotri

دهر که بدانست که قام در قسمت بدنگر داز حسرت برست طومار قسمت بیک خط است سعی آدمی سقط است
هر که (هو الذی انزل السکینه) برخوردار باشد او را با برادر مسلمان چه کار باشد خلق می پندارند که
چیزے ندارند باش تا پرده از پیش بردارند توحید عوام خود او نیست توحید خواص جز او نیست دوستان را
مرگ نیست منکران را زین سخن بهرگ نیست اگر حاضری را یکے و اگر غافلے ده بدانگے این کار نه
برنگ و پوست این کار بعنایت اوست کار عنایت دارد طاعت زیور ست ابراهیم را از آن چه که
پدر رش آزار است عنایت دوست عزیز است و نشان او دو چیز یاد صمت با دل بار یا توبه بآخر کار
معرفت حق دریاے بے کرانه است جان آدم آن را خزانه است آنجا که شناخت است نه عرش است
و نه کرسی سخن را جمله بگفتم دیگر چه پرسی عشق مردم خواست بے عشق مردم خوار است عشق نه نام دارد
نه ننگ عاشق صلح جوید و نه جنگ عشق با محبت قرین است عاشق را یک بلا در پیش نه صد و رکمین
است دیده براے آن می بیند که خود را نمی بیند بهشت نزد عارف خوار ست بنده حق را با بهشت چه کار است
اگر دست عارف بحور عین رسد طهارت معرفت وے شکسته شود و اگر درویش از غیر حق چیزے طلبد
در اجابت بروے بسته شود بهشت بهانه است مقصود خداوند خانه است اگر بهشت چون چشم
و چراغ است بے دیدار درد و داغ است زاهد مزدور بهشت است حاصل این جاست باقی زشت است
بهشت را به بهانه مے دهند دے به بهانه مے دهند مزدور به بهشت چه نازد و عارف بدوست از صوفی
خود چه گوییم که صوفی آن اوست مزدور به بهشت مغرور است و صوفی در مشاهده نور است و آنکه دنیا
میخواهد کور است عارفانرا از دنیا عار است و آخرت در پاے ایشان خوار است عاشقانرا با این و
آن چه کار است نعمت بے شکر غرور این جانی است سخنے بے صبر بلاے جاودانی است طاعت بے
اخلاص ضایع کردن زندگانی است صحبت با خلق و دوست دار روے آن تنهائی است نه مارا با خلق
صحبت و نه از دوست جدائی است شانزده چیز باید تا مرد دوستی را شاید اوّل جودے باید بے
طاعت دوم صحبتی باید بے ملامت سوم گفتی باید با سلامت چهارم یاری باید بے عداوت پنجم
عشقی باید بے تهمت ششم دیده باید با مانت هفتم شناختی باید بے جهالت هشتم نفسے باید با صیانت
نهم خاموشی باید با عبادت دهم حکمے راست باید بے اشارت یازدهم نقمه حلال باید با حلاوت
دوازدهم از بد جرم آید از تو نغو است سیزدهم سب نماز باید چهاردهم روز زیارت پانزدهم همت
عاقی باید شانزدهم دل پر هدایت تا کار بآخرت گردد کفایت جسم بخود ندارد که هر آفت که بجرم رسد از
جسم خود رسد چشم بلا ر دو است اگا چشم خود رسید لعنت و شفایات بلا از دوست عطا ست پس

Courtesy Prof Shahid Amin. Digitized by eGangotri

از عطا نالیدن خطا است بلا چه نیکو بود چون در میان بلا او بود دل در دنیا مبند که خسته گردی در موی مبند که رسته گردی هر کار که ترا پیش آید باید که حق ترا از ان پیش آید با کردار می مگوی و اگر نداری دروغ مگوی گمان تو این است که ترا از رزق چاره نیست امّا حقیقت آن است که رزق را از تو چاره نیست رنج مردم از سه چیز است از وقت پیش میخواهند و از قسمت بیش میخواهند و انچه از دیگران از ان خویش میخواهند حق قسمتی کرد بعلم ازلی خویش نه ذرهٔ بیش باشد و نه لحظهٔ پیش وی رفت و باز نیاید فردا اعتماد را نشاید حال مرا غنیمت دان که دیر نباید بسے بر نیاید که کسے را از ما یاد نیاید بر در کاری رسیدم در وا مے آویختم که از وی گریختم این چه کاریست شور انگیز هر جا که نشینیم گویند برخیز شبی برخیز و قیام نمای تا قیام قیامت دست گیرد شکسته باش و خاموش که سبوی درست بدست برند و شکسته را بدوش اگر بغفلت بگذشت دوش امشب بگوش مست باش و مخروش گرم باش و مجوش کسے اگرچه تلخ ست امّا از بوستان اوست عبد الله اگرچه کس نیست از دوستان اوست عکس آفتاب در جهان فاش است اگر علتے است در چشم خفاش است نشان زهد سه چیز است کوتاه دیدن امل و حقیر دیدن عمل و نزدیک دیدن اجل هر که سه چیز را به شناخت از سه چیز برست هر که دانست که آفریدگار در آفرینش تقصیر نکرد از عیب برست. هر که دانست که قسام در قسمت میل نکرد از حسد برست و هر که دانست که او را از چه آفریده انداز کبر برست اگر داری مفروش و اگر نداری مخروش توفیق عزیز است نشان او دو چیز است اولش سعادت و آخرش شهادت از دوست که عیب نباید چشم دوست بر عیب نباید دانی که چه مے ارزی بنگر که چه مے ورزی اگر درین راه بے مرادی موی و اگر با مرادی نامردی خواست که قدرت نماید عالم آفرید خواست که خود را نماید آدم آفرید یکے را چهل سال علم آموزد چراغے نیفروزد یکے سخن گوید دل خلق بسوزد آه زین تفاوت راه دو آهن در یک کارگاه یکے نعل ستور سازند و از یکے آئینهٔ شاه نقمهٔ خون هر جائے که کنی رهائی زن کنی هوائے فرزند خواهی خدائے رہے مرد سودائی کار زاهد نماز و روزه بود عارف ازین هر دو بر دور وزه بود کار رند روزه و نماز دارد کار شکستگی و نیاز دارد و بنده با دل پراگنده چون دنیا ربود بر سنگ افگنده همه تن گوش باش چون سخن گویند خاموش باش سرمایهٔ عمر توحید شناس اعتقاد پاک گنج بیزوال شمر طاعت حق را غنیمت دان دنیا پرست مباش صلاح از علم ساز آموختن میاسا از راستی شفیع انگیز نجات آخرت در عبارت جوے سخن از شهادت گوے همه وقت مرگ را یاد کن گذشتن از خود رسیدن بحق دان نفس را مراد مده که بسیار خواهد اگر راحت جوید رنج کش نادان را زنده مدان زاهدے که جاهل باشد اعتقاد مکن بر طاعت حریص باش و تکیه بدان مکن از دشمن دوست نماے خذر کن از نادان مغرور اجتناب نماے خود را از همه کمتر دان مردم

فراط مستاے راست گوے عیب راستی کہ بدروغ نماند دران مبالغہ منماے درجواب تعجیل مکن
ستی باز مگیر تا نہ پرسند مگوے تا نخوانند مرو مفروش انچہ نخورند درگذارند بلا نتیجہ بوادان انچہ نہادۂ
ار از خود لاف مزن ناکردہ کردہ شمار دل را بازیچۂ دیو مساز در نہان آن آشکارا بتر باش ہرچہ بخود نخواہی
ے مپسند بندۂ حرص مباش خفتۂ غفلت مشو نان ہمہ کس مخور نان از ہیچ کس دریغ مدار وہندہ
ادان سرمایہ بسود از دست مدہ گرد سودے کہ در آخرت زیان دارد مگرد خود را اسیر شہوت مساز از
داری ہوا حذر کن عافیت را بفرمان نفس از دست مدہ از دشمن اگرچہ حقیر باشد ایمن مباش از دشمن
نبرد بیشتر ترس از عاجز و تو گنہ وام مکن با ناشناختہ ہم سفر مشو اندک خود را از بسیار دیگران بدان تا بتوانی
ی بر خلق عرضہ کن خاموشی شعار خود ساز بیہودہ گوئی را سر ہمہ آفتادان عافیت مزاج را خصومت دان
خود دار و منت منہ مردم نااہل را در صحبت خود راہ مدہ سعادت دنیا و آخرت در صحبت دانا شناس
انکہ با و دوستی کن خویشتن را بندۂ چیرۂ مردم ساز حاجت روائی را بزرگ کارے دان عقوبت
ازہ گناہ مکن عہد را بوفا رسان از نادان دامن درکش از دوست بیک جفا بر مگرد یار را در خشم و غضب
صحبت با خلق زہر است تریاق آن جدائی است با خلق صحبت مدار کثرت با خلق آشنائی ہت
ا را غنیمت دان سخاوت راستی وعدہ را دادن دوستی دلہا از کم آزاری شناس تا از محاسبۂ خود
ت ازی با دیگران شروع مکن مگو انچہ نتوانی شنید کاری میکن تا کاہل نباشی روزے از خدای میدان
نبرد نباشی حق تعالے دنیا را بیافریدے و بر قومے بیاراست و گفت اینجاے بلا است و آخرت را بیافرید
ابل این بستان عطاست و خود را بر قومے بیاراست یکے را ہمت بہشت و یکے را ہمت دوست ای من
ت آنکہ بہشتش ہمہ اوست طالب دنیا نجو راست و طالب عقبیٰ مزدور است و طالب مولے مسرور
رطاے راہ پاک کن تو پشت بر آب و خاک کن چون اغیار انداشتی مسافت از میان برداشتی چون از خود
ی بدوست رسیدی و دیدی انچہ دیدی صاحب غلبات از خود آگاہ نیست و انچہ در مستی کند او را گناہ
یرے چون آتش زیادت گرد و محبت بے طاقت گرد د تجلی دوگونہ است تجلی ذات و تجلی
صفات عاشق را پست کند و تجلی ذات عاشق را مست کند اگر پست شوم گوید مست باش و اگر
خود نیستی نمایم گوید نما نیست باش و اگر خود نیست شوم گوید بما ہست باش یک چند طلبیدم و درون
آخر چون بسوختیم فرا آسودیم ذکر زبان عادت است و ذکر دل عبادت است و ذکر جان سعادت
است دیم اگر داری طرب کن و اگر نداری طلب کن یار باش بار مباش گل باش خار مباش یار فروشی
اسلام است خود فروشی کفر تمام است ہر کہ ازین خبردار د از درخت حرفت ثمر دارد و اگر روزے

صد بار خاک شوی به که در پسند خود هلاک شوے دل بخلق بلند که خسته گردی بحق بند که رسته گردی یکی
مست شراب دیگے مست ساقی آن فانی است واین باقی روزگارے او را می جستم خود را مے یافتم
اکنون خود را مے جویم او را مے یابم پنج نشان بدبختی است بے شکرے در نعمت بے صبری در محنت بے
رضا بودن در قسمت کاہلی در خدمت بے حرمتی در صحبت مہر از درم بردار و برایان نه مہر از کیسه بردار و برزبان
نه ترش چنان باید که ترا بر طاعت دارد مہر چنان باید که در دل تخم خدمت کار و اگر امروز نه ترسی فردا به ترسی
ہر که با علم بود درخت امید او پربار بود و ہر که با تقوی بود دین او در حصار بود ہر که با یاد حق بود دل وے
بیدار بود سر شک چشم را مایه ساز تا بنواز د ترا آن بنده نواز در کودکی پستی دور جوانی مستی دو پیری سستی
خدا یا کے پرستی این کار بدل آگاه است نه بدستار و کلاه است در کار باش که کاروان بر سر راه است
اگر تو واپس مانی مرا چه گناه است در جستن دلہامے کوش و صیہامے پوش و دین بدنیا مفروش و مقابر
رہیم تمام است شرابا طہورا کدام است وران محلت که محبت جاے گیرد عافیت زہره ندارد که پاے گیرد
درویش آب در چاه دارد و نان در غیب نه سر بند ار و د زرنه در جیب تو نگران باز رو سیم نازند درویش
با سخن قسمنا سازند درویش را نه دنیا وطن است و نه عقبیٰ جاے نه دوزخ مسکن است و نه بہشت سرا
درویشے چیست خاک کے بیخته آب کے بران ریخته نه کف پارا از ان دردے و نه پشت پارا از ان
گردی درویشی چیست انچه در سرداری بنہی وانچه در دست داری بدہی وانچه بتو رسد نجہی اندرویش
دو چیز باند بس آبی در دیده و آتشے در نفس اگر بسته عشقی خلاص مجوے اگر کشته ولے قصاص مجو
عادت معشوق حیله فروشی است و کار عاشق حلقه گوشی است ہر کرا خواہند بر اندازند با باش در انداز ند ہما
روز بیبین مے ترسند و عبدالله از روز پیشین ہر گه بر خود بند و بر خود خندد خوش عالمے است نیستی ہر کجا با نیستی
ویکے خفته و میرسد و گر تو خالق را مے شناختی بمخلوق نمے پرداختی خلق پندارند که دارند باش تا پرده بر دارند عیبے که
در شماست دیگران را ملامت نکنید ہر نعمت که دران شکر نیست نقصان دو جہانی است و ہر ایمان
که دران اخلاص نیست کفر نہانی است محنت کشیدن بے صبر ہلاک جاودانی است طاعت کردن
بے اخلاص بباد دادن زندگانی است بندگی کردن غیر حق بر بنده حرام است او را بنده باش ہمه عالم
ترا غلام است از رہی تا بنده دو کار است و دنیا نه سراے مراد و کام است اگر بجدا نیاز داری زاد بر گیر د
سفر و در راه یک است از ندامت چراغ افروز که عقبه تاریک است ایمن مشو که ہلاک شوی ایمن آنگه
بشوی که با ایمان بخاک شوی در دمندیه در د تو شاد است بنده در بند تو عزیز ترا آزاد است بر گناه دلیری

Courtesy Prof Shahid Amin. Digitized by eGangotri

مکن که حق صبور است خویشتن را ناامید مساز که ایزد غفور است دل در غیر مبند که الله غیور است
بیدار شو که ربگاه می شود کار اول تو بباید که بآخر تباه شود در رنگ و پوست منگر در نقد دوست بنگر بعاریت
نازیدن کار زنان است از دیدۂ جان حیران شدن او را کاران است هر که پنداشت که بخویش ترا شناخت نه ترا
شناخت نه خود را شناخت از دست غدر خواستن از بے مروتی است عذر قبول ناکردن از بے فتوتی است
آنکه بجان زنده است از زندگانی محروم است و آنکه بجاے بخشیدن زنده است حی قیوم است دانیم که هست
ندانیم که چون است آنکس که بدانست که چون است از دائرۂ اسلام بیرون است اے جوان مرد درخت
هستی خود را از بیخ بکن و در پاے مستی افگن آفریدن عرش نه تلبیس است هر که حق را محتاج عرش گوید نیز از
ابلیس است رسول صلے الله علیه وسلم فرمود دع ما یریبک الی ما لا یریبک شک را ایمان و یقین را بگیر عیب
نفس تو یقین است و عیب دیگران اگر مردی عیب پوش باش نه عیب بگیر فاش در مشاهده دوستی نماید اما دوستی
در غیب پدید آید مبتدیان را گفتار است بزبان منتهیان را نه گفتار است نه بیان اگر خاموش باشم گویند دیوانه
است و اگر سخن گویم گویند از عقل بیگانه است هیچ چیز همه را چنیر را چگونه شناسد و آمده بوده را چگونه داند نه زنده
است آنکه زنده بجان است آنکه زنده بدوستی است زندۂ جاویدان ست حق از همه مستغنی است پس چندین چندین
و انس با کیست هیچ ندانم تا این روز با بیدلان پرست و خون عاشقان در کدام مذهب رواست بزبان هرچه
گوئی تو رواست بندگی رضا دادن بقضا ست اصل در محبت دل است باقی آب و گل است قالب پوشش
است و حقیقت دیدار چون تو مستی از میان بردار قرآن هم یاد است و هم یادگار بنازش میدار تا بوقت دید
هر اشتیاقے که از تعظیم مالی است حرمان است هر حقیقت که از شریعت خالی است خذلان است
تا بود تو درمیان است چه جاے امان ست حکم گردان است و قضا روان است مرد آن ست که در رنج
و راحت یکسان است قضاے حق تیغ بران است نیام را از تیغ چه زیان ست همه زخمها بر تن آید
از ان درویش بر جان ست دوستی نام بے نامان است نشان بے نشانان است که بدم جبرئیل عیسی
مریم حاصل شود چه عجب که به فضل مولیٰ آب و خاک از صوفی باطل شود زنده میخواهم تا از محبت قطره
از جان او چکانم مشتاقے جویم تا ورقے از شوق معرفت برو خوانم منصفی مے جویم تا انصاف یک
نفس عمر ازو بستانم یکے جوهر نشان است دیگے جوهر فروش یکے جان می فشاند تو مے نوش فشاند
را مبارکباد و بنیده را نوش مردی که از تربیت ازل خیزد و خاک لحد او را نریزد لطف میسازد و کرم
نوازد و لیس لطف با کرم عشق مے بازد و خاک درمیان بگذارد بنظر حق تا گاه آید اما بر دل آگاه آید
صوفی نه در بهشت نه در دوزخ نه در دنیا نه در عقبےٰ است قرب کجاست صوفی را ماواے آنجا است

Courtesy Prof Shahid Amin. Digitized by eGangotri

هر که در بند او فتاد چهار تکبیر بر جهان کند و جان و دل تسلیم فرمان کند و قالب را در خاک حسرت نهان
کند نه زهرهٔ آن دارد که از ناله و افغان کند نه طمع آن دارد که درویش را درمان کند مهر را
با صبر خویشی نیست در مذهب عشق توانگر و درویشی نیست مطرب با چنگ به از زاهد با جنگ ترا
کلید نجات بچنگ نیست دل تنگ مکن که دوست با کسے بجنگ نیست در جهان هیچ عجیب تر ز
مرگ غیست واین عجب ترکه ترا بمرگ برگ نیست بهشت بلطف آفرید دوزخ بغضب نه مومن بطرب
زید و صوفی بطرب نه فراغتے که دل رسیده را باز جویم نه مساعدے که روزگار شوریده را باز گویم نه عالمے
مصدق که علم شریعت باز گوید نه پیرے محقق که آداب طریقت باز گوید آن مایه داران که مایه خود
کار کردند رفتند و از ایشان بیادگار جز سگے نماند و بدست پسینان جز لقمهٔ و خرقه و بانگے نماز خرقه
با دل پراگنده تخمے بود بر سنگ افگنده این کار نه بعلم است نه بدانش نه بکوشش است نه
بخواهش از الله عنایت است و بخشایش هر که بندگی کند آزادی یابد و هر که از دل داے بندگی
کند بادشاهی یابد وقتے پیری روے بجمعے کرد که ایشان از رنج هاے نالیدند گفت بدانید واگاه
باشید که هزار نیکوئی کنید که حق تعالے از شما پسند و چنان بنود که او کارے و حکمے کند که شما از وے
پسندید و تسلیم کنید خداے پرست درویش توانگر انست و هوا پرست توانگر درویش اگر کوشم
که خویشتن بپوشم برهنه مانم و اگر جهد کنم که به سعی خویش از چیزے یابم بے بهره مانم باد وستی
جان خواصی نتوان باجائے کم گیر یا دو دراز و میدان حرمت کعبه از ان ست که به تعظیم کعبه فرمان
است میان کعبه و حاجی بادیه در میان است و میان بنده و حق نفس در میان است با دشمن
ظاهر جنگ کردن آسان است کار دشمن باطنی است که قصد او بایمان است تاویل مکن که
سر آن پنهان است تشبیه مکن که راه بے راهان است چون باد مباش که بر بهرنا خوشی وزی و
چون آتش مباش که بر ناجنس بیامیزی دین در سر دم مکن و دل در شکم مکن اے پارسا ے
دین فروش دین خود را به لقمه مفروش آنکه سلام او بواسطه است مزدور است و آنکه سلام
او بے واسطه است و، نور است یکے سلام شنود و یکے سلام کنند ه بنید قافله عشق و ر بهر دل که مقام
کند ویران کند و در کار خود سرگشته و حیران کند با دیده و دل یعقوب شنودی چه کرد با دل
عاشقان همان کند یک چندے ترسیدم با زمانے بلا اکنون مے ترسم که بفریبی به عطا درین راه
نفسے باید مرده دلی باید زنده جانی باید فرخنده مردے در درد جراحت و رمردے در کمفت
راحت کسے را چیزے مصلحت اگر من یکبار دو وستی قدم نهم بیق هر دو عالم نهم حق چون حاضر است

Courtesy Prof Shahid Amin. Digitized by eGangotri

باادب زی و چون ناظر است در طلب زی سر فرود آر تا در هر دلے گریزے خوی خوش دار تا در هر دلی آویزی بحکمت بیافرید بقدرت پرورید تلبانند آزه هر یک جامه بمید از بوده نالم نازنابوده محال است و از نابوده بیهوده و دنیا نه سراے آشایش است اگر آن هم آزمایش است از زندگانی در عذابم گوئی بر آتش کبابم نه خورد بیدار و نه خوابم در بیابان و با تشنه آبم از آنکه از دو درجابم منتظرم تا کے رسد جوابم چون صبر قسمت میکردند من نبودم این سبب چندین ناشکیبائی نمودم یکے ازین کار چاشنی کرده است یکے چندان خورده است که مست خراب افتاده است آنکه خبر این کار بوے رسیده است از طلب هیچ نیاسوده است و آنکه بوے این کار او را ربوده است شب او را صبح ندمیده است و آنکه ازین کار چاشنی کرده است بسر کار رسیده است و آنکه چندان خورده است که مست خراب افتاده نسبت آواز آدم و حوا بریده است بید بنال چشم بفردوس اعلی نگریسته دارد و دوزخ نه اندیشیده است همه آن کننده که او را باید و او و آن کنند که ما را باید پاکی هر چیزے در شستن است و یافتن هر چیزے در جستن است هر که خداے را جوید در علم شریعت یابد خواند علم شریعت دلگیر باشد فاما در روز قیامت دستگیر باشد تا تو مرا بد خواهی و خود را نیک نه مرا بد آید نه ترا نیک جوان مرد دریا ست و بخیل چون جوے پس دُر از دریا جوے نه از جوے چون معشوق عیان بود عاشق بیچاره دل نگران بود یار باش بار مباش گل باش خار مباش نفس بد را روزه پاے ترکیده را موزه گناه بتقدیر الله دان تا بیگناه باشی طاعت بتوفیق الله دان تا براه باشی هر چه در عالم است نشان آن در دم است کمال کار در بند بندگیست عزیم مرد در افگندگیست از نادان خدر کن بطاعت حریص باش و تکیه بر آن مکن چون پیش بزرگی شوی همه گوش باش او چون سخن گوید تو خاموش باش دل رفته و دوست یافته پادشاهی است بے دل و بے دوست زیستن گمراهی است دست و پاے عبد الله بجام بسته به که بجام نشسته پیری به عقل است نه سال توانگری بدل است نه بمال علم بعمل است نه بقال دنیا سراے عبرت ست گور منزل حسرت است میان عبرت و حسرت چه جاے عشرت است شادی از غم زاید و محنت از کاهلی از نفاق خیزد دولت از عادلی زاد برگیر که سفر نزدیک است دل را ادب آموز که خدمت موے باریک است دوزخ گرم است تافته و آنرا از درگاه روے برتافته عشق مردم خوار ست انچه کنی او را بکار نیست انچه او کند ترا بآن کار نیست سنی باش تا با اینان نه خاک شوی ره بدعت مرو که زود هلاک شوی اگر نسیم رحمت بوزد همه

Courtesy Prof Shahid Amin. Digitized by eGangotri

کافران در نیاز باز کنند و اگر سه دم قهر بوزد همه مخلصان در طاعت فرار کنند این سخنان نه از نه
اُستاد بکار است نه اُستاد گوینده این سخن آدم است و نه از آدم زاد هر که ازین باب سخن گوید
به حکایت یا با سناد درست نه از یافت ولایت آن گفتار بروے حجت ست و خیانت تصوف ظاهر
بے رنگ است و باطن بے جنگ است پشت بر بار مکن که مقصود در مشاهده پیشانی است شفقت
بازیگر که مایه درین طریق مهربانی است اگر تو فی ملق گوید اگر حق است حق یکے است نه دو در ورق
سخن از دل نیست از جان است از جان هم نیست لیکن بهانه ناز آنست ابلیس ازان گفتند چرا
فرمان برداری گفت فردا هزار هزار را بدوزخ برند که چرا دو گفتی بگذار تا یکے نیز برند که چرا دو نه
گفتنی بهر با یکے مگر جز که اصل صحبت جاودانی است به عیب دوست را مگذار که پاکی نعمت سبحانی
است شوق آنکه برخیزد که مرد به جمال وصال رسد و رسیدن به جمال وصال ممکن نیست فردا که بینی
بقدر خود بینی نه بقدر او بیش شوق کے برخیزد از انجا بود که موسی علیه السّلام فریاد میکرد که ارنی
جواب جواب مے آمد که لن ترانی اے موسیٰ این دیدار که تو طالب آنی نه بینی اگر به پائے
بمانی که من بز دانم تو انسانی اگر خواهی بکوه نگر تا بدانی چه لذت در دراز زندگانی آنکه از دوست
شنود و لن ترانی هر کس را ولایتے و مرا پاسبانی هر کس راند اے و مردیده بانی در د هر کس از مرگ
و آن عین حیاودانی چه پروانه چون بشمع رسید بسوخت نه نیست شد بلکه عین و شمع شد در هستی

تمام شد رسالہ رموزات الحقیقت

Courtesy Prof Shahid Amin. Digitized by eGangotri

بعون صانع مکین و مکان بفضل خلاق زمین و آسمان

مثنوی زہر عشق

در مطبع نامی منشی نولکشور واقع کانپور بخوبی طبع شد

Courtesy Prof Shahid Amin. Digitized by eGangotri

بسم الله الرحمن الرحیم

آن خدا اول بنام کردگار / خالق هفت و شش و پنج و چهار
آن خداوندی که آدم را ز خاک / آفریده داد او را جان پاک
بار را از شمس نوری او باد / تا شود ماهی ز نورش درگذار
خلق را ابر آب بنیاد او نهان / خاکیان را عمر به باد او نهان
آنکه فرمان داد او غرق باد و / تا سزای داد قوم عاد را
بی پدر فرزند پیدا او کند / طفل را در مهد گویا او کند (گهواره ۱۲)
این نجوم بس بروج آمد پدید / تا عبور تا عروج آمد پدید
انبیا را داد حسن کن فکن / اولیا را داد شرم هم کمین
انبیا را داد سر لامکان / اولیا را داد سوز عاشقان
انبیا را داد سر و هم صد عطا / اولیا را داد صدق با صفا
اولیا و انبیا را حق همین / این سخن تقلید نبود شد یقین
گشت گفته علی پاک دین / مثنوی این خبر با صدق الیقین
زر موز شهر عشق آگه نه / لاجرم کوری و یا دیوانهٔ
مصطفی آمد درین ره سرفراز / هیچ میزد در دلش بجز نیاز
مصطفی آمد درین ره بحر کل / قطره‌ها از بحر او یابند دل
مصطفی آمد درین ره پیر راه / دامن او گیر تا گردی به راه
مصطفی آمد درین ره رهنما / طالبانرا اندرین ره جا ترا
مصطفی آمد درین ره بحر نور / هر دو عالم یافته از وی حضور
مصطفی آمد درین ره پاکباز / سالکانرا رهنما و کارساز
مصطفی آمد درین ره بهر حق / از دو عالم برده در علم سبق

آن خداوندی که هستی ذات او / هر دو عالم مصحف آیات او
آن خداوندی که اشیا را ز بود / هر یکی را در لباسی وانمود
شمس را همچون چراغ نور داد / تا شود روشن ز نورش هر بلاد
آن یکی را جنبش باد ام داد / وان دگر را داد تا آرام داد
آن خداوندی که خویش اظهار کرد / بر خلیل آن نار را گلزار کرد
گه سگی را ره دهد تا پیشگاه / گه کند او گریه را مکشوف راه
انبیا را در ره گل سر نمود / اولیا را دامن پر در نمود
انبیا را داد سر ذوق عشق / اولیا را داد راز شوق عشق
انبیا را داد هر دم سفتی / اولیا را داد هر دم خلعتی
انبیا و اولیا را حق بدان / سر معنی کرده ام با تو عیان
سر ربانی گفت آخر مصطفا / چند باشی در حجابهای باوفا
لی مع الله گفت احمد در میان / لیک این سر بسته تر از نهان
مصطفی آمد درین ره پیشوا / پیشوای انبیا و اولیا
مصطفی آمد درین ره بانشان / هر زمان از راه داده صد نشان
مصطفی آمد درین ره نور پاک / جمله ظلمات جهان را کرد خاک
مصطفی آمد درین ره فخر جان / تاجدار و پادشاه جاودان
مصطفی آمد درین ره راز دان / دیده معنی درین ره باز دان
مصطفی آمد درین ره عقل کل / عقل‌های جمله زو یابند بل
مصطفی آمد درین ره راز دان / سر معنی را ازین جا باز دان
مصطفی آمد درین ره با جمال / تا مظهر از جمال او کمال

Courtesy Prof Shahid Amin. Digitized by eGangotri

مصطفی آمد درین ره غیب دان — سر معنی را ندیده او عیان
مصطفی آمد درین ره حال را — از برای عالم گفتش کمال را
مصطفی آمد درین ره شهریار — حکم او بر هر دو عالم پایدار
مصطفی را حق بدان و حق همین — تا شوی تو مرد راه و مرد دین
مصطفی را نور حق میدان یقین — تا رسی در قرب رب العالمین
مصطفی حق جو و حق بر مصطفی — بشنو این معنی که یک باصفا
احمد بود و عثمان در جهان — احمدش گفته رفیق و در جهان
جمله در توحید حق یکتا بدند — گرچه محو کثرت ضد تا بدند
عاشقان بینی بجان حیران شده — هر یکی نوعی دگر بریان شده
عاشقان بینی ز خود فانی شده — جمله در احوال یک بانی شده
عاشقان بینی بخود باقی شده — از خودی بگذشته و فانی شده
عاشقان بینی بخود باقی شده — وان گهی در عشق حق ساقی شده
عاشقان بینی بری از لامکان — هر نفس در باخته جان جهان
عاشقان بینی ز درد عشق خویش — سر برهنه پا برهنه دل زریش
عاشقان بینی تمامی جان شده — همچو اسمعیل جان قربان شده
عاشقان بینی بصبر جان شده — وان گهی در صبر جان سلطان شده
عاشقان بینی بسی در معرفت — همچو داود نبی در تعزیت
عاشقان بینی برفته از جهان — همچو عیسی بر فراز آسمان
عاشقان خود جمله در راه وی اند — جمله حاجتمند درگاه وی اند
از سر دل نگه کن ای پسر — تا شوی از سر معنی با خبر
غیر قرآن این کتب های دگر — پوست دان این جمله را ای با خبر
من همه تفسیرها را خوانده ام — مغز قرآن را از آن برخوانده ام
هر چه گفته دیگر ای افسانه بود — عقلها با این سخن افسانه بود
هر که خواند این بکام دل شود — زر و دبا شد کاندرین واصل شود
هر که همچو اهل کما و واصل شود

مصطفی آمد درین خانه دین — قطب عالم رحمة للعالمین
مصطفی آمد درین ره مرد عشق — این کسی عیبی نداند که آمد در عشق
مصطفی آمد درین ره ذات حق — این کسی داند که دید آیات حق
مصطفی را حق ببین و حق بدان — تا شوی در هر دو عالم بی نشان
مصطفی او مرتضی را یار دان — جمله را حق دان بهر خیر از میان
مصطفی او مرتضی هر دو یکیست — هم ابوبکر و عمر خود بی شکیست
سر جان مصطفی او مرتضی — کشته زهر و شهید کربلا
عاشقان یکدم آدر جان — تا بیابی سر عشق لامکان
عاشقان بینی درین ره گشته غرق — از قدم در خون نشسته تا بفرق
عاشقان از خود واصل شده — وان گهی در عشق حق کامل شده
عاشقان بینی زبان قال آمده — وان گهی از عشق در حال آمده
عاشقان بینی بری از خویشتن — همچو ابراهیم از بت شکن
عاشقان بینی ز فرق خاکدان — در دمی بگذشته از هفت آسمان
عاشقان بینی ز عشق دوست مست — جمله اندر نیستی گشتند هست
عاشقان بینی ز هجر و درد داغ — همچو داود نبی اندر فراغ
عاشقان بینی بسی شوق نور — همچو موسی رفته اندر کوه طور
عاشقان بینی بسی شاه آمده — چون سلیمان شاه درگاه آمده
چون محمد عاشقی هرگز نبود — عاشقان از بهر چنان خوب بود
از سر دل نگه کن این کتاب — تا که برخیزد ز پیشت صد حجاب
این کتاب دیگرست ای مرد دین — رهبر ان راه نماید در یقین
یار قرآن معنی است ای ترک پال — تو چه دانی تا چه گفته ذوالجلال
باز فرمودند از پیشان مرا — تا بگویم اصل را او مغز را
ترک ما قیل کن افسانه را — گوش کن از من تو دولت خانه را
نام این کردم بوصلت نامه من — زانکه دولت دیده ام من بهر این
در دو بهلو نیش همه حاصل شود

Courtesy Prof Shahid Amin. Digitized by eGangotri

حکایت دیگر نیز در خلقت حضرت آدم علیه السلام و سرانجام مهام او

ای برادر قصهٔ نو گوش کن
چل صباحش از قضا تخمیر کرد
پس نهاده ذات هم در پیش او
آدمی یعنی تو آگه نیستی
ای لعین گنج ست آدم و غیره
صد هزاران حور خرم در برش
صد هزاران غرو شادی طرب
جلد از لطف خدا آدم بدید
آدم از جنت چو بیرون آورید
آدمی یعنی توئی ای بے خبر
سعی را فرمان ست بر آن منقول
بود گنج بے نهایت در عدم
نوح گشته در جهان لی هزار
باز اسمعیل بچون جان شده
باز یعقوب نبی آمد بدرد
باز داؤد نبی بوده یقین
باز زکریا چو شد اندر درخت
باز عیسی آمده از سر عشق
باز احمد آمده از عشق نور
باز آمد مصطفی با صد بیان
باز عمر آمده دین عدل ناک
باز حیدر آمده با صد کمال
باز آمد بایزید اندر مرید
صد هزاران فر از آن حق شهان

مثنوی در سر و علم مو کار
بعد از آتش بر کشید و میر کرد
سر کشیده آن لعین از کیش او
سخت مردودی در هستی
تو چه دانی زانکه هستی بے خبر
صد هزاران نور هر دم در برش
نے در آنجا سنج دیدی نه تعب
هر زمان سیگفت او بس خرید
صد هزاران در مکنون آورید
سر ببین و سر بدان هر راه بر
لاجرم نامش نهاده بوالعجب
رو نمود این جایگاه در سبیل
دعوت حق کرده هر دم آشکار
در ره حق هر زمان قربان
بود در عشق خدا آنا دفرو
در تضرع پیش رب العالمین
آمده کرده کان درختش کجی
صد هزاران خلق لداده سبق
خلق عالم یافته از وی حضور
از برات طالبان عاشقان
عادلان را کرده اندر نور پاک
آفتاب شرح نوزد الجلال
هر زمان گفته ز جان او بس مزید
آمد اندر پشت آدم در جهان

دست لطف حق چو آدم آفرید
بعد از آن فرمود کی افلاکیان
حق تعالی گفت ای ملعون راه
چونکه تو سرکشی از راه دین
آن زمان آدم نشسته در بهشت
صد هزاران لطف او در یافته
سلسبیل و نجبیل و هم زمان
حق تعالی خواست اسرار ترا
صورت ابلیس ابلیس دان
نفس شهوت هست ابلیس لعین
باز گوئی سر تو اسرار جان
گاه آنجا آدم و حوا شده
باز ابراهیم بوده در جهان
باز اسحاق نبی پیر آمده
باز یوسف بود اندر مصر یار
باز آمد چون سلیمانی جهان
باز یحیی آمده اندر جهان یقین
باز احمد آمده در لامکان
باز احمد آمده از عشق کل
باز بوبکر آمده در صدق کل
باز عثمان آمده اندر حیا
از حسین و از حسن حیدر از این
باز لقمان آمده آن قطب حق
کے توانم جمله را تکرار کرد

وز غذای سر عشقش پرورید
سجده داری پیش آدم در زمان
تو چرا سر میکشی از حکم شاه
لعنت ما بر تو شد تا جرم دین
بهر بار و هانیان در باغ گشت
صد هزاران حله با سر ساخته
شیر شهد و میوه‌ها جاودان
فاش گرداند سرا مر ترا
وسوسه کرده در آدم هر زمان
سر کشیده او ز روح نازنین
گرچه آمد آدم اندر خاکدان
شعفه اندر جهان پیدا شده
بت شکسته پیش حق هر دم عیان
در ره حق سرور پیر آمده
بادشاهی کرد او اندر جهان
تخت را بر باد کرده خویش دان
سر فدا کرد در ره دین
صد هزاران نو او اندر جهان
عاشقان جمله از و یابند دل
صادقان جمله از و یابند دل
صد هزاران رهروان ایشان
صد هزاران سر حق را بار این
از ره حق برده از مردم سبق
عشق پاکان در دل من کار کرد

Courtesy Prof Shahid Amin. Digitized by eGangotri

گر صد آدم گر هزاران خود یکیست / آدم معنی مکرم آمده است
مرد حق را اندرین دنیا شکست / او ز نفخ روح خرم آمده است
آدم از جنت برون آمد چو جان / آدم معنی ز جمله دوست دان
تا جمال دوست را بیند عیان / هر چه غیر آدم است آن پوست دان

حکایت آمدن مردے دانا بخدمت حضرت شاه

بیامد پیش حیدر مرد دانا / که سیری باز گو ز اسرار ما را
که اندر جنت ماوا بود روح / بود این شمس آنجا مجلس افروز
علی گفتش درو رست نه شب هم / ز شمس و بدر است و نه مظلوم
همین آدم بود سالار افلاک / همین آدم بود معمار این خاک
همین آدم درینجا سرفراز است / همین آدم در آنجا شاهباز است
همین آدم بود کرسی یزدان / ازین آدم شده است این چرخ گردان
همین آدم بود عقل مصفا / ازین آدم شده است اسرار اسما
همین آدم بود روح مطهر / ازین آدم شده است عالم منور
همین آدم بود عرش الهی / ازین آدم بدانی هر چه خواهی
همین آدم بود سر معانی / ازین آدم خدا را باز دانی
همین آدم بود جنات اکبر / ازین آدم شود جنات اخضر
همین آدم بود جبریل نتوان / نه فهم و گنجد آنجا وهم دعوا
ز بهر آدم این حور و غلمان / ز بهر آدم طوبی و رضوان
ز بهر آدم است اشجار جنت / ز بهر آدم است انوار رحمت
ز بهر آدم است این هر دو عالم / ز بهر آدم است هر بیش و هر کم
همین آدم بود مسجود عالم / همین آدم بود مقصود عالم
همین آدم توئی گر باز دانی / همه عالم توئی گر باز دانی
ابر منا ترا تشریف داده / در معنی بروے تو گشاده
اگر تو اندر ان در خام باشی / ز بیم بارگه لا انعام باشی
اگر تو اندر ان هم خام باشی / از ان در تا ابد خام باشی
از ان تا با ابد ان شاه باشی / بمعنی چون رسی الله باشی
رهے توحید حق توحیدیان گو / درین عاشقان مانند جان گو
که از غیر حق بیزار باشی / یقین میدان که مردکار باشی
ز غیر حق درین ره میل درکش / علاج عشق خود راین ز آتش
بغیر حق همین رهبر دو عالم / اگر هستی ز ذریات آدم
که اندر هر دو عالم جز یکے نیست / درین معنی که میگفتم شکے نیست
یکے دان جمله در انجام و آغاز / یکے بین جمله را در گوش کن باز
یکے دان صورت عالم سراسر / یکے دان جمله اشیا ای برادر
اگرچه صد هزاران رنگ پیدا است / بهر جا دو صد معنی کیش است
ولیکن اصل دان بیرنگ آمد / از ان نزهم درینجا رنگ آمد
چو بینی ابر را هر دم برنگے / درختان گرد او هر دم برنگے
هزاران گوناگون شد آب / گهے زرد و گهے سرخ و گهی ناب
خاک را خود رنگها افزون تر است / زانکه قرب بعد او کامل تر است
این همه تقدیر ان کردیم ما / تا نه بینی غیر یکے را ای فنا
این همه برهان آیات از یکیست / این همه ذرات آدم را ز یکیست
این همه نزغه موقوفات دل / ای پسر این جمله آیات دان

حکایت در ظاهر رمز بلال

بشنو این رمز از بلال باوفا / خواجه مایان غلام مصطفی
او فتاده بود آن در ثمین / در میان آن جهودان لعین
روز و شب در دین او طلبگار آمده / عشق احمد را خریدار آمده
روز از بهر جهودان کار کرد / شب همه شب خدمت جبار کرد
روز و شب در دین حق بیدار بود / واقف سر بود مرد کار بود
آن جهودان لعین گمراه شدند / از طریق عشق آن آگه شدند

Courtesy Prof Shahid Amin. Digitized by eGangotri

چند تن زان گمرهان جمع آمدند
بعد از آن گفتند از نفس نبی
گفت راه او حقیقت و بهتر است
صد هزاران گر زنند از چشم من
تا دمن بگذار بگذر از دوئی
تا دم آخر مبارز اے محترم
چونتو یکتا باشی اے مرد خدا
چونتو یکتا باشی اے مرد فقیر
چونتو یکتا باشی اندر لامکان
چونتو یکتا باشی در دین خدا
چونتو یکتا باشی اندر سر دل
چونتو یکتا باشی اندر راه او
چون جهان از جمله رنگ پیدا شده است
شرح در ترتیب از یکی شد آشکار
از یکی شد این جهان پر گفتگوی
از یکی پیدا شده آب و هوا
از یکی شد قطرهٔ باران پدید
از یکی پیدا شده عین و دان
از یکی پیدا شده زر و گهر
از یکی پیدا شده عشق و میوه
از یکی پیدا شده صد دل خراب
از یکی پیدا شده خوبان چین
از یکی پیدا شده جمله جهان
از یکی پیدا شده صد نامه آ
از یکی پیدا شده علم انبیا

تا بلال پاک را چوبک زدند
تو چرا تعظیم احمد میکنی
راه بی ایمان تمامی ابتر است
من یکی دانم ترا ای ما و من
تا درین ره مرد صاحب حکم شوی
بگذری از کفر و از اسلام هم
پس بقا باشد ترا بعد از فنا
بر همه عالم توئی سلطان و میر
ساقیت باشند اندر قدسیان
از خدا یابی تو صد گنج عطا
سر دل را باز دانی هم ز دل
مات سازی صد هزاران شاه را
عقلها از جمله رنگ پیدا شده است
بشنو این معنی دیگر دم هوشیار
از یکی شد عالمی جست و جوی
این جهان از داد هر دم با صفا
بحر گشته منیر بند هل من مزید
آنجهان را شیر کرده رایگان
دُر و لعل و سنگهای معتبر
هر یکی را صد نوا و صد نقود
کرده با عشاق هر دم صد عتاب
چشمها را داده ام بهر نگرش
از یکی شد آشکار او نهان
عاشقان را کرده هر دم جان فشان
از یکی آمد حضور اولیا

تا که برگردد ز عشق مصطفی
راه او حق تو چرا کردی قبول
پس بلال از شوق دل گفت احد احد
گر هزاران پاره گردد جسم من
چون بلال باوفا بگذر ز خود
تا دم آخر بیکتائی رسی
چونتو یکتا باشی ای مرد یقین
چونتو یکتائی درین ره دره است
چونتو یکتا باشی اندر ذکر نور
چونتو یکتا باشی اندر بحر جان
چونتو یکتا باشی یکتا بدان
انبیا را جمله رنگ گفتند باد
چونتو یکتا باشی اندر معرفت
آسمان از یکی گردان شده
از یکی شد این نجوم بے شمار
از یکی پیدا شده اشجارها
از یکی شد کوه پیدا در جهان
از یکی پیدا شده خیل و حشم
از یکی پیدا شده صد باهرو
از یکی پیدا شده صد نازنین
از یکی پیدا شده صد گلعذار
از یکی پیدا شده صد باهوش
از یکی پیدا شده صد مه لقا
از یکی پیدا شده این جسم و جان
از یکی آمد نبوت در جهان

ترک گیر و این طریق مصطفی
گشته در راه با تو بو الفضول
قادر و فرد و خداوند صمد
من یکی دانم یقین بے ما و من
تا رهی از نام و ننگ و نیک و بد
در کمال ذات یکتا اے رسی
هم ز دنیا بگذری هم ز دین
هر دو عالم ذره و قطره است
وصلتے یابی شوی اندر حضور
آن جهان نماید خویشتن را در میان
سر معنی کرده ام با تو بیان
از یکی گشتند ایشان سرفراز
معرفت اندر ترا هر دم بصفت
ماه و خورشید از یکی تابان شده
از یکی شد علم هفت و چهار
داده هر دم لحن اوان شمارها
از بنا ساکنین این جهان
اشتر و گاو و خر و اسپ و غنم
شتر قد و تنگ چشم و مشک بو
هر یکی اندر لباس خوش ببین
ابروان چاچی و چشمان پر خمار
دست شاخ و گردن با دو خوش
عاشقان آغشته هر دم از جفا
سر این معنی بدانند عاشقان
از یکی آمد دایه در جهان

Courtesy Prof Shahid Amin. Digitized by eGangotri

از یکی آمد خلیل ذو الفنون — در ره حق تاجدار ذو منون
از یکی احمد شده سالار شاه — عقب‌ها بر گرفته از راه
از یکی موسی شده صاحب قران — حیرت آورده ز بیم لن ترانی
از یکی عیسی شده بر آسمان — ترک کرده خطهٔ این خاکدان
از یکی هان هرچه بینی سر بسر — چه بد و چه نیک چه خشک و چه تر
این همه تفسیر از بهر کست — مرد معنی را در آنجا که شکست
این یکی اندر یکی آمد مدام — تو یکی اندر یکی بین السلام
خود یکی اندر یکی آمد یکی — اندر این معنی کجا باشد شکی
تو یکی اندر یکی توحید دان — بر دل تو آیت تحقیق دان
تو یکی اندر یکی دان بیخبر — تا شوی در معرفت صاحب نظر
تو یکی اندر یکی تو عشق روح دان — این سخن را تو در مفتوح دان
تو یکی اندر یک خدا باشد خدا — بشنو این معنی پاک با صفا
ذات حق اندر صفات حق ببین — بگذر از کفر و رها کن کیش دین
بس جمالش در جلالش با زمین — شک مشو وانگه گذر کن از یقین
بس نهان اندر عیان میدان مدام — بس عیان اندر نهان بین السلام
هم زمین هم آسمان و هم فلک — هم نجوم و هم بروج و هم ملک
هم نبی و هم ولی و هم علی — خود ببین تا تو نباشی احولی
این یکی آمد یکی آمد همه — عقل افتاده است اندر زا همه
مبدء هم در هر دو کاره نمود — چون مکان نیست هر جا که نمود
این سخن از ترجمان دیگر است — مرد این در افشانی دیگر است
این سخن از لامکان آورده ام — سر مخفی را عیان آورده ام
این سخن از عقل و ایمان برتر است — این کسی داند که عالی گوهر است
این سخن از نیز معنی آمده است — از بدعوی نه فتوی آمده است
این سخن از بهر ملت آمده است — نه از ره تقلید کثرت آمده است
این سخن از عرش اعلی آمده است — از امر حق تعالی آمده است
این سخن از بهر عشاق آمده است — از برای جان مشتاق آمده است
این سخن برهان معنی آمده است — از طریق عشق سوی آمده است
این سخن از سر پنهان آمده است — عمد از آن گوهر جان آمده است
این سخن از عشق جانان آمده است — لاجرم از عقل پنهان آمده است
این سخن را درد باید بیشکی — تا بدانی از رموزش اندکی
گر ترا درد است یابی کار را — اندر یه دو بانه الو اسرار را
گر ترا در دست مردمان هم بود — گر ترا عشقت جانان هم بود
درگذر از علم زند و قال و قیل — در در بگذر زین شو چون سلسبیل
در گذر زین جهان آن جهان — چند باشی آشکار و نهان
در گذر از خویشتن یکبارگی — تا رسی در عالم بیچارگی
بگذر از خود پاک کلی از فنا — تا رسی اندر فنا نیز بقا
در وجود خود کنی کلی خراب — آن زمان محبوب بینی بی حجاب
عاشق و معشوق تو خود خود شوی — جان و تن بگذار بگذر از دوئی
گر یکی بینی تو جانا بین شوی — در دو بینی احول کژ بین شوی
هست استاد حکیم پاکباز — تو دانا با حق تعالی گفته راز
در همه عالم ورا همتا نیست — همچو او در علم سر غوغا نیست
رازها با حق تعالی گفته است — سرها از رازها دانسته است
روز و شب در راه با او دور است — [illegible] خفت نور [illegible] هست
هیچ کس از راز او آگه نشد — هیچ کس با او چنین همره نشد
این حکیم است دو جهان معمور اوست — این حکیم است هر دو عالم نور اوست
همچو او دیگر حکیمی خود نبود — جمله عالم ها از حکمت گشود
مسند [illegible] حکمت از حق یافته — [illegible] نو م دیگر بر داخته
ای بسا کس کو ره او را گشود — ای بسا کس کو سیر حق نمود
ای بسا کس [illegible] آگاه گرد — ای بسا کس که غایب [illegible]
ای بسا کس که درد عشق [illegible] — ای بسا کس که [illegible]

Courtesy Prof Shahid Amin. Digitized by eGangotri

ای بسا کس کو بجام فقر و ...
او حکیم صادق شر خدا است
صد هزاران حکمت بی منتها
اندران خانه یکی آیینه دان
جز دگان گفت ای حکیم با خرد
حکمت ادمی ازین پیدا کنم
چون دو دیده احولک در آینه
جهد کن تا گر نه بینی ای سوا
جهد کن تا گر نه بینی ای فتا
دو مبین کج مرد راه ای پسر
دو مبین ای مرد معنی در میان
دو مبین ای مرد بگذر از دوی
دو مبین ای مرد راه ذو الجلال
دو مبین در عادت حق در نگر
دو مبین بگذر از هر ننگ و نام
احولک دو دیده از راه او فتاد
لاجرم از غافلی اندر فتاد
لاجرم در بند صورت مانده است
وان حکیم پر هنر او راح دان
دل بدان آیینه از روی کمال
روح نفس و عقل و دل جمله یکیست
عقل اندر صورت گرده خراب
عقل اندر کارسازی جهان
عقل اندر نیستی هست آمده
عقل هر دم خانه آباد کن

ای بسا کس را که خانه زر بداد
همچو او دیگر حکیمی خود کجاست
از خدا پور یافت آن بحر صفا
صفت عالم او ز آن آیینه دان
هر زمان در آینه می بنگرد
در جهان خود را چو او زیبا کنم
لاجرم گر ز بینی شده در آینه
تا نباشی همچو احول شرمسار
تا نه گردی همچو او اول مبتلا
تا شوی در راه معنی معتبر
تا شود اسرار حق بینی عیان
تا رسی در عالم که لم یزلی
تا رسی در عالم وصل و صفا
تا یکی بینی جهان را سر بسر
تا رسی در راه وحدت والسلام
سرنگون اعور دون چاه او فتاد
لاجرم از احولی در چه فتاد
پای تا سر در کدورت مانده است
نفس شهوت کاهل آمد در میان
تا در و بینی جمال ذو الجلال
هر دو منی خود در بنا بیشک هست
عشق هم ... ای کل گرده خراب
عشق اندر بی نیاز در جهان
عشق اندر هستی نیست آمده
عشق هر دم خانه ویران کند

ای بسا کس را که شاه پیر گرد
از خدای خویش حکمت یافته
هیچ کس از علم او واقف نشد
هست آن آیینه در پیش حکیم
حکمت او بیشکی در آینه است
وانگهی در آینه کرد او نگاه
جهد کن تا گر نه بینی ای پسر
جهد کن تا گر نه بینی ای فقیر
هر که دو بیند نشان غفلت است
دو مبین و دو مگو و دو مجو
دو مبین ای پاکباز راه تو
دو مبین ای خواجه [illegible]
دو مبین در راه عشق [illegible]
دو مبین بگذر از [illegible]
دو مبین در راه عشق [illegible]
احولک در آینه چون بنگرید
لاجرم بدبخت سرگردان شده
وان حکیمی پر هنر آیینه
روح اندر عالم وحدت [illegible]
اندر آن ره گر تو وحدت بین شوی
چو یکی بینید تو از روح الله
عقل اندر هر دو علم ز فرق
عقل و [illegible] طالب هنر شده
عقل عاشق شد اندر جهان
عقل باشد غافلان را رهنما

ای بسا کس را که نصب تیر کرد
در سلوک خویش فتح یافته
احولی با او کرم همخانه شد
رخ چو ذرا دید در وی خود مقیم
لاجرم زیبا رخش چون آینه است
دید صورت که زشت است تباه
تا نباشی همچو او کز نظر
تا نمانی همچو احول در سفیر
زانکه او اندر مقام احول است
تا ازین طاقت مکن تو گفتگو
[illegible] از گفتار من آگاه شو
تا شوی شیدای اندر لامکان
تا شوی در هر دو عالم بی نشان
تا یکی بینی ازل را از ابد
تا شوی پنهان تو اندر لامکان
[illegible] خود را دید آن ازگار دید
هر دم از نو علگر حیران شده
جمله یکتا دید در هر آینه
نفس اندر عالم شهرت فتاد
بی کمال و بی یقین و اصل شوی
چونکه گر [illegible] گشت نفس شوم دان
عشق داده هر دو عالم را طلاق
عشق آتش در همه خرمن زده
عشق شهباز شده در لامکان
عشق باشد عاشقان را پیشوا

Courtesy Prof Shahid Amin. Digitized by eGangotri

عقل آنجا پردهٔ دار ره شده است
عقل اندر کار خود درمانده است

عقل اندر نا تمامی باز ماند
عقل اندر حیستی بود در قال و قیل

عقل گشته هر زمان کوی دگر
عقل از تکلیف چون کامل شده

جوهر عشقست پیدا و نهان
جوهر عشقست پاک ذات حق

ایدل آخر یک زمان بگذر ز جان
ایدل آخر بگذر از قال و مقال

ایدل آخر بگذر از کون و مکان
ایدل آخر بگذر از کبر و نفاق

ایدل آخر بگذر از جهل و گمان
ایدل آخر بگذر از بخل و فساد

ایدل آخر بگذر از خوف و رجا
ایدل آخر بگذر از اسم و علم

ایدل آخر بگذر از عقل فضول
ایدل آخر بگذر از راه نشان

ایدل آخر ترک کن گفتار را
ایدل آخر جان را ایثار کن

ایدل آخر بگذر از غیر خدا
غیر حق اندر دو عالم خود مبین

گر تو غیر حق به بینی ای پسر
گر تو غیر حق به بینی ای فقیر

گر تو غیر حق به بینی ای جوان
عشق آنجا راز دار ره شده است

عشق صد اسرار حق برخوانده است
عشق اندر کاردانی پیش راند

عشق اندر شست و شو چون آب نیل
عشق را گوی بوده ای پسر

عشق از تشریف او واصل شده
حالت عقلست این هر دو جهان

این کسی داند که دید آیات حق
تا رسی اندر مقام لامکان

چند باشی در پی حال و محال
تا نه بینی خویشتن را در میان

تا نمانی در عذاب در فراق
تا ز نور عقل یابی صد بیان

تا روی در روز محشر شاد شاد
تا نباشی بر طریق ماجرا

سر باز د غوطه خور اندر عدم
چند باشی در پی رد و قبول

همچو مردان خدا شو بی نشان
تا بیابی عالم اسرار را

پس برافگن دیدهٔ دیدار کن
هان و هان تا تو نه بینی غیر را

شک بسوزان و گذر کن از یقین
در قیامت خسته گردی کور و کر

هر زمان از جان برآید صد نفیر
خاک بر فرقت نهی تو جاودان

عقل آنجا هر زمان اندر سجود
عقل در تسبیح و تهلیل آمده است

عقل اندر سرفرازی آمده است
عقل اندر پاکبازی جاودان

عقل هر دم در دو رنگی آمده است
جوهر عشقست بحر لامکان

جوهر عشقست دریای عظیم
ایدل آخر یک زمان بیدار شو

ایدل آخر بگذر از هر دو جهان
ایدل آخر بگذر از هر نیک و بد

ایدل آخر بگذر از حرص و هوس
ایدل آخر بگذر از پندار کین

ایدل آخر بگذر از سود و زیان
ایدل آخر بگذر از بالا و پست

ایدل آخر بگذر از طامات خلق
ایدل آخر بگذر از نقش و صور

ایدل آخر بگذر از راه گمان
ایدل آخر بگذر از لذاتها

ایدل آخر یک زمان بیدار شو
ایدل آخر خویشتن را کن فنا

غیر حق اندر جهان نبود پسر
غیر حق اندر دو عالم نیست کس

گر تو غیر حق به بینی در جهان
گر تو غیر حق به بینی ای فتا

گر تو غیر حق به بینی در جهان
عشق غوطه خود خورد اندر وجود

عشق در توحید و تکبیر آمده است
عشق اندر بی نیازی آمده است

عشق وصل و فصل خواهد زین جهان
عشق اندر بی درنگی آمده است

جوهر عقلست فعل این جهان
جوهر عقلست رحمان و رحیم

یک زمان جویای وصل یار شو
تا رسی در عالم عین عیان

چند باشی در عقول و در خرد
تا نمانی اندرین ره باز پس

تا رسی در قرب رب العالمین
تا ز سودت بر فزاید این جهان

تا شوی از عشق جانان نیست
چند باشی در پی حالات خلق

چند باشی بت تراش و بیخبر
چند باشی اندرین ره بدگمان

تا بیابی علم حق بی منتها
وا گهی جویای راه یار شو

تا بیابی در فنا عین بقا
باز دان اسرار شو صاحب نظر

در ره توحید این ارشاد کن
منکری باشی بسان کافران

در بیان غیر گردی مبتلا
باز مانی از جمال جاودان

Courtesy Prof Shahid Amin. Digitized by eGangotri

چون صفات او احد آمد مدام　غیر نبود جمله او دان والسلام
هرچه دیدن ذات پاک او بود　این چنین دیدن ترا نیکو بود

ور همه اشیا در اظاهر ببین　اولین و آخرین و ظاهرین
ظاهر و باطن در امیدان مدام　آخر و اول ور ادان والسلام

آسمانها و زمینها و فلک　جمله او را دان مگذر تو ز شک
صورت و معنی بهم تو داده دان　جمله اشیا مصحف آیات دان

هرچه بینی ذات او بیدان مدام　ذره در کوی او بین والسلام
آفتاب از روی تو یک ذره بدان　بحرها از بحر او یک قطره دان

کوهسار از دو گهشتن گشت خاک　تا گرداب او فتاده در مغاک
انبیا را داد سر خویشتن　زانکه ایشان اند شاه انجمن

سر خود با انبیا گفت تمام　بر محمد ختم کرده والسلام
سر وحدت نور احمد باز دان　تا شود پیدا به پیش هر زمان

سر وحدت از محمد شد پدید　پس علی از وی بگوش جان شنید
با علی اسرار خود احمد بگفت　چونکه او بشنید ترک خود بگفت

چون علی بشنید دل آگاه کرد　آن زمان برخاست قصد چاه کرد
پس علی اسرار حق با چاه گفت　سر وحدت از دل آگاه گفت

جان و تن دان گر توئی مرد یقین　تا شود علم الیقین عین الیقین
تن ز پنج و چار و شش مانده است　لاجرم در راه حق وامانده است

چون علی اسرار در چاه هست بگو　تا تنت فانی شود از گفتگو
چون تنت فانی شود باقی شوی　آن زمان علم خدادانی قوی

چون تنت فانی شود کل جان شوی　آن زمان تو لائق جانان شوی
چون تنت فانی شود ای مرد کار　نه جهان دیار ماند نه دیار

چون تنت فانی شود ای مقتدا　پس بیابی قرب و وصل مصطفی
چون تنت فانی شود اسرار عشق　چون خلیل الله روی در نار عشق

چون تنت فانی شود ای یکجهت　همچو موسی نور بینی بر درخت
چون تنت فانی شود آگه شوی　همچو عیسی پاک روح الله شوی

چون تنت فانی شود از قیل و قال　فارغ آئی مثنوی تو هر حال
چون تنت فانی شود از ذکر و فکر　فارغ آئی سیر ی در راه بکر

چون تنت فانی شود از خویشتن　وارهی از گفت و گوی ما و من
چون تنت فانی شود از جسم و جان　فارغ آئی و شوی در لامکان

چون تنت فانی شود اندر وجود　بر تو گردد روز پرکار وجود
چون تنت فانی شود از معرفت　فارغ آئی و بدانی در صفت

چون تنت فانی شود از هر نیاز　راز یابی و گروی شاهباز
چون تنت فانی شود در لامکان　باز دانی سر از عاشقان

چون تنت فانی شود در بحر نور　محو گردی و شوی اندر حضور
چون تنت فانی شود یکجا کمن　آن زمان بینی جمال ذوالمنن

چون تنت فانی شود سلطان شوی
پس علیم و عالم او یان شوی

حکایت آمدن سلطان محمود به هندوستان و شکستن اصنام

بود سلطانی ورا محمود نام　هر دو عالم با وجودش با نظام
عادل برحق بد و سلطان دین　بت شکن از ملک هندوستان چین

عمر خود را در غزا بگذاشته　کام خود را از غذا برداشته
سالها در جنگ کفار لعین　بود آن کیخسرو روی زمین

این جهان آراسته از عدل و داد　آن فریدون زمانه کیقباد
صد هزاران جسم را عیان شده　ملک هند از تیغ او ویران شده

بتکده از تیغ او زیر و زبر　چه بهند و چه بچین و چه بکر
غلغله افتاد از وی در جهان　قیصر از خوفش نبوده در امان

شهرهای منکران کرده خراب　کافران اول شده از وی کباب.
روز و شب در خدمت دلدار بود　دشمن کیش بد و زنار بود

Courtesy Prof Shahid Amin. Digitized by eGangotri

دیرها کرده خراب اندر جهان
روز و شب در خدمت دلدار بود
دائما در راه حق کوشنده بود
جان او پر گوهر توحید بود
شرع احمد را بجان کرده قبول
خلق عالم از سخاوت وی غنی
شب شدی از خانه بیرون آمدی
سر برهنه پا برهنه شد برون
پس سلامش کرد و گفت ای پیر راه
پس زبان بگشود پیر بیقرار
با غلامان لطیف و تخت و زر
با خواتین و ظریف و خانمان
با سرا و باغ و راغ و کشتکار
با سواران دلیر و کرّ و فر
با مراد نفس خود خو کرده
پرده‌ها را اول از خود باز کن
چون بسوزی پرده‌ها را آفتاد
پادشاهی و بزرگی در جهان
این غلامان ظریف و ماه‌روی
این زر و املاک و گنج بیشمار
این کنیزان را تو می‌بینی نیاز
ترک گیری لذت دنیا بکل
سربسر تو درد گردی ای جوان
چون نماند از وجود تو خبر
وارهی ز ننگ و نام خویشتن

از برای دین احمد هر زمان
صاحب سر بود مرد کار بود
او شراب دین حق نوشنده بود
از ره اعیان نه از تقلید بود
راه شرع او گرفته از اصول
شاه را نی کبر بود و نی منی
در طلب می‌مست و مجنون آمدی
نی برسم هر شبی آن ذوفنون
حاجتی دارم بدرگاه اله
گفت ای محمود از حق شرم دار
کی شوی از راه معنی باخبر
کی رسی در زمرهٔ صاحبدلان
کی شوی در راه عرفان مرد کار
کی رسی در وصل حق ای بیخبر
لاجرم در صد هزاران پردهٔ
وانگهی برخوردهٔ او ساز کن
آن زمان گردی ز وصل دوست شاد
مختصر گردد به پیشت ای جوان
پیش تو گردند خشک و زشت خوی
جمله در پیش تو گردد همچو مار
جمله در چشم تو گردد چون پیاز
پس برون آئی تو از پندار دل
پس نماند هیچ دردت در میان
آن زمان از راه حق یابی خبر
چند باشی بت پرست خویشتن

در طریق دین احمد فرد بود
روز و شب در دین احمد کار کرد
صوفی و صادق بُد آن شاه جهان
دائما در فکر راه معرفت
دائما در عدل و در داد آمده
دائما جویای مردان خدا
یک شبی در دین احمد کار کرد
ناگهان افتاد در ویرانهٔ
حاجت ما را بخواه از کردگار
ملک و مال و تخت خواهی در جهان
با سپاه و لشکر و طبل و علم
با دواج و تاج و شمشیر و کمر
با سلاح و اسپ و با گنج و گهر
با حکیمان و ندیمان جهان
صد هزاران پرده اندر پیش و پس
روز نور عشق شمعی بر فروز
چون ترا پیدا شود آن بحر نور
این سپاه و لشکر و ملک و حشم
این سرا و باغ تو زندان شود
این کلاه و این قبا و این کمر
از هوای این جهان بیرون شوی
در ره معشوق خود صادق شوی
محو گردی فانی مطلق شوی
چون تنت فانی شود باقی شوی
بت چو بشکستی شود گنج عیان

صادق دین بود جبا درد بود
شب همه شب خدمت جبّار کرد
صادق عاشق بُد آن بحر زبان
حاصل او بود در دین این صفت
خلق عالم جمله زو شاد آمده
دشمن نفس خود و کبر و هوا
عشق آمد در دل وی کار کرد
بود آنجا بیدلی دیوانهٔ
زانکه می‌بینم که هستی مرد کار
کی شوی تو از گروه صوفیان
کی چشی از خوان آن فضل و کرم
کی شوی در معرفت صاحب نظر
کی رسی در راه مردان ای پسر
کی رسی اندر طریق عاشقان
کی رسد بعد ترا نه هیچ کس
پرده‌ها را سر بسر کلی بسوز
هر دو عالم در دولت گردد نفور
در نیاید پیش چشمت یک رقم
هست این عالم همه خسران شود
جمله در چشم تو گردد مختصر
مختصر
در طریق عاشقان مجنون شوی
آن زمان تو عشق را لائق شوی
وانگهی در عشق مستغرق شوی
آن زمان علم خدادانی قوی
برخوری از گنج وصل جاودان

Courtesy Prof Shahid Amin. Digitized by eGangotri

بت چو بشکستی حجاب از پیش رفت — عشق آمد راه دین و کفر رفت
بت چو بشکستی شوی مرد خدا — داری تو زین طریق و ماجرا
بت چو بشکستی برون شو زین جهان — سر برآئی در جهان جاودان
بت چو بشکستی برو زین خاکدان — سر بفگن در فضای لامکان
بت چو بشکستی برد او در رسی — در قرین حضرت الله رسی
بت شکن شو همچو ابراهیم حق — تا ز همراهان خود یابی سبق
چونکه ابراهیم یکتا گشت و فرد — لاجرم تنها شکست آن بتگرد
اینجهان پر هوس سنجار دان — همچو ابراهیم بت بشکن عیان
چون علی بت نیز در کعبه شکن — تا ببینی تو جمال ذو المنن
کعبه را تو دل بدان ای بالبصر — تا بیابی از ره معنی خبر
این خیالات بدن تو بت بدان — بشکن این تنها در اندر لامکان
چونکه محمود این سخنهای بلند — بشنوید از پیر روشن هوشمند
آتشی در جان او افتاد سخت — دار هید از نام و ننگ و تاج و تخت
گفت محمود ای شریف و پیشوا — ای حبیب مصطفی و مرتضی
ای تو عرفان همه عالم یقین — ای تو برهان خدای عالمین
ای تو قطب اولیا و اصفیا — پیر عالم بندهٔ خاص خدا
ای تو پیر سالکان در هر طریق — رونمای مومنان در هر فریق
ای تو سلطانی همه عالم حشم — ای تو چوپانے همه عالم غنم
ای تو سر خیل بزرگان جهان — خلق عالم از همه تو بی نشان
ای جنید وقت شبلی جهان — بایزید پیر مرید خورده دان
ای تو پیر راه رو در معرفت — ذات تو پر نور وصفت از صفت
ای تو مرد عشق وحدت آمده — از ره معنی بعزلت آمده
ای تو مرد پاکباز و پارسا — صادقان را رهنما و پیشوا
ای تو حکمت از خدا آموخته — حکمت هر دو جهان را سوخته
ای تو توحید خدا کرده بیان — از ره توحید داده صد نشان
ای ترا علم لدنی داد حق — در علوم مصطفی خوانده سبق
ای تو فخر پیشوایان زمان — ای تو گنج بی نهایت در جهان
ای تو سالار سلوک عاشقان — ای تو غمخوار دل صاحبدلان
ای کمر بسته درین ره مردوار — همچو منصور آمدی در پای دار
ای چو ابراهیم ادهم کهنه پوش — ای چو رابعه بصیر حق کرده نقش
در ره حق وحدت کل یافته — عاشقان حق راز تو بل یافته
از خودی خود بکل فانی شده — در بقای حق بحق باقی شده
از مقام ترک و تجرید آمده — در رموز علم توحید آمده
بر سریر سلطنت سلطان شده — وانگهی در عالم عرفان شده
صوفیان و طالبان با وفا — از تو می یابند صد صدق و صفا
گنج معنی و بصورت در فقیر — ای به معنی بس بزرگ و بی نظیر
هر دو عالم در وجودت قطره ایست — عرش و کرسی پیش جودت ذره است
هشت جنت سوخته از هیبت — هفت دوزخ یخ شده از عزتت
اینجهان و آن جهان خواهان تو — ام شبی من آمدم مهمان تو
اکرم الاضیاف از قول رسول — ام شبی از لطف ما را کن قبول
گفت اهلا مرحبا شاد آمدی — در ره عشاق آزاد آمدی
بعد از ان سلطان بگفتش ای امام — از کجائی تو مرا بر گو تمام
گفت لقمان مرعشی نام ماست — گنج معنی در دل ویران ماست
گفت سلطانش مرا معلوم بود — شیخ لقمان نام تست ای بحر جود
لیک پرسیدم ز دقت پیر راه — زان نه گفتم نام تو اینجا یگاه
حمد لله را که دیدم روی شیخ — آمدم ناخوانده من خود سوی شیخ
شیخ اینجا آمده من بی خبر — از قدوم شیخ کارم شد چو زر
بعد از ان گفتش که چون ای اوستاد — شیخ اینجا آمده گشتیم شاد
گر چه تنها بود مروی بقرا — لیک از عشق خدای کامگار
از ره توحید برخوردار بود — محرم حق بود سر راه بود

Courtesy Prof Shahid Amin. Digitized by eGangotri

در ره ... عشق در ره او
عاشقی ... بدان مرد خدا
... در توحید شد ... آمده
... اندر ره او یافته
پس ز بی ... بخت روایت کرده او
... برفت انهار دنیا آن فقیر
آمدم ... حسین اینجا پگاه
... در اینجا آمدم شوریده حال
... ابریق ...
چون بدان آن پیش نشستند ...
پس ... پیش کردند از دنیا
آن بزرگ ...
بود در راه حق در کار بود
... در راه معنی مرد بود
... مردان خود فانی شده
... زمانه خواب ... نخورد
... نفس خود ... بشستند
در ره توحید حق پاک آمدند
... در راه حق بسیار گوی
... او در بند نفس خویش ...
... در راه رفتند ای پسر
... عجب ... زنده حال
... سر حق پی برده بود
... یقین خویش حاصل کرده بود
عاشق صادق بدان بحر صفا

دائما بود آن لقی طلب
واله و شیدا بدان ستر صفا
در ره تجرید چالاک آمده
... اشد ... بجان ...
هر دم خود بر ... گشته شد
آن یعنی پس بزرگ و پیر
از برای آن ولی مرد راه
دیدم او را رسته از قال و عالم
بود در ... شش از مشک و گلاب
و اندر آن حلاش ... نیز
تا که بگزاریم ما بر وی نماز
در زمان صندوق ... عود گشت
لاجرم در عشق برخوردار بود
روز و شب در ناله پر درد بود
در بقای حق بحق باقی شده
... از خلق جهان آزاد و فرد
هر دو عالم را بجل ... گفتند
در ره تجرید چالاک آمدند
... ندیدم در جهان ...
... اندر حرف این اسرار خواند

صوفی صادق بدان مرد یقین
ترک تجرید ... بغایت ...
بحر عرفان بود آن مرد خدا
... گفت او هر دم ...
کوس ... زده در عیان
او انا الحق آشکارا گفته بود
اندرین ... بود و ...
سر بدان ... نهاده این ...
وان دگر یک ...
بعد از آن ... آسمان
بعد از آن صندوق ...
ای پسر تو یک زمانی هوش دار
هر که عمر خویش را اختیار کرد
هر که حال خویش را آگاه کرد
نفس خود را در ... داشتند
ترک این ... جهان ...
در یافت نفس خود ...
سالها بودند اندر انتظار
ای دریغا سر اسرار نهان
هر که او یکدم مراد خود نداد

حکایت تاج اسراج منصور حلاج علیه المغفرة الی المنهاج

در ره تحقیق او را صد کمال
... که چون ما را ... اگر کرده بود
در یقین خویش واصل گشته بود
عارف صادق بدان بحر وفا

حال او جانی عجب بود ای پسر
او شراب صرف حق نوشیده بود
راه در گنج معانی برده بود
در علوم ... و ... داشته او

کامل و ناطق بدان جویای دین
در ره ... سعادت ...
سر نهاده ... گنج ...
محو گشته پیش او هر نیک و بد
آن محیط بیکران گنج ...
... این سر ... او سفته بود
دائما از فضل حق دلشاد کام
دو فرشته پیش استاده بپا
از برای آن فقیر پاکباز
جمع گشته اندر اینجا ...
چون پدید آمد در اینجا ...
... مردان حق ... شد ...
هر دو عالم را فدای یار کرد
نفس خود را او فدای راه کرد
زندگی خود ...
آن جهان را دید اندر عین دل
دیده و نفس و ...
تا یکی را وصل شد از صد ...
... گفتم هم ندیدم ...
صد در رحمت ... خود گشاد
این جهان در پای ...
نی چو حال آن حسینان ...
لاجرم از جمله کلی مرده بود
نی که چون ما او ... پرده بود
هیچ علمی ... فروگذاشته بود

Courtesy Prof Shahid Amin. Digitized by eGangotri

عالمان از علم او درمانده اند
صادق از صدق او خون جگر
ذل او جائی عجب بگزیده فقیر
زد انا الحق شهر خود پیدا بکرد
سی و سه بیت از عالمان
جمله بغداد پر غوغا شده است
بعد از آن نزد خلیفه آمدند
چون خلیفه واقف این کار شد
پس کتابت ز گفته او خوانده اند
پس بفرمود شیخ در زندان برند
بعد از آن منصور زندان نشست
شب در آنجا گفت ای زندانیان
بعد از آن منصور گفت ای دوستان
شیخ اندر دست خود افشاند در زمان
چون که دیدم این همه سالکان
چار صد رخنه پیدا پدید
دست و پای شیخ را بوسه بداد
تا که جمله سالکان آگه شدند
چونکه زندانبان برفت آگه شدند
گفت ای دارنده عرش مجید
گفت ای دارنده لوح و قلم
ای دوست آتش افروخته
ای دولت صادق صادق شده
ای دولت زاهدان خوش
ای دوست انبیا دوستدار

عارفان از عرف او درمانده اند
سالها خوردند کس را نیست خبر
او زمعنی بصورت بی نظیر
ناگهان بغداد پر غوغا بکرد
جمله بر کاغذ نبشتند آن زمان
او بکفر خویشتن رسوا شده است
کام خود را از خلیفه خواستند
در دل او صد هزاران خار شد
سر مخفی را بجان برخوانده بود
تا که یابد از این کار ستمند
بود در زندان ز قومی پای بست
اندرین زندان جمع آید این زمان
جمله را آن دم کرد این زمان
جمله شان بند از هم برگشود
چونکه دل بسته است نیم هالکان
هر یکی از رخنها بیرون دوید
بانها او بر کف پا رو نهاد
از طریق عاشقان آگه شدند
در مناجات آمد آن مرد یقین
عرش و کرسی هم ز نورت شد پدید
این جهان و آن جهان از تو علم
عاشقان از هر چه غیرت سوخته
در طریق صدق حق لایق شده
هر زمان تقدیر ز هد آرند پیش
هر یکی را داده صد علم آشکار

عاشقان از عشق او گریان شدند
زاهدان از زهد او رسوا شدند
بود هیچ بسانی داد او بپوشش
اهل تقلید آن زمان بر خاستند
این زبان حلاج کافر گشته است
تا که برگردد از این کفر عیان
وانمودی حال آن منصور را
زانکه دانم از محب او بدی
لیک از ترس عوام و عالمان
من بدانم که او مرد خداست
چار صد تن بود در زندان شدید
جمله بر گفتند حال یکدگر
مردمان گفتند او رنجه بخت
بعد از آن گفتند در ها بسته اند
پس اشارت کرد آن مرد صفا
چونکه زندانبان بدید این کار گاه
گفت من آگه شدم از سر کار
بعد از آنش گفت برخیز و برو
گفت ای دارنده کون و مکان
گفت ای پیدا و پنهان آمده
گفت ای آرام جان عاشقان
ای دولت عاشقان دریافته
ای دولت سالکان هر دو جهان
ای دولت عالمان هر دو سو
ای دولت اولیا را داده حال

هر دو نیز هم دگر بیدار شدند
در خیال زاهدان شیدا شدند
گوهر آنچه او در آن زمان خبر
از برای خویشتن فتوی خواستند
از طریق دین ما برگشته است
ورنه خونش را بریزم این زمان
صاحب مراقب شیخ را
کام دل از گفته او بسته
منع نتوانستم کرد آن زمان
فارغ از کفر و نفاق و از هوا
چون که آنجا رفت شیخ هوشمند
گر چه افتاده ایم در این خطر
گر تو دانی رفت زینجا چند گفت
تا در اینجا خوار و زار و مستمند
رخنها شد اندر آن دیوارها
پیش آمد آنگهی بگریست زار
ای نیار در رفت خبر من پایدار
تا که بگذاریم با خود ایم اندر گرو
غیر تو خود نیست در هر دو جهان
خلق عالم از تو حیران آمده
هم تو ئی دریا و هم تو در آن
جان خود را اندرین ره باخته
جمله در راه اند و از ره بی نشان
در ره تقلید نگذارند موی
ذات ایشان ماورای قیل و قال

Courtesy Prof Shahid Amin. Digitized by eGangotri

گفت با آسمان هم زمین | هست در تسبیح رب العالمین
ای وصالت نور اجلال آمده | گاه و بدر گه بلال آمده
ای وصالت باد و آتش را هم | وا وصالت از ره لطف و کرم
ای وصالت بحر را گنبد ساخته | هر زمان دُرّ و گهر بر ریخته
ای وصالت در درختان آمده | صد هزاران میوهٔ الوان آمده
ای وصالت انبیا و اولیا | ای وصالت صوفیان با صفا
ای وصالت عاملان عاملان | ای وصالت هست گشته در جهان
ای وصالت هر دو عالم سوخته | ای وصالت خانمان را کوفته
ای وصالت غم کش مفلسان | ای وصالت شمع جان بیکسان
ای وصالت سوز مشتاقان شده | ای وصالت وصل بیتابان شده
ای وصالت ترک تجرید آمده | ای وصالت گنج توحید آمده
ای وصالت گرد و زندان مرا | ای وصالت ذکر شب هجران مرا
بعد یک عالمان جمع آمدند | جمله اندر قصد آن شیخ آمدند
شبلی آمد در زمان پیش عمید | گفت شیخا او فتاده با قید
تا که بهر دارش کشند از چار سو | خلق و عالم در دوند از کو بکو
چون رسید آنجا و خلق بیشمار | دید شیخ آنجا بزرگ نامدار
بگفت زود و در زندان دید | دید آن شه را از هیبت طپید
تا که بودم من ز سر همدم تو | تا که موی مانده محرم نه
این حدیث تو همه دیوانگیست | عقل را با این سخن بیگانگیست
پیشوای ما چون مصطفی است | لاجرم تو آنچه گفتی هست راست
این چه گفتی کفر محض است ای فقیر | درگذر از کفر و رستی از سعیر
تو به بند صورتی وا مانده | کی تو هرگز حرف احمد خوانده
لی مع الله گفت احمد از صفا | تو کجا دانی که هستی ہو فنا
قسمت صورت همچو کافر مانده | واصل حق را تو کافر خوانده
بت پرستی میکنی و از بیر دلق | بینمائی خویشتن را صوفی خلق

ای دوتا شمس را در باخته | نور او بر جملهٔ عالم تافته
ای وصالت کوکبان حیران شده | اندرین ره جمله سرگردان شده
ای وصالت کرده آب خاک را | زانکه [illegible] پاک را
ای وصالت کوه از زر آمده | صد هزاران عاشق اندر دل زده
ای وصالت زر در پاے قدم | صد هزاران [illegible] در آرد از عدم
ای وصالت عاشقان علی زمان | ای وصالت صالحان جمله تمام
ای وصالت از جهان بیرون شده | ای وصالت عالمی بیچون شده
ای وصالت روشنائی در جهان | ای وصالت حاصل اهل دلان
ای وصالت رهنمای سالکان | ای وصالت در شبهای طالبان
ای وصالت صدق صدیق آمده | ای وصالت مدعی عشق آمده
ای وصالت وصل جانان در باخته | ای وصالت مسکن جانان باخته
ای وصالت کرد مردن آشکار | می برد مردان را در پای دار
صد هزاران خلق در غوغا و شور | برد بر زندان و دید اندر نفور
خلق و عالم جملگی جمع آمدند | برد بر زندان آن شه آمدند
شیخ چون بشنید برخاست آن زمان | با مریدان رفت تا زندان شتابان
گفت ما را یک زمان مهلت دهید | بعد از آن ما هر چه میباید کنید
گفت ای منصور دیوانه شدی | در حدیث شیخ بیگانه شدی
در خیال خویش دیوانه شدی | در حدیث عشق بیگانه شدی
باز قرآن جمله را شرح و بیان | کرده شرح آن گفته اندر آن
این چه گفتی پیمبران نگفت | این ز اسرار هرگز او نه گفت
بعد از آن منصور گفتش شو بدان | از رموز سر معنی بی خبر
مر ترا نی گفت احمد در میان | تو کجا دانی که هستی بی نشان
سخن اقرب گفت حق ذو الجلال | تو کجا دانی که هستی بر ضلال
خرقهٔ ناموس را پوشیده | دامن سالوس را پوشیده
تو سلوک راه خود دا کرده | لاجرم در صد هزاران پرده

Courtesy Prof Shahid Amin. Digitized by eGangotri

دام گاهی کرده این خرقه را
ماه تجرید و فنا راه تو نیست
رو که راه پرنشان راه تو نیست
پس برون آمد از آنجا همچو باد
شیخ او را گفت ظاهر نشسته است
تا که بر دار آورند منصور را
سر اسرارت چرا کردی عیان
گر سرت باید تو ترک سر بگو
پس بدیدند این نشان بیوقار
من منصورم تو منصورم ببین
گنج پنهانم درین جسم آمده
سر توحید این زمان پیدا کنم
تا بدانند عاشقان سوخته
من نمودار برای جملگان
من برای راه تحقیق آمدم
من شراب از جام وصلت خورده ام
من ازین ره برنگردم شبلیا
رانا مارا هست یار با صفا
کاندر است در راه حق مصطفی
هست نام او درین عالم کبیر
او برون آمد ز شیراز این زمان
چون شود واقف ز عالم آن کبار
میرسد نزد ای که شیخ کبیر
تا چه فرماید ز شرع آن کبار
بعد از آن چون روز پیدا شد بگه

میفروشی هر زمان این خرقه را
در سخن کم گوی آن نه راه تست
عقل تو از راه معنی در شکیست
رفت اندر خلوت خود سر نهاد
لیک باطن اندر آن من کیست
آن قتیل عشق و گنج نور را
لاجرم سر را نهادی در میان
در سرت باید تبرک سر بگو
تا کنند آن زمان بر دار زار
از ره توحید حق دو دم ببین
سر اعیانم درین اسم آمده
در بقای حق بحق باقی کنم
اسم اعظم را ز اسمی کو فته
وانمایم سر حق را من عیان
لاجرم در عشق صدیق آمدم
گوی را از خلق عالم برده ام
چند داری با من آخر ماجرا
گنج توحید است آن مرد خدا
هر دم از حق نعت است او صد عطا
آن به معنی او بصورت بی نظیر
صورتش فردا ببینی در عیان
بعد از آن گو بر بند در پایدار
آن بمعنی او بصورت بی نظیر
گه وه فتوی کسیش پایدار
آمد از شیراز آن شیخ کبیر

درخودی خود گرفتار آمدی
رو که در تقلید ماندی مبتلا
چونکه بشنید این سخن از وی جنید
عالمان آندم فغان بر داشتند
چون جنید از عالم فتوی داد نشان
شبلی آندم رفت پیش او نشست
چونکه سر خویش را کردی عیان
سر بگو دیگر عیانا ای مرد کار
بعد از آن منصور گفتش کای شفیق
من خدایم من خدایم من خدا
اولین و آخرین من بوده ام
بر سر دار آورم این جسم را
من برای جمله عالم آمدم
من برای سر توحید آمدم
انبیا در راه احمد تاختند
مصطفی شیخ نیست در راه دین
جاهلی خواه این زمان از من خبر
جان خود را در ره حق باختست
در حقیقت پیر عالم هم وی است
او ز حال من خبر دارد خبر
چون بیاید آن بزرگ پاکباز
شبلی آندم گفت ای مردان دین
شیخ عالم اوست اندر جهان
جمله گفتند آن زمان برداشتیم
چون به بغداد آمد آن شیخ جهان

لاجرم در عین پندار آمدی
سر توحید از کجا تو از کجا
در گشش او فتاد از صد گونه قید
از جنید پاک فتوی خواستند
عالمان و جاهلان کرده فغان
گفت ای مرد حق و یزدان پرست
آن زمان خون تو خواهد شد روان
تا نباشی در میان خلق خوار
من فتادم در یکی بحر عمیق
فارغم از کبر و کین و زهد و ریا
ظاهرین و باطنین من بوده ام
پس بگفتار آورم این اسم را
لاجرم در نفس آدم آمدم
لاجرم در ترک و تجرید آمدم
جان درو راه احمد باختند
او مرا بنموده است راه یقین
تا بمانید مر یک مروزی دگر
سر معنی را بجان بشناختست
زانکه آندم قطب عالم هم وی است
میرسد فردا به من جانب مگر
سر خود با او بگویم من بناز
مهلتی میخواهد آن قطب یقین
هست حالات و مقالاتش عیان
تا که شیخ آید فغان برداشتیم
رفت پیش شیخ منصور آن زمان

گفت ای مرد موحد نیکوکار
از برای تو زند این خلق دار

تو چرا اسرار خود با این خسان
گفتی و دیدی جفا از ناکسان

گنج مخفی بود ای مرد خدا
آشکارا کرده اینجا چرا

قرب پنجه سال بودی باده نوش
دائما در راه حق اسرار پوش

بعد از این منصور گفت ای پر هنر
من چه گویم آنکه تو دانی خبر

که توام کرد نهان بحر را
این بزیر کاسه ای مرد گدا

کمترین موجش انا الحق آمدست
حق چو حقست حق مطلق آمدست

گر تو فتوی بخواهندت بده
منتهی هم این زمان بر من بنه

چون دهم فتوی من از جهل و گما
اینچنین گفتست آن مرد خدا

بعد از آن آمد برون شیخ کبیر
آن بزرگ دین و آن بدر منیر

شیخ گفت ای مردمان منصور گفت
قتل بر من گشت این ساعت درست

عالمان آندم فغان برداشتند
پس طناب دار آراستند

جمله شیخان زمان حاضر شدند
سالکان و واصلان ناظر شدند

پس هجوم دیدان دور ای پسر
روز محشر بود گوئی سر بسر

هیچ او را ترس نی و خوف نی
بحر که گردد ز بانگ شبنمی

سالکان حق ز خود فانی شدند
واصلان در عین حق باقی شدند

زاهدان از زهد بیزار آمدند
ترک خود کردند در کار آمدند

که رسید ای شیخگان باتفاق
جمله در راه محمد گشت خلق

چونکه منصور آنچنان دید آنچنان
گفت اینک میروم بردار من

بر سر دار آمد آن مرد خدا
هر زمان میزد انا الحق بر ملا

بار دیگر از انا الحق باز داد
جمله عالم با او آواز داد

سنگ و خشت و رسن و کیوان و دار
میزدند آنجا انا الحق آشکار

بر زمین می شد انا الحق آشکار
این چه سرست این حقیقت آشکار

پس بصاحب منزلی بالید دست
خوش تماشائی کرد و غم را در بست

گفت اینم میگذارم من نماز
پس وضو سازم بخون ای پاکباز

سر حق را غیر کی پی می برد
هیچکس دیدی که با حق می خورد

تو چرا رمز انا الحق آشکار
گفتی و رفتی چنین بر پای دار

راه توحیدی عیانی داشتی
گنج اسرار نهانی داشتی

این چه بود کین زبان گفتی ز هوش
هر دو عالم کرده پر از خروش

بحر معنی بی نهایت آمدست
لا شکی بیحد عنایت آمدست

تو نمیدانی که آن بحر صفا
هر زمانی می برآید موجها

سر توحید آن زمان شد آشکار
گو ببندم این خیال بر پای دار

شیخ گفتش این چه گفتی نی رواست
من همیدانم که ذات تو خداست

کشتن من واجب آمد زین نشان
در شریعت زود تر ای عاقلان

خلق و عالم جمله پیش از شدند
تا که فتوی را از و هم بستدند

در طریق اهل ظاهر کشتنی است
لیک با طن راز دانم من که چیست

بعد از آنش آوریدند پای دار
برده آنجا خلق عالم بیشمار

عالمان حاضر شدند و جاهلان
عامه بسیار بودند مردمان

در میان حلاج استاده بپا
همچو شیران در میان لشکرها

زد انا الحق آنزمان شد نهان
خلق عالم را همه لرزید جان

صوفیان را حق از آن بگذاشته
عارفان را حق از آن شد کاشته

عالمان آندم فغان برداشتند
عامه را بر صوفیان بگذاشتند

عام آندم سنگها برداشتند
بر مشایخ سنگها برداشتند

دست زد اندر زمین آنمرد کار
پاره پاره بر وی پس شد بدار

چون کسان او را همی نشناختند
سنگها بر وی همین انداختند

خلق عالم آن زمان از خود شدند
بیخبر اینجا انا الحق میزدند

منصوری آندم مگر دستش برید
آنزمان از دست او خون چکید

او فرو مالید دست خود برو
گفت مردان را ز خویش آبرو

شبلیش گفت این زمان چه کرده
دست در ساعد چرا مالیده

کین نماز عشق را اینجا وضو
راست ناید جز بخون ای خوبرو

بعد از ان شبلی بگفت ای مردکار / از تصوف این زمان حرفی بیار
بار دیگر گفت کای صاحب نظر / از طریق عشق ده ما را خبر
بعد از انش سر بریدند از جفا / عالمان و جاهلان بهر وفا
چون بریدند سر زبان مرد کار / خوش انا الحق میزدی شد آشکار
خاک او در آب افگندند پدید / خاک او را باد در آب آورید
جمله مردان فنای ره شدند / در بقای حق بحق آگه شدند
جمله مردان ز خود بیرون شدند / در ره مشتاق غرق خون شدند
هستی خود را از ره برداشتند / نیستی را اندرین ره خواستند
زهد را و علم را و قال و قیل / جمله را انداخته در رود نیل
دیده از غیر خدا بر دوختند / غیر حق را اندرین ره سوختند
گر تو غیر ره نبینی در جهان / بر تو روشن گردد اسرار نهان
آن زمان اسرار حق یابی خبر / که شوی از جسم و جان خود بدر
پیر راهست اندرین ره عشق دان / تا رسی اندر مکان لامکان
عقل شیطان را زده ره بست / زان سبب ره را زده بر تافتست
آدمی معنی بدیدی ای لعین / روح پاکش رحمة للعالمین
گر ترا دیده بدی در راه ما / آدم ما را بدیدی همچو ما
ای برادر در کمال خویش باش / در ره توحید حق یکیش باش
این نه راه تست ای طفل خرند / راه شیر آنست مرد هوشمند
خود پرستان اندرین ره گمرهند / از طریق نیستی آگه نیند
عشق را بگزین و نفست را بسوز / تا شب تاریک گردد همچو روز
نفس را آنجا حجاب راه دان / این سخن را از دل آگاه دان
این ز تقلید ست و نی راه هوا / راه تحقیق است راه مصطفی
در ره توحید جان ایثار کن / دیده را در باز رو دیدار کن
اندرین ره کاملی باید شگرف / تا کند غواصی این بحر ژرف
صد هزاران خلق حیران مانده اند / اندرین ره زار و گریان مانده اند

گفت کنز آنکه می بینی ببین / تا ترا در راه حق باشد یقین
گفت عشق آنجا بود گردن زدن / بعد از انش آتش اندر خویشتن
این بگفت و اینچنین شد حال او / منتشر شد در جهان احوال او
بعد از انش سوختند آن مردمان / خاک او بر باد دادند آن زمان
ونگر ای عارف صاحب نظر / تا که مردان را چها آید بسر
گر تو مرد راه عشقی راه رو / همچو مردان از دل آگاه رو
جسم و جان و دین و دل درباختند / تا کمال راه را دریافتند
مال و ملک و آب جاه و اینجهان / جمله را اندرین پیش خسان
صورت خود زاب گل کرده خراب / اینجهان در پیش ایشان چون سراب
ای برادر غیر حق خود نیست کس / اهل معنی را همین یک حرف بس
چون تو اندر راه یک بینی شوی / از وجود خویشتن فانی شوی
عقل را این گفت سودا میکند / عشق هر دم خانه یغما میکند
عقل بگذار در ره ای پسر / تا نمانی اندرین ره کور و کر
حق تعالی گفت ای ملعون شده / از طریق حق ز خود بیرون شده
او نیست و من نیم تو بی خبر / لاجرم در راه ماندی کور و کر
چون ندیدی آدم ما را یقین / نام تو کردیم ابلیس لعین
بگذر از کفر و نفاق و کیش و دین / تا رسی در قرب رب العالمین
ذات این ره نیستی میدان یقین / خشک بسوزان و ببر از کبر و کین
نفس ایشان ضد راه صدق شد / عاشقان از راه پیش از عشق شد
نفس بت و آن بت را می شکن / تا رسی در بارگاه ذوالمنن
هر که اندر بند نفس خویش ماند / اندر ره حق همچو کافر کیش ماند
از ره توحید احمد ای پسر / در ره توحید حق شو با خبر
در جلال و جمال حق ببین / در صفاتش ذات حق میدان یقین
صد هزاران طالب اینجا سر نهاد / تا که یک کس ره بدان درگه نهاد
صد هزاران عارفان در گفتگو / اندرین ره لوح دل خشست و شو

عاشقانه آتشی زن در دو کون
چون نماند نقشها اندر میان
چون ترا باشد کمال دین حق
هرکه بینی آن تو باشی بیشکی
عرش و فرش و لوح و کرسی و قلم
گر شود چشمت بنور خویش باز
جهد کن تا جوهرت آید بچنگ
داده برباد عمر جاودان
جمله را یک بینی ای مرد خدا
بنگر ای از هیچ سوا ے مرد کار
هست پیدا لیک و پنهان اشتهار
عشق با عشاق این آمیخته
گفت پیغمبر که ما اخوان شدیم
وانموده سر اسرار قدم
سر حق را ره نمود از لطف حق
عارفان این معرفت دریافتند
رهبر عالم محمد آمده است
گر ز دنیا و ز عقبی بگذری
هرکه در راه محمد راه یافت
میم را بردار احمد شد احد
کور را خود اندر رخ زیبا چه سود
راه مردان راه توحید آمده است
بت پرستی راه شیطان آمده است

تا رهی از نقشهای گونه گون
آن زمان نقاش را بینی عیان
خویش را هرگز نه بینی جز که حق
چه ده و چه صد هزاران چه یکی
از تو شان شد اسم در عالم علم
قدسیان دریافت اند از نیاز
تا رهی از کبر و هم از صلح و جنگ
یک زبان آگه نه از سر جان
تا نباشی در مقام احولا
دائما از عشق باشی بیقرار
کے بود خفاش را تاب ضیا (چمگادڑ ۱۲)
روح اندر خاک بین آویخته
همدگر را آئینه در جان شدیم
آورید آن دُر معنی از عدم
در ره حق داد مردان اسبق
سالها با سوختن در ساختند
اسم او محمود و احمد آمده است
بے ره احمد هم در کژ روی
سر حق را از دل آگاه یافت
فهم کن معنے الله الصمد
گرچه داند تا چه بانگ آید ز دد
منزلش تجرید و تفرید آمده است
بت شکستن راه یزدان آمده است
گر نبود نتوانی این بت را شکست

نقشها را جمله در آتش بسوز
با تو گویم سر اسرار نهان
چون ترا معلوم گردد از عیان
جمله اجزای تو اند ای بیخبر
نور تو از هر دو عالم برتر است
جوهری تو جمله گرد و بیان
جوهر کان در هوس گم کرده
گر شوی آگه بجان خویشتن
گر تو راه عشق را مائل شوی
عشق جانان جوهر جان آمده است
اینجهان و آنجهان با هم ببین
چند گویم ای پسر در من نگر
گفت احمد خواند ما را ای امام
صد هزاران سر از دریای جان
راه را بنمود آن بحر صفا
عاشقان دیدند روے از عیان
تو مرد از خود زره گر ره روی
راه راه اوست هم دنیا و دین
احمد است اینجا احد ای مرد کار
هست این اسرار از جاے دگر
کور و کر از راه عقبی مانده اند
بگذر از هستی خود یکبارگی
بت شکن در راه حق ای مرد کار
همچنے خواه از دل یزدان پرست

بعد از آن شمع وصالش بر فروز
ای برادر نقش را نقاش دان
غیر خود هرگز نه بینی در میان
ذات کلی اینجهان را سر بسر
اینجهان و آنجهان را مهتر است
چون بدیدے سجده کردی از زمان
با سگ و جاہلے خو کرده
ترک گیری آن حدیث باز من
یک ره و یک کعبه و یکدل شوی
لازم از غیر نهان آمده است
بگذر از راه گمان و از یقین
تا نه بینی خویش را در من نگر
انبیا و اولیا او را غلام
آورید آن شاه عالم در میان
خواجهٔ دنیا و دین خیر الورا
دستها شستند در سار عشق جان
تا نمانی در بلا و کژ روی
سر حقست رحمة للعالمین
سر حق را با تو گویم آشکار
سر این را کی شناسد کور و کر
روز و شب و رشد دنیا مانده اند
تا رسی در عالم بیچارگی
تا نباشی در قیامت شرمسار

حکایت مردے پاکباز که در راه بے نیازی سرافراخته بود

Courtesy Prof Shahid Amin. Digitized by eGangotri

بود مرد پاکباز سرفراز
در رہ حق بود با روز و نیاز

نام او محمود اے بالبصر
از رہ بینش خدا بوده خبر

دائما در جنگ کفار لعین
بود آن کیخسرو روئے زمین

بود یک پیر بگرد سومنات مندر ۱۲
یک بتے بود ست آنجا نام لات

خلق او را خواستند صد ہزار
می پرستیدند آن بت آشکار

شاه چون آگاه شد از کارشان
از خیال فاسد و بنیاد ایشان جنگ ۱۲

لشکری کرد آن زمان آن شہریار
بود آن لشکر بقرب صد ہزار

بود اندر لشکرش مرد انبرد
ہمچو سام و ہمچو رستم در نبرد

شیر مردان خدائے راه یقین
دائما در جنگ کفار لعین

بود اندر لشکرش مردانہ مرد
در مصاف از جان جو دیر جانسپرد

شہ سپاه خویش را بیرون کشید
دامن چرخ فلک پر خون کشید

شب چلیمان و نریمان را بخواند
مشورت کرد و سپہ پیش راند

چون سواران بر نشستند آن زمان
غلغلہ افتاد زایشان در جہان

بانگ برد ابرد برخواست از سپاه
اوج را سر بر رسیده تا بماه

چشم عالم آنچنان لشکر ندید
ہیچ لشکر نیز زیور زر ندید

بود مقصد پیل با برگستوان
در خوری زو از برائے دشمنان

اینچنین میرفت آن لشکر روان
تا رسیده در بلاد مشرکان

مشرکان را شد خبر کار سپاه
شاه محمود ست آن عالم پناه

قلعہ را کردند در ما استوار
اندران قلعہ برون چندین ہزار

بر فراز قلعہ آن دم آمدند
دل بر آتش دیده پر نم آمدند

پس سپرہا بر کشیدند آن زمان
در عراده سنگہا کرده روان

لشکر محمود در پائے حصار
بود استاده بقرب صد ہزار

مشرکان چون سنگہا انداختند
لشکر محمود جنگ آراستند

قلعہ بوده سخت پر از کافران
عاجز آمد لشکر محمود ازان

شہ بجا آورد آنچہ جنگ بود
کس ندانست آن در قلعہ گشود

شاه را آمد ازان حال ملال
گفت یا حی و قدیم ذو الجلال

قادر پروردگار بے نظیر
کارم افتاد ست یارب دستگیر

سر بسجده داشت آن شہ در دعا
تا گہی از دست رفت آن بادشاه

دید مردی را نشستہ غرق نور
گرد بر گردش ستاده خیل حور

بود خشتی در کف آن پیشوا
زد ببرج قلعہ چون آن خشت را

قلعہ بہم ریخت و رستا چو ریگ
گفت ای محمود کارت گشت نیک

لشکر او خود عیان دیده بچشم
کاندر آمد از ہوا خشتی بچشم

رو بقلعہ قلعہ را ویران بکرد
کار دشوار آن زمان آسان بکرد

غلغلہ افتاد اندر دم در سپاه
شاه از غلغل بجست از خوابگاه

پس ایاز خاص گفت ای شہریار
شاه بنشین این زمان از کار زار

حق تعالی داد نصرت ای قباد
از ہوا خشتی فرود آمد چو باد

رو ببرج قلعہ و قلعہ شکست
آن زمان میبایدت بت ہم شکست

شاه گفتش خشت را آور برم
تا ببینم خشت را ای محترم

رفت خشت آورد پیش شہریار
بر رخ آن خشت بد خطی نگار

بر نوشتہ نام قطب اولیا
شیخ لقمان معدن صدق و صفا

شاه فرمود آن زمان کای سرکشان
بت بیارید و بسوزید این زمان

بت بسوزانید و شہر کافران
جملہ را ویران کنید اندر زمان

ہمچنان کردند آن مردان مرد
آتش اندر بت زدند شیر کرد

نفس چون بت را بسوز ای مرد کار
تا ببینی سیر حق را آشکار

ہر ولی کان جای شیطان بود
شہر کفر ست آن نہ شہر جان بود

شہر شیطان را بکلی کن خراب
شہر جان را بین تو با صد آب و تاب

بت شکست آن بر در شرح نبی
لاجرم نامش شده شاه ولی

بت شکن تو نیز ہر دم در حضور
تا بیابی بہر خانہ شہر نور

جملہ مردان ہم شفیع او شوند
در طریقت ہم رفیق تو شوند

شد شفیع شاه لقمان نامدار
عاقبت محمود شد آن شہریار

Courtesy Prof Shahid Amin. Digitized by eGangotri

در ریاضت نفسها را سوخته / دیدهٔ اغیار هم بر دوخته
جمله یکتا گشت اندر بحر جان / سیر کرده در فضای لامکان
از خودی خود بکل بریده اند / در طریق عشق صاحب دیده اند
در شریعت همچو موسی بشگافتند / در طریقت سرّ دین بشناختند
بود پیری در میان شان عجب / گو نیاموز از ریاضت روز و شب
در ره توحید حق کوشیده اند / خرقهٔ معنی بجان پوشیده اند
در حقیقت جان خود بگداخته / سالها در سوختن و در ساخته
شیخ را پیوسته با او بود کار / زانکه بود آن شیخ را اسرار وار
بود نام او ابوبکر فقیه / او بمعنی دل ز صورت بی نظیر
یک شبی در پیش شیخ آمد براز / گفت ای شیخ جهان پاکباز
من درین ره سالها رنجیده ام / خود ندیدم اندرین هیچ گرد
هر زمان کین راه بی پایان تر است / هر زمان این درد بی درمان تر است
عقل خود با راه او دیوانه شد / از خودی خویشتن بیگانه شد
هر دمی حیرت فرو گیرد تبر / کرده ام گم اندرین ره پا و سر
من ندانم تا درین ره چون بدم / هر نفس از عشق غرق خون بدم
چند باشد منزل این ره بگو / گر رسم در کار خویش ای خوبرو
لیک تا را پنج منزل در ره است / چار بگذر پنج بنشین در گه است
منزل اول بود کون و فساد / ای بسا کس اندرین ره سر نهاد
پس دوم منزل بر خود رجا / شد بسی جانها درین منزل فنا
سوی انس است خلوت ای فقیر / چون گذشتی رستی از نار سعیر
چارمی با طبیعت باشد انیس / اندرین منزل شود روح نفیس
منزل پنجم جمال با جلال / اندرین منزل بود عین وصال
چون فرو آیی تو در کون فساد / صد هزاران خلق بینی کیقباد
هر یکی حکم دگر کرده ز خود / هر یکی را پیش آمد نیک و بد
هر یکی راه گرفته اختیار / روز و شب با همه گرشان کارزار
این همی گوید که ره را نیست / وان همی گوید که جانا نیست
این همی گوید که اندر ره نیست / هر که ناید نیست لعمر و خدا است
این همی گوید که رهبر آمدم / وان همی گوید که بهتر آمدم
اندرین منزل بسی وا مانده اند / هر یکی در کار خود در مانده اند
باز بعضی قال را کرده بیان / از ره تقلید او وصف نشان
باز بعضی حکمت نو ساخته / در ره حکمت سخن پرداخته
باز بعضی در طبیعت مانده اند / همچو کوران در ولایت مانده اند
باز بعضی در نجوم و در بروج / باز مانده فارغ از بهر خروج
باز بعضی کور و بی‌ره همچو خر / از ره توحید معنی بی خبر
باز بعضی ملحد راه آمدند / از ره حق کور و گمراه آمدند
باز بعضی زرق سالوس آمدند / روز و شب در بند ناموس آمدند
باز بعضی در پی پندار خویش / روز و شب مانده اند در کار خویش
باز بعضی در پی صد نام و ننگ / باز پس ماندند اندر خاک و سنگ
باز بعضی در جدل بگذاشتند / عمر دولت هر زمان بیباختند
باز بعضی کرد تلبیس آمدند / اندرین ره همچو ابلیس آمدند
باز بعضی در نفاق و کین شدند / در ره حق هر زمان بی دین شدند
باز بعضی در پی جاه آمدند / در ره عشاق آزاد آمدند
باز بعضی در غرور ای جان / باز پس ماندند هم در خاکدان
باز بعضی در خیالات هوس / بر نجاست جمع گشته چون مگس
باز بعضی در تکبر مانده اند / پای تا سر در تحیر مانده اند
باز بعضی بی‌حیله راه زد / صد سنان در سینه شان ناگاه زد
باز بعضی کمتر و کافر شدند / در ره مردان حق هیچ آمدند
باز بعضی در تنعم مانده اند / تحفة الاطرب میخوانده اند
باز بعضی در عمارات جهان / عمر خود بر باد داده رایگان

Courtesy Prof Shahid Amin. Digitized by eGangotri

باز بعضی پادشاه و ملکدار ‌‌‌‌‌ باز ماند از طریق کردگار
باز بعضی چاکر و لشکری ‌‌‌‌‌ از ره حق باز مانده از خری
باز بعضی قاضیان بد شدند ‌‌‌‌‌ بیخبر از راه کی آگه شدند
باز بعضی عامه مسکین شدند ‌‌‌‌‌ باز بعضی جاهل بدکیش شدند
باز بعضی عقل شان شد پای بند ‌‌‌‌‌ بیخبر از عاشقان دردمند
باز بعضی عاشق زر و گهر ‌‌‌‌‌ از ره حق باز مانده بیخبر
باز بعضی عاشق باغ و سرا ‌‌‌‌‌ بیخبر از بارگاه کبریا
باز بعضی بند مشت خاکدان ‌‌‌‌‌ کی کنند پرواز اندر لامکان
باز بعضی در علوم و در بیان ‌‌‌‌‌ عقل خود را کرده شان سرگرم عیان
باز بعضی در رکوع و در سجود ‌‌‌‌‌ راه می جویند در دریا جود
باز بعضی واله و شیدا شدند ‌‌‌‌‌ اندرین دریای بی پایان شدند
باز بعضی صادق راه آمدند ‌‌‌‌‌ در ره عشق حق آگاه آمدند
باز بعضی صوفیانند در حضور ‌‌‌‌‌ راه میرفتند در مکر و غرور
باز بعضی زاهدان از زیرکی خود ‌‌‌‌‌ گفته اند فارغ اند از نیک و بد
باز بعضی عاشقانه سوختند ‌‌‌‌‌ جبهٔ وصل حقیقی دوختند
صد هزاران ره درین منزل بود ‌‌‌‌‌ هر ره را صد جهان حاصل بود
تو چه دانی تا کدامی ره روی ‌‌‌‌‌ در کدامی ره بدان درگه روی
آن نه زان تست مردانه درآ ‌‌‌‌‌ عقل را هم توز دیوانه درآ
بگذر از کون و مکان آمد درین ‌‌‌‌‌ فارسی و رو به رب العالمین
گر بمانی اندرین کون و فساد ‌‌‌‌‌ عمر خود ضایع کنی بر باد داد
تا چه مردان بگذر از کون و فساد ‌‌‌‌‌ تا که بنده بایدت صد کیقباد
آتشی زن همچو مرا در دو کون ‌‌‌‌‌ تا بسوز در رنگهای لون لون
چون نماند رنگها صادق شوی ‌‌‌‌‌ آن زمان این راه را لائق شوی

حکایت برنا ظریف و انجام احوال خیر مآل آن لطیف

بود برنای ظریف و ماه روی ‌‌‌‌‌ پیش خلق علم او را آبروی
بود هم محبوب هر خویشان او ‌‌‌‌‌ دائما در عشق دل ریشان او
روز و شب در خدمتش بودند شاد ‌‌‌‌‌ جمله همچون چاکر چون کیقباد
تا هر ویران خطای او سرای ‌‌‌‌‌ بود اندر خدمت او خوب رای
ناگهان ذوقی آمد در دلش ‌‌‌‌‌ از خجالت کار او شد مشکلش
عزم کعبه کرد آندم آن غلام ‌‌‌‌‌ پس وداع کرد خویشان را تمام
زاد ره برداشت شد با قافله ‌‌‌‌‌ قافله میرفت هر دم مرحله
آنجوان میرفت هر دم شاد شاد ‌‌‌‌‌ تا رسید آن قافله در بغداد
چون در آمد آن جوان با بغداد ‌‌‌‌‌ در تفرج آمد و شد جا بجا
هر زمان در هر دمی میدید او ‌‌‌‌‌ صد جهان و خلق را میدید او
هر یکی انگشت در کردار خویش ‌‌‌‌‌ عاشق خود کرد در گفتار خویش
هر طرف هنگامه استاده دید ‌‌‌‌‌ بهر نظاره بهر سو میدوید
پس عجائبهای گوناگون بدید ‌‌‌‌‌ خویشتن را هر زمان مجنون بدید
همچنان میرفت تا دجله رسید ‌‌‌‌‌ در تعجب ماند چون کشتی بدید
تا که یک ملاح خواندش ای پسر ‌‌‌‌‌ گرد او کشتی روان را سر بسر
اندر آ در کشتی ای سرو روان ‌‌‌‌‌ تا ببینی آن طرف صد دلستان
اندر آ در کشتی ای مرد حزین ‌‌‌‌‌ تا ببینی آنطرف صد انجمین
اندر آ در کشتی ام ای خوبروی ‌‌‌‌‌ تا ببینی آن طرف صد ماهروی
اندر آ در کشتی ای مرد لطیف ‌‌‌‌‌ تا ببینی حسن ظرف ظریف
اندر آ در کشتی ز هر ار تو خوش ‌‌‌‌‌ تا ببینی آن طرف صد ماهوش
اندر آ در کشتی ای مرد جوان ‌‌‌‌‌ تا ببینی آن طرف ابرو کمان
اندر آ در کشتی و بنشین براه ‌‌‌‌‌ تا ببینی آن طرف زلف سیاه
اندر آ در کشتی ای فیروز دست ‌‌‌‌‌ تا ببینی آنطرف چشمان مست
اندر آ در کشتی ای مرد نزار ‌‌‌‌‌ تا ببینی آن طرف روی نگار

Courtesy Prof Shahid Amin. Digitized by eGangotri

دید سلطان چون کرامات قوی
چون بدید فرسنگ از شیخ آمدند
پس حسن را گفت آندم شهریار
پس حسن در راه شد آندم روان
گفت ای شیخ جهان نامور
اسپهاشان جمله در ره مانده‌اند
شیخ گفتش آن زمان کای مرد یار
اهل دنیا را کجا باشد خبر
آنکه دائم بر سر جاه است و رگ
آنکه ماند با خداوند و سرای
بارگاه و با قبا و با کمر
با سپاه و لشکر و طبل و علم
با حکیمان و ندیمان و ظریف
با بزرگان جهان و طمطراق
آنکه دارا باشدش صد رنگ و بو
شیخ چون دیدش که بی طاقت شده است
بار دیگر چون بکار آمد حسن
شیخ را رحم آمد و بار برکشید
بر زبان چون مرد باشد پیش او
پیش چشمش هست جنبنده و پیداست
هست دارد لنهایت با کمال
من ندانم آن زمان من گم شدم
دل بدست آور که دل هست آینه
خیمه و خرگاه را در هم کشید
چون رسیده نزد شیخ راهبر

رفت از آنجا پیش شیخ معنوی
اسپهاشان جمله در راه آمدند
دو پیاده پیش شیخ نامدار
تا رسید آنجا که قطب عارفان
آمده است محو دست پشت از فکر
یک قدم زان جایگه رانده‌اند
شاه را با عاشقان حق چه کار
از درون سالکان باخبر
کی خبر یابد بگو از ترک مرگ
کی رسد در راه مردان خدای
کی شود واز حال ما او را خبر
کی تواند غوطه خوردن در عدم
کی رسد در راه مردان شریف
کی خبر یابد ز درد و از فراق
اندرین ره کی بود جویای او
پس ز ضعف آمد و ناخود شده است
گفت ای اخلاص خداوند امین
شاه با لشکر ز راه آمد پدید
یکدلی میباش اندر کیش او
هفت دوزخ همچو یخ افسرده است
هست محو اندر جمال ذوالجلال
همچنان چون قطره در قلزم شدم
تا ببینی خویشتن را معاینه
خیمه و خرگاه را در هم کشید
هر سه افتادند گشته بیخبر

با بزرگان و حریفان و ندیم
جهد میکردند بهبودی نبود
چون رسی آنجا بعزت باش تو
چون چه باز در روی شیخ را
تا ببیند روی شیخ نامدار
شاه را یاری بده ای پاکباز
شاه را با عارفان راه حق
عامه را با طالبان دل کجا
آنکه دارد هر دمی صد عز و ناز
با غلامان لطیف و ماهروی
بادشاه انجهان و تخت و زر
با سواران و دلیران جهان
با سرا و باغ و سلطان و غلام
در هوای خویشتن وامانده است
چونکه گفت این نکته را شد خموش
رحم کرد آن ساعتش شیخ کبار
لطف کن تا شاه آید آن زمان
پس حسن برخاست گفت ای شهریار
هیبتی دارد نیاید در دماغ
اینجهانی زان جهان یک قطره دان
من چو دیدم روی آن مرد خدا
بعد از آن شیخ را آگاه کرد
پس نظر شد آن زمان شاه جهان
قبه چتر و علم را بر کشید
پیش‌شان با خویشتن آمد باز

کو شده در ره به پیش آن حلیم
بود نی چون بود بود او نبود
در ره عزت بخدمت باش تو
در تضرع آمد اندر دعا
از محبان تو هست آن شهریار
تا ببیند روی شیخ شاه راز
کی بود وصلت بگوای مرد حق
کی بود وصلت درین جغراب
کی نشان یابد بسوزد از نیاز
کی بیابد اندرین ره رنگ و بوی
کی ببیند ظلمت اندر روی بدر
کی رسد در نزد صاحبدلان
کی رسد در راه مردان همام
لاجرم از راه معنی مانده است
خود حسن آنجا فتاده شد شهید
باز خود آورد از ضعف و ندا
تا ببیند روی قطب عارفان
هست لقمان قطب عالم [illegible]
صد هزاران جان کند در دم هلاک
پیش چشمش [illegible] گردون نشان
هیچ انهم رفت افتاد هر دو با
با خود آورده ده کوتاه کرد
که فرود آیند آنجا این زمان
پس ایاز خاص و سلطان حسن
دیدن آن دم روی شیخ شاهانه

چون بیابان بگشود محمود غزنوی
از مزخشتی بعضی در جهان
روی اندرایم که اینجا بندایم
بر میان بندیم اینجا با عصا
حق تعالی شاهیت داد و خبر
چون کمال خویشتن آلی قباد
بعد از انش گفت پیش کیقباد
دید چون شیخ قومی بیشمار
شاه دید او را و از نخوت زدود
اینچنین فتحی که دیدی در رسند
شیخ ایشان باشد این پیر صفا

گفت ای خاص خدا قطب زمان
هر کجا خواهی همانجا ای جهان
روز و شب در خدمت افگنده ام
سفرها گردان کنم ای پیشوا
شیخ بار بگذر این شهی را تا خبر
وارهی از خسرو از کیقباد
رفت شاه در روی بر پایش نهاد
جمله در خدمت ستاده مرد وار
بار شیخ او را از ان عالم ربود
از سلوک با جان و دل روند
حق تعالی داد او را صد عطا

خشت از معنی روی در سومنات
بر امیدی آمدم از راه دور
بگذرم از پادشاهی جهان
آن برادر گفت ای محمود شاه
در ره دین خدا مردانه باش
آنزمان تو شاه باشی یا فقیر
گفت بنگر تا چه بینی کنون
در میان جمع مردی همچو نور
گفت ای محمود پنجاه و دو صد
جمله اندر خدمت مردان بود
نام او باشد محمد ای امیر

قلعهٔ بتخانه را کردی خراب
تا بود ما را ازین صحبت حضور
اختیار ما ست خواری جهان
لشکر اسلام را هستی پناه
طالب ره و دل دیوانه باش
از همه عالم تو باشی بی نظیر
چون نگه کرد آن امیر ذوفنون
جمله را ارشاد داد آن حضور
از وفات ما دو اند بعد
روز و شب در طاعت سبحان بلند
او بمعنی او بصورت بی نظیر

حکایت امتداد حیات شیخ لقمان تا هنگام بعثت حضرت صاحب الزمان علیه السلام

بود لقمان چون محمد شد پدید
اسرار الله بجان دریافته
بیس فی الجبه روایت کرده بود
سر بجان را عیان میکرد او

آن در اسرار معنی را کلید
مرکب معنی درین ره تاخته
سر او ما ورای پرده بود
جسم را همچو جان میکرد او
عارفان عاقلان کامل شدند

مرشدی بود او بغایت با کمال
من رآنی را بجان بخریده بود
در انا الحق بوده آنهم آن همام
سالکان را ره نمود آن پیشوا
عاشقان در صحبتش واصل شدند

دائما در قرب بود و در وصال
سر احمد را هم آنجا دیده بود
عارفان و عاشقان او را غلام
طالبان را در گشود اندر نما

جسم خود را در ریاضت سوخته
غیر حق در پیش او فانی شده
در طریقت راه روی مردانه بود
پس کرامات مقالات قوی
فاضل حق بود آن مرد خدا
سالها در راه حق بد پیشوا
مرشدی بود او بقرب خویشتن
چار صد در مرید معتبر

دیدهٔ نفس و دوئی را دوخته
دائما در عین حق واثق شده
بود آن صاحب ولی بسیار صد
داشت آن مرد خدای معنوی
صافی و عاشق بدان مرد صفا
آن ولی بر حق دکان سخا
نسل او مرشد شده بد در انجمن
بوده اند خدمت آن رهبر

از خودی خود برون رفته بکل
در حقیقت سر نهان یافته
روز و شب خدمت و اندر بود
یکزمان غائب نبود آن پاکباز
در ره معنی ریاضت برده بود
صد هزاران مرد دل را بر گشود
بعد و بودش مریدان جهان
هر یکی در راه دین مردانه

هر دو عالم را ز هم بشسته دل
در شریعت راه جانان یافته
تا کمال خویش حاصل کرده بود
دائما در قرب بود و با شمار
گوی از میدان بخدمت برده بود
صد هزاران خلق آورده بود
با کرامات و مقالات عیان
در طریق عاشقی فرزانه

Courtesy Prof Shahid Amin. Digitized by eGangotri

اندر آمد کشتی و بنشین خوش ۔ تا ببینی آن طرف صد باده نوش
شد رگفت آن لعین او در غلط ۔ رفت در کشتی و شد زان سو سقط
بر سر آن قصر یک دختر چو ماه ۔ دید بنشسته چشم او خال سیاه
دل ز دست خود بداد آن بیوفا ۔ گشت عاشق بر رخ آن کافرا
خاک بر سر کرد و مخون اوفتاد ۔ عشق او از پرده بیرون اوفتاد
زاد راه حج بخورد آن هیچکس ۔ مفلس و بیچاره درماند از نفس
گفت شمع و شاهدی میبایدت ۔ بی زر این حاصل کجا می آیدت
چونکه عشق آید تو خود جانان بجوی ۔ آن زمان شایسته رحمان شوی
عشق آنجا ره نماید مر ترا ۔ عشق آنجا در کشاید مر ترا
اندرین ره عشق باید ای پسر ۔ تا شوی در راه معنی با خبر
درد شد درمان جان عاشقان ۔ درد شد معشوق درد بیدلان
هر که او را اندرین ره درد نیست ۔ خاک بر فرقش که انکس مرد نیست
درد را بگزین و بگذار از همه ۔ درد باشد پیشوا اندر همه
درگذر از ذکر و فکر و قال و قیل ۔ درد را بگزین بجو کش تو نیل
درد ما را همچو در وصل یار ۔ سر نهان کرد بر من آشکار
درد ما را از خودی فانی بکرد ۔ در بقای حق بحق باقی بکرد
درد ما را در جهان آزاد کرد ۔ درد آمد جان ما را شاد کرد
درد ما را داد راه مصطفی ۔ درد ما را داد سر اولیا
درد ما را برد اندر لامکان ۔ خود همی گشتیم با قدسیان
درد ما را مسند قربت نشاند ۔ بر سر ما مسند عزت نشاند
درد آمد بر در راه عیان ۔ عاشق بیدرد کی باشد روان
در خبر دیدم که یحیی دائما ۔ بود در خوف از خدای با صفا
دائما از حق بحق نالان بدی ۔ هر زمان از کار خود حیران بدی
دائما بد در تحیر آن امام ۔ بر سر کوهش بدی دائم مقام
آه میکرد و بزاری میگریست ۔ هر زمان از خوف حق میمرد و زیست

وسوسه کردش بسی و بوالفضول ۔ تا فریب آید او را همچو غول
بر کناره شط یکی قصری بدید ۔ چشم او هر گرد آن قصری بدید
در زمان چون دید آن آزاد مرد ۔ دل ز دست خود بداد و جان خورد
در فغان آمد ز دست آن نگار ۔ جامه را بدرید بر تن تار تار
مرد او خود را پیش آن معشوق برد ۔ گفت جانم از غم عشق تو مرد
دخترش گفت آن زمان کز بیار ۔ گفت با من زین ندای گلعذار
پند من بشنو خودی و خود بیار ۔ تا که عشق آمد درین ره پیش یار
پند من بشنو بیرو این راه را ۔ تا ببینی حضرت الله را
گر تو اندر راه حق عاشق شوی ۔ راه حق را آن زمان لایق شوی
عشق را درد بباید ای فقیر ۔ درد باشد درد عالم دستگیر
درگذر از زهد و تقلید و بیان ۔ مرد باید اندرین راه جهان
درد آمد اندرین ره پیر راه ۔ هر با او راست شد آگاه شاه
درد را بگزین و ترک قال کن ۔ جسم خود را باز در وی حال کن
درد درمان دل ما آمده است ۔ درد مهمان دل ما آمده است
درد ما را برد اندر عز و جان ۔ درد ما را بود اندر لامکان
درد ما را داد هر دم خلعتی ۔ درد ما را داد هر در وقتی
درد ما را کرد بینا در جهان ۔ تا بدیدی سر نهانی میان
درد ما را داد حال صوفیان ۔ درد ما را داد سوز عاشقان
درد ما را از خدا آگاه کرد ۔ درد ما را بحق کوتاه کرد
درد ما را در صحیفه جان بار داد ۔ وانگهی در جان جانان ره گشاد
یک صحابه بود در عهد رسول ۔ دردسوزی داشت آن صاحب قبول
روز و شب در گریه و زاری بدی ۔ دائما در ساز هشیاری بدی
از بسان خلق بیرون رفته بود ۔ در یکی کهسار او بنشسته بود
ناگهان عیسی رسید آنجا پگاه ۔ دید یحیی را میان سوز و آه
گفت عیسی هست حق را مبین ۔ چند گریی ای نبی راستین

Courtesy Prof Shahid Amin. Digitized by eGangotri

گفت یحیی هم تو در قهرش نگر   چند باشی بین ای صاحب نظر
عیسیش گفتا که رحمت سابق است   مرد حق را این سخن خود لایق است
گفت یحیی گر بباید جبرئیل   آن زمان گوید مرا باشد دلیل
در زمان جبرئیل آمد با کمال   گفت میگوید شما را ذوالجلال
بگذری از خویشتن گردی بی نشان   بی رجا و اندیشه خوف این نشان
بی نشان شو بگذر از نام و نشان   تا ببینی سرّ پنهان و عیان
بی نشان شو ای پسر در راه یار   تا تو باشی در دو عالم بختیار
بی نشان شو در رهِ مردانه مرد   تا تو باشی در جهان آزاد و فرد
بی نشان شو در میان عام و خاص   تا تو باشی پیش حق خاصِ خواص
بی نشان شو ای فقیر پاکباز   تا تو باشی در دو عالم شاهباز
بی نشان شو در ره توحید باش   دائما در ترک و در تجرید باش
بی نشان شو در ره حق ای پسر   تا ز اسرارِ خدا یابی خبر
بگذر از خوف و رجا ای مرد کار   تا جمال دوست بینی آشکار
بعد از این سالک آید ای فقیر   سالکان و طالبان را دستگیر
انس چون با دوست باشد خور شود   انس چون با دوست باشد آن توی
انس چون با دوست باشد طالب مطلوب شد   انس چون با دوست باشد عاشق معشوق شد
انس چون با دوست باشد قطره دریا شود   انس چون با دوست باشد ذره صحرا شود
انس چون با دوست باشد جسم چون جان شود   انس چون با دوست باشد جان تو جانان شود
انس چون با دوست باشد دوزخ جنت شود   انس چون با دوست باشد زحمت رحمت شود
انس چون با دوست باشد خاکدان چشم آسمان   انس چون با دوست باشد آسمان شد لامکان
انس چون با دوست باشد نار تو نور دان   انس چون با دوست باشد سرّ نهان شد عیان
انس چون با دوست باشد نار را تو نور دان   انس چون با دوست باشد نور را تو حور دان
انس چون با دوست باشد عیش تو گلشن است   انس چون با دوست باشد گلخن تو گلشن است
انس چون با دوست باشد راه تو منزل شود   انس چون با دوست باشد کام تو حاصل شود
هیبتِ حق جمله را یکسان کند   جسمها را سر بسر چون جان کند
هیبت حق کارگر اندر تمام   هیبتِ حق همچنین شد والسلام

حکایت آمدن سالکی در ملازمت سلطان العارفین بایزید

سالکی بنشست پیش بایزید   گفت گر لطفِ خدای بر مزید
دائما در راه حق مردانهٔ   در میان عارفان فرزانهٔ
تو شرابِ وصل حق نوشیدهٔ   سرّ اسرارِ خدا بشنیدهٔ
سرّ سبحانی ز تو شد آشکار   در میانِ عاشقانی نامدار
جان و تن را در طلب بگداختی   تا کمالِ معرفت دریافتی
هر دو عالم را در این ره باختی   مرکب معنی در این ره تاختی
از وجود خود ز خود فانی شدی   در بقای حق بحق باقی شدی
دیدهٔ نفس بهم بر دوختی   اینجهان و آنجهان سوختی
عشق و عاشق هر دو را محبوب دان   سالک و طالب همه مطلوب دان
یافتن آنجا بود نایافتن   گم شدن اینجا بود پیدا شدن
بعد از آن بنشین انیس با جلیس   اندرین منزل شوی رو نفیس
دائما بنشسته باشی با خدا   خارج از کبر و نفاق و از هوا
صبح تو در خلوت جانان بود   در حریم وصل یار جان بود
یک زمان غافل نباشی از خدا   دائما از نور حق گیری صفا
سرّ اسرار خدا حاصل کنی   جان و دل در معرفت کامل کنی
در جلیسان ما خدا و مصطفی   در جلیسان با صفا و با وفا
بود درویش غلامی ای غلام   سال و ماه اندر سفر بودی مدام
بار بار در راه رفته بود   بس ریاضتها که او خود کرده بود
هم خود را در سفر بگداخته   بهرهٔ او از سفر نایافته
بعد از آن شیخ گفت برخیز و برو   تا نگردد جامهٔ جانت گرو
پس خجل شد آن پسر چون بند شکست   عشق و خرقه رفت کارش گشت است
چون پسر احوال خود آمد پدید   پیر زالی در برابر شد پدید

Courtesy Prof Shahid Amin. Digitized by eGangotri

هر دو چشمش ازرق و دندان دران
سر برهنه پا برهنه شد بدان
هاتفی گفتش که ای جان پدر
قافله را رهروان دین بدان
شهر بغداد است در انجا کعبه دان
ای پسر ملاح را تو دیو دان
در طلسم کشتی آن دیو پلید
در طلسم کشتی آن دیو پیر
در طلسم کشتی و لابه گری
دختر زیبا چو رخ او را نمود
عاشق دنیا شدی رفتی ز دست
همرهان رفتند حج دریافتند
می روی هر سو همی پرسی خبر
هر که او در بند دنیا مانده است
هر که روی او درین عالم بود
هر که از دنیای دون شادان بود
هر که در دنیا بچیزی باز ماند
هر که در دنیا بکام دل نشست
هر که او دنیای دون را ترک کرد
هر که شد کی این جهان برهم شکست
هر که از دنیای شغل دل او برست
هر که در دنیا بچیزی تنگ رد
هر که او در راه شیطانی بود
تا براه خدا باش ای پسر
راه رو از جان و دل ای مرد کار

چون بدید آنرا دل شد نگران
از دلش میرفت هر دم موج خون
قافله رفته تو ماندی بیخبر
راه رفتند و رسیده در خیان
در تعجب مانده در لون آن
گفت او را ای پسر تو دیو دان
صد هزاران خلق را دید و برید
زشت را بنمود پیشت چون سعید
دیو را بنمود بهشت چون [illegible]
بود زشتی و تر از زشتی چه سود
در بلا در یخ ماندی پای بست
کام خود در راه حق برداشتند
قافله رفته بماندی کور کر
بیشک او از راه عقبی مانده است
او کالانعام است آدم کی بود
بیشک اندر آتش سوزان بود
تو یقین میدان که از ره باز ماند
هست در راه خدا او زیر دست
گر نغلطش در دنیا هیچ مرد
در راه توحید حق باشد بدست
بر سر جنت الماوی نشست
از نعیم جاودانی برخورد
بیشک آنکیش نفسانی بود
از ره شیطان ملعون کن حذر
تا شوی در هر دو عالم نامدار

یادش آمد آن فرمان از قافله
هر کرا امید بد او از مردمان
بشنو این رمز فقیر با بصر
در بهشت عدن این دم با وصال
هست آن و جمله از یک جا خیال
بحر دنیا آب شیطان آمده است
در طلسم کشتی آن دیو نژند
در طلسم کشتی آن دیو لعین
چو بود راه تو در کشتی جسم
دل ز دست خود بدادی در ظلام
دختر بنمود دنیا بس ظریف
تو بماندی اندرین کون و فساد
هر که او در کون ماند همچنین
هر که او در بند دنیا باز ماند
هر که در دنیای دون وامانده است
هر که را محبوب او دنیا بود
هر که در دنیا کند لابه گری
هر کرا شد قبله دنیا امام
هر که از دنیای دون ماند خلاص
هر که از دنیای دون آزاد گشت
هر که ملک این جهان برباد داد
خانه نفس است دنیا سر بسر
هر که حقانی شده اندر جهان
در ره توحید حق مردانه باش
بگذر از نفس بهیمی ای فقیر

درویش افتاد آندم ولوله
پیر رسید آنزمان از کاروان
وصف حال تست قصه سر بسر
محو گشته در جمال ذوالجلال
چشم تو کشتی و غرقه در امال
لاجرم در بحر کشتیبان شدست
سالکان راه گشته پای بند
طالبان را باز داشته از راه دین
دختر را بنمود اندم از طلسم
همرهان رفتند و رسیدی مدام
در یقینست بود در این [illegible]
هر دمی کعبه نمی آید بیاد
کی رسد در قرب رب العالمین
از حیات جاودانی باز ماند
از لقای حق چون مانده است
در جهنم دائما غوغا بود
بیشکی هست او ز قوم سادی
ماند اندر آتش سوزان مدام
در ره توحید حق باشد خلاص
از نعیم جاودانی شاد گشت
در نعیم جاودانش شاد شاد
بگذر از دنیا و شو صاحب نظر
خاک او بهتر ز خون دیگران
همچون مجنون بیدل و دیوانه باش
عاشقانه دامن مردانه گیر

Courtesy Prof Shahid Amin. Digitized by eGangotri

نفس سگ را اندرین ره خوار کن
جان او خود در ره خود ایثار کن

جهد کن تا تو درین منزل رسی
در حریم واصلان مسکن رسی

گر بمانی اندرین ره ای جوان
در بلا و رنج مانی جاودان

دائما در راه حق گریان بودی
وز ضعیفی چند گه نالان بودی

گاه او را درد یا درد سر
گاه درد سینه و پشت و کمر

در ره دین بود او مردانه
در ره او بود بس فرزانه

بود آن درد آن ولی پاکدین
نام او کردند بوزر الدین

همچو بود درد دل کرد اختیار
تا شوی در راه معنی مختیار

بگذر از کون و فساد و راه رو
در حریم حضرت الله رو

بگذر از غیر خدا و مرد باش
در ره توحید حق با درد باش

بعد ازین می آیدت خوف و رجا
شادیت با غم جو وای مرتضا

گاه شاه و گه رعیت آمدی
گه بکام و گه بحیرت آمدی

گاه طالب گاه مطلوب آمدی
گه محب و گاه محبوب آمدی

گاه صوفی گاه صادق آمدی
گاه عابد گاه فاسق آمدی

گاه از ترس خدا بگداختی
گاه اسپ شادیت می تاختی

اندرین ره زهر با نوش آمدست
اندرین ره عقل با هوش آمدست

اندرین ره خوف باشد یا رجا
اندرین ره امن باشد یا بلا

بگذر از خوف و رجا ای مرد کار
تا نمائی مبتلا پایان کار

در کرامات مقالات عیان
بود آن مرد خدا او خورده دان

در حقیقت اصل بر حق بود او
دائما در عشق مستغرق بود او

شیخ گفتش کے جوان خوبرو
آبله افتاده بر تن شد نکو

در جلیسان ای فقیر نور بین
صد هزاران عالم پر نور بین

در جلیسان فانسی باد او گر
شاد بنشین مرد تو در بدر

در جلیسان در خدا را یاد کن
جان و دل را در ره حق شاد کن

بعد ازان بینی جمال ذو الجلال
اندرین منزل بود عین وصال

هم اندر راه و در ره وا نیست
بگذر از کون و مکان آخت مند نیست

یا ولی یا نبی و باشی مدام
در بهشت عدن دائم شاد کام

دائما با درد بود آن مرد کار
درد دین را کرد آن شه اختیار

روز و شب بنشسته بودی دردمند
دائما اندوهگین و مستمند

در ره معنی درد دل او کار کرد
جان و دل در راه حق ایثار کرد

آشکارا بود درد آن ولی
بود آن محبوب الله منتهی

درد را بگزین تو در راه خدا
درد آمد رهبر راه صفا

همچو سلمان باش در ایمان بکوش
می نیوش و سر این اسرار پوش

راه مردان مرد آمد ای پسر
درد را بگزین و بگذر ای پسر

چون گنه کردی ز کردش مرد پیش
بعده خوف و رجا آید به پیش

یکزمان با وصل باشی ای فقیر
یکزمان در هجر باشی در زحیر

گاه باقی گاه فانی آمدی
گه نهانی گه عیانی آمدی

گاه درد و گاه درمان آمدی
گاه شاه و گاه دربان آمدی

گاه عاقل گاه کامل آمدی
گاه عاقل گاه جاهل آمدی

اندرین ره خار یا خرما بود
اندرین ره عشق با غوغا بود

اندرین ره درد یا درمان بود
اندرین ره وصل یا هجران بود

گر درین منزل بمانی ای فقیر
گاه باشی شاد گه باشی اسیر

در خراسان بود قطب نامدار
شیخ عالم بوسعید آن شهریار

در شریعت پیشوای عالمان
در طریقت رهنمای صوفیان

آن مسافر آمد اندر پیش شیخ
آبله افتاده در پا همچو میخ

در جلیسان همچو مردان ای پسر
تا ز اسرار نهان با بے خبر

در جلیسان تو ببین جان و جهان
سر پنهانی شنو هر دم عیان

در جلیسان آ جمال حق ببین
در جلیسان آ و جمال حق ببین

همچو مردان تکیه زن در کبریا
آبله از تن ببر تو بے ریا

قطره اندر قعر دریا او فتاد
ذره خورشید با لا او فتاد

ہیچ

Courtesy Prof Shahid Amin. Digitized by eGangotri

Courtesy Prof Shahid Amin. Digitized by eGangotri

Courtesy Prof Shahid Amin. Digitized by eGangotri